ریاض الصّالحین مترجم

تالیف: امام محی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف نووی

مترجم: مولانا شمس الدین صاحب

عالم عرب میں مقبول ترین مجموعۂ احادیث
ریاض الصالحین مترجم
دوم
تالیف: امام محی الدین ابی زکریا یحیٰ بن شرف نووی
مترجم: مولانا شمس الدین مدظلہ العالی
صدر مدارس دار العلوم المدینہ چنیوٹ
نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان صاحب
ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور۔ پاکستان
فون: 7211788-7231788

پہلی بار کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن

نام کتاب .... ریاض الصالحین مترجم (دوم)

تصنیف .... ابوزکریا یحیی بن شرف النووی الدمشقی

ترجمہ .... مولانا شمس الدین مدظلہ العالی

طابع .... خالد مقبول

مطبع .... افضل شریف

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸۔ اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

كتاب عيادة المريض

کتاب آداب السفر

کتاب الفضائل

کتاب الاعتکاف

کتاب الحج

کتاب الجهاد

کتاب العلم

کتاب حمد اللہ تعالیٰ وشکرہ

کتاب الصلوٰۃ

کتاب الاذکار

کتاب الدعوات

کتاب الامور المنهی عنها

کتاب المنثورات والملح

کتاب الاستغفار

تعارفِ راویان

کتاب عیادة المریض

۱۱٤ : بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْيِيعِ الْمَيِّتِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَحُضُوْرِ دَفْنِهِ وَالْمُكْثِ عِنْدَ قَبْرِهِ بَعْدَ دَفْنِهِ

باب: مریض کی عیادت کرنا جنازے کے ساتھ جانا' اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا اور اس کے دفن میں شرکت اور دفن کے بعد اس کی قبر پر کچھ دیر رکنا

۸۹٤ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ' وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ ' وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ' وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ ' وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۸۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مریض کی عیادت کرنے' جنازے کے ساتھ جانے' چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے' قسم کو پورا کرنے' مظلوم کی مدد کرنے اور دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے اور سلام کو پھیلانے کا حکم فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

۸۹٥ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ' وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ' وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ ' وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ' وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۸۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا' (۲) مریض کی عیادت کرنا' (۳) جنازوں کے پیچھے جانے' (۴) دعوت کا قبول کرنا اور (۵) چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔

۸۹٦ : وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :"اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ :يَابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ! قَالَ : يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ :اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَّهٗ

۸۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا۔ اے میرے رب میں آپ کی کس طرح عیادت کرتا' جبکہ آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا۔ تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو تُو مجھے

لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ؟ يَاابْنَ ادَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ! قَالَ :يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ : اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ ادَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ! قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اس کے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا۔ تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا' وہ کہے گا۔ اے میرے رب میں تجھے کیسے کھلاتا جبکہ آپ رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً اسے میرے ہاں پالیتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا تُو تو تمام جہانوں کا رب ہے؟ اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں فلاں بندے نے پانی مانگا تو نے اس کو پانی نہیں پلایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو یقیناً اس کو میرے ہاں پالیتا۔ (مسلم)

۸۹۷ :وَعَنْ اَبِيْ مُوْسىٰ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "عُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ "اَلْعَانِيْ" :اَلْاَسِيْرُ۔

۸۹۷: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مریض کی عیادت کرو اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو رہائی دلاؤ''۔ (بخاری)

اَلْعَانِيْ :قیدی۔

۸۹۸ :وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ قِيْلَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ :"جَنَاهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۸۹۸: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے۔ وہ واپس لوٹنے تک جنت کے تازہ پھلوں کے چننے میں مصروف رہتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ بِخُرْفَةُ الْجَنَّةِ کیا چیز ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اس کے تازہ پھل چننا!۔ (مسلم)

۸۹۹ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ ، وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

"اَلْخَرِيْفُ" : اَلثَّمَرُ الْمَخْرُوْفُ : اَيِ

۸۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ مسلمان جب صبح کے وقت مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور اگر شام کے وقت اس کی عیادت کرتا تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں چنے ہوئے پھل ہوں گے۔ (ترمذی) اور اس نے کہا حدیث حسن ہے۔

اَلْخَرِيْفُ :چنے ہوئے پھل۔

الْمُجْتَنٰی۔

۹۰۰ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :كَانَ غُلَامٌ یَهُوْدِیٌّ یَخْدُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ : "اَسْلِمْ" فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ؟ فَقَالَ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ ، فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ : "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۹۰۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت ﷺ کی خدمت کرتا تھا' وہ بیمار ہوگیا۔ نبی اکرمؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور اس کے سر کے پاس تشریف فرما ہوئے اور فرمایا ''تو مسلمان ہو جا''۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو وہیں موجود تھا۔ اس نے کہہ دیا تو ابوالقاسم ﷺ کی بات مان لے چنانچہ وہ اسلام لے آیا۔ جب آپؐ باہر تشریف لائے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے :'' تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اس کو آگ سے بچالیا''۔ (بخاری)

۱۴۵ :بَابُ مَا یُدْعٰی بِهٖ لِلْمَرِیْضِ

بَاب: مریض کے لئے دُعا کی جائے

۹۰۱ :عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكَی الْاِنْسَانُ الشَّیْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ الرَّاوِیْ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا وَقَالَ : "بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا" بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا ، یُشْفٰی بِهٖ سَقِیْمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۹۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ سے جب کوئی بیماری کی شکایت کرتا یا اس کو پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی اکرمؐ اپنی انگلی مبارک سے اس طرح کرتے۔ سفیان بن عیینہ نے اپنی شہادت والی انگلی کو زمین پر رکھا۔ پھر اٹھایا (یعنی عمل کر کے دکھایا) حضور ﷺ فرماتے :"بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا" اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض کے لعاب سے مل کر ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا کا ذریعہ بنے گی''۔ (بخاری' مسلم)

۹۰۲ : وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَعُوْدُ بَعْضَ اَهْلِهٖ یَمْسَحُ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی وَیَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ ، اَذْهِبِ الْبَاْسَ ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ ، لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ ، شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۹۰۲ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے بعض گھر والوں کی بیمار پرسی کرتے تو اپنا دائیاں ہاتھ اس پر پھیرتے اور یوں فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ'' اے اللہ جو لوگوں کا رب ہے تو اس کی تکلیف کو دور فرما یا اور تو اس کو شفا عنایت فرما۔ تو شفا دینے والا ہے تیری ہی شفا اصل شفا ہے۔ ایسی شفا دے جو بیماری کو بالکل ختم کر دے۔ (بخاری' مسلم)

۹۰۳ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِثَابِتٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ : "اَلَا اَرْقِیْكَ بِرُقْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ بَلٰی، قَالَ :اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاْسِ، اشْفِ اَنْتَ

۹۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ثابت رحمتہ اللہ سے کہا کیا میں تم کو رسولؐ کا بتایا ہوا دَم نہ کروں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ تو حضرت انسؓ نے اس طرح پڑھا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ :اے اللہ جو لوگوں کا رب ہے' دکھ کو دور کرنے والا ہے تو شفا

الشَّافِيْ ، لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ ، شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

دینے والا ہے۔ شفا عنایت فرما۔ تیرے سوا اور کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا دے کہ بیماری کو بالکل ختم کر دے۔ (بخاری)

٩٠٤ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ، اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۰۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے تو اس طرح فرمایا: اے اللہ! تو سعد کو شفا عطا فرما۔ اے اللہ تو سعد کو شفا عطا فرما۔ اے اللہ! تو سعد کو شفا عطا فرما۔ (مسلم)

٩٠٥ : وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ شَكَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَّجِدُهُ فِیْ جَسَدِهٖ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِیْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا – وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ : اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ ، مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۰۵: حضرت ابو عبداللہ عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے جسم میں پائی جانے والی درد کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے ہاتھ کو اپنے جسم کے درد والے مقام پر رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ ...... پڑھو۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور پناہ میں آتا ہوں۔ اس برائی سے جو میں پاتا اور جس کا خطرہ رکھتا ہوں۔ (مسلم)

٩٠٦ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ : اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، اَنْ يَّشْفِيَكَ : اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ ، وَقَالَ الْحَاكِمُ : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ۔

۹۰۶: حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی ایسے مریض کی تیمارداری کرے۔ جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو۔ اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے: "اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ......" میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمتوں والا اور عظمت والے عرش کا مالک ہے کہ وہ تم کو شفا دے۔ ان کلمات کے کہنے سے اللہ تعالیٰ اس مرض سے اُس کو شفا دیں گے۔ (ابوداؤد ترمذی) اور انہوں نے کہا یہ روایت صحیح ہے اور بخاری کی شرط پر ہے۔

٩٠٧ : وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عَرَبِيٍّ يَعُوْدُهٗ ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَنْ يَعُوْدُهٗ قَالَ : لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۹۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ ایک دیہاتی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ جب بھی کسی مریض کی تیمارداری کے لئے جاتے تو فرماتے: "کوئی بات نہیں اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے"۔ (بخاری)

٩٠٨ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : "يَا

۹۰۸: حضرت أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا "اے محمدؐ! کیا

مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ؟ قَالَ : "نَعَمْ" قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

آپؐ بیمار ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! جبریل علیہ السلام نے کہا میں تمہیں دم کرتا ہوں اور اس چیز سے جو تمہیں تکلیف دینے والی ہے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ سے اللہ آپ ﷺ کو شفا دے۔ میں اللہ کا نام لے کر آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں۔ (مسلم)

۹۰۹ :وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ :"مَنْ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ – وَاِذَا قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، قَالَ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ – وَاِذَا قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِيَ الْحَمْدُ وَلِيَ الْمُلْكُ – وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِيْ – وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۰۹: حضرت ابوسعید الخدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ دونوں حضور ﷺ کے متعلق گواہی دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہا تو اس کا رب اس کی تصدیق فرماتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ہی بڑا ہوں اور جب وہ بندہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کہتا ہے تو اللہ فرماتے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں۔ میرا کوئی شریک نہیں اور جب وہ یوں کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کیلئے بادشاہی اور اسی کیلئے ہی تعریفیں ہیں تو اللہ فرماتے ہیں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے ہی لئے بادشاہی ہے اور میرے ہی لئے تمام تعریفیں۔ جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں گناہوں سے ہٹانے اور نیکی کرنے کی طاقت اسی کی مدد سے ہے تو اللہ فرماتے ہیں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے ہٹانا اور نیکی کرنے کی طاقت دینا میرے ہی قبضہ میں ہے۔ آپؐ فرماتے جس نے بھی بیماری میں یہ کلمات کہہ لئے اور پھر وہ اسی بیماری میں مرگیا تو اس کو جہنم کی آگ نہ کھائے گی۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۶: بَابُ اسْتِحْبَابِ سُؤَالِ اَهْلِ الْمَرِيْضِ عَنْ حَالِهٖ

بَابٌ: مریض کے گھر والوں سے مریض کے متعلق پوچھنا مستحب ہے

۹۱۰ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ :يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا– رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۹۱۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اس بیماری کے دوران باہر نکلے جس میں آپؐ نے وفات پائی۔ ان سے لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن، رسول اللہؐ نے کیسی صبح کی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ نے اللہ کے فضل سے تندرستی میں صبح کی۔ (بخاری)

۱۴۷ :بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ مَنْ اَيِسَ مِنْ حَيَاتِهٖ!

۹۱۱ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَيَّ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۱۲ : وَعَنْهَا قَالَتْ :رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ عِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَآءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَآءِ ثُمَّ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۱۴۸ :بَابُ اسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ اَهْلِ الْمَرِيْضِ وَمَنْ يَّخْدِمُهٗ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِ وَاحْتِمَالِهٖ وَالصَّبْرِ عَلٰى مَا يَشُقُّ مِنْ اَمْرِهٖ وَكَذَا الْوَصِيَّةُ بِمَنْ قَرُبَ سَبَبُ مَوْتِهٖ بِحَدٍّ اَوْ قِصَاصٍ وَنَحْوِهِمَا

۹۱۳ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ : "اَحْسِنْ اِلَيْهَا ، فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا" فَفَعَلَ ، فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بَاب: زندگی سے مایوسی کیا دُعا پڑھے؟

۹۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں سنا کہ آپ میری طرف سے سہارا لگائے ہوئے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔ (بخاری' مسلم)

۹۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راویت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موت کے وقت دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک پیالہ جس میں پانی تھا۔ اس میں اپنا ہاتھ داخل فرما کر اس پانی کو چہرے پر ملتے اور فرماتے: ''اے اللہ! موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں میں میری مدد فرما۔'' (ترمذی)

بَاب: بیمار کے گھر والوں اور خدام کو مریض کے اس احسان اور تکلیفوں پر اس کے صبر کرنے کی نصیحت کرنا اور اس طرح قصاص وغیرہ میں قتل والے کا حکم

۹۱۳: حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئی کہ وہ زنا سے حاملہ تھی۔ اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ میں حد کی مستحق ہو چکی ہوں پس وہ مجھ پر قائم فرمائیں۔ اس پر رسول اللہؐ نے اس کے ولی کو بلا کر کہا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ جب وضع حمل ہو جائے تو میرے پاس لے آؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرمؐ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے کپڑوں کو اس پر مضبوطی سے باندھ دو پھر اس کی سنگساری کا حکم دیا۔ پس اس کو سنگسار کر دیا گیا۔ پھر آپؐ نے اس پر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (مسلم)

۱۴۹ :بَابُ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرِيْضِ : اَنَا وَجِعٌ ، اَوْ شَدِيْدُ الْوَجَعِ اَوْ مَوْعُوْكٌ اَوْ "وَارَاْسَاهُ" وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَبَيَان اَنَّهٗ لَا كَرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى التَّسَخُّطِ وَاِظْهَارِ الْجَزَعِ

٩١٤ :عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهٗ فَقُلْتُ :اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا - فَقَالَ : اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٩١٥ :وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :جَآءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ مِنْ وَّجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ ، فَقُلْتُ :بَلَغَ بِيْ مَا تَرٰى ، وَاَنَا ذُوْ مَالٍ ، وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٩١٦ :وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ :قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا :وَارَاْسَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "بَلْ اَنَا وَارَاْسَاهُ" وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۵۰ :بَابُ تَلْقِيْنِ الْمُحْتَضَرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

٩١٧ :عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ :صَحِيْحُ الْاَسْنَادِ۔

بَابٌ: مریض کو یہ کہنا بغیر کراہت کے جائز ہے کہ میں تکلیف میں ہوں' سخت درد یا بخار ہے' ہائے میرا سر وغیرہ بشرطیکہ یہ بے صبری اور تقدیر پر ناراضگی کے طور پر نہ ہو

۹۱۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس اس حال میں حاضر ہوا کہ آپؐ کو بخار تھا۔ میں نے آپؐ کے جسم مبارک پر ہاتھ لگایا اور کہا: آپ کو سخت بخار ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے۔ جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

۹۱۵: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ آپ میرے پاس سخت درد کے موقع پر میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے کہا درد اس حد تک پہنچ گیا ہے۔ جو آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار ہوں اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے۔ پھر حدیث بیان کی۔ (بخاری' مسلم)

۹۱۶: قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ''ہائے! میرے سر کا درد۔'' اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ میں کہتا ہوں۔ ''ہائے! میرے سر کا درد۔'' اور حدیث ذکر کی ہے۔ (بخاری)

بَابٌ: فوت ہونے والے کو لا الٰہ کی تلقین کرنا

۹۱۷: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد وحاکم)

یہ صحیح سند کی حامل ہے۔

۹۱۸ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۹۱۸: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والے کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرو۔ (مسلم)

۱۵۱ : بَابُ مَا یَقُوْلُہٗ عِنْدَ تَضْمِیْضِ الْمَیِّتِ

بَاب: مرنے والے کی آنکھیں بند کرتے وقت کیا کہے؟

۹۱۹ : وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَۃَ وَقَدْ شُقَّ بَصَرُہٗ فَاَغْمَضَہٗ ثُمَّ قَالَ : "اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ" فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَہْلِہٖ فَقَالَ : لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ، فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ" ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ ، وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَہْدِیِّیْنَ ، وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ، وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۹۱۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے۔ جبکہ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی انکھوں کو بند کر دیا۔ پھر فرمایا: ''جب روح قبض کی جاتی ہے۔ تو نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے۔'' پس ان کے گھر والوں میں سے کچھ لوگ زور سے رونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے نفسوں کے بارے میں خیر کی دعا کرو۔ بے شک فرشتے جو کچھ تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔'' پھر فرمایا ''اے اللہ! ابی سلمہ کو بخش دے اور ہدایت والوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور پسماندگان میں اس کے پیچھے خلیفہ بن جا اور اے رب العالمین ہمیں اور ان کو بخش دے اور ان کی قبر کو وسیع فرما اور ان کی قبر میں روشنی فرما۔ (مسلم)

۱۵۲ : بَابُ مَا یُقَالُ عِنْدَ الْمَیِّتِ وَمَا یَقُوْلُہٗ مَنْ مَّاتَ لَہٗ مَیِّتٌ

بَاب: میّت کے پاس کیا کہا جائے اور میّت کے گھر والا کیا کہے؟

۹۲۰ : عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتِ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اِنَّ اَبَا سَلَمَۃَ قَدْ مَاتَ، قَالَ : "قُوْلِیْ : اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً" فَقُلْتُ، فَاَعْقَبَنِیَ اللّٰہُ مَنْ ہُوَ خَیْرٌ لِّیْ مِنْہُ : مُحَمَّدًا ﷺ –

۹۲۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم بیمار یا میّت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے جو تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔ ام سلمہ کہتی ہیں۔ جب ابو سلمہ فوت ہوئے تو میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ فوت ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں دعا کیا کروں: اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہ اے اللہ مجھے بھی بخش اور اس کو بھی بخش اور مجھے اس سے بہتر بدل عنایت فرما۔ میں یہ کلمات پڑھتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل محمد ﷺ عنایت فرما دیئے۔ (مسلم) مسلم نے اس کو اس طرح روایت کیا ہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا : "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ" عَلَى الشَّكِّ ، وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَيْرُهٗ. "الْمَيِّتَ" بِلَاشَكٍّ۔

جب تم مریض یا میّت کے پاس جاؤ۔ شک کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا اور ابوداؤد نے شک کے الفاظ کے بغیر روایت کی ہے۔ ''الْمَيِّتَ'': بلاشک۔

۹۲۱ : وَعَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهٗ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ : اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ : اَللّٰهُمَّ اَوْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا: اِلَّا اٰجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ مُصِيْبَتِهٖ وَاَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا قَالَتْ : فَلَمَّا تُوُفِّىَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِىْ خَيْرًا مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۲۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یوں کہے: اِنَّا لِلّٰهِ...... کہ بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس سے بہتر بدل میری مصیبت میں مجھے عنایت فرما۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت میں اجر دیتے ہیں اور اس سے بہتر بدل عنایت فرماتے ہیں۔ اُم سلمہ کہتی ہیں جب ابوسلمہ کی وفات ہوئی۔ تو میں نے اسی طرح کہا۔ جیسا رسول اللہ ﷺ نے کہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل رسول اللہ ﷺ عنایت فرما دیئے۔ (مسلم)

۹۲۲ : وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَآئِكَتِهٖ : قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ– فَيَقُوْلُ : فَمَا ذَا قَالَ عَبْدِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ابْنُوْا لِعَبْدِىْ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ وَابْنُوا لِعَبْدِىْ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۲۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کا بیٹا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں۔ تم نے میرے بندے کے بیٹے کو قبض کیا۔ تو وہ کہتے ہیں۔ جی ہاں! پھر اللہ فرماتے ہیں۔ تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا۔ وہ کہتے ہیں۔ جی ہاں! اللہ فرماتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے ایک گھر بنا دو' جنت میں' اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھ دو۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۹۲۳ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لِعَبْدِى الْمُؤْمِنِ عِنْدِىْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ۔

۹۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے اس بندے کے لئے میرے ہاں ہی بدلہ ہے جس کی میں دنیا کی سب سے زیادہ پسندیدہ چیز لے لوں۔ پھر وہ اس پر ثواب کی نیت کر لے کہ میں اس کو جنت دوں۔ (بخاری)

۹۲۴ :وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۹۲۴: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

قَالَ : اَرْسَلَتْ اِحْدٰی بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهُ اَنَّ صَبِيًّا لَّهَا - اَوِ ابْنًا - فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ : ارْجِعْ اِلَيْهَا فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى ، فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَالْتَحْتَسِبْ" وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

آپ ﷺ کی بیٹیوں میں سے ایک نے پیغام بھیج کر بلوایا اور آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ ان کا بچہ یا بیٹا فوت کی حالت میں ہے۔ آپ ﷺ نے پیغام لانے والے کو فرمایا: تم اس کے پاس واپس جاؤ اور ان کو یوں کہو: " اَنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى ......الاسمه کہ بے شک اللہ ہی کے لئے ہے جو اس نے لیا اور اسی کے لئے ہے جو اس نے دیا۔ ہر ایک چیز کا اسی کے ہاں ایک وقت مقررہ ہے' پھر اس کو یہ بھی کہہ دو کہ وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے اور پوری روایت ذکر کی۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۳ :بَابُ جَوَازِ الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَّلَا نِيَاحَةٍ

باب: میت پر رونے کا جواز مگر اس میں نوحہ و بین نہ ہو

اَمَّا النِّيَاحَةُ حَرَامٌ وَسَيَاتِيْ فِيْهَا بَابٌ فِيْ كِتَابِ النَّهْيِ ، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى - وَاَمَّا الْبُكَآءُ فَجَآءَ تْ اَحَادِيْثُ بِالنَّهْيِ عَنْهُ وَاَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ ، وَهِيَ مُتَاَوَّلَةٌ اَوْ مَحْمُوْلَةٌ عَلٰى مَنْ اَوْصٰى بِهٖ ، وَالنَّهْيُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَآءِ الَّذِيْ فِيْهِ نَدْبٌ اَوْ نِيَاحَةٌ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى جَوَازِ الْبُكَآءِ بِغَيْرِ نَدْبٍ وَّلَا نِيَاحَةٍ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا :

امام نووی فرماتے ہیں کہ نوحہ حرام ہے۔ کتاب النہی میں باب آئے گا ان شاء اللہ۔ رونے کی ممانعت میں احادیث وارد ہیں اور میّت کو اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ ایسی روایت کی تاویل کی گئی ہے اور ان کو میّت کی پسندیدگی پر محمول کیا۔ واقعتہً ممانعت اس رونے کے متعلق ہے جس میں بین یا نوحہ ہو اور رونے کا جواز ان دونوں باتوں سے خالی ہونے کی صورت میں ہے۔ اس پر بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

۹۲۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَمَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكَوْا - فَقَالَ: "اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ" وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۲۵ : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ کی عیادت کی۔ جب کہ آپ ﷺ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوف' سعد بن ابی وقاص' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم تھے' پس رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے رونے کو دیکھا۔ تو وہ بھی رو دیئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح سنو۔ بے شک اللہ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم سے عذاب نہیں دیتے لیکن اس کی وجہ سے عذاب دیتے یا رحم کرتے ہیں اور اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بخاری' مسلم)

۹۲۶ :وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۹۲۶ : حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ رسول

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رُفِعَ اِلَيْهِ ابْنُ ابْنَتِهٖ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ :مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : "هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کا نواسہ لایا گیا جو موت کے قریب تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر سعد نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے۔ جس کو اللہ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۹۲۷ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ :وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ :"يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ" ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى، فَقَالَ : "اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ ، وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا، وَاِنَّا لِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ، وَرَوٰى بَعْضَهٗ مُسْلِمٌ - وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۹۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے ابراہیمؓ کے پاس تشریف لائے۔ جب کہ وہ جاں کنی کی حالت میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (روتے ہیں)۔ آپ صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا' اے ابن عوف! یہ رحمت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ رو پڑے اور فرمایا' 'بے شک آنکھ آنسو بہاتی ہے جس سے دل غمگین ہوتا ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ بے شک تیری جدائی پر اے ابراہیمؓ! ہم غم زدہ ہیں۔ (بخاری) اور مسلم نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

اور اس سلسلے میں بہت سی احادیث صحیح ہیں جو مشہور ہیں۔

۱۵٤ :بَابُ الْكَفِّ عَنْ مِمَّا يَرٰى مِنَ الْمَيِّتِ مِنْ مَّكْرُوْهٍ

بَاب: میّت کی ناپسندیدہ چیز دیکھ کر زبان کو اس کے بیان سے روکنا

۹۲۸ :عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَسْلَمَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَهُ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ : صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

۹۲۸: حضرت ابو رافع اسلم جو رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی میّت کو غسل دیا پھر اس کے کسی عیب کو چھپایا تو اللہ تعالیٰ اس کو چالیس مرتبہ معاف فرمائیں گے۔ حاکم نے اس کو روایت کیا ہے اور کہا مسلم کی شرط پر یہ صحیح ہے۔

۱۵۵ :بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَتَشْيِيْعِهٖ وَحُضُوْرِ دَفْنِهٖ وَكَرَاهَةِ

بَاب: میّت پر نماز پڑھنا اور اس کے جنازے کے ساتھ چلنا' اس کی فضیلت پہلے گزری اور عورتوں کا جنازہ کے ساتھ

اِتِّبَاعِ النِّسَآءِ الْجَنَائِزَ

وَقَدْ سَبَقَ فَضْلُ التَّشْيِيْعِ

۹۲۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ" قِيْلَ : وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ : "مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۳۰ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : "مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۹۳۱ : وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَآئِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ" : وَلَمْ يُشَدَّدْ فِی النَّهْیِ كَمَا يُشَدَّدُ فِی الْمُحَرَّمَاتِ۔

۱۵۶ : بَابُ اسْتِحْبَابِ تَكْثِيْرِ الْمُصَلِّيْنَ عَلٰى جَنَازَةٍ وَجَعْلِ صُفُوْفِهِمْ ثَلَاثَةً فَاَكْثَرَ

۹۳۲ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا مِنْ مَّيِّتٍ يُّصَلِّیْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۳۳ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

جانے کی کراہت

جنازہ کے ساتھ چلنے کی فضیلت کا بیان گزر گیا ہے۔

۹۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی جنازے پر اس کی نماز پڑھے جانے تک حاضر رہا۔ اس کے لئے ایک قیراط اجر ہے اور جو دفن تک موجود رہا اس کے لئے دو قیراط''۔ آپ سے عرض کیا گیا قیراط کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔'' (بخاری، مسلم)

۹۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان اور ثواب کی نیت سے جائے گا اور نماز پڑھنے اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے گا۔ اس کو دو قیراط اجر ملے گا۔ ہر قیراط احد کے برابر ہے، اور جس نے نماز پڑھی اور دفن سے پہلے لوٹ آیا۔ تو وہ ایک قیراط لے کر لوٹا۔ (بخاری)

۹۳۱: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے روکا گیا لیکن ہم پر اس سلسلے میں سختی نہیں کی گئی۔ (بخاری، مسلم) مراد اس سے یہ ہے کہ یہ ممانعت اس شدت سے نہیں کی گئی جس طرح کہ محرمات سے روکنے میں کی جاتی ہے۔

بَاب: جنازہ پڑھنے والوں کا زیادہ تعداد میں ہونا مستحب ہے اور ان کی صفوں کا تین یا تین سے زیادہ ہونے کی پسندیدگی

۹۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان میت کا مسلمانوں کی اتنی تعداد جو سو تک پہنچ جائے۔ وہ نماز ادا کریں اور اس کے لئے سفارش کریں۔ تو ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ (مسلم)

۹۳۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَّا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے سنا کہ جومسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ پر چالیس آدمی ایسے ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول فرماتے ہیں۔ (مسلم)

٩٣٤ :وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّاَهُمْ عَلَيْهَا ثَلَاثَةَ اَجْزَآءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۳۴: حضرت مرثد بن عبداللہ الیزنی کہتے ہیں کہ مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی میت پر نماز ادا کرنے لگتے۔ پھر لوگوں کو تھوڑی تعداد میں پاتے تو ان کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے جنازہ میں تین صفیں بن جائیں تو اس نے خود پر جنت کو واجب کر لیا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٥٧ :بَابُ مَا يُقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ

بَابٌ: نمازِ جنازہ میں کیا پڑھا جائے؟

يُكَبِّرُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ: يَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْاُوْلٰى، ثُمَّ يَقْرَاُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ وَالْاَفْضَلُ اَنْ يُّتِمَّهٗ بِقَوْلِهٖ: كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ - اِلٰى قَوْلِهٖ - حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - وَلَا يَقُوْلُ مَا يَفْعَلُهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعَوَامِّ مِنْ قِرَآءَتِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الْاٰيَةَ - فَاِنَّهٗ لَا تَصِحُّ صَلٰوتُهٗ اِذَا اقْتَصَرَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّالِثَةَ وَيَدْعُوْا لِلْمَيِّتِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ بِمَا سَنَذْكُرُهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ يُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ وَيَدْعُوْا - وَمِنْ اَحْسَنِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ وَالْمُخْتَارُ اَنَّهٗ يُطَوِّلُ الدُّعَآءَ فِي

جنازہ میں چار تکبیرات کہے۔ پہلی تکبیر کے بعد اعوذ باللہ پڑھے پھر فاتحہ الکتاب پڑھے۔ پھر دوسری تکبیر کہہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اس طرح پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ افضل یہ ہے کہ مکمل حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ تک پڑھے اور اس طرح نہ کہے جس طرح عوام کی اکثریت کرتی یعنی ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ نہ پڑھے۔ اگر اس نے اس آیت پر اکتفاء کیا تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی۔ پھر تیسری تکبیر کہے اور میت کے لئے دعا کرے اور مسلمانوں کے لئے جس کے سلسلہ کی احادیث ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ پھر چوتھی تکبیر کہے اور یہ دعا کرے۔ بہتر دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ، وَلَا تُفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ اور بہتر بات یہ ہے کہ چوتھی تکبیر میں لمبی دعا کرے۔ جیسا کہ حدیث ابن ابی اوفی جو باب میں آرہی ہے ان شاء اللہ ہم اس کو ذکر کریں گے۔ عام لوگوں کی طرح نہ کرے۔ تیسری تکبیر کے بعد مسنون دعائیں جو منقول ہیں۔ ان میں سے بعض ہم ذکر کر رہے ہیں۔ (دعا تیسری تکبیر کے بعد ہے نہ

الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَا يَعْتَادُهُ اَكْثَرُ النَّاسِ : لِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى الَّذِىْ سَنَذْكُرُهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى – وَاَمَّا الْاَدْعِيَةُ الْمَاْثُوْرَةُ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الثَّالِثَةِ فَمِنْهَا :

کہ چوتھی کے بعد جیسا کہ احادیث آ رہی ہیں)۔

٩٣٥ : عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ ، وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ، وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ – رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٩٣٥ : حضرت ابو عبدالرحمٰن بن عوف ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ مجھے آپ کی وہ دعا یاد ہے کہ آپ اسی طرح فرما رہے تھے : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ...... وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ " کہ "اے اللہ! اس کو بخش دے' اس پر رحم فرما' اس کو عذاب سے امن دے' معاف فرما' اس کی اچھی مہمانی فرما' اس کے داخلے کی جگہ وسیع فرما اور اس کو پانی' برف اور اولوں سے صاف کر دے۔ اس کو غلطیوں سے پاک فرما جس طرح سفید کپڑے کو تو میل کچیل سے صاف کرتا ہے اور اس کے گھر سے بہتر گھر اس کو عنایت فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے عنایت فرما اور بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرمایا اور اس کو جنت میں داخل فرما اور عذابِ قبر سے پناہ میں رکھ اور آگ کے عذاب سے بچا۔" میں نے یہ تمنا کی کہ میں ہی وہ میت ہوتا۔ (مسلم)

٩٣٦ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ قَتَادَةَ وَاَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِىِّ عَنْ اَبِيْهِ – وَاَبُوْهُ صَحَابِىٌّ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَالَ : "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا ، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ مِنْ رِّوَايَةِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَالْاَشْهَلِىِّ ، وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مِنْ رِّوَايَةِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ قَتَادَةَ – قَالَ الْحَاكِمُ : حَدِيْثُ

٩٣٦ : حضرت ابو ہریرہ اور ابو قتادہ اور ابو ابراہیم الاشہلی نے اپنے والد سے بیان کیا اور ان کے والد صحابی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور یوں دعا کی : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا ، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔ "اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ کو بخش دے' چھوٹے اور بڑے مرد و عورت' موجود اور غائب سب کو بخش دے' اے اللہ جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھ اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو ہم میں سے وفات دے۔ اس کو ایمان پر فوت فرما' اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد آزمائش میں نہ ڈال۔ ترمذی نے ابو ہریرہ اور الاشہلی کی روایت

اَبِیْ هُرَیْرَةَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ ' قَالَ التِّرْمِذِیُّ :قَالَ الْبُخَارِیُّ :اَصَحُّ رِوَایَاتِ هٰذَا الْحَدِیْثِ رِوَایَةُ الْاَشْهَلِیّ- قَالَ الْبُخَارِیُّ : وَاَصَحُّ شَیْ ءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ۔

سے اور ابوداؤد نے ابو ہریرہ اور ابوقتادہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔ حاکم نے کہا کہ ابو ہریرہ والی روایت بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ ترمذی نے کہا کہ امام بخاری نے کہا کہ اس حدیث کی صحیح روایت الاشہلی والی ہے اور کہا کہ اس باب میں سب سے زیادہ صحیح حدیث عوف بن مالک کی ہے۔

۹۳۷ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :"اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۹۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''جب تم میت پر نمازِ جنازہ پڑھو تو اس کے لئے اخلاص سے دعا کرو۔''

(ابوداؤد)

۹۳۸ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا ' وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا ' وَاَنْتَ هَدَیْتَهَا لِلْاِسْلَامِ ' وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا' وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِیَتِهَا ' وَقَدْ جِئْنَاكَ شُفَعَآءَ لَهُ فَاغْفِرْلَهُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۹۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنازہ کی نماز میں یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا ...... فَاغْفِرْلَهُ ''اے اللہ تو سب کا رب ہے تو نے اس کو پیدا فرمایا' تو نے اسے اسلام میں ہدایت دی' تو نے ہی اس کی روح قبض کی' تو ہی اس کی پوشیدہ اور ظاہر حالت کو جانتا ہے' ہم اس کے سفارشی بن کے آئے ہیں۔ پس تو اس کو بخش دے۔ (ابوداؤد)

۹۳۹ :وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ :"اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ ' وَعَذَابَ النَّارِ ' وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَمْدِ ' اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۹۳۹: حضرت واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنَّ .... الرَّحِیْمُ ''اے اللہ! فلاں ابن فلاں تیری ذمہ داری میں ہے اور تیرے پڑوس کی پناہ میں ہے۔ پس اس کی قبر کو آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچا لے۔ آپ وعدے کو پورا کرنے والے اور تعریفوں والے ہیں۔ اے اللہ! اس کو بخش دے اور رحم فرما۔ بے شک آپ بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔ (ابوداؤد)

۹۴۰ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَّهُ اَرْبَعَ تَكْبِیْرَاتٍ فَقَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ كَقَدْرِ مَا بَیْنَ التَّكْبِیْرَتَیْنِ یَسْتَغْفِرُلَهَا وَیَدْعُوْا ثُمَّ قَالَ :كَانَ

۹۴۰: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں' چوتھی تکبیر کے بعد اتنی دیر رُکی کہ جتنا دو تکبیروں کے درمیان رکتے ہیں اور بیٹی کے لئے استغفار اور دعا کرتے رہے' پھر نماز کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ هٰكَذَا ' وَفِيْ رِوَايَةٍ : "كَبَّرَ اَرْبَعًا فَمَكَثَ سَاعَةً حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُكَبِّرُ خَمْسًا ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ - فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا لَهٗ :مَا هٰذَا؟ فَقَالَ :اِنِّيْ لَا اَزِيْدُكُمْ عَلٰى مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْنَعُ ' اَوْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ :حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے چار تکبیریں کہیں پھر تھوڑی دیر کے لئے رکے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پانچویں تکبیر کہیں گے۔ پھر انہوں نے اپنی دائیں اور بائیں سلام کیا۔ پھر جب واپس لوٹے' ہم نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا میں تمہارے سامنے اس میں اضافہ نہیں کرتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا' یا اس طرح کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۸ :بَابُ الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کو جلد لے جانا

۹۴۱ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ ' وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِّقَابِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ' وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ :"فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا عَلَيْهِ".

۹۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنازہ میں جلدی کرو' اس لئے کہ اگر وہ نیک ہوگا تو ایک نیکی ہے جس کی طرف تم اس کو بڑھا رہے ہو اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے تو ایک برائی ہے جس کو تم اپنی گردنوں سے اتار لو گے۔(بخاری و مسلم)

۹۴۲ :وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ :"اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ ' وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا : يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ ' وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۹۴۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:''جب چار پائی رکھ دی جائے اور لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیں' اگر وہ میّت نیک ہے تو یوں کہتی ہے: مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر وہ بری ہے تو کہتی ہے: ہائے افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز کو انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔(بخاری)

۱۵۹ :بَابُ تَعْجِيْلِ قَضَآءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالْمُبَادَرَةِ اِلٰى تَجْهِيْزِهٖ اِلَّا اَنْ يَّمُوْتَ "فَجْاءَةً" فَيُتْرَكَ حَتّٰى يُتَيَقَّنَ مَوْتُهٗ

باب: میّت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنا اور اس کے کفن دفن میں عجلت کرنا' مگر یہ کہ اس کی موت اچانک ہوئی ہو تو موت کا یقین ہونے تک چھوڑ دیں گے

٩٤٣ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن کی جان اس کے قرضے کے سبب لٹکتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے۔'' ترمذی یہ حدیث حسن ہے۔

٩٤٤ : وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَالَ : اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۹۴۴: حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ طلحہ بن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ طلحہ میں موت کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ پس مجھے ان کی اطلاع دینا اور ان کو جلد دفن کا کہا۔ اس لئے کہ کسی مسلمان میّت کے لئے مناسب نہیں کہ اس کو اس کے گھر والوں کے درمیان روکا جائے۔ (ابوداؤد)

١٦٠ : بَابُ الْمَوْعِظَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ

بَاب: قبر کے پاس نصیحت

٩٤٥ : عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ - ثُمَّ قَالَ : "مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ" فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا؟ فَقَالَ :"اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ" وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۴۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بقیع الغرقد کے قبرستان میں ایک جنازے کے ساتھ شریک تھے۔ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ آپ ﷺ نے سر جھکایا اور چھڑی سے زمین کو کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے دوزخ یا جنت کا ٹھکانہ لکھا جا چکا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پھر بھروسہ نہ کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں عمل کئے جاؤ ہر ایک کو وہی عمل میسر ہو گا جس کے لئے وہ پیدا ہوا اور پوری حدیث بیان کی۔ (بخاری و مسلم)

١٦١ : بَابُ الدُّعَآءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ دَفْنِهٖ وَالْقُعُوْدِ عِنْدَ قَبْرِهٖ سَاعَةً لِّلدُّعَآءِ لَهٗ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالْقِرَاءَةِ

بَاب: دفن کے بعد میّت کے لئے دُعا کرنا اور اس کی قبر کے پاس دُعا و استغفار و قراءت کے لئے کچھ دیر بیٹھنا

٩٤٦ : عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو - وَقِيْلَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقِيْلَ اَبُوْلَيْلٰى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ

۹۴۶: حضرت ابو عمرو، بعض نے کہا ابو عبداللہ، بعض نے کہا ابو لیلیٰ۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میّت کو دفن سے

الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ : "اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

فارغ ہو جاتے' قبر پر ٹھہر جاتے اور فرماتے: ''اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدمی کی دعا کرو پس اس سے سوال ہوگا۔'' (ابوداؤد)

۹۴۷ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :اِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَاَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّيُقَسَّمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَعْلَمَ مَا ذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ – رَوَاهُ مُسْلِمٌ –

۹۴۷: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم مجھے دفن کر چکو' تو میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرو جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اللہ کے قاصدوں کو کیا جواب دوں۔ (مسلم)

وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ :وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يُّقْرَاَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ ' وَاِنْ خَتَمُوا الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ كَانَ حَسَنًا۔

یہ حدیث تفصیل کے ساتھ گذری۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قبر کے پاس قرآن کا کچھ حصہ پڑھا جائے۔ یا سارا قرآن پڑھے تو مناسب ہے۔

۱۶۲ :بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَآءِ لَهٗ

بَابٌ: میّت کی طرف سے صدقہ کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ : رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ [الحشر: ۱۰]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''وہ جو لوگ جو ان کے بعد آئے' وہ کہتے ہیں: اے رب ہمارے ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جنہوں نے ایمان میں ہم سے پہل کی''۔ (حشر)

۹۴۸ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ :اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ ' فَهَلْ لَّنَا مِنْ اَجْرٍ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ : "نَعَمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ ''بے شک میری والدہ اچانک وفات پا گئی میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں۔ کیا اس کو اجر ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں؟ فرمایا ''ہاں''۔ (بخاری و مسلم)

۹۴۹ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ :صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ' اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ ' اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۴۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''جب کوئی انسان مر جاتا ہے تو اس کے سارے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین: (۱) صدقہ جاریہ' (۲) وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو (۳) نیک لڑکا (اولاد) جو اس کے لئے دعا کرتا ہو''۔ (مسلم)

۱۶۳ :بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

بَابٌ: لوگوں کا میّت کی تعریف کرنا

٩٥٠ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "وَجَبَتْ" ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "وَجَبَتْ" فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ : "هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ، وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ ، اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا گذر ایک جنازے کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی'' پھر دوسرے جنازے کے پاس سے ان کا گذر ہوا۔ انہوں نے (لوگوں نے) اس کی بری تعریف کی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی'' عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا جس کی تم نے اچھی تعریف کی تو اس کے لئے جنت اور جس کی تم نے بری تعریف کی تو اس کے لئے جہنم واجب ہوئی تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

٩٥١ : وَعَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ : وَجَبَتْ ، ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ : وَجَبَتْ ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ : وَجَبَتْ ، قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ : فَقُلْتُ : وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ : قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ" فَقُلْنَا : وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ : "وَثَلَاثَةٌ" فَقُلْنَا : وَاثْنَانِ؟ قَالَ : "وَاثْنَانِ" ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ – رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۹۵۱: ابوالاسود کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ پس ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں کی طرف سے اس کے متعلق اچھے کلمات کہے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی بری تعریف کی۔ پس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی مذمت کی۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واجب ہوگئی۔ ابولاسود کہتے ہیں میں نے کہا: اے امیر المؤمنین کیا چیز واجب ہوئی؟ فرمایا: میں نے اسی طرح کہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے متعلق چار آدمی بھلائی کی گواہی دیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔ پھر ہم نے کہا اور تین؟ تو فرمایا تین بھی۔ پھر ہم نے کہا اور دو؟ تو فرمایا دو بھی۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق سوال نہ کیا۔ (بخاری)

١٦٤ : بَابُ فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهٗ اَوْلَادٌ صِغَارٌ

بَاب: اس شخص کی فضیلت جس کے چھوٹے بچے فوت ہوجائیں

٩٥٢ : عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۵۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ان بچوں کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا''۔ (بخاری، مسلم)

۹۵۳ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"وَتَحِلَّةُ الْقَسَمِ" قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى :"وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا" وَالْوُرُوْدُ :هُوَ الْعُبُوْرُ عَلَى الصِّرَاطِ ، وَهُوَ جِسْرٌ مَّنْصُوْبٌ عَلٰى ظَهْرِ جَهَنَّمَ عَافَانَا اللّٰهُ مِنْهَا۔

۹۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔ (بخاری، مسلم)

تَحِلَّةُ الْقَسَمِ: مراد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾۔

وُرُوْدُ :پل صراط سے گزرنے کو کہتے ہیں۔ یہ پل جہنم پر رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے عافیت میں رکھے۔

۹۵٤ :وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ ، قَالَ : اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا" فَاجْتَمَعْنَ ، فَاَتَاهُنَّ النَّبِیُّ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُنَّ مِنَ امْرَاَةٍ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "وَاثْنَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۵۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد تو آپ کی باتیں لے گئے۔ پس آپ اپنی ذات کا ایک دن ہمارے لئے مقرر فرما دیں۔ جس میں آپ ہمیں تعلیم دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی۔ آپؐ نے فرمایا: تم فلاں فلاں دن جمع ہو جاؤ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو وہ علم سکھایا، جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا تھا۔ پھر فرمایا: تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں۔ وہ اس کے لئے آگ کے درمیان پردہ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا۔ دو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور دو بھی۔ (بخاری و مسلم)

١٦٥ :بَابُ الْبُكَآءِ وَالْخَوْفِ عِنْدَ الْمُرُوْرِ بِقُبُوْرِ الظَّالِمِيْنَ مَصَارِعِهِمْ وَاِظْهَارِ الْاِفْتِقَارِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّحْذِيْرِ مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْ ذٰلِكَ

باب: ظالموں کی قبور اور ان کے تباہ شدہ مقامات سے گزرتے ہوئے رونے اور خوف کی کیفیت اور اس سے غفلت میں مبتلا ہونے سے پرہیز کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف احتیاج کا اظہار

٩٥٥ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ – يَعْنِیْ لَمَّا وَصَلُوْا الْحِجْرَ : دِيَارَ ثَمُوْدَ – "لَا تَدْخُلُوا

۹۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمایا: جب کہ وہ حجر کے مقام پر پہنچے۔ "یہ قوم ثمود کا علاقہ ہے۔" تم ان معذب

عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ : لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحِجْرِ قَالَ : "لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ" ثُمَّ قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ۔

قوموں کے علاقوں میں داخل نہ ہو۔ مگر یہ کہ تم رو رہے ہو۔ اگر تم رونے والے نہ ہو تو ان پر مت داخل ہو۔ کہیں تم کو وہ عذاب نہ پہنچ جائے جو ان کو پہنچا۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مقامِ حجر سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ان لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہو۔ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ مگر یہ کہ تم رونے والے ہو۔ پھر آپؐ نے سر ڈھانپ لیا اور اونٹنی کی رفتار کو تیز کر دیا۔ یہاں تک کہ وادی کو عبور کر لیا۔

کتاب آداب السفر

۱۶۶ :بَابُ اسْتِحْبَابِ الْخُرُوْجِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَاسْتِحْبَابِهٖ اَوَّلَ النَّهَارِ

بَابٌ : جمعرات کے دن نکلنا مستحب ہے اور سفر بھی دن کے شروع میں کرنا

۹۵۶ :وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ، لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ۔

۹۵۶: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن ہی سفر پسند فرمانے لگے۔ (بخاری' مسلم)

بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ بہت کم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے علاوہ کسی اور دن میں سفر فرماتے۔

۹۵۷ : وَعَنْ صَخْرِ ابْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا" وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْجَيْشًا بَعَثَهُمْ مِّنْ اَوَّلِ النَّهَارِ - وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهٗ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۵۷: حضرت صخر بن وداعۃ الغامدی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''کہ اے اللہ! میری امت کے صبح سویرے میں برکت عنایت فرما۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے لشکر یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو ان کو دن کے پہلے حصے میں روانہ فرماتے۔ یہ حضرت صخر تاجر تھے۔ یہ بھی اپنے مال تجارت کو دن کے پہلے حصے میں بیچتے۔ (اس کی برکت سے) مالدار ہو گئے اور ان کا مال بہت بڑھ گیا۔ (ابوداؤد' ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۷ :بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الرُّفْقَةِ

بَابٌ : رفقاءِ سفر کا تلاش کرنا

وَ تَأْمِيرِهِمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَاحِدًا يُطِيْعُوْنَهٗ

اور اپنے میں سے ایک کو امیر سفر مقرر کرنے کا استحباب

۹۵۸ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۵۸: حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ اکیلے سفر کرنے کا نقصان اتنا جان لیتے جتنا میں جانتا ہوں کبھی کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔ (بخاری)

۹۵۹ :وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ ' وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ ' وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ' وَالتِّرْمِذِيُّ ' وَالنَّسَآئِيُّ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ ' وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹۵۹: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکیلا سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار' دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی نے صحیح سندوں سے روایت کیا ہے۔

ترمذی نے کہا یہ روایت حسن ہے۔

۹٦۰ :وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اِذَا خَرَجَ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ حَدِيْثٌ حَسَنٌ ' رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۹٦۰: حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تین آدمی سفر پر جائیں تو ایک کو وہ امیر بنالیں۔'' حدیث حسن ہے۔

ابوداؤد نے احسن سند سے روایت کی ہے۔

۹٦۱ :وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :"خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ ' وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الْاٰفٍ ' وَلَنْ يُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۹٦۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین ساتھی چار ہیں' بہترین چھوٹا لشکر چار سو کا ہے' بہترین بڑا لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر محض تعداد کی کمی سے ہرگز مغلوب نہ ہوگا۔'' (ابوداؤد)

ترمذی نے کہا حدیث احسن ہے۔

۱٦۸ :بَابُ آدَابِ السَّيْرِ وَالنُّزُوْلِ وَالْمُبِيْتِ وَالنَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَاسْتِحْبَابِ السُّرٰى وَالرِّفْقِ بِالدَّوَابِّ وَمُرَاعَاةِ مَصْلِحَتِهَا

بَاب ۷: سفر میں چلنے' ستانے' رات گزارنے اور سفر میں سونے کے آداب اور رات کو چلنے اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے اور ان کے آرام وراحت کا خیال رکھنے کا استحباب اور جب جانور میں طاقت ہو تو پیچھے سواری بٹھا لینے کا جواز

وَجَوَازِ الْإِرْدَافِ عَلَى الدَّآبَّةِ اِذَا كَانَتْ تُطِيْقُ وَاَمْرِ مِنْ قَصَّرَ فِيْ حَقِّهَا بِالْقِيَامِ بِحَقِّهَا

٩٦٢ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ ، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا ، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَآبِّ وَمَاْوَى الْهَوَآمِّ بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

مَعْنٰى "اَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ" اَيِ ارْفُقُوْا بِهَا فِي السَّيْرِ لِتَرْعٰى فِيْ حَالِ سَيْرِهَا۔ وَقَوْلُهُ ، "نِقْيَهَا" هُوَ بِكَسْرِ النُّوْنِ وَاِسْكَانِ الْقَافِ وَبِالْيَآءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتِ وَهُوَ: الْمُخُّ ، مَعْنَاهُ اَسْرِعُوْا بِهَا حَتّٰى تَصِلُوا الْمَقْصِدَ قَبْلَ اَنْ يَّذْهَبَ مُخُّهَا مِنْ ضَنْكِ السَّيْرِ۔

"وَالتَّعْرِيْسُ" النُّزُوْلُ فِي اللَّيْلِ۔

٩٦٣ : وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قَالَ الْعُلَمَآءُ : اِنَّمَا نَصَبَ ذِرَاعَهُ لِئَلَّا يَسْتَغْرِقَ فِي النَّوْمِ فَتَفُوْتَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ عَنْ وَقْتِهَا اَوْ عَنْ اَوَّلِ وَقْتِهَا۔

٩٦٤ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ

اور
اس کا معاملہ جو جانور کے حقوق میں کوتاہی کرے

۹۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم خوشحالی کے زمانے میں سفر کرو تو اونٹ کو زمین میں چلنے کا موقع دو اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو اس پر تیزی سے سفر کرو اور اس کا گودہ ختم ہونے سے پہلے منزل تک پہنچنے میں جلدی کرو اور جب تم رات کو ٹھہرو تو راستے سے ہٹ کر ٹھہرو۔ کیونکہ وہ جانوروں کے راستے ہیں اور رات کیڑوں مکوڑوں کا ٹھکانہ ہے۔ (مسلم)

اَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا: چلنے میں اس کے ساتھ نرمی کرو۔ تاکہ سفر کے دوران چر سکے۔

نِقْيَهَا: مغز اور گودہ یہ نون کے ساتھ اور ق کے سکون اور اس کے بعد یا کے ساتھ ہے۔

مفہوم ان کا یہ ہے کہ ان کو تیز لے جاؤ تاکہ تم منزل تک ان کا گودہ ختم ہونے سے پہلے وہاں پہنچ جاؤ جو کہ راستے میں تنگی کی وجہ سے ختم ہوتا ہے۔

تَعْرِيْسُ: رات کو پڑاؤ ڈالنے اور آرام کرنے کو کہتے ہیں۔

۹۶۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کسی جگہ رات کو ٹھہرتے وہی کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح سے تھوڑی دیر پہلے ٹھہرتے تو اپنا دایاں بازو کھڑا کر لیتے اور اپنا سر مبارک ہتھیلی پر رکھ لیتے۔ (مسلم)

علماء نے فرمایا کہ بازو کو کھڑا کرنا یعنی صراز کرنا اس لئے تھا تاکہ دین میں استغراق نہ ہو۔ جس سے صبح کی نماز اپنے وقت یا اصل وقت سے رہ جائے۔

۹۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ ، فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

"الدُّلْجَةُ" السَّيْرُ فِي اللَّيْلِ۔

علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم رات کو سفر کرو' اس لئے کہ زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے''۔(ابوداؤد)

صحیح سند سے۔

الدُّلْجَةُ : رات کو سفر کرنا۔

٩٦٥ : وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِّنَ الشَّيْطَانِ؟" فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

٩٦٥ : حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ کسی مقام پر اترتے ہیں تو وہ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا یہ وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھرنا شیطان کی شرارت ہے۔''

اس کے بعد جس مقام پر بھی اترے تو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہے۔(ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

٩٦٦ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو – وَقِيْلَ سَهْلِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ ، وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَآئِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَكُلُوْهَا صَالِحَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

٩٦٦ : حضرت سہل بن عمرو اور بعض نے سہل بن الربیع بن عمرو انصاری جو ابن الحنظلیہ کے نام سے مشہور تھے اور وہ بیت رضوان والوں میں سے ہیں (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک ایسے اونٹ کے پاس سے ہوا جس کی پشت پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان پر سواری کرو' اس حال میں کہ یہ ٹھیک ہوں اور ان کا گوشت کھاؤ۔ اس حال میں کہ یہ تندرست ہوں۔ ابو داؤد صحیح سند کے ساتھ۔

٩٦٧ : وَعَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ وَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَّا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ ، وَكَانَ اَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهٖ هَدَفٌ اَوْ حَآئِشُ نَخْلٍ – يَعْنِيْ حَآئِطَ نَخْلٍ – رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا مُخْتَصَرًا ، وَزَادَ فِيْهِ الْبَرْقَانِيُّ بِاِسْنَادِ مُسْلِمٍ هٰذَا بَعْدَ قَوْلِهٖ : حَآئِشُ نَخْلٍ –

٩٦٧ : حضرت ابوجعفر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا اور میرے ساتھ رازداری سے ایک بات کی۔ جو میں لوگوں میں سے کسی سے بیان نہیں کرتا' رسول اللہ ﷺ کو اپنی قضائے حاجت کے لئے کسی بلند چیز یا کھجور کے جھنڈ سے پردہ کرنا سب سے زیادہ پسند تھا۔ مسلم نے اس کو مختصراً روایت کیا ہے۔ اس طرح روایت کیا ہے علامہ برقانی سے مسلم کی روایت میں حَآئِشُ نَخْلٍ کے لفظ فَدَخَلَ حدیث کے آخر تک یہ الفاظ نقل کئے۔ پھر آپؐ انصاری کے باغ میں داخل

فَدَخَلَ حَآئِطًا لِّرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا فِيْهِ جَمَلٌ ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ سَرَاتَهٗ – اَیْ سَنَامَهٗ – وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ ، فَقَالَ : "مَنْ رَّبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟" فَجَآءَ فَتًى مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ : هٰذَا لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ – قَالَ : "اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِیْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا؟ فَاِنَّهٗ يَشْكُوْا اِلَیَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ كَرِوَايَةِ الْبُرْقَانِیْ۔

قَوْلُهٗ "ذِفْرَاهُ" هُوَ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَاِسْكَانِ الْفَآءِ ، وَهُوَ لَفْظٌ مُفْرَدٌ مُؤَنَّثٌ – قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ : الذِّفْرٰی : الْمَوْضِعُ الَّذِیْ يَعْرَقُ مِنَ الْبَعِيْرِ خَلْفَ الْاُذُنِ – وَقَوْلُهٗ "تُدْئِبُهٗ" اَیْ تُتْعِبُهٗ۔

ہو گئے۔ جس میں ایک اونٹ تھا۔ جب اس اونٹ نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا تو گڑگڑایا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کی کوہان اور کان کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے'' اسی وقت ایک انصاری نوجوان آیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا اونٹ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جانور کے بارے میں جس کا اللہ نے تجھے مالک بنایا ہے۔ کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ وہ مجھے شکایت کر رہا ہے کہ تو اس کو بھوکا رکھتا ہے اور اس کو تھکاتا ہے۔ ابوداؤد نے برقانی جیسی روایت کی ہے۔

" ذِفْرَاهُ ": یہ لفظ ذال کے کسرہ اور فا کے سکون کے ساتھ ہے۔ یہ لفظ مفرد مؤنث ہے۔

اہل لغت نے کہا کہ یہ اونٹ کے کان کے اس حصے کو کہتے ہیں جہاں پر اس کو پسینہ آتا ہے۔

تُدْئِبُهٗ :تھکا دینا۔

۹۶۸ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَّا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ– رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

وَقَوْلُهٗ "لَا نُسَبِّحُ" :اَیْ لَا نُصَلِّی النَّافِلَةَ ، وَمَعْنَاهُ اَنَّا مَعَ حِرْصِنَا عَلَى الصَّلٰوةِ– لَا نُقَدِّمُهَا عَلٰى حَطِّ الرِّحَالِ وَاِرَاحَةِ الدَّوَآبِّ۔

۹۶۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب کسی مقام پر تو ہم اس وقت تک نفلی نماز نہ پڑھتے جب تک اونٹوں کے پالان نہ اتار لیتے۔ ابوداؤد نے اپنی سند اور شرطِ مسلم کے ساتھ بیان کیا۔

لَا نُسَبِّحُ :ہم نفلی نماز ادا نہ کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز کا اتنا شوق رکھنے کے باوجود ہم اس کو کجاووں اور جانوروں کو آرام پہنچانے پر مقدم نہ کرتے۔

۱۶۹ :بَابُ اِعَانَةِ الرَّفِيْقِ

بَابٌ :رفیق سفر کی معاونت

فِی الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ تَقَدَّمَتْ كَحَدِيْثِ :"وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ" وَحَدِيْثِ : "كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ" وَاَشْبَاهِهِمَا :

اس سلسلہ میں بہت سی احادیث پہلے گزر چکی ہیں مثلاً وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ (الحدیث) اور حدیث ''ہر نیکی صدقہ ہے''۔

اور اسی طرح دیگر روایات۔

۹۶۹ :وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ

۹۶۹: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم

عَنْهُ قَالَ : بَيْنَما نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَّهٗ ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهٗ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ ، وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ" فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَهٗ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِيْ فَضْلٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ایک سفر میں تھے جبکہ ایک سوار آیا اور دائیں بائیں اپنی نگاہ پھیرنے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔ جس کے پاس بچا ہوا سفرخرچ ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس سفرخرچ نہیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی کئی قسموں کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ کسی بھی بچی ہوئی چیز میں ہمارا کوئی حق نہیں۔ (مسلم)

۹۷۰ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ اَرَادَ اَنْ يَّغْزُوَ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ، اِنَّ مِنْ اِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَّلَا عَشِيْرَةٌ فَلْيَضُمَّ اَحَدُكُمْ اِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ اَوِ الثَّلَاثَةَ ، فَمَا لِاَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَّحْمِلُهٗ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ يَعْنِيْ اَحَدِهِمْ قَالَ : فَضَمَمْتُ اِلَيَّ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً مَالِيْ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ اَحَدِهِمْ مِّنْ جَمَلِيْ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۹۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: ''اے مہاجرین و انصار کی جماعت تمہارے بھائیوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں، جن کے پاس نہ مال ہے نہ خاندان ہیں تم میں سے کوئی ایک ایک، دو دو یا تین تین اپنے ساتھ ملا لے۔ چنانچہ ہم میں سے جس کے پاس سواری تھی۔ وہ بھی اس پر باری سے سوار ہوتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملا لیا۔ میرے اونٹ پر میری باری بھی اسی طرح تھی جیسے ان میں سے کسی ایک کی تھی۔ (ابوداوٗد)

۹۷۱ : وَعَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهٗ - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۹۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران پیچھے رہتے اور کمزور کو چلاتے یا اپنے پیچھے بٹھاتے اور اس کے لئے دعا فرماتے۔ (ابوداوٗد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۷۰ : بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَكِبَ الدَّابَّةَ لِلسَّفَرِ!

بَاب: سواری پر سوار ہوتے وقت کیا کہے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ - لِتَسْتَوُوْا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا : سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے تاکہ تم ان کی پشتوں پر سوار ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کو یاد کرو۔ جب تم ان پر ٹھیک ہو کر بیٹھ جاؤ اور کہو پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے تابع کر دیا ان کو ہم ان

مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾

[الزخرف:۱۲-۱۳]

کو تابع بنانے والے نہ تھے اور ہم اپنے ربّ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

۹۷۲ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ : "سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ، وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ - اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى' وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى - اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ' وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ- اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ" وَاِذَا رَجَعَ قَالَ هُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ : "اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اونٹ پر سفر کے لئے سیدھا بیٹھ جاتے ۔ پھر تین دفعہ اللہ اکبر کہتے' پھر کہتے : ﴿سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا...... لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ پاک ہے وہ ذات جس نے ان جانوروں کو ہمارے تابع کر دیا' ہم ان کو تابع کرنے والے نہ تھے' بے شک ہم نے اپنے ربّ کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ' ہم آپ سے اس سفر کی بھلائی اور تقویٰ مانگتے ہیں اور وہ عمل جس کو آپ پسند کرتے ہیں۔ اے اللہ ہم پر ہمارے سفروں کو آسان فرما اور اس کی مسافت کو لپیٹ دے۔ اے اللہ تو اس سفر کا ساتھی ہے اور اہل کا تو ہی خلیفہ ہے۔ اے اللہ سفر کی مشقت سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' منظر کی پریشانی سے' مال میں بڑی تبدیلی سے' اہل اور اولاد میں بُری تبدیلی سے۔ جب واپس لوٹتے تو انہیں کلمات کو دہراتے اور کچھ اضافہ فرماتے۔ ''ہم سفر سے لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' اپنے ربّ کی عبادت اور تعریف کرنے والے ہیں''۔ (مسلم)

مَعْنٰى "مُقْرِنِيْنَ" مُطِيْقِيْنَ - "وَالْوَعْثَاءُ" بِفَتْحِ الْوَاوِ وَاِسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْمَدِّ وَهِيَ : الشِّدَّةُ۔ وَالْكَآبَةُ بِالْمَدِّ' وَهِيَ :تَغَيُّرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَّنَحْوِهٖ۔ "وَالْمُنْقَلَبُ" :الْمَرْجِعُ۔

مُقْرِنِيْنَ :طاقت رکھنے والے اور وَالْوَعْثَاءِ واپرزبر' عین پر سکون اور اس کے بعد ثا اور الف ہ ہے یہ سختی کو کہتے ہیں اور الْكَآبَةُ مد کے ساتھ۔ غم کی وجہ سے نفس میں تبدیلی کو کہتے ہیں۔

مُنْقَلَبُ :لوٹنا۔

۹۷۳ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ- رَوَاهُ مُسْلِمٌ - هٰكَذَا هُوَ فِىْ

۹۷۳: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی سختی' ناپسندیدہ واپسی' کمال کے بعد زوال' مظلوم کی بددعا' اہل وعیال اور مال میں بُرے منظر سے پناہ مانگتے تھے۔ (مسلم)

صحیح مسلم میں اسی طرح ہے۔ الْحُوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ ترمذی اور نسائی میں اسی طرح ہے۔

صَحِيْحِ مُسْلِمٍ : "اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ" بِالنُّوْنِ ، وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ : وَيُرْوٰى "الْكَوْرُ" بِالرَّآءِ وَكِلَاهُمَا لَهٗ وَجْهٌ – قَالَ الْعُلَمَآءُ : وَمَعْنَاهُ بِالنُّوْنِ وَالرَّآءِ جَمِيْعًا : الرُّجُوْعُ مِنَ الْاِسْتِقَامَةِ اَوِ الزِّيَادَةِ اِلَى النَّقْصِ: قَالُوْا : وَرِوَايَةُ الرَّآءِ مَاْخُوْذَةٌ مِنْ تَكْوِيْرِ الْعِمَامَةِ ، هُوَ لَفُّهَا وَجَمْعُهَا ، وَرِوَايَةُ النُّوْنِ مِنَ الْكَوْنِ ، مَصْدَرُ كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا : اِذَا وُجِدَ وَاسْتَقَرَّ۔

ترمذی نے کہا یہ الْكَوْرُ کے ساتھ بھی ہے اور دونوں کا معنی ایک ہے۔

علماء نے فرمایا دونوں کا معنی استقامت یا اضافے سے کمی کی طرف ہے۔

علماء نے فرمایا کہ راوالا لفظ تَكْوِيْرِ الْعِمَامَةِ سے لیا گیا جس کا معنی لپیٹنا اور جمع کرنا ہے۔

نون والی روایت میں وہ الْكَوْنِ کا مصدر ہے جس کا معنی پانا اور قرار پکڑنا ہے۔

٩٧٤ : وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : شَهِدْتُّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِدَآبَّةٍ لِيَرْكَبَهَا ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ، ثُمَّ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ – ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيْلَ : يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ : رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ؟ قَالَ : "اِنَّ رَبَّكَ سُبْحَانَهٗ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ : اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ ، يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ – رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ – وَفِيْ بَعْضِ النُّسَخِ : حَسَنٌ صَحِيْحٌ ، وَهٰذَا لَفْظُ

٩٧۴: حضرت علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جبکہ آپ کے پاس سواری کا جانور لایا گیا۔ آپ نے رقاب میں پاؤں رکھ کر کہا۔ بسم اللہ۔ جب اس کی پشت پر سیدھے بیٹھ گئے تو کہا الحمدللہ۔ پھر کہا ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾۔ "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار بنانے والے نہ تھے بے شک ہم پروردگار کی طرف جانے والے ہیں" - پھر الحمدللہ تین مرتبہ کہا۔ پھر اللہ اکبر تین مرتبہ کہا۔ پھر یہ دعا پڑھی سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ...... اِلَّا اَنْتَ۔ اے اللہ تو پاک ہے میں نے اپنے پر ظلم کیا۔ پس تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں۔ پھر آپ ہنسے۔ آپ سے عرض کیا اے امیر المؤمنین آپ کیوں ہنسے؟ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا جیسا کہ میں نے کیا۔ پھر آپؐ ہنسے تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کیوں ہنسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک تمہارا رب اپنے بندے پر خوش ہوتا ہے۔ جب وہ یوں کہتا ہے کہ "اے اللہ میرے گناہ مجھے بخش دے۔" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے گناہوں کو میرے سوا اور کوئی نہیں بخشے گا۔ (ابوداؤد' ترمذی) اور کہا یہ حدیث

اَبِیْ دَاوُدَ۔

حسن ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح کہا۔ یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

۱۷۱ :بَابُ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا وَشِبْهَهَا وَتَسْبِيْحِهٖ اِذَا هَبَطَ الْاَوْدِيَةَ وَنَحْوَهَا وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُبَالَغَةِ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيْرِ وَنَحْوِهٖ

باب ۱۷۱: مسافر کو بلندی پر چڑھتے' تکبیر اور گھاٹیوں وغیرہ سے اُترتے ہوئے تسبیح کرنا اور تکبیر و تسبیح میں آواز کو بلند کرنے کی ممانعت

۹۷۵ :عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا ، وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۹۷۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ پڑھتے۔ (بخاری)

۹۷۶ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَجُيُوْشُهٗ اِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوْا ، فَاِذَا هَبَطُوْا سَبَّحُوْا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۹۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور آپؐ کے لشکر جب پہاڑیوں پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ ابو داؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹۷۷ :وَعَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ كُلَّمَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ : "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ :اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ -

۹۷۷: حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج یا عمرے سے واپس لوٹتے' جب بھی کسی پہاڑی یا اونچی جگہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے۔ پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ......وَحْدَهٗ تک پڑھتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی اور سب تعریفیں ہیں۔ وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ ہم لوٹ کر آنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' سجدہ کرنے والے اور اپنے ربّ کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام گروہوں کو اس اکیلے نے شکست دی۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں یہ لفظ ہیں۔ جب لشکر کے چھوٹے دستوں یا حج یا عمرے سے لوٹتے۔

قَوْلُهٗ :"اَوْفٰى" :اَيِ ارْتَفَعَ وَقَوْلُهٗ "فَدْفَدٍ" هُوَ بِفَتْحِ الْفَاءَيْنِ بَيْنَهُمَا دَالٌ مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ وَاٰخِرُهٗ دَالٌ اُخْرٰى وَهُوَ : الْغَلِيْظُ الْمُرْتَفِعُ

اَوْفٰى :بلند ہونا۔ فَدْفَدٍ دونوں فا پر زبر اور دال ساکن ہے۔

مِنَ الْاَرْضِ۔

٩٧٨ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ ، قَالَ : "عَلَیْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ ، وَالتَّكْبِیْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ" فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ : "اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ ، وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

٩٧٩ : وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ ، فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : یَا اَیُّهَا النَّاسُ : اَرْبِعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ، اِنَّهُ مَعَكُمْ اِنَّهُ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

"اَرْبِعُوْا" بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ : اَیِ ارْفَقُوْا بِاَنْفُسِكُمْ۔

١٧٢ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِی السَّفَرِ

٩٨٠ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِیْهِنَّ : دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ - وَلَیْسَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوُدَ : "عَلٰى وَلَدِهٖ"۔

١٧٣ : بَابُ مَا یَدْعُوْ اِذَا خَافَ

اونچی زمین اس کا معنی ہے۔

٩٧٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سفر کا ارادہ رکھتا ہو۔ مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا تقویٰ لازم پکڑو اور ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر کہو۔'' جب آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ ''اے اللہ اس کے لئے فاصلے کو سمیٹ دے اور سفر آسان کر دے۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

٩٧٩: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہم کسی وادی پر چڑھتے تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور ہماری آوازیں بلند ہو جاتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنے آپ کو آسانی دو' تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے' بے شک وہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہ ہر بات کو سننے والا اور قریب ہے۔'' (بخاری و مسلم)

اَرْبِعُوْا :با کے زبر کے ساتھ ہے۔ جس کے معنی اپنے آپ کو آرام پہنچانا۔

باب: سفر میں دُعا کا استحباب

٩٨٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں شک نہیں:

(١) مظلوم کی دعا

(٢) مسافر کی دعا

(٣) والد کی دعا بیٹے کے خلاف۔'' (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

ابوداؤد کی روایت میں عَلٰى وَلَدِهٖ کے الفاظ ہیں۔

باب: جب لوگوں سے خطرہ ہو

نَاسًا اَوْ غَيْرَهُمْ

٩٨١ :عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ :"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالنَّسَآئِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

١٧٤ :بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

٩٨٢ :عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ :اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ : لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهٖ ذٰلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٩٨٣ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ :"يَا اَرْضُ! رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ ، وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدٍ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ ، وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

"وَالْاَسْوَدُ" :الشَّخْصُ – قَالَ الْخَطَّابِيُّ: "وَسَاكِنُ الْبَلَدِ" :هُمُ الْجِنُّ الَّذِيْنَ هُمْ سُكَّانُ الْاَرْضِ – قَالَ :وَالْبَلَدُ مِنَ الْاَرْضِ مَا كَانَ مَاْوَى الْحَيَوَانِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ بِنَآءٌ وَّمَنَازِلُ :قَالَ: وَيَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ :"بِالْوَالِدِ" اِبْلِيْسُ: "وَمَا وَلَدَ" الشَّيَاطِيْنُ۔

١٧٥ :بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ

تو کیا دُعا کرے۔

۹۸۱: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم کی طرف سے خطرہ ہوتا تو یہ دعا پڑھتے :"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ ...... شُرُوْرِهِمْ" تک اے اللہ ! ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔(ابوداؤد' نسائی) صحیح سند کے ساتھ۔

بَابٌ: جب کسی مقام پر اُترے تو کیا کہے؟

۹۸۲: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا جو کسی مقام پر اترا۔ پھر یہ دعا پڑھ لی: "اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ "کہ میں اللہ کے کامل کلمات سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔" تو اس کو اس مقام پر کوئی چیز کوچ کرنے تک نقصان نہیں پہنچائے گی۔(مسلم)

۹۸۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر ہوتے اور رات آ جاتی تو یوں دعا فرماتے: "یَا اَرْضُ ...... مَا وَلَدَ :"کہ اے زمین میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے' تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں ہیں اور ان کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہیں اور ان کے شر سے جو تجھ پر چلتی ہیں' میں شیر اور سانپ کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور سانپ اور بچھو اور علاقے کے رہنے والے اور والد اور اس کی اولاد سے پناہ مانگتا ہوں۔" (ابوداؤد)

اَلْاَسْوَدُ :سے مراد شخص ہے۔

خطابی نے کہا سَاکِنُ الْبَلَدِ سے مراد وہ جن ہیں جو زمین پر رہتے ہیں اور بَلَدُ زمین کے اس حصے کو کہتے ہیں جہاں حیوان ہوں خواہ وہاں تعمیر اور مکانات نہ ہوں اور ممکن ہے وَالِدِ سے مراد ابلیس اور وَلَدَ سے مراد شیاطین ہوں۔

بَابٌ: مسافر کو اپنی ضرورت پوری

الْمُسَافِرِ الرُّجُوْعِ اِلٰى اَهْلِهِ اِذَا قَضٰى حَاجَتَهٗ

کر کے جلدی لوٹنا مستحب ہے

٩٨٤ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ : يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ ، وَشَرَابَهٗ ، وَنَوْمَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ سَفَرِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"نَهْمَتَهٗ" "نَهْمَتَهٗ " مَقْصُوْدَهٗ۔

٩٨٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ٹکڑا ہے' سفر کرنے والے کو وہ کھانے پینے اور نیند سے روکتا ہے۔'' جب تم میں کوئی اپنے سفر کا مقصد پورا کر لے' چاہئے کہ وہ اپنے گھر جلدی لوٹے۔ (بخاری' مسلم)

"نَهْمَتَهٗ" : مقصد۔

١٧٦ : بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُوْمِ عَلٰى اَهْلِهٖ نَهَاراً وَّكَرَاهَتِهٖ فِى اللَّيْلِ لِغَيْرِ حَاجَتِهٖ

باب: اپنے گھر میں سفر سے دن میں واپس لوٹنا چاہئے رات کو بلا ضرورت گھر آنے کی کراہت

٩٨٥ : عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ اَهْلَهٗ لَيْلًا" وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٩٨٥: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو گھر سے غائب ہوئے عرصہ گزر جائے تو وہ اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آئے۔'' ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ رات کو آدمی اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ (بخاری' مسلم)

٩٨٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا ، وَكَانَ يَاْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"الطُّرُوْقُ" : الْمَجِىْءُ فِى اللَّيْلِ۔

٩٨٦: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں رات کو نہیں آتے تھے بلکہ صبح کے وقت یا شام کے وقت تشریف لاتے۔ (بخاری ومسلم)

الطُّرُوْقُ : رات کو آنا۔

١٧٧ : بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ وَاِذَا رَاٰى بَلْدَتَهٗ

باب: جب واپس لوٹے اور شہر کو دیکھے تو کیا پڑھے؟

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ فِىْ بَابِ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا۔

اس میں ایک تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث ہے جو باب تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا میں گزری۔

٩٨٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا

٩٨٧: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم حضورؐ کی معیت میں سفر سے لوٹے جب ہم مدینہ کے نواح میں پہنچے تو آپؐ نے یہ دعا فرمائی:

بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ : "اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حٰمِدُوْنَ" فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

''ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں توبہ کرنے اور توبہ کرانے والے ہیں عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں'' آپ یہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے ۔ (مسلم)

۱۸۷ : بَابُ اسْتِحْبَابِ ابْتِدَآءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِيْ فِيْ جَوَارِهٖ وَصَلَاتِهٖ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ

باب : سفر سے آنے والے کو قریبی مسجد میں آنا اور اس میں دو رکعت پڑھنے کا استحباب

۹۸۸ : عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۸۸ : حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو مسجد سے ابتداء کرتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے ۔ (بخاری ومسلم)

۱۷۹ : بَابُ تَحْرِيْمِ سَفَرِ الْمَرْاَةِ وَحْدَهَا

باب : عورت کے اکیلے سفر کرنے کی حرمت

۹۸۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۸۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لئے حلال نہیں۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ ایک دن رات کا سفر بغیر محرم کے کرے۔ (بخاری ومسلم)

۹۹۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : "لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ، وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ" فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ خَرَجَتْ حَاجَّةً ، وَاِنِّيْ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ : "انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۹۰ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''ہرگز کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ بیٹھے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو اور کوئی عورت سفر نہ کرے' مگر یہ کہ اس کا محرم ہو۔'' ایک آدمی نے آپ سے سوال کیا کہ میری عورت حج کو جا رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھا جا چکا ہے؟ فرمایا: ''تو جا اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر''۔ (بخاری ومسلم)

كتاب الفضائل

۱۸۰ : بَابُ فَضْلِ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ

باب : قرآن مجید پڑھنے کی فضیلت

۹۹۱ : عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا

۹۹۱ : حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''تم قرآن پڑھو اس لئے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے

لِاَصْحَابِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

گا''۔ (مسلم)

۹۹۲ : وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "يُؤْتٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرَانَ ، تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۹۹۲: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''قیامت کے دن قرآن اور وہ قرآن والے جو اس پر عمل کرتے تھے ان کو لایا جائے گا۔ سورۃ بقرہ اور آلِ عمران پیش پیش ہوں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی''۔

(مسلم)

۹۹۳ : وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۹۹۳: حضرت عثمان عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن پڑھا اور اس کو پڑھایا''۔ (بخاری)

۹۹۴ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَلَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ ، وَالَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ قرآن مجید پڑھنے کا ماہر ہے۔ وہ بزرگ نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں اسے مشقت ہوتی ہے۔ اس کو دوگنا اجر ملے گا۔ (بخاری ومسلم)

۹۹۵ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ : رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ: لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَاُ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ: رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ: لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۹۵: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن مجید پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنجن جیسی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی اور ذائقہ عمدہ ہے اور اس مؤمن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے کہ ان کی خوشبو تو نہیں مگر ذائقہ میٹھا ہے اور منافق کی مثال جو کہ قرآن پڑھتا ہے' نیاز بو (خوشبودار پودا) جیسی ہے کہ خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا۔ اندرائن (تمہ) جیسی ہے کہ نہ اس کی خوشبو ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔

(بخاری ومسلم)

۹۹۶ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا

۹۹۶: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کتاب کی وجہ

الْكِتٰبِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

سے بہت سے لوگوں کو سربلند فرمائے گا اور دوسروں کو ذلیل کرے گا''۔(مسلم)

۹۹۷ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"الْاٰنَآءِ" :السَّاعَاتُ۔

۹۹۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''رشک دو آدمیوں پر جائز ہے۔ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن دیا اور وہ رات کو اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہو۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو۔ جسے وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہو''۔(بخاری ومسلم)

''اَلْاٰنَآءِ'': گھڑیاں،اوقات۔

۹۹۸ :وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :كَانَ رَجُلٌ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْا ، وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ مِنْهَا - فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ :تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"الشَّطَنُ" بِفَتْحِ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالطَّآءِ الْمُهْمَلَةِ :الْحَبْلُ۔

۹۹۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی سورہ کہف پڑھتا تھا اور ان کے پاس گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اس شخص کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل اس سے قریب تر ہونے لگا تو اس کا گھوڑا اس سے بدکنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس بات کا تذکرہ کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''وہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے اتری''۔(بخاری ومسلم)

الشَّطَنُ: شین کا فتحہ اور ط نقطہ کے بغیر،رسّی۔

۹۹۹ :وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ : الٓمٓ حَرْفٌ ، وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۹۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس نے کتاب اللہ کا ایک حروف تلاوت کیا۔ اس کو ایک نیکی ملے گی اور نیکی کا بدلہ کم از کم دس گناہ ہے۔ میں نہیں کہتا کہ ﴿الم﴾ ایک حرف لیکن الف ایک حرف،لام دوسرا حرف اور میم تیسرا حرف ہے''۔(ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۰۰ :وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَ قَالَ :حَدِيْثٌ

۱۰۰۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''بے شک وہ آدمی جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے''۔(ترمذی)

حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٠١ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ : اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا ، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں :'' قرآن والے کو کہا جائے گا۔ پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھتا تھا۔ تیرا مرتبہ اس آخری آیت پر ہے جس کو تو پڑھے گا''۔(ابوداؤد' ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨١ :بَابُ الْاَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيْرِ مِنْ تَعْرِيْضِهِ لِلنِّسْيَانِ

باب: قرآن مجید کی دیکھ بھال کرنے اور بھلا دینے سے ڈرانے کا بیان

١٠٠٢ :عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۰۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اس قرآن کی حفاظت کرو' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے وہ نکل جانے میں اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو رسّی میں بندھا ہو (اور کھل جائے)''۔(بخاری ومسلم)

١٠٠٣ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن والے کی مثال رسّی سے بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے۔اگر اس نے اس کی نگہبانی کی تو اس کو روک لیا اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو وہ چلا گیا''۔ (بخاری ومسلم)

١٨٢ :بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حُسْنِ الصَّوْتِ وَالْاِسْتِمَاعِ لَهَا

باب: قرآن مجید کو خوش آواز پڑھنے کا استحباب اور عمدہ آواز سے قرآن مجید سنانے کی درخواست اور توجہ سے سننا

١٠٠٤ :عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مَعْنٰى "أَذِنَ اللّٰهُ" : أَيِ اسْتَمَعَ وَهُوَ

۱۰۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے :''اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کی طرف کان نہیں لگاتا جس طرح اس خوش آواز پیغمبر کی طرف کان لگاتا ہے' جو قرآن کو با آوازِ بلند پڑھتا ہو''۔(بخاری ومسلم)

اِشَارَةٌ اِلَى الرِّضَآءِ وَالْقُبُوْلِ۔

اَذِنَ اللّٰهُ : کان لگانا' اشارہ قبولیت ورضا مندی کی طرف ہے۔

١٠٠٥ : وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ : "لَوْ رَاَيْتَنِىْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَآءَتِكَ الْبَارِحَةَ"۔

۱۰۰۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہیں داؤد علیہ السلام کے سُروں میں سے ایک سُر ملی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مجھے گزشتہ رات اپنی قراءت سنتے ہوئے دیکھ لیتے۔ (تو بہت خوش ہوتے)۔

١٠٠٦ : وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ قَرَاَ فِى الْعِشَآءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۰۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء میں ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ پس میں نے آپؐ سے زیادہ اچھی آواز والا کبھی نہیں سنا۔ (بخاری ومسلم)

١٠٠٧ : وَعَنْ اَبِىْ لُبَابَةَ بَشِيْرِ ابْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : "مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔

مَعْنٰى "يَتَغَنّٰى" يُحَسِّنُ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ۔

۱۰۰۷: حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔'' (ابوداؤد)

عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا۔

يَتَغَنّٰى: قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنا۔

١٠٠٨ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِىُّ ﷺ : "اِقْرَاْ عَلَىَّ الْقُرْاٰنَ" فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ : "اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِىْ" فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ : "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا" قَالَ : "حَسْبُكَ الْاٰنَ" فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرمؐ نے فرمایا ''مجھے تم قرآن پڑھ کر سناؤ۔'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں آپؐ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ آپؐ پر قرآن اترا؟ فرمایا ''میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔'' چنانچہ میں نے سورۃ النساء شروع کی۔ یہاں تک کہ میں اس آیت پر پہنچا۔ ﴿فَكَيْفَ ...... شَهِيْدًا﴾ پس اس وقت کیا حال ہوگا؟ جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر آپؐ کو گواہ بنائیں گے۔'' آپؐ نے فرمایا ''اب تم بس کرو۔'' جب میں نے آپ کی طرف نگاہ دوڑائی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (بخاری ومسلم)

١٨٢ : بَابُ فِى الْحَثِّ عَلٰى سُوَرٍ وَّاٰيَاتٍ مَّخْصُوْصَةٍ

بَاب: خاص آیات وسورہ پر آمادہ کرنا

۱۰۰۹ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :قَالَ :لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "اَلَا اُعَلِّمُکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَاَخَذَ بِیَدِیْ ، فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ : یا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْآنِ؟ قَالَ : "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۰۰۹: حضرت ابوسعید رافع بن المعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن مجید کی عظیم الشان سورۃ نہ سکھا دوں؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا۔ جب ہم نکلنے لگے۔ میں نے کہا ''یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تھا کہ کیا میں تم کو قرآن کی ان عظیم الشان سورتوں کو نہ سکھا دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ ہے یہ سات دہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا''۔ (بخاری)

۱۰۱۰ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فِیْ قِرَآءَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ : "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ " وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ :"اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ فِیْ لَیْلَۃٍ" فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ وَ قَالُوْا : اَیُّنَا یُطِیْقُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ :"قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ، اَللّٰہُ الصَّمَدُ: ثُلُثُ الْقُرْآنِ" رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۰۱۰: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ﴾ کے بارے میں فرمایا: ''بے شک یہ قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے''۔ ایک اور حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ قرآن کا تیسرا حصہ ایک رات کو پڑھے۔'' یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم پر گراں گزری تو انہوں نے کہا: ''ہم میں کون یا رسول اللہ ﷺ اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ﴾ قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے''۔ (بخاری)

۱۰۱۱ : وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلاً سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَاُ : "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" یُرَدِّدُھَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ وَکَانَ الرَّجُلُ یَتَقَالُّھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۰۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ﴾ پڑھتے اور بار بار دہراتے سنا۔ جب صبح ہوئی اس نے آکر اس کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا۔ وہ آدمی اس کو قلیل سمجھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے اس ذات کی قسم ہے' جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بے شک یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' (بخاری)

۱۰۱۲ :وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فِیْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ: "اِنَّھَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ﴾ کے بارے میں فرمایا: ''یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' (مسلم)

١٠١٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" قَالَ : "اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ- وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ تَعْلِيْقاً۔

۱۰۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں سورۃ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ﴾ کو پسند کرتا ہوں ۔آپ نے فرمایا: ''بے شک اس کی محبت جنت میں لے جائے گی۔'' (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

بخاری نے تعلیقاً روایت کی ہے۔

١٠١٤ : وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۱۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا تم نے ان آیات میں غور نہیں کیا جو اس رات اُتریں کہ ان جیسی پہلے معلوم نہیں؟'' کہو پناہ مانگتا ہوں میں صبح کے رب کی''۔ اور'' کہو پناہ مانگتا ہوں میں آسمانوں کے رب کی''۔ (مسلم)

١٠١٥ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ ، فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۰۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانی آنکھ سے پناہ مانگتے ۔ یہاں تک کہ معوذتین (یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اتریں جب یہ دونوں اتریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی)

یہ حدیث احسن ہے۔

١٠١٦ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مِنَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةٌ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ ' وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ ' وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ : "تَشْفَعُ"۔

۱۰۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' قرآن میں تیس آیات والی ایک سورۃ ہے جس نے ایک آدمی کی شفاعت کی۔ یہاں تک کہ اس کو بخش دیا گیا اور وہ سورۃ ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ﴾ (یعنی سورۃ الملک) ہے۔ (ابوداؤد' ترمذی) یہ حدیث حسن ہے اور ابوداؤد کی روایت میں تَشْفَعُ ہے یعنی سفارش کرے گی۔

١٠١٧ : وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ "قَالَ مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۱۷: حضرت ابومسعود البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھی تو یہ اس کے لئے رات بھر کفایت کریں گی''۔ (بخاری و مسلم)

قِيلَ: كَفَتَاهُ الْمَكْرُوهَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَقِيلَ كَفَتَاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ۔

بعض نے اس رات کی ناپسندیدہ چیزوں کیلئے کافی ہو جائیں گی۔ بعض نے کہا تہجد کیلئے کافی ہو جائیں گی۔

١٠١٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ بے شک شیطان اس گھر سے دور بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے''۔ (مسلم)

١٠١٩: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: "لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۱۹: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوالمنذر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تیرے پاس اللہ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے بڑی ہے؟ میں نے کہا ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ (یعنی آیت الکرسی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابوالمنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔'' (مسلم)

١٠٢٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ، فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَبِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ - فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَكَا حَاجَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ وَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ - فَقَالَ: "اِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ" فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَصَدْتُهُ - فَجَآءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُ وَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ - فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ

۱۰۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوۃ یعنی صدقہ فطر کا نگران بنایا۔ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور کھانے کے چلو بھرنے لگا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس نے کہا میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں' مجھے سخت ضرورت تھی' میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب حضور ﷺ کی خدمت میں صبح کی تو آپؐ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ اس نے ضرورت اور عیال داری کا عذر کیا لہٰذا میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا'' اس نے تم سے جھوٹ بولا'' وہ عنقریب واپس آئے گا۔ میں نے جان لیا کہ وہ واپس لوٹے گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیا تھا۔ پس میں نے اس کا انتظار کیا چنانچہ وہ آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ لینے لگا۔ میں نے کہا میں تمہیں ضرور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو' میں محتاج اور عیال دار ہوں۔ پھر دوبارہ نہیں آؤں گا' مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اس کو جانے دیا۔ میں صبح

لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُ وَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ : فَرَصَدْتُّهُ الثَّالِثَةَ - فَجَآءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّكَ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ! فَقَالَ : دَعْنِيْ فَاِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا ، قُلْتُ : مَا هُنَّ؟ قَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟" فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ: مَا هِيَ؟ " فَقُلْتُ : قَالَ لِيْ : اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ : "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" وَقَالَ لِيْ : لَا يَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ ، وَلَنْ يَّقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "اَمَا اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ : لَا - قَالَ : "ذَاكَ شَيْطَانٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے ضرورت اور عیال داری کی شکایت کی۔ جس پر مجھے رحم آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا'' اس نے تجھ سے جھوٹ بولا اور عنقریب لوٹے گا۔'' پس میں نے اس کا تیسری مرتبہ انتظار کیا تو وہ آ کر دونوں ہاتھوں سے غلہ لینے لگا۔ پس میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا ضرور میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کروں گا۔ یہ آخری اور تیسری مرتبہ ہے تُو کہتا ہے کہ واپس نہیں لوٹے گا؟ پھر لوٹتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو' میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا جس سے اللہ تمہیں فائدہ دیں گے۔ میں نے کہا' وہ کیا؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھو۔ بے شک تم پر اللہ کی طرف سے نگران مقرر ہو گا اور شیطان صبح تک تیرے قریب بھی نہیں آئے گا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو مجھے حضور ﷺ نے فرمایا: ''تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا؟'' میں نے کہا رسول اللہ ﷺ اس کا خیال یہ ہے کہ وہ مجھے کچھ کلمات سکھائے گا جس سے اللہ مجھے فائدہ دے گا۔ اس لئے کہ میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے کہا' اس نے یہ بتایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی شروع سے آخر تک پڑھو۔ پھر مجھے کہا کہ تم پر اللہ کی طرف سے ایک نگران مقرر ہو گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب ہرگز نہیں آئے گا تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اچھی طرح سنو بے شک اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے'' اے ابو ہریرہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون رہا؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

۱۰۲۱ : وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ

۱۰۲۱: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ الکہف کی دس پہلی آیات یاد کر لیں وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

الدَّجَّالِ" وَفِي رِوَايَةٍ : "مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ایک روایت میں ہے سورۃ الکھف کی آخری آیات۔ دونوں کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲۲ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ : هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ وَلَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ : هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ : اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ : فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ، وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ، لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِّنْهَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"النَّقِيْضُ" : الصَّوْتُ۔

۱۰۲۲: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر سے ایک آواز سنی تو اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا۔ ''یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو آج کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا یہ وہ فرشتہ زمین پر اترا ہے' جو آج سے پہلے کبھی نہیں اُترا چنانچہ اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا '' حضور ﷺ آپؐ کو ان دونوروں کی بشارت ہو جو آپؐ کو دیئے گئے اور آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے: ۱) سورۃ الفاتحہ' ۲) اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیات۔ آپ ان میں سے جو بھی حرف پڑھیں گے وہ آپ کو عطا کر دی جائے گی۔

النَّقِيْضُ : آواز

۱۸٤ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَآءَةِ

بَابٌ: قراءت کے لئے جمع ہونے کا استحباب

۱۰۲۳ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '' جو لوگ اللہ کے گھر میں سے کسی گھروں میں قرآن کی تلاوت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اور آپس میں اس کی تکرار (اعادہ) کرتے ہیں تو ان پر تسکین اترتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کا اپنے پاس والوں میں ذکر فرماتے ہیں۔ (مسلم)

۱۸۵ : بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

بَابٌ: وضو کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ ...... اِلٰى قَوْلِهٖ ...... مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ ، وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : '' اے ایمان والو! جب نماز کا ارادہ کرو' تو اپنے چہرے کو دھوؤ...... آیت کے آخر تک...... اللہ نہیں چاہتے کہ تمہیں تنگی میں ڈالے' لیکن اللہ چاہتے ہیں کہ تم کو پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کرے تا کہ تم شکرگزار ہو

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ [المائدة :٦]

جاؤ''۔ (المائدہ)

١٠٢٤ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ''میری اُمت قیامت کے دن وضو کے نشانات کی وجہ سے سفید ہاتھ پاؤں سے بلائی جائے گی جو آدمی تم میں سے اپنی روشنی کو طویل کرسکتا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے۔ (بخاری ومسلم)

١٠٢٥ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ خَلِيْلِیْ ﷺ يَقُوْلُ : "تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل ﷺ کو یہ فرماتے سنا ''مؤمن کا زیور (جنت میں) وہاں تک ہوگا' جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا۔'' (مسلم)

١٠٢٦ : وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۲۶: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اچھے طریقہ سے وضو کیا اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی''۔ (مسلم)

١٠٢٧ :وَعَنْهُ قَالَ :رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَمَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۰۲۷: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا۔ پھر کہا جس نے اس طرح وضو کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی نماز اور مسجد کی طرف چلنے کا ثواب ظاہر ہے۔ (مسلم)

١٠٢٨ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :"اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ" اَوِ الْمُؤْمِنُ- فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ ، حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ" رَوَاهُ

۱۰۲۸: حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جب مسلم یا مؤمن بندہ وضو کے دوران اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کا ہر گناہ' جس کی طرف اس نے آنکھوں سے دیکھا' پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطروں کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اسکے دونوں ہاتھوں کا ہر گناہ' جو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کیا ہوتا ہے' پانی یا اسکے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو ہر وہ گناہ' جس کی طرف چل کر گیا' پانی کے ساتھ یا اسکے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے

مُسْلِمٌ۔

١٠٢٩ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ، وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ، وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا" قَالُوْا : اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : "اَنْتُمْ اَصْحَابِىْ ، وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ" قَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ :"اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَىْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ؟" قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ : فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٠٣٠ :وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوْا :بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ : "اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٠٣١ :وَعَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ فِىْ بَابِ الصَّبْرِ – وَفِى الْبَابِ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِىْ اٰخِرِ بَابِ الرَّجَآءِ ، وَهُوَ حَدِيْثٌ عَظِيْمٌ ، مُشْتَمِلٌ

یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہوکر نکلتا ہے۔(مسلم)

۱۰۲۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبرستان میں پہنچ کر فرمایا:''سلام ہوتم پر اے مؤمن گھر والو' بے شک ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ملنے والے ہیں' میں پسند کرتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا:''تم میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔''صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔آپؐ ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو آپؐ کی امت میں ابھی تک نہیں آئے۔فرمایا''تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی آدمی کے سیاہ گھوڑوں میں پانچ کلیان گھوڑے ہوں' کیا وہ اپنے ان گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہؐ۔اس پر آپ نے فرمایا:''وہ وضو کی وجہ سے سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ میدانِ محشر میں آئیں گے اور میں ان کا حوض پر استقبالی ہوں گا۔''(مسلم)

۱۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''کیا میں ایسی بات نہ بتلا دوں جس سے اللہ غلطیاں مٹاتے ہیں اور درجات بلند کرتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''وضو کو مکمل کرنا ناپسندیدگی (وقت اور موسم کی رکاوٹ) کے باوجود' مسجد کی طرف دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا۔پس یہی رباط ہے۔''(مسلم)

۱۰۳۱: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''طہارت (یعنی پاکیزگی) ایمان کا حصہ ہے۔''(مسلم)

یہ روایت تفصیل سے باب الصبر میں گزری اور اس باب الرجا کے آخر میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت ہے اور وہ بڑی عظیم روایت ہے جو بہت سے کاموں پر مشتمل

عَلٰی جُمَلٍ مِّنَ الْخَیْرَاتِ۔

ہے۔

١٠٣٢ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ – اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ – ثُمَّ قَالَ : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ – وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَآءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ"۔

۱۰۳۲: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں جو آدمی وضو کرے، مکمل وضو کرے، پھر کہے : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ...... آخر تک۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے وہ داخل ہو۔'' (مسلم)

ترمذی میں یہ الفاظ زائد ذکر کئے : ''اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور خوب پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے''۔

١٨٦ : بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ

بَاب: اذان کی فضیلت

١٠٣٣ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

"اَلْاِسْتِهَامُ" : الْاِقْتِرَاعُ۔ "وَالتَّهْجِیْرُ" : التَّبْكِیْرُ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

۱۰۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ جان لیں اس فضیلت کو جو اذان دیئے اور پہلی صف میں ہے تو پھر وہ کوئی چارہ نہ پائیں سوائے اس کے کہ وہ قرعہ اندازی کریں۔ اگر لوگ جان لیں جو کچھ اوّل وقت میں فضیلت ہے تو ضرور اس کی طرف دوڑ کر آئیں اور اگر لوگ جان لیں جو عشاء اور صبح کی نماز کی فضیلت ہے تو ضرور ان دونوں میں آئیں خواہ ان کو گھٹنوں کے بل ہی چل کر آنا پڑے۔ (بخاری و مسلم)

اَلْاِسْتِهَامُ : قرعہ اندازی۔

التَّهْجِیْرُ: نماز کی طرف جلدی آنا۔

١٠٣٤ : وَعَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : "اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۳۴: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''اذان دینے والوں (یعنی مؤذن) کی قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردنیں ہوں گی''۔ (مسلم)

١٠٣٥ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ

۱۰۳۵: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ کہتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے کہا: ''میں تمہیں

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ : "اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِيَتِكَ- فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ" وَلَا اِنْسٌ ، وَلَا شَیْءٌ ، اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ : سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

دیکھتا ہوں تم بکریاں اور جنگل پسند کرتے ہو لہٰذا جب تم اپنی بکریوں میں ہو اور نماز کے لئے اذان دو تو اذان میں اپنی آواز کو بلند کرلو مؤذن کی آواز کی حد تک۔ جو بھی جن' انسان یا کوئی اور چیز اس کو سنے گی تو قیامت کے دن اُس کی گواہی دیں گے۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

(بخاری)

۱۰۳۶ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ ، فَاِذَا قُضِیَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِیَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ : اذْكُرْ كَذَا - وَاذْكُرْ كَذَا - لِمَا لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"التَّثْوِيْبُ" اَلْاِقَامَةُ۔

۱۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی ہے تاکہ وہ اذان نہ سنے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو واپس لوٹتا ہے یہاں تک کہ تکبیر پوری ہوتی ہے تو پھر واپس لوٹتا ہے تاکہ آدمی اور اُس کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ وہ یوں کہتا ہے: فلاں چیز کو یاد کرو' فلاں چیز کو یاد کرو جو اس سے پہلے اس کو یاد نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ آدمی کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھیں؟ (بخاری ومسلم)

"التَّثْوِيْبُ": اقامت۔

۱۰۳۷ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جب تم مؤذن کو سنو (اذان دیتے ہوئے) تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو' اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلے کا سوال کرو' یہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ بندہ ہوں۔ پس جس نے میرے لئے وسیلے کا سوال کیا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (مسلم)

١٠٣٨ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۳۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

١٠٣٩ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۰۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اذان سن کر یہ دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ ......'' ۔'' اے اللہ! جو اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کا رب ہے' تو محمد (ﷺ) کو مقام وسیلہ اور فضیلت عنایت فرما اور ان کو مقامِ محمود پر مقرر فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔'' اس کو میری شفاعت قیامت کے دن حلال ہوگی۔ (بخاری)

١٠٤٠ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا ، غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۴۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مؤذن سے اذان سن کر یہ کلمات کہے: ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ......''۔'' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں' میں اللہ کے رب ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔'' اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

١٠٤١ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلدُّعَآءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۰۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا ردّ نہیں کی جاتی۔'' (ابوداؤد' ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

١٨٧ : بَابُ فَضْلِ الصَّلَوَاةِ

بَابٌ ۱۸۷: نمازوں کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ [العنكبوت:٤٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔'' (العنکبوت)

١٠٤٢ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَرَاَيْتُمْ لَوْ

۱۰۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کے

اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ؟" قَالُوْا : لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ: "فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

دروازے پر نہر ہو جس سے وہ پانچ مرتبہ دن میں غسل کرتا ہو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہی حال پانچ نمازوں کا ہے اللہ تعالیٰ ان سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

١٠٤٣ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ غَمْرٍ جَارٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٠٤٣: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ نمازوں کی مثال اس جاری گہری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر ہو اور وہ اس سے ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔'' (مسلم)

"اَلْغَمْرُ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ :الْكَثِيْرُ۔

اَلْغَمْرُ: غین کی زبر کے ساتھ اس کا معنی زیادہ اور گہری ہے۔

١٠٤٤ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ، اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ" فَقَالَ الرَّجُلُ : اِلَیَّ هٰذَا؟ قَالَ : "لِجَمِيْعِ اُمَّتِیْ كُلِّهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٠٤٤: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس کی اطلاع دی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... ﴾ آخر تک۔ ''اور تم نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ اوقات میں بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرنے والی ہیں۔'' اس آدمی نے کہا: کیا فقط یہ میرے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری تمام امت کے لئے۔ (بخاری ومسلم)

١٠٤٥ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ ، كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَآئِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٠٤٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک یہ درمیان کے لئے کفارہ ہے۔ جب تک کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔'' (مسلم)

١٠٤٦ : وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَ هَا ، وَخُشُوْعَهَا ، وَرُكُوْعَهَا ، اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ

١٠٤٦: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جس مسلمان پر فرض نماز کا وقت آ جائے پھر وہ اچھے طریقہ (اعضاء کو عمدہ طریقے سے مکمل دھونا) سے وضو کرے اور خشوع (دلی آمادگی) کے ساتھ رکوع کرے تو وہ نماز اس کے لئے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جب

تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

تک کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہر زمانہ میں رہتا ہے۔ (مسلم)

۱۸۸ :بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ!

بَابٌ: نمازِ صبح (فجر) اور عصر کی فضیلت

۱۰۴۷ :عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"اَلْبَرْدَانِ" :الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ۔

۱۰۴۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔'' (بخاری ومسلم)

اَلْبَرْدَانَ : صبح اور عصر کی نماز۔

۱۰۴۸ : وَعَنْ اَبِیْ زُهَيْرٍ عُمَارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا" يَعْنِی الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۴۸: حضرت ابو زہیر عمارہ ابن رویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''ہرگز ایسا شخص آگ میں داخل نہ ہو گا جس نے سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے نماز ادا کی یعنی فجر اور عصر کی۔'' (مسلم)

۱۰۴۹ :وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَانْظُرْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا يَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ"۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۰۴۹: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے' پس دیکھ لے اے ابنِ آدم کہ اللہ تجھ سے ہرگز اپنے ذمہ میں جو چیز ہے اس کے بارے میں باز پرس نہ کرے''۔ (مسلم)

۱۰۵۰ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ ' وَيَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ' ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ – وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ – كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ" وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے جاتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر تم میں وہ رات گزارنے والے اوپر چڑھ جاتے ہیں جن سے اللہ پوچھتے ہیں' حالانکہ وہ ان کو خوب جانتے ہیں' کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۱۰۵۱ : وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى

۱۰۵۱: حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرمؐ کے ساتھ تھے کہ آپؐ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ : اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ :"فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ"

فرمایا: ''بے شک تم عنقریب اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی دِقت اور مشقت نہیں۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو تو سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز کے بارے میں مغلوب نہ ہو تو تم ضرور (ادا) کرو۔'' (بخاری و مسلم) ایک روایت ہے کہ چودہ تاریخ کے چاند کی طرف آپ ﷺ نے دیکھا۔

١٠٥٢ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

١٠٥٢: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے عصر کی نماز کو چھوڑا تحقیق اس کے عمل برباد ہو گئے۔ (بخاری)

١٨٩ :بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

باب: مساجد کی طرف جانے کی فضیلت

١٠٥٣ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :"مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٠٥٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو صبح سویرے یا شام کو مسجد میں آیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں۔ جب بھی صبح یا شام کو وہ جائے۔'' (بخاری و مسلم)

١٠٥٤ : وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَآئِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطُوَاتُهٗ اِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَّالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٠٥٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر میں گیا تا کہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کو پورا کرے' اس کے قدموں میں سے ہر قدم گناہوں کو مٹاتا اور دوسرا قدم درجے کو بلند کرتا ہے۔'' (مسلم)

١٠٥٥ : وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ ، وَكَانَتْ لَا تُخْطِئُهٗ صَلٰوةٌ فَقِيْلَ لَهٗ : لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا لِتَرْكَبَهٗ فِي الظَّلْمَآءِ وَفِي الرَّمْضَآءِ قَالَ : مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ :"قَدْ

١٠٥٥: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی تھا مجھے معلوم نہیں کہ کسی کا گھر مسجد سے اتنا دور ہو' جتنا اُس کا' مگر اس کی ایک نماز بھی نہیں رہتی تھی۔ اس کو کہا گیا کہ اگر تو ایک گدھا خرید لے جس پر سوار ہو کر اندھیرے اور سخت گرمی میں آ سکے (تو بہت مناسب ہے)۔ اس نے کہا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو' میں یہ چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا چلنا اور میرا اپنے گھر کی طرف لوٹنا لکھا جائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے یہ سب جمع فرما

جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

دیا ہے۔" (مسلم)

۱۰۵۶ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ : "بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا : نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ : " بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ، آثَارُكُمْ" فَقَالُوْا : مَا يَسُرُّنَا اَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ۔

۱۰۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد کے گرد زمین کے کچھ ٹکڑے خالی ہوئے تو بنوسلمہ نے چاہا کہ وہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو۔'' انہوں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ' ہم اس کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''اے بنوسلمہ! تم اپنے گھروں کو لازم پکڑو' تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا' پھر ہمیں پسند نہیں کہ ہم منتقل ہوں۔ (مسلم)

بخاری نے اسی مفہوم کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۷ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ اِلَيْهَا مَمْشًى فَاَبْعَدُهُمْ - وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۵۷: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک نماز کے اجر میں وہ آدمی سب سے بڑھ کر ہے' جو نماز کے لئے دور سے چل کر آتا ہے' پھر وہ جو اس سے بھی زیادہ دُور سے چل کر آتا ہے اور وہ آدمی جو نماز کا جماعت کے ساتھ پڑھنے کے لئے انتظار کرتا ہے وہ اس سے اجر میں بہت بڑھ کر ہے جو نماز پڑھے' پھر سو جائے۔ (بخاری ومسلم)

۱۰۵۸ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"بَشِّرُوا الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ۔

۱۰۵۸: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔'' (ابوداوَد' ترمذی)

۱۰۵۹ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا ، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟" قَالُوْا :بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - قَالَ : "اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ

۱۰۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہاری غلطیاں مٹا دیں اور درجات بلند کر دیں گے؟ صحابہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ؟۔ آپؐ نے فرمایا: ''مشقتوں کے باوجود وضو کرنا' مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' پس یہی رباط ہے۔ پس یہی رباط ہے۔ (مسلم) اِسْبَاغُ وُضُوء:

بَعْدَ الصَّلٰوةِ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

دھونے والے اعضا کو مکمل دھونا' مسح پورا کرنا' وضو کے تمام آداب اور معاملات کا خیال کرنا۔ عَلٰی کا لفظ یہاں مع کے معنی میں ہے۔

١٠٦٠ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ "اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْاِيْمَانِ" قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : "اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ" الْاٰيَةَ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۰۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی شخص کو مسجد میں آتا جاتا دیکھو' اس کے ایمان کی گواہی دو۔'' کیونکہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''بے شک مسجدوں کو وہ آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔'' (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٩٠ :بَابُ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

باب : انتظار نماز کی فضیلت

١٠٦١ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهِ اِلَّا الصَّلٰوةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اس وقت تک نماز میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو گھر والوں کی طرف لوٹنے سے روکتی ہے''۔ (بخاری ومسلم)

١٠٦٢ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ ، تَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۰۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس وقت تک اس آدمی کے لئے دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے اور جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو وہ یوں کہتے ہیں: ''اے اللہ اس کو بخش دے' اے اللہ اس پر رحم فرما''۔ (بخاری)

١٠٦٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ: "صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُّنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۰۶۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن عشاء کی نماز آدھی رات تک مؤخر کی پھر ہماری طرف نماز کے بعد متوجہ ہو کر فرمایا: ''لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اس وقت سے نماز میں ہو جس وقت سے نماز کا انتظار کر رہے ہو۔'' (بخاری)

١٩١ :بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

باب : باجماعت نماز کی فضیلت

١٠٦٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ

۱۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جماعت سے نماز' الگ نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ ہے''۔

دَرَجَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٠٦٥ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِىْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِىْ بَيْتِهٖ وَفِىْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ ، فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَآئِكَةُ تُصَلِّىْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِىْ مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ – وَلَا يَزَالُ فِىْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِىِّ۔

(بخاری و مسلم)

١٠٦٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی جماعت سے نماز اس کے گھر میں اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جب آدمی نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا۔ اس کو نماز کے سوا کسی چیز نے نہیں نکالا تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک غلطی معاف فرماتے ہیں۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہے اور جب تک بے وضو نہ ہو فرشتے کہتے رہتے ہیں: ''اے اللہ اس پر رحمت نازل فرما' اے اللہ اس پر مہربانی فرما''۔ اور اس وقت تک وہ نماز میں رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا ہے۔'' (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٠٦٦ : وَعَنْهُ قَالَ: اَتَى النَّبِىَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، لَيْسَ لِىْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِىْ اِلَى الْمَسْجِدِ ، فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّىَ فِىْ بَيْتِهٖ ، فَرَخَّصَ لَهٗ ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ: "هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: "فَاَجِبْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٠٦٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک نابینا آدمی آیا اور کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کوئی قائد نہیں جو مجھے مسجد تک لائے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مل جائے۔ حضور ﷺ نے اس کو اجازت دے دی۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا تو آپ ﷺ نے اس کو بلا کر فرمایا: ''کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اس کو قبول کر۔ (مسلم)

١٠٦٧ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ – وَقِيْلَ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّهَلًا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ – بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

١٠٦٧: حضرت عبداللہ بعض نے کہا عمرو بن قیس' جو کہ ابن ام مکتوم مؤذن رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہیں' سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تو حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ (یعنی آؤ نماز کی طرف) اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (یعنی آؤ فلاح کی طرف) سنتا ہے پس تو مسجد کی طرف آ۔'' (ابوداؤد) سند حسن کے ساتھ۔

وَمَعْنٰی "حَیَّھَلًا" تَعَالَ۔

حَیَّھَلًا: تو آ۔

١٠٦٨ : وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَبِحَطَبٍ فَیُحْتَطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

١٠٦٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ لکڑیاں لانے والے کو حکم دوں جو اکٹھی کی جائیں۔ پھر نماز کا حکم دوں جس کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو امامت کروائے اور میں ان آدمیوں کی طرف جاؤں (جو جماعت میں نہیں آتے) پس میں ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگادوں۔'' (بخاری ومسلم)

١٠٦٩ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : "مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰهَ تَعَالٰی غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی هٰؤُلَآءِ الصَّلَوَاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِهِنَّ ، فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰی وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِهٖ ، لَتَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ ، وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ ، وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتٰی بِهٖ یُهَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ قَالَ : "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰی ، وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی الصَّلٰوةُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ فِیْهِ۔

١٠٦٩: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہے کہ وہ کل اللہ سے فرمانبرداری کی حالت میں ملے تو اسے چاہئے کہ ان نمازوں کی نگہبانی کرے جب ان کے لئے اذان دی جائے۔ بے شک اللہ نے تمہارے پیغمبر کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے اور بے شک وہ نمازیں ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم اسی طرح اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو جس طرح پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دیا اور اگر تم اپنے پیغمبرؐ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔ ہم نے اپنے زمانے کے لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سے کوئی بھی جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا' سوائے اس منافق کے جس کا نفاق مشہور ہو۔ تحقیق آدمی کو لایا جاتا جبکہ دو آدمی اس کو سہارا دیئے ہوئے ہوتے یہاں تک کہ اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔'' (مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور ان ہدایت کے طریقوں میں ایک اس مسجد میں نماز ادا کرنا ہے جس میں اذان دی جاتی ہو۔

١٠٧٠ : وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : "مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَّلَا بَدْوٍ وَّلَا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ – فَعَلَیْکُمْ

١٠٧٠: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''کسی بستی میں یا جنگل میں تین آدمی اگر رہتے ہوں اور ان میں جماعت نہ قائم کی جاتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ پس تم جماعت کو لازم کرو' پس بے

بِالْجَمَاعَةِ ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

شک بھیڑیا دور والی بکری (جو اپنے گلہ سے علیحدہ ہو کر بھٹکی جائے) کو کھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد) عمدہ سند کے ساتھ۔

١٩٢ :بَابُ الْحَثِّ عَلٰى حُضُوْرِ الْجَمَاعَةِ فِى الصُّبْحِ وَالْعِشَآءِ

باب: صبح وعشاء کی جماعت میں حاضری کی ترغیب

١٠٧١ :عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ فِىْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِىْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِىْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ فِىْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ ، وَمَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِىْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ" قَالَ التِّرْمِذِيُّ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٠٧١: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جس نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی' اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی''۔ (مسلم)

ترمذی کی روایت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی عشاء کی نماز میں حاضر ہوا' تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے ادا کی اس کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب ہے۔'' (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠٧٢ :وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِى الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهِ۔

١٠٧٢: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو عشاء اور صبح کی نماز کا علم ہو جاتا کہ اس میں کیا ثواب ہے؟ تو ان دونوں نمازوں کے لئے اگر گھٹنوں کے بل آنا پڑتا تو بھی آتے۔'' (بخاری ومسلم) مفصل روایت ١٠٣٣ میں گزری۔

١٠٧٣ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٠٧٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''عشاء اور فجر سے بڑھ کر کوئی نماز منافقین پر بھاری نہیں' اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں نمازوں میں کیا ثواب ہے؟ تو ان میں ضرور حاضر ہوں خواہ گھٹنوں کے بل''۔ (بخاری ومسلم)

١٩٣ :بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَالنَّهْيِ الْأَكِيْدِ وَالْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ فِىْ

باب: فرض نمازوں کی حفاظت کا حکم اور ان کے چھوڑنے میں

تَرْكِهِنَّ

سخت وعید وتاکید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ [البقرة:٢٣٨] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ [التوبة:٥]

اللہ ذوالجلال والاکرام نے ارشادفرمایا: ''تم نمازوں کی حفاظت کرو' خاص طور پر درمیانی نماز میں۔'' (البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: ''اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔'' (التوبہ)

١٠٧٤ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ :"اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا" قُلْتُ :ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ :"بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ : "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۷۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا۔ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''وقت پر نماز۔'' میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ اچھا سلوک'' میں نے کہا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد۔'' (بخاری ومسلم)

١٠٧٥ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ :شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ ، وَحَجِّ الْبَيْتِ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ (۲) نماز کا قائم کرنا' (۳) زکوٰۃ ادا کرنا' (۴) بیت اللہ کا حج کرنا' (۴) رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری ومسلم)

١٠٧٦ : وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ، وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۰۷۶: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم ہے۔ یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دیں' نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ فرمالئے۔ مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

١٠٧٧ : وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : "بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : "اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ،

۱۰۷۷: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف (حاکم بناکر) بھیجا اور فرمایا: ''جو اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) ہیں پس ان کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی دعوت دینا' اگر وہ اس کو تسلیم

فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَاءِ هِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کر لیں تو ان کو اس بات کی طرف دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس کو بھی تسلیم کر لیں تو ان کو اس بات کی طرف دعوت دینا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی اور اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ مال (بطور زکوٰۃ) لینے سے خود کو روکے رکھنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔'' (بخاری و مسلم)

۱۰۷۸ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۷۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصل) نماز کا چھوڑنا ہے۔'' (مسلم)

۱۰۷۹ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اَلْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ؟ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۷۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''وہ عہد جو ہمارے اور کافروں کے درمیان ہے وہ نماز ہے جس نے نماز کو ترک کیا پس اس نے کفر کیا۔'' (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۰ : وَعَنْ شَقِيْقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّابِعِيِّ الْمُتَّفَقِ عَلٰى جَلَالَتِهٖ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ فِى كِتَابِ الْاِيْمَانِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۰۸۰: حضرت شقیق بن عبداللہ رحمتہ اللہ، جلیل القدر تابعی کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی عمل کا ترک کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے (ترک) نماز کے۔'' (ترمذی)
کتاب الایمان مین صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

۱۰۸۱ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ، فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَاِنِ انْتُقِصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَىْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ : انْظُرُوْا

۱۰۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلا عمل جس کا قیامت کے دن حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوا اور اگر وہ خراب ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہوا۔ اگر اس کے فرائض میں سے کوئی چیز کم ہوئی تو رب ذوالجلال والاکرام فرمائیں گے: ''دیکھو میرے بندے کے (کچھ) نوافل (بھی) ہیں

هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطُوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِهَا مَا انْتُقِصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ؟ ثُمَّ تَکُوْنُ سَائِرَ اَعْمَالِهٖ عَلٰی هٰذَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۱۹۳ :بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَالْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَّلِ وَتَسْوِیَتِهَا وَالتَّرَاصِّ فِیْهَا :

۱۰۸۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟" فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ : یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَّلَ وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۸۳ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۰۸۴ :وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا ، وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا- وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۸۵ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی فِیْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ : "تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِیْ ، وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۸۶ :وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

پس فرضوں کی کمی کو نوافل سے بھر دیا جائے گا؟'' پھر اس کے سارے اعمال کا اسی طرح حساب ہوگا۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

باب: صف اوّل کی فضیلت' پہلی صف کے اہتمام کا حکم اور صفوں کی برابری اور مل کر کھڑے ہونا

۱۰۸۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر (نماز سے) ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم اس طرح صف کیوں نہیں بناتے ہو جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں بناتے ہیں؟'' ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ فرشتے اپنے رب کی بارگاہ میں کس طرح صف بناتے ہیں؟ فرمایا: ''وہ پہلے پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' (مسلم)

۱۰۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول کا کیا ثواب ہے' پھر وہ نہ پائیں مگر اسی صورت میں کہ وہ قرعہ اندازی کریں ضرور وہ قرعہ اندازی کریں۔'' (بخاری و مسلم)

۱۰۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی صف میں سے سب سے بہتر صف پہلی اور سب سے بری صف آخری ہے۔ عورتوں کی صفوں میں سب سے آخری سب سے بہتر ہے اور سب سے بری پہلی ہے۔ (مسلم)

۱۰۸۵: حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کا صفوں میں پیچھے ہٹنا دیکھا' تو فرمایا: ''آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور جو بعد والے ہیں وہ تمہارے اقتداء کریں اور لوگ پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو پیچھے ہٹا دے گا۔'' (مسلم)

۱۰۸۶: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ: "اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کاندھوں کو چھو کر فرماتے: ''برابر ہو جاؤ' آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے اور تم میں سے میرے قریب وہ لوگ ہوں جو عقل و سمجھ والے ہیں پھر جو ان سے قریب ہیں اور پھر وہ جو اُن سے قریب ہیں۔'' (مسلم)

۱۰۸۷: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: "فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ"۔

۱۰۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست کرو' بے شک صفوں کی درستگی نماز کی تکمیل میں سے ہے۔'' (بخاری و مسلم) بخاری ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ صفوں کی درستی نماز کے قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔

۱۰۸۸: وَعَنْهُ قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: "اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهٖ، وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: "وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ"۔

۱۰۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ جماعت کھڑی ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست کرو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ۔ بے شک میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' (بخاری) بخاری کے الفاظ کے ساتھ مسلم نے اسی معنی کی روایت کی۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے ہم میں سے ہر ایک اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے ملاتا تھا۔''

۱۰۸۹: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ - ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ "عِبَادَ اللّٰهِ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

۱۰۸۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''تم ضرور اپنی صفوں کو درست کرو ورنہ اللہ تمہارے چہروں میں اختلاف پیدا کر دے گا۔'' (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہؐ ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرمایا کرتے تھے گویا کہ آپؐ اس کے ساتھ تیروں کو سیدھا کریں گے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے اندازہ فرمایا کہ ہم اس بات کو سمجھ گئے ہیں۔ پھر ایک دن آپ تشریف لائے اور کھڑے ہوگئے۔ جب تکبیر کہی جانے والی تھی کہ ایک آدمی کو صف میں سینہ نکالے دیکھا تو فرمایا: ''اللہ کے بندو! تم ضرور اپنی صفوں کو درست کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان بڑا اختلاف ڈال دیں گے۔''

١٠٩٠ : وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَ يَقُوْلُ : "لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ" وَكَانَ يَقُوْلُ : "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۱۰۹۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے (درمیان) ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھرتے اور ہمارے سینوں اور کندھوں کو چھو کر ارشاد فرماتے: ''آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل مختلف (ٹیڑھے) ہو جائیں گے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے: ''اللہ اور اس کے فرشتے بھی پہلی صفوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں''۔ (ابوداؤد) حسن سند کے ساتھ۔

١٠٩١ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ، وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِّلشَّيْطَانِ ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کروں اور کندھوں میں برابری کرو اور صفوں کے خلاء کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے بارے میں نرم ہو جاؤ (ان سے تعاون کرو) اور شیطان کے لئے درمیان میں جگہ نہ چھوڑو جس نے کسی صف کو ملایا اللہ اس کو ملائے گا اور جس نے کسی صف کو قطع (توڑا) تو اللہ تعالیٰ اس کو کاٹیں گے۔'' ابوداؤد صحیح سند سے۔

١٠٩٢ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا ، وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ : فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

۱۰۹۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو چونا گچ کرو اور قریب قریب کھڑے ہو کر گردنوں میں برابری کرو۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو صف کے خلا میں داخل ہوتا دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔'' (ابوداؤد) شرط مسلم پر حدیث صحیح ہے۔

"اَلْحَذَفُ" بِحَاءٍ مُّهْمَلَةٍ وَذَالٍ مُّعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَتَيْنِ ثُمَّ فَآءٌ وَّهِيَ : غَنَمٌ سُوْدٌ صِغَارٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ۔

اَلْحَذَفُ: حائے مہملہ اور ذال معجمہ دونوں زبر کے ساتھ پھر فا۔ چھوٹی سیاہ بکری کو کہتے ہیں جو (عموماً) یمن میں پائی جاتی ہے۔

١٠٩٣ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۱۰۹۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی صف کو پورا کرو پھر وہ جو اس کے قریب ہو جو بھی کمی ہو وہ پچھلی صف میں ہونی چاہئے۔'' (ابوداؤد) حدیث حسن ہے۔

١٠٩٤ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

۱۰۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَفِيْهِ رَجُلٌ مُخْتَلَفٌ فِيْ تَوْثِيْقِهٖ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں حصوں میں رحمت بھیجتے ہیں۔'' (ابوداؤد) سند کے ساتھ مسلم کی شرط پر۔ ان میں سے ایک راوی ایسا ہے جس کے پختہ ہونے میں محدثین کا اختلاف ہے۔

۱۰۹۵ : وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ :يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ : "رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۹۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے' ہم پسند کرتے کہ ہم آپ کے دائیں طرف ہوں اور آپ ﷺ ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک سے متوجہ ہوں۔ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے سنا: ''اے میرے رب! تو اپنے عذاب سے مجھے بچا جس دن کہ تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے گا۔'' (مسلم)

۱۰۹۶ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "وَسِّطُوا الْاِمَامَ ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۱۰۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امام کو درمیان میں رکھو اور خلا کو بند کرو۔'' (ابوداؤد)

۱۹۵ :بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَآئِضِ وَبَيَانِ اَقَلِّهَا وَاَكْمَلِهَا وَمَا بَيْنَهُمَا!

باب: فرائض سمیت سنن راتبہ (مؤکدہ) کی فضیلت اور ان میں سے تھوڑی اور کامل اور جو ان کے درمیان ہو اس کا بیان

۱۰۹۷ : عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ كُلِّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ، اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۰۹۷: حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر روز فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتے ہیں یا جنت میں اس کے لئے ایک محل بن جاتا ہے۔'' (مسلم)

۱۰۹۸ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ

۱۰۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں نماز ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ المبارک کے بعد اور دو رکعتیں نماز مغرب کے بعد اور دو رکعتیں نماز عشاء کے

بَعْدَ الْعِشَآءِ – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بعد پڑھیں۔'' (بخاری ومسلم)

۱۰۹۹ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :"بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ، وَبَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْمُرَادُ بِالْاَذَانَيْنِ :اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ۔

۱۰۹۹: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے' ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے' ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے اور تیسری مرتبہ یہ فرمایا: '' اُس کے لئے جو چاہے۔'' (بخاری ومسلم)

دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہے۔

۱۹۶ :بَابُ تَاكِيْدِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الصُّبْحِ

بَاب: فجر کی دوسنتوں کی تاکید

۱۱۰۰ :عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۱۱۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو رکعتیں صبح سے پہلے نہیں چھوڑتے تھے۔'' (بخاری)

۱۱۰۱ :وَعَنْهَا قَالَتْ :لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں کسی چیز کا اتنا اہتمام نہ فرماتے۔ جتنا فجر کی دو رکعتوں کا۔ (بخاری ومسلم)

۱۱۰۲ :وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ : "اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا"۔

۱۱۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی راویت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فجر کی دو رکعتیں' دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بہتر ہیں اور ان دونوں کی ایک روایت میں یہ ہے کہ مجھے تمام دنیا سے وہ دو رکعتیں زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم)

۱۱۰۳ :وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بِلَالِ ابْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤْذِنَهُ بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ ، فَشَغَلَتْ عَآئِشَةُ بِلَالًا بِاَمْرٍ سَاَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ جِدًّا ، فَقَامَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ وَتَابَعَ اَذَانَهُ ، فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى بِالنَّاسِ ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَآئِشَةَ شَغَلَتْهُ بِاَمْرٍ سَاَلَتْهُ عَنْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ جِدًّا ، وَاَنَّهُ

۱۱۰۳: حضرت ابوعبداللہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ مؤذن رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تاکہ آپ ﷺ کو صبح کی نماز کی اطلاع دیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بلال رضی اللہ عنہ کو کسی ایسے کام میں مشغول کیا جو ان سے پوچھنا تھا یہاں تک کہ خوب صبح ہوگئی۔ پھر بلال کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی اور بار بار اطلاع دی' مگر رسول اللہ ﷺ نہ نکلے' جب آپؐ نکلے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پس بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کسی ایسے کام میں مشغول کر دیا جو اس سے پوچھنا تھا یہاں تک کہ

اَبْطَاَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوْجِ ، فَقَالَ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنِّيْ كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ" فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَصْبَحْتَ جِدًّا؟ فَقَالَ : "لَوْ اَصْبَحْتُ اَكْثَرَ مِمَّا اَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَاَحْسَنْتُهُمَا ، وَاَجْمَلْتُهُمَا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

زیادہ سفیدی ہو گئی اور آپؐ نے بھی نکلنے میں دیر کر دی۔ پس آپؐ نے فرمایا: ''میں فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔'' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو زیادہ صبح کر دی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور بھی زیادہ اگر میں صبح کر دیتا جتنی میں نے کی تو میں ان دو رکعتوں کو ضرور پڑھتا اور اچھے طریقے سے پڑھتا اور بہترین طریقے سے پڑھتا۔'' (ابوداؤد) حسن سند کے ساتھ۔

١٩٧ : بَابُ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَبَيَانِ مَا يُقْرَاُ فِيْهِمَا وَبَيَانِ وَقْتِهِمَا

بَابٌ : فجر کی سنتوں کی تخفیف اور ان کی قراءت اور وقت کا بیان

١١٠٤ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَآءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اَقُوْلَ هَلْ قَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا - وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔

١١٠٤: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے وقت میں اذان اور اقامت کے درمیان دو مختصر رکعتیں پڑھتے تھے۔'' (بخاری و مسلم) اور صحیحین کی روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ فجر کی دو رکعتیں پڑھتے۔ جب آپ ﷺ اطلاع سنتے' تو ان دونوں (رکعتوں) کو اتنا مختصر کرتے کہ میں کہتی کیا ان دونوں میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا کہ نہیں؟ مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ فجر کی دو رکعتیں پڑھتے جبکہ آپؐ اذان سنتے اور دونوں کو مختصر فرماتے۔ ایک روایت میں ہے جب فجر طلوع ہو جاتی۔

١١٠٥ : وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

١١٠٥: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب موذن صبح کی اذان دیتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے۔'' (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر طلوع ہو جاتی تو کوئی نماز نہ پڑھتے' سوائے دو خفیف (ہلکی) رکعتوں کے۔''

١١٠٦ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ، وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ ، وَكَاَنَّ الْاَذَانَ

١١٠٦: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور رات کے آخری حصے میں ایک رکعت سے وتر بناتے اور دو رکعتیں صبح کی نماز (فجر) سے پہلے پڑھتے' گویا کہ تکبیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بِاُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کانوں میں ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۱۰۷ :وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا :"قُوْلُوْآ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا" اَلْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا "اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ" وَفِيْ رِوَايَةٍ :وَفِي الْاٰخِرَةِ الَّتِيْ فِي اٰلِ عِمْرَانَ" تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ" رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ۔

۱۱۰۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں یہ آیت پڑھتے: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ (البقرہ) اور دوسری رکعت میں ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران) پڑھتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ دوسری رکعت میں آل عمران کی آیت ۶۴ ﴿تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ پڑھتے۔

(مسلم)

۱۱۰۸ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ :قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں میں: ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھی''۔

(مسلم)

۱۱۰۹ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ :قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۰۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ''میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مہینہ توجہ سے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے''۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۹۷ :بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ سَوَآءٌ كَانَ تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ اَمْ لَا

باب: فجر کی دو رکعتوں کے بعد دائیں جانب لیٹنے کا استحباب خواہ اس نے تہجد پڑھی ہو یا نہ

۱۱۱۰ :عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۱۱۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں ادا فرما لیتے تو اپنی دائیں جانب پر لیٹ جاتے۔'' (بخاری)

۱۱۱۱ :وَعَنْهَا قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلَى

۱۱۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد فجر تک گیارہ رکعتیں

الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قَوْلُهَا: "يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ" هٰكَذَا هُوَ فِيْ مُسْلِمٍ وَّمَعْنَاهُ: بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۱۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ادا فرماتے اور دو رکعتوں میں سلام پھیرتے اور ایک کو ساتھ ملا کر وتر بناتے۔ جب مؤذن فجر کی اذان سے خاموش ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتی اور مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر دو خفیف (مختصر) رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر دائیں پہلو پر مؤذن کے اقامت کی اطلاع تک لیٹ جاتے۔'' (مسلم)

"يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ": مسلم کے الفاظ میں معنی اس کا یہ ہے کہ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا۔

۱۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعتیں پڑھ لے وہ اپنی دائیں جانب پر لیٹ جائے۔'' (ابوداؤد)

اور ترمذی نے صحیح سندوں کے ساتھ۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۹: بَابُ سُنَّةِ الظُّهْرِ!

۱۱۱۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۱۴: وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۱۱۵: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ- وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ - وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ

باب: ظہر کی سنتیں

۱۱۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد پڑھیں۔'' (بخاری و مسلم)

۱۱۱۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل چار رکعت نہ چھوڑتے تھے''۔ (بخاری)

۱۱۱۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے قبل چار رکعت ادا فرماتے، پھر نکل کر اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ پھر داخل ہو کر دو رکعت ادا فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مغرب کی تین رکعت پڑھاتے، پھر میرے گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعت ادا فرماتے اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر داخل ہو کر میرے گھر میں دو رکعت ادا

رَكْعَتَيْنِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

فرماتے۔(مسلم)

۱۱۱۶ : وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، و التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۱۱۶: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ظہر سے پہلے کی چار رکعت اور اس کے بعد کی چار رکعتوں کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرما دیں گے۔'' (ابوداؤد اور ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۱۷ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّآئِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ: "اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۱۷: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے اور فرماتے: ''یہ ایک ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرا اس میں کوئی نیک عمل اوپر چڑھے۔'' (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۱۱۸ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھ سکتے تو ظہر کے بعد ان کو پڑھ لیتے۔(ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۲۰۰ : بَابُ سُنَّةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی سنتیں

۱۱۱۹ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۱۹: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے اور ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور جو ان کے پیروکار مؤمن اور مسلمان ہیں ان پر سلام کے ساتھ فاصلہ (علیحدگی) فرماتے۔(ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۱۲۰ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، و التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۲۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۱۲۱ : وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۱۲۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعت ادا فرماتے۔ (ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

۲۰۱ :بَابُ سُنَّةِ الْمَغْرِبِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا

بَابْ: مغرب کے بعد اور پہلے والی سنتیں

تَقَدَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ عَآئِشَةَ ، وَهُمَا صَحِيْحَانِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ۔

ان ابواب میں حدیث ابن عمر اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہم گزری وہ دونوں صحیح حدیثیں ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعت ادا فرماتے۔

۱۱۲۲ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ : "لِمَنْ شَآءَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۱۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''تم مغرب سے پہلے نماز (نفل) پڑھو اور پھر تیسری مرتبہ فرمایا جو آدمی چاہے (ان نفلوں کو ادا کرے)۔'' (بخاری)

۱۱۲۳ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :لَقَدْ رَاَيْتُ كِبَارَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۱۲۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ مغرب کے وقت ستونوں کی طرف جلدی (دو سنتوں کو ادا کرنے کے لئے) کرتے ہیں۔ (بخاری)

۱۱۲۴ :وَعَنْهُ قَالَ :كُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقِيْلَ :اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَّاهَا؟ قَالَ :كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کے غروب ہونے کے بعد اور مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان سے پوچھا گیا؟ کیا رسول اللہؐ نے بھی ان کو ادا فرمایا؟ فرمایا حضور ﷺ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے لیکن آپؐ نے نہ تو ہمیں حکم دیا اور نہ ہی ہمیں منع فرمایا۔ (مسلم)

۱۱۲۵ :وَعَنْهُ قَالَ :كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہم مدینہ میں تھے۔ جب مؤذن مغرب کی نماز کے لئے جلدی کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ ناواقف آدمی مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ خیال کرتا کہ نماز پڑھی جا چکی ہے۔ اس لئے کہ کثرت سے لوگ یہ دو رکعتیں (قبل از نماز) پڑھ رہے ہوتے۔ (مسلم)

۲۰۲ :بَابُ سُنَّةِ الْعِشَآءِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا!

فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ ، وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَمَا سَبَقَ۔

باب: عشاء سے پہلے اور بعد کی سنتیں

اس میں حدیث گزشتہ ابن عمر رضی اللہ عنہ والی ہے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دو رکعتیں عشاء کے بعد ادا کیں' حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ والی ہے کہ ہر تکبیر اور اذان کے درمیان نماز ہے۔'' (بخاری و مسلم) جیسا پہلے گزرا تھا۔

۲۰۳ :بَابُ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ

۱۱۲۶ : فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

باب: جمعہ کی سنتیں

۱۱۲۶: اس میں حدیث گزشتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما والی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں جمعہ کے بعد ادا فرمائیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۲۷ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۱۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت پڑھے۔'' (مسلم)

۱۱۲۸ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۲۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ واپس لوٹتے۔ پھر دو رکعت اپنے گھر میں ادا فرماتے۔ (مسلم)

۲۰٤ :بَابُ اسْتِحْبَابِ جَعْلِ النَّوَافِلِ فِى الْبَيْتِ سَوَآءٌ الرَّاتِبَةُ وَغَيْرُهَا وَالْاَمْرِ بِالتَّحَوُّلِ لِلنَّافِلَةِ مِنْ مَّوْضِعِ الْفَرِيْضَةِ اَوِ الْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ!

باب: سنن راتبہ اور غیر راتبہ کی گھر میں ادائیگی کا استحباب اور نوافل کے لئے فرائض کی جگہ بدل لینے یا کلام سے فاصلہ کرنا

۱۱۲۹ : عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "صَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ، فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۲۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو اپنے گھروں میں نماز پڑھو' بے شک افضل ترین نماز آدمی کی نمازوں میں سے وہ ہے جو اپنے گھر میں ادا کی جائے' سوائے فرض نماز کے۔'' (بخاری' مسلم)

۱۱۳۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی نمازوں کا کچھ حصہ (نفلی) اپنے گھروں میں مقرر کرو اور ان کو قبریں مت بناؤ۔'' (بخاری ومسلم)

۱۱۳۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ" فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۳۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز ادا کر لے تو وہ اپنے گھر کے لئے اپنی نماز (نفلی) کا کچھ حصہ رکھ لے' بے شک اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں نماز سے خیر و برکت عنایت فرمانے والے ہیں۔'' (مسلم)

۱۱۳۲: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَآءٍ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ: اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَّا نُوْصِلَ صَلٰوةً بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۳۲: حضرت عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ نافع ابن جبیر نے مجھے سائب بن اخت نمر کے پاس کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لئے بھیجا جو ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نماز میں دیکھی تھی تو انہوں نے فرمایا: ''ہاں۔ میں نے ان کے ساتھ مقصورہ (حجرہ) میں جمعہ کی نماز ادا کی' جب امام نے سلام پھیرا' میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور میں نے نماز پڑھی۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو میری طرف پیغام بھیج کر فرمایا' جو تم نے کیا دوبارہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو' اس کے ساتھ اور کوئی نماز مت ملاؤ یہاں تک کہ تم کلام کر و یا اس جگہ سے ہٹ جاؤ۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کا حکم دیا کہ ہم کسی نماز کو نہ ملائیں۔ جب تک کہ ہم کلام نہ کر لیں یا وہاں سے نکل نہ جائیں۔ (مسلم)

۲۰۵: بَابُ الْحَثِّ عَلٰى صَلَاةِ الْوِتْرِ وَبَيَانِ اَنَّهٗ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَبَيَانِ وَقْتِهٖ!

باب: نماز وتر کی ترغیب اور اس بات کا بیان کہ وہ سنتِ مؤکدہ ہے اور وقت کا بیان

۱۱۳۳: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ، وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَاَوْتِرُوْا يَاَهْلَ الْقُرْاٰنِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۳۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وتر قطعی نہیں' جس طرح کہ فرض نماز' لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو مکرر فرمایا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے' پس اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو۔'' (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١١٣٤ :وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَمِنْ اَوْسَطِهٖ وَمِنْ اٰخِرِهٖ– وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر کی نماز پڑھی' شروع رات' درمیانی رات اور آخری رات (رات کا پچھلا حصہ) اور آپ کی وتر نماز سحر تک پہنچی۔ (بخاری ومسلم)

١١٣٥ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''رات کو تم اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔'' (بخاری ومسلم)

١١٣٦ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :"اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۱۱۳۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''صبح سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔'' (مسلم)

١١٣٧ :وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ صَلٰوتَهٗ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ اَيْقَظَهَا فَاَوْتَرَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ فَاِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَالَ :قُوْمِيْ فَاَوْتِرِيْ يَا عَآئِشَةُ۔

۱۱۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو نماز پڑھتے میں آپؐ کے سامنے لیٹی ہوتی' جب وتر باقی رہ جاتے تو مجھے جگا دیتے' پس میں وتر پڑھ لیتی۔'' مسلم ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ جب وتر باقی رہ جاتے تو آپؐ فرماتے: اے عائشہ! اُٹھ اور وتر پڑھ۔''

١١٣٨ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۱۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''صبح سے پہلے وتر میں جلدی کرنا۔'' (ابوداؤد' ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٣٩ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ ، وَذٰلِكَ اَفْضَلُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۱۱۳۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس کو خطرہ ہو کہ رات کے آخری حصے میں اٹھ نہ سکے گا' اسے رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لینا چاہئے اور جس کو طمع ہو کہ رات کے پچھلے حصے میں جاگے' پس اس کو رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنے چاہئے اس لئے کہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ زیادہ افضل ہے۔'' (مسلم)

٢٠٦ :بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحٰى وَبَيَانِ اَقَلِّهَا وَاَكْثَرِهَا وَاَوْسَطِهَا وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا!

باب ۲۰۶: نماز چاشت کی فضیلت اور اس میں قلیل وکثیر اور اوسط کی وضاحت اور اس کی محافظت پر ترغیب

۱۱٤٠ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِصِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ ، وَرَکْعَتَیِ الضُّحٰی، وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ' مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

وَالْاِیْتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ اِنَّمَا یُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَّا یَثِقُ بِالْاِسْتِیْقَاظِ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنْ وَثِقَ فَاٰخِرُ اللَّیْلِ اَفْضَلُ۔

۱۱۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنے چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی نصیحت فرمائی۔'' (بخاری و مسلم)

اور سونے سے پہلے اس کے لئے مستحب ہے جس کو رات کے پچھلے حصے میں جاگنے کے بارے میں اعتماد نہ ہو اگر اعتماد ہو تو رات کے پچھلے حصے میں زیادہ افضل ہے۔

۱۱٤١ : وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ: "یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ: فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ ، وَکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ ، وَکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ ، وَکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ ، وَتُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی" رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۱۱۴۱: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں ہر آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کے ہر ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے، پس ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صدقہ ہے، ہر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صدقہ ہے، ہر بھلی بات کا حکم دینا صدقہ ہے، ہر برائی سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان سب کی طرف سے کافی ہیں جس کو آدمی ادا کرے۔''

(مسلم)

۱۱٤٢ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّی الضُّحٰی اَرْبَعًا وَیَزِیْدُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

۱۱۴۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی چار رکعتیں ادا فرماتے اور جتنا چاہتے اضافہ فرماتے۔'' (مسلم)

۱۱٤٣ : وَعَنْ اُمِّ هَانِیْءٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ یَغْتَسِلُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ صَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ وَذٰلِكَ ضُحًی" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ - وَهٰذَا مُخْتَصَرُ لَفْظِ اِحْدٰی رِوَایَاتِ مُسْلِمٍ۔

۱۱۴۳: حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں فتح والے سال حاضر ہوئی۔ اس وقت آپؐ غسل فرما رہے تھے، جب آپؐ اپنے غسل سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی اور یہی چاشت کی نماز ہے۔'' (بخاری و مسلم) مسلم کی روایات میں سے ایک روایت کے مختصر لفظ یہ ہیں۔

٢٠٧ : بَابُ تَجُوْزُ صَلٰوةُ الضُّحٰی مِنَ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ اِلٰی زَوَالِهَا

بَابٌ: چاشت کی نماز سورج کے بلند ہونے سے زوال تک جائز ہے مگر افضل دھوپ کے تیز ہونے

وَالْاَفْضَلُ اَنْ تُصَلّٰی عِنْدَ اشْتِدَادِ الْحَرِّ وَارْتِفَاعِ الضُّحٰی

۱۱۴۴ :عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰی قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰی فَقَالَ :اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِیْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ!اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"تَرْمَضُ" بِفَتْحِ التَّآءِ وَالْمِيْمِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ يَعْنِیْ شِدَّةَ الْحَرِّ۔ "وَالْفِصَالُ" جَمْعُ فَصِيْلٍ وَهُوَ الصَّغِيْرُ مِنَ الْاِبِلِ۔

اور خوب دوپہر ہونے کے وقت ہے

۱۱۴۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: ''ان لوگوں کو معلوم ہے کہ نماز اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں افضل ہے۔'' بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رجوع کرنے والوں کی نماز اس وقت ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔'' (مسلم)

تَرْمَضُ :میم پر زبر ہے' سخت گرمی کو کہتے ہیں۔

اَلْفِصَالُ: فصیل کی جمع ہے' اونٹ کا بچہ

۲۰۸ :بَابُ الْحَثِّ عَلٰی صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّیَ رَكْعَتَيْنِ فِیْ اَیِّ وَقْتٍ دَخَلَ وَسَوَآءٌ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ بِنِيَّةِ التَّحِيَّةِ اَوْ صَلٰوةِ فَرِيْضَةٍ اَوْ سُنَّةٍ رَاتِبَةٍ اَوْ غَيْرِهَا!

بَابٌ: تحیۃ المسجد' دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کے بغیر بیٹھنا مکروہ قرار دیا گیا خواہ اس نے تحیۃ کی نیت سے پڑھی ہوں یا فرائض وسنن ادا کیے ہوں

۱۱۴۵ :عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰی يُصَلِّیَ رَكْعَتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۴۵: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو' تو وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت نماز پڑھ لے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۱۴۶ :وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ : "صَلِّ رَكْعَتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۴۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اس وقت آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو رکعتیں پڑھ لو۔'' (بخاری ومسلم)

۲۰۹ :بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ

بَابٌ :وضو کے بعد

بَعْدَ الْوُضُوْءِ

دو رکعتوں کا استحباب

١١٤٧ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ : "یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بَاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٖ فِی الْاِسْلَامِ ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِیْ سَاعَةٍ مِّنْ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا کُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ، وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ۔

"الدَّفُّ" بِالْفَآءِ : صَوْتُ نَعْلٍ وَحَرَکَتُهٗ عَلَی الْاَرْضِ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

۱۱۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: ''اے بلال! تم مجھے اپنا سب سے زیادہ اُمید والا عمل بتاؤ جو تم نے اسلام میں کیا؟ اس لئے کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز اپنے آگے جنت میں سنی۔ انہوں نے عرض کیا۔ میں نے کوئی ایسا عمل' جو میرے ہاں زیادہ امید والا ہو'نہیں کیا کہ میں نے دن یا رات کسی گھڑی میں جب بھی وضو کیا تو میں نے اس وضو کی نماز ادا کی' جتنی نماز میرے مقدر میں تھی۔ (بخاری و مسلم)

یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

الدَّف: جوتے کی آواز اور زمین پر اس کی حرکت اور اللہ خوب جانتا ہے۔

٢١٠ : بَابُ فَضْلِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ وُجُوْبِهَا وَالْاِغْتِسَالِ لَهَا وَالتَّطَیُّبِ وَالتَّبْکِیْرِ اِلَیْهَا وَالدُّعَآءِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فِیْهِ وَبَیَانِ سَاعَةِ الْاِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ اِکْثَارِ ذِکْرِ اللّٰهِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

بَاب : جمعہ کی فضیلت اور اس کا وجوب اور اس کے لئے غسل کرنا اور خوشبو لگانا اور جلد ہی جمعہ کے لئے جانا اور جمعہ کے دن دُعا اور پیغمبر ﷺ پر درود اور قبولیتِ دُعا کی گھڑی اور نماز جمعہ کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ، وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [الجمعة: ١٠]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب نماز (جمعہ) پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔'' (الجمعہ)

١١٤٨ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ : فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا" رَوَاهُ

۱۱۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بہتر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ وہ جمعہ کا دن ہے' اسی میں آدم (علیہ السلام) پیدا کئے گئے' اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن اس میں سے

مُسْلِمٌ۔

نکالے گئے۔'' (مسلم)

۱۱۴۹ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءِ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةِ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۴۹: حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جس نے عمدہ وضو کیا' پھر جمعہ کے لئے آیا' پس غور سے (خطبہ) سنا اور خاموش رہا تو اس کے جو گناہ پچھلے جمعہ اور اس جمعہ کے درمیان ہوئے' وہ بخش دیئے جاتے ہیں اور تین دن زائد کے بھی اور جس نے کنکریوں کو چھوا (خطبہ کے وقت) پس اس نے لغو کام کیا۔ (مسلم)

۱۱۵۰ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَآئِرُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۵۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: '' پانچوں نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان گناہوں کو جو ان کے درمیان پیش آتے ہیں۔ ان کو بخشنے والے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔'' (مسلم)

۱۱۵۱ : وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهِ : "لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَلٰى وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا: '' کچھ لوگ جو جمعہ چھوڑتے ہیں' وہ اپنے جمعہ چھوڑنے میں باز آ جائیں' ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مُہر کر دیں گے پھر وہ ضرور غافلوں میں شمار ہوں گے۔'' (مسلم)

۱۱۵۲ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۵۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے تو چاہیے کہ وہ غسل کرے۔'' (بخاری و مسلم)

۱۱۵۳ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۵۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔'' (بخاری و مسلم)

اَلْمُرَادُ بِالْمُحْتَلِمِ : اَلْبَالِغُ وَالْمُرَادُ بِالْوُجُوْبِ : وُجُوْبُ اخْتِيَارٍ كَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ حَقُّكَ وَاجِبٌ عَلَيَّ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

بِالْمُحْتَلِمِ سے مراد بالغ ہے اور بِالْوُجُوْبِ سے مراد اختیار ہے' جیسے کوئی آدمی اپنے دوست کو کہے' تیرا حق مجھ پر لازم ہے۔

۱۱۵۴ : وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۱۵۴: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' جس نے جمعہ کے دن وضو کیا'

فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

اچھا اور خوب کیا اور جس نے غسل کیا' تو غسل بہت فضیلت والا ہے''۔(ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١١٥٥ : وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ ، اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ، ثُمَّ يُصَلِّىْ مَا كُتِبَ لَهٗ ، ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ ، اِلَّاغُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۱۵۵: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور جس حد تک ہو سکتا ہے' پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اپنے تیل کو لگا تا ہے اور اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرتا ہے۔ پھر نکلتا ہے اور دو کے درمیان جدائی نہیں کرتا' پھر جو فرض نماز ہے وہ ادا کرتا ہے۔ وہ خاموش رہتا ہے۔ پھر اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان ہونے والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(بخاری)

١١٥٦ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ ، وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا پھر جمعہ کی طرف گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ قربان کیا اور جو دوسری گھڑی میں گیا پس گویا اس نے ایک گائے قربان کی ۔جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک دنبہ سینگوں والا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے مرغی بطور تقرب دی اور جو پانچویں گھڑی میں تو گویا اس نے انڈا بطور قرب کے دیا۔ جب امام خطبہ کے لئے (حجرے سے) نکل آتا ہے تو (مسجد میں) حاضر ہو کر خطبہ کی طرف کان لگاتے ہیں۔(بخاری ومسلم)

قَوْلُهٗ "غُسْلَ الْجَنَابَةِ" اَىْ غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِى الصِّفَةِ۔

غُسْلَ الْجَنَابَةِ: ایسا غسل کیا جو غسل جنابت کی طرح عمدہ اور صفائی والا ہو۔

١١٥٧ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ : "فِيْهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ"، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا ، مُتَّفَقٌ

۱۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کا تذکرہ فرمایا:''اس میں ایک گھڑی ایسی ہے' جو مسلمان بندہ اسی گھڑی کو پالے اس حال میں کہ نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ عنایت فرما دیتے

عَلَيْهِ۔

ہیں اور آپؐ نے اس کے قلیل ہونے کا اشارہ فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۵۸ : وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ :هِیَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۵۸: حضرت ابوبردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے کہا کہ کیا تم نے اپنے والد سے جمعہ کی گھڑی کے متعلق کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے سنا؟ میں نے جواباً کہا جی ہاں ۔ میں نے ان سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے اور نماز کے مکمل ہونے کے درمیان ہے۔ (مسلم)

۱۱۵۹ :وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَاَكْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ ، فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۱۵۹: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے دنوں میں سے سب سے زیادہ افضل دن جمعہ کا ہے۔ اس میں مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو۔ پس بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ابوداؤد نے صحیح سند سے بیان کیا۔

۲۱۱ :بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُوْدِ الشُّكْرِ عِنْدَ حُصُوْلِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ اَوِ انْدِفَاعِ بَلِيَّةٍ ظَاهِرَةٍ

بَاب: ظاہری نعمت کے ملنے یا ظاہری تکلیف کے ازالہ پر سجدۂ شکر کا استحباب

۱۱۶۰ :عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَّكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ غَزْوَرَآءِ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا – فَعَلَهُ ثَلَاثًا – وَقَالَ : "اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِّرَبِّیْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْرًا۔ ثُمَّ

۱۱۶۰: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جانے کے لئے نکلے۔ پس جب ہم مقام غزوراء کے قریب پہنچے تو آپؐ سواری سے اترے۔ پھر اپنے ہاتھ مبارک اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے کچھ دیر دعا کی۔ پھر سجدے میں پڑ گئے۔ پس کافی دیر سجدہ کیا۔ پھر قیام کیا اور اپنے ہاتھوں کو کچھ دیر کے لئے اٹھایا' پھر سجدہ ریز ہوئے۔ یہ تین مرتبہ کیا اور فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی امت کے لئے شفاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت قبول فرمائی اور میری امت کا تیسرا حصہ مجھے دے دیا۔ میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنی امت کے لئے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے امت کے تیسرے حصے کے متعلق میری شفاعت

رَفَعْتُ رَأْسِیْ فَسَأَلْتُ رَبِّیْ لِأُمَّتِیْ فَأَعْطَانِیْ الثُّلُثَ الْاٰخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۲۱۲ :بَابُ فَضْلِ قِیَامِ اللَّیْلِ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :﴿وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ، عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [الاسراء:۷۹] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ [السجدة:۱۶] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ﴾ [الذاریات:۱۷]

۱۱۶۱ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لَهٗ :لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ : اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ - وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ نَحْوَهٗ، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۱۶۲ :وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ لَیْلًا فَقَالَ : "اَلَا تُصَلِّیَانِ؟" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

"طَرَقَهٗ" :اَتَاهُ لَیْلًا۔

۱۱۶۳ :وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ" قَالَ سَالِمٌ :فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا یَنَامُ مِنَ اللَّیْلِ اِلَّا قَلِیْلًا - مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

قبول فرمائی۔ پس میں نے سجدہ شکرادا کیا۔ پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنی امت کے متعلق سوال کیا تو اللہ نے مجھے میری امت کا بقیہ ثلث بھی دے دیا پس میں نے اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ کیا (ابوداؤد)

باب: قیام اللیل کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور رات کو تہجد ادا کرو یہ زائد ہے آپؐ کے لئے۔ امید ہے کہ آپؐ کا رب آپؐ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔'' (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان کے پہلو خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں۔'' (السجدہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ رات میں تھوڑا آرام کرتے ہیں۔''

۱۱۶۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پھٹ جاتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔ (بخاری ومسلم) حضرت مغیرہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

۱۱۶۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے اور فاطمہ کے پاس رات کو تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں تہجد نہیں پڑھتے؟ (بخاری ومسلم)

طَرَقَه :رات کو آنا۔

۱۱۶۳: حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبداللہ بہت خوب آدمی ہیں' کاش کہ وہ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوتا''۔ سالم کہتے ہیں کہ اس کے بعد عبداللہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

١١٦٤: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ! كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۶۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عبداللہ تو فلاں کی طرح نہ بن وہ رات کو قیام کرتا تھا۔ پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔ (بخاری ومسلم)

١١٦٥: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ! قَالَ: "ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنَيْهِ - اَوْ قَالَ اُذُنِهٖ -" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر ہوا جو رات سے صبح تک سوتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا: ''وہ ایسا آدمی ہے کہ شیطان نے جس کے کانوں میں یا کان میں پیشاب کردیا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

١١٦٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ - يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ كُلُّهَا فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"قَافِيَةُ الرَّاْسِ": اٰخِرُهٗ۔

۱۱۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان تم میں سے ہر ایک کی گدی پر سونے کے وقت تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر ایک گرہ پر یہ دم پڑھتا ہے عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ اگر اس نے بیدار ہوکر اللہ کو یاد کرلیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر اس نے وضو کرلیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر اس نے نماز پڑھ لی تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہے اور وہ خوش باش پاکیزہ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے ورنہ اس کی صبح بدحالی اور سستی کے ساتھ ہوتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

"قَافِيَةُ الرَّاْسِ": سر کا پچھلا حصہ یعنی گدی۔

١١٦٧: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۱۶۷: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! السلام علیکم کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٦٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَاَفْضَلُ

۱۱۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے بعد سے زیادہ افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز

الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

رات کی ہے۔ (مسلم)

۱۱۶۹ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :"صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۶۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' رات کی نماز (یعنی تہجد) دو دو رکعتیں ہیں جب تمہیں صبح کا خطرہ ہو تو ایک تیسری رکعت ملا کر وتر بنا لو۔ (بخاری ومسلم)

۱۱۷۰ :وَعَنْهُ قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۷۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کی نماز دو دو رکعتیں کر کے ادا فرماتے' اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیتے۔ (بخاری ومسلم)

۱۱۷۱ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ ، وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا ، وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۱۷۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ کسی مہینے میں روزہ نہ رکھتے۔ یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینے میں روزہ ہی نہ رکھیں گے اور کبھی اس طرح مسلسل روزے رکھتے کہ گمان ہوتا کہ اس مہینے میں کوئی روزہ چھوڑیں گے ہی نہیں اور تم نہ چاہتے تھے کہ آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں مگر دیکھ لیتے اور اگر تم نہ چاہتے ہو کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھیں مگر سوتا ہوا دیکھ لیتے۔ (بخاری)

۱۱۷۲ :وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ :كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ـ تَعْنِيْ فِي اللَّيْلِ ـ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُنَادِيْ لِلصَّلٰوةِ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۱۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعت نماز ادا فرماتے اور اس میں اتنا طویل سجدہ ادا فرماتے جتنی دیر میں تم سے کوئی ایک پچاس آیتیں تلاوت کرتا ہے۔ اس سے پہلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے سر اٹھائیں اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ لیٹ جاتے' یہاں تک کہ نماز کی اطلاع دینے والا ہی آتا۔ (بخاری)

۱۱۷۳ :وَعَنْهَا قَالَتْ :مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ ـ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ ـ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً :يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا

۱۱۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں تہجد کی نماز میں گیارہ رکعت سے اضافہ نہ فرماتے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے حسن و طوالت کا مت پوچھو۔ پھر آپ چار رکعت ادا فرماتے' ان کے بھی

فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ : "يَا عَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حسن وطوالت کا مت پوچھو' پھر تین رکعتیں پڑھتے ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا۔'' (بخاری ومسلم)

١١٧٤ : وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ اٰخِرَهٗ فَيُصَلِّيْ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۱۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کے پہلے حصے میں سوتے اور پچھلے حصے میں اٹھ کر نماز ادا فرماتے۔ (بخاری ومسلم)

١١٧٥ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِاَمْرِ سَوْءٍ ' قِيْلَ : مَا هَمَمْتَ؟ قَالَ : هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۷۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ؐ نے مسلسل قیام فرمایا۔ یہاں تک کہ میں نے برے کام کا ارادہ کیا۔ آپ سے پوچھا گیا کس چیز کا ارادہ کیا؟ فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو قیام کی حالت میں چھوڑ دوں۔ (بخاری ومسلم)

١١٧٦ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ ' فَقُلْتُ : يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ' ثُمَّ مَضٰى ' فَقُلْتُ : يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ ' فَمَضٰى ' فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا ' ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَآءَ فَقَرَاَهَا ' ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَاَهَا يَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ ' وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ ' وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ' ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ' فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ ' ثُمَّ قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ' ثُمَّ قَامَ طَوِيْلًا قَرِيْبًا مِّمَّا رَكَعَ ' ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى فَكَانَ سُجُوْدُهٗ قَرِيْبًا مِّنْ قِيَامِهٖ – رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۷۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پس آپ ؐ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ میں نے دل میں کہا کہ سو آیت پر رکوع فرمائیں گے مگر آپ نے تلاوت جاری رکھی۔ میں نے دل میں کہا کہ سورۃ بقرہ کو ایک رکعت میں پڑھیں گے مگر آپ ؐ نے قراءت جاری رکھی۔ میں نے دل میں کہا اس کے اختتام پر رکوع کریں گے' پھر آپ ؐ نے (سورۃ) نساء شروع فرمائی پس اس کو پڑھا۔ پھر آل عمران شروع کی اور اس کو پڑھا۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے۔ جب کسی تسبیح کی آیت سے گزرتے تو تسبیح فرماتے اور جب سوال والی آیت کو پڑھتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ والی آیت پر گزر ہوتا تو تعوذ کرتے۔ پھر رکوع کیا اور اس میں یوں پڑھنے لگے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ آپ ؐ کا رکوع قیام کے برابر تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ ...... کہا پھر ایک طویل قومہ فرمایا جو رکوع کے قریب تھا۔ پھر سجدہ کیا اور یہ پڑھا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب قریب تھا۔ (مسلم)

١١٧٧ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

۱۱۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ :"طُوْلُ الْقُنُوْتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اَلْمُرَادُ بِالْقُنُوْتِ :اَلْقِيَامُ۔

علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ''کون سی نماز افضل ہے؟'' فرمایا: طویل قیام والی۔ (مسلم)

قنوت سے مراد قیام ہے۔

۱۱۷۸ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَی اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ ، وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَی اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ : كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۱۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب نماز (نفلی نمازوں میں) داؤد علیہ السلام کی ہے اور روزوں میں سب سے محبوب روزے (بھی) حضرت داؤد علیہ السلام کے ہی ہیں۔ وہ نصف رات سوتے اور ثلث قیام کرتے اور چھٹا حصہ سوتے۔ (اور روزوں میں ان کا معمول یہ تھا کہ) ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۷۹ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"اِنَّ فِی اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا کہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے۔ جو مسلمان اس گھڑی کو پالیتا ہے اور اس میں دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو عنایت فرما دیتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہے۔ (مسلم)

۱۱۸۰ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ :"اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی رات کے کسی حصہ میں بیدار ہو تو اس کو نماز کا افتتاح دو خفیف (مختصر) رکعتوں سے کرنا چاہئے۔ (مسلم)

۱۱۸۱ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۱۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوتے تو اپنی نماز کو دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے شروع فرماتے۔ (مسلم)

۱۱۸۲ :وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنْ وَجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَلّٰی مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نماز کسی درد یا عذر کی وجہ سے رہ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت بارہ رکعت ادا فرماتے۔ (مسلم)

١١٨٣ : وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّیْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۸۳: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے وظیفے یا اس میں سے کسی چیز سے رہ جائے۔ پھر وہ نمازِ فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اس کے متعلق لکھ دیا جاتا ہے کہ گویا اس نے وہ رات کو ہی پڑھا۔ (مسلم)

١١٨٤ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَآءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَآءَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

۱۱۸۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرتا ہے جو رات کو اٹھا پھر نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی جگایا اگر اُس نے انکار کیا تو اِس نے اُس کے چہرے پر پانی چھڑک دیا۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو بیدار ہوئی اور اس نے اپنے خاوند کو بھی جگایا۔ اگر اس نے انکار کیا تو اِس نے اُس کے چہرے پر پانی چھڑکا۔'' (ابو داؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١١٨٥ : وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا - اَوْ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ جَمِیْعًا كُتِبَ فِی الذَّاكِرِیْنَ وَالذَّاكِرَاتِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

۱۱۸۵: حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر والوں کو بیدار کرے اور پھر وہ دونوں نمازیں پڑھیں یا اکٹھی دو رکعتیں وہ پڑھیں، تو ان کو ذَاکِرِیْنَ اور ذَاکِرَاتِ میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابو داؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١١٨٦ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: "اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰی وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ یَذْهَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبَّ نَفْسَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۱۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو بھی نماز میں اونگھ آ جائے، اسے چاہیے کہ وہ سو جائے، یہاں تک کہ اس کی نیند دور ہو جائے اور جب تم میں سے ایک اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھے گا تو شاید وہ استغفار کر رہا ہو مگر اس کی بجائے اپنے آپ کو گالی دینے لگے۔'' (بخاری و مسلم)

١١٨٧ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّیْلِ فَا
سْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِهٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک رات کو بیدار ہو جائے۔ پھر اس کی زبان پر مشکل ہو گیا اور اس نے نہ جانا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، اس کو چاہیے کہ وہ لیٹ جائے۔

(مسلم)

۲۱۳ :بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ

۱۱۸۸ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۸۹ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ : "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۱۴ :بَابُ فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ اَرْجٰى لَيَالِيْهَا!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ [القدر:۱] اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔ وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ﴾ [الدخان:۳] الْاٰيَاتِ۔

۱۱۹۰ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۱۹۱ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا

بَاب : قیامِ رمضان کا استحباب اور وہ تراویح ہے

۱۱۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کیا اس کے اگلے (پچھلے) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

۱۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے قیام کی رغبت دلاتے تھے' بغیر اس کے کہ ان کو لازم طور پر حکم دیں۔ چنانچہ فرماتے جس نے رمضان میں قیام کیا' پختہ یقین اور اخلاص کے ساتھ اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

بَاب :لیلۃ القدر کی فضیلت اور اُس کا سب سے زیادہ اُمید والی رات ہونا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم نے اس کو لیلۃ القدر میں اتارا۔'' (القدر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم نے اس کو مبارک رات میں اتارا۔'' (الدخان)

۱۱۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے یقین اور اخلاص کے ساتھ لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

۱۱۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خواب میں لیلۃ القدر آخر سات راتوں میں دکھائی گئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم سب کا خواب آخری سات راتوں کے بارے میں متفق ہو گیا جو تم

فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میں سے اس کو تلاش کرے تو اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرنا چاہئے۔'' (بخاری ومسلم)

١١٩٢ :وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ :"تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١١٩٢: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے اور ارشاد فرماتے ''لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔'' (بخاری ومسلم)

١١٩٣ :وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ :"تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

١١٩٣: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔'' (بخاری)

١١٩٤ :وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ اَحْيَا اللَّيْلَ كُلَّهُ ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١١٩٤: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو تمام رات جاگتے اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے' خوب کوشش کرتے اور کمر کس لیتے۔ (بخاری ومسلم)

١١٩٥ :وَعَنْهَا قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِيْ رَمَضَانَ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ ، وَفِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْهُ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١١٩٥: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں اتنی محنت کرتے جتنی کسی اور مہینہ میں نہ کرتے اور اس کے آخری عشرہ میں اتنی محنت کرتے جو اس کے علاوہ دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔'' (مسلم)

١١٩٦ :وَعَنْهَا قَالَتْ :قُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ : "قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١١٩٦: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فرمائیں اگر مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں علم ہو جائے کہ وہ کون سی رات ہے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ ارشاد فرمایا: ''تم یوں کہو اے اللہ تو معاف کرنے والا' معافی کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف فرما۔'' (ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

٢١٥ :بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ وَخِصَالِ الْفِطْرَةِ

باب : مسواک اور فطرت کے خصائل

١١٩٧ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى

١١٩٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میری امت ...... یا لوگوں پر......

أُمَّتِيْ – اَوْ عَلَى النَّاسِ – لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

شاق نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' (بخاری و مسلم)

۱۱۹۸ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"الشَّوْصُ" : الدَّلْكُ۔

۱۱۹۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے' تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔ (بخاری و مسلم)

"الشَّوْصُ": ملنا۔

۱۱۹۹ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَآءَ اَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۱۹۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے آپ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار کرتی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو رات میں جب چاہتا اٹھا دیتا۔ آپ مسواک کرتے اور پھر وضو فرما کر نماز پڑھتے۔'' (مسلم)

۱۲۰۰ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۲۰۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں مسواک کے سلسلے میں بہت زیادہ تاکید کی ہے۔'' (بخاری)

۱۲۰۱ : وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِىءٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ : بِالسِّوَاكِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۰۱: شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلا کون سا کام کرتے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''مسواک کرتے۔'' (بخاری)

۱۲۰۲ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهٖ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

۱۲۰۲: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اس حال میں کہ مسواک کا کنارہ آپ ﷺ کی زبان پر تھا۔

(بخاری و مسلم)

یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۲۰۳ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ" رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ' وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ۔

۱۲۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔'' (نسائی)

ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا۔

۱۲۰۴ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

۱۲۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"الْفِطْرَةُ خَمْسٌ – اَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ ، وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ ، وَقَصُّ الشَّارِبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فطرت کے اعمال پانچ ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: (۱) ختنہ' (۲) زیر ناف بال صاف کرنا' (۳) ناخن کاٹنا' (۴) بغل کے بال اکھاڑنا' (۵) مونچھوں کے بال کٹوانا''۔ (بخاری ومسلم)

"الْاِسْتِحْدَادُ : حَلْقُ الْعَانَةِ وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ الَّذِىْ حَوْلَ الْفَرْجِ.

"الْاِسْتِحْدَادُ :زیر ناف بال صاف کرنا اور یہ وہ بال ہیں جو شرم گاہ کے اردگرد ہوتے ہیں۔

١٢٠٥ :وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ : قَصُّ الشَّارِبِ ، وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ ، وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَآءِ ، وَقَصُّ الْاَظْفَارِ ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ ، وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ" قَالَ الرَّاوِىْ: وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ قَالَ وَكِيْعٌ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهِ – اِنْتِقَاصُ الْمَآءِ: يَعْنِى الْاِسْتِنْجَاءَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: (۱) مونچھوں کا کاٹنا' (۲) داڑھی کا بڑھانا' (۳) مسواک کرنا' (۴) ناک میں پانی ڈالنا' (۵) ناخن کاٹنا' (۶) جوڑوں کو دھونا' (۷) بغل کے بال اکھاڑنا' (۸) زیر ناف بال مونڈھنا' (۹) استنجا کرنا' راوی نے کہا میں دسویں بھول گیا ہوں۔ شاید کہ وہ کلی ہو۔

وکیع جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے ہیں اِنْتِقَاصُ الْمَآءِ کا معنی استنجا کرنا ہے۔ (مسلم)

"الْبَرَاجِمُ" بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالْجِيْمِ– وَهِيَ :عُقَدُ الْاَصَابِعِ" اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ" مَعْنَاهُ: لَا يَقُصُّ مِنْهَا شَيْئًا.

الْبَرَاجِمُ: با کی زبر اور جیم کی زیر کے ساتھ ہے' انگلیوں کے جوڑوں کو کہتے ہیں۔

اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ :اس میں سے کچھ بھی نہیں کاٹتے تھے۔

١٢٠٦ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ''۔ (بخاری ومسلم)

٢١٦ :بَابُ تَاْكِيْدِ وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ وَبَيَانِ فَضْلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

باب ۲۱۶: زکوٰۃ کے فرض ہونے کی تاکید اور اس کی فضیلت اور اس کے متعلقات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ [البقرة:٤٣] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُ وا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔'' (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نہیں ان کو حکم دیا گیا' مگر اس بات کا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' اس کے لئے پکار کو خالص کرتے ہوئے یک سو ہو کر اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔

وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البينة:٥] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾ [التوبة:١٠٣]

یہی مضبوط دین ہے۔'' (البینہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم ان کے مالوں میں سے صدقہ لو اور ان کو پاک کرو اور اس کے ذریعے ان کا تزکیہ کرو۔'' (التوبۃ)

١٢٠٧ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ :شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ ، وَحَجِّ الْبَيْتِ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٢٠٧: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں: (١) اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (٢) نماز کا قائم کرنا۔ (٣) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (٤) بیت اللہ کا حج کرنا۔ (٥) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری ومسلم)

١٢٠٨ :وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ " قَالَ :هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ" قَالَ :هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ؟ قَالَ : "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكٰوةَ فَقَالَ :هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ : "لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ" فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ : وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٢٠٨: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اہل نجد میں سے آیا جس کے بال پراگندہ تھے۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنتے تھے مگر ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا۔ پس وہ آپؐ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ پس آپ نے فرمایا: ''دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے کہا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''نہیں مگر یہ کہ تو نفلی نماز پڑھے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے مہینے کے روزے''۔ پھر اس نے کہا کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی ہے؟ فرمایا نہیں۔ مگر یہ کہ تو نفلی روزے رکھے اور اس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا' اس نے کہا کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں' مگر یہ کہ تو نفلی صدقہ کرے۔ وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس مڑا۔ اللہ کی قسم میں اس سے نہ اضافہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا تو وہ کامیاب ہوگیا۔'' (بخاری ومسلم)

١٢٠٩ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ :"ادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

١٢٠٩: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ''تم ان کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی دعوت دو۔ اگر وہ

اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

تیری بات مان لیں تو پھران کواس کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کرلیں تو ان کواس بات کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر انہی کے غرباء کو لوٹا دی جائے گی۔'' (بخاری ومسلم)

۱۲۱۰ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ، وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۲۱۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم ہوا کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں' یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں' زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ ایسا کرلیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کرلیا مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۲۱۱ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ : وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ، فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ- وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَوَ اللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِّلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ ،

۱۲۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعض قبیلے کافر ہوگئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' آپ کیسے ان لوگوں سے لڑیں گے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں جس نے یہ کہہ دیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے محفوظ کر لی' مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ''اللہ کی قسم میں ضرور ان لوگوں سے لڑوں گا' جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ بیشک زکوٰۃ مالی حق ہے۔ اللہ کی قسم اگر وہ اونٹ کو باندھنے والی رسّی' جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیتے تھے' وہ بھی روکیں گے تو اس کے روکنے پر میں ان سے جہاد کروں گا۔'' عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ کی قسم زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میں نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو قتال کے لئے کھول دیا ہے' پس میں نے جان لیا کہ وہی حق

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہے۔'' (بخاری و مسلم)

۱۲۱۲ : وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ : اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ : "تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا ، وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکَاۃَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۱۲۱۲: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ''مجھے ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے''۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر' نماز کو قائم کر' زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔'' (بخاری و مسلم)

۱۲۱۳ : وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَالَ: "تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا، وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ ، وَتُؤْتِی الزَّکَاۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ" قَالَ : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا – فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : "مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۱۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلا دیں کہ جسے میں جب کرلوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا اور تو نماز کو قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے کہا'' مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں اس پر اضافہ نہ کروں گا۔'' جب وہ مڑ کر چل دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو پسند کرے کہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۱٤ : وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : بَایَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ ، وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ ، وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۱۲۱۴: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نماز کے قائم کرنے' زکوٰۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر کی۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۱۵ : وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "مَا مِنْ صَاحِبِ ذَھَبٍ وَّلَا فِضَّۃٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْھَا حَقَّھَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ صُفِّحَتْ لَہٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَیُکْوٰی بِھَا جَنْبُہٗ ، وَجَبِیْنُہٗ وَظَھْرُہٗ کُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِیْدَتْ لَہٗ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَہٗ اِمَّا اِلَی

۱۲۱۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جو سونے چاندی کا مالک ہے اور اس کا حق ادا نہیں کرتا تو قیامت کا دن سونے اور چاندی کے آگ کے تختے بنا کر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اُس کے ساتھ اس کے پہلو' پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا۔ جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی تو انہیں دوبارہ لوٹا کر جہنم میں گرم کیا جائے گا ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے پھر وہ جنت یا جہنم کا راستہ دیکھ لے گا۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اونٹوں کے بارے میں

الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ" قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ؟ قَالَ: "وَلَا صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّىْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا، وَتَعَضُّهُ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ" قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: "وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّىْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ" قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: "اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِىَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ، وَهِىَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِىَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ - فَاَمَّا الَّتِىْ هِىَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَآءً وَّفَخْرًا وَّنِوَآءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِىَ لَهُ وِزْرٌ، وَاَمَّا الَّتِىْ هِىَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِىْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِىَ لَهُ سِتْرٌ، وَاَمَّا الَّتِىْ هِىَ لَهُ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِىْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ

فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اونٹوں کا مالک جو ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا۔ ان کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ پانی کے گھاٹ پر باری کے دن ان کا دودھ دوھ کر ضرورت مندوں میں بانٹ دیا جائے۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو چٹیل میدان میں اس کو منہ کے بل لٹا دیا جائے گا اور وہ اپنے اونٹوں میں سے ایک کو بھی گم نہ پائے گا اور وہ اپنے پاؤں سے اس کو روندیں گے اور منہ سے اس کو کاٹیں گے۔ جب ان کا پہلا حصہ گزر جائے گا تو پچھلوں کو اس پر لوٹایا جاتا رہے گا ایک ایسے دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ پھر وہ اپنا جنت یا جہنم کی طرف کا راستہ دیکھ لے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ گائے اور بکریوں کے بارے میں؟ فرمایا: ''جو بکریوں اور گایوں کا حق ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ایک چٹیل میدان میں اس کو منہ کے بل گرا دیا جائے گا اور وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی گم نہ پائے گا اور ان میں کوئی بھی نہ مڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی نہ بے سینگ اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی (بلکہ سب سینگوں والی ہوں گی) وہ اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گی۔ جب ان کا پہلا گروہ گزر جائے گا تو آخر تک اس کو لوٹایا (یعنی بار بار) جاتا رہے گا ایک ایسے دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ پھر وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنا راستہ دیکھ لے گا۔'' عرض کیا گیا یا رسول اللہ گھوڑوں کے بارے میں فرمائیں؟ فرمایا ''گھوڑے تین قسم کے ہیں (۱) جو آدمی پر بوجھ ہیں۔ (۲) جو آدمی کیلئے پردہ ہیں (۳) جو آدمی کیلئے اجر ہیں۔ ان میں سے بوجھ وہ ہیں جن کو اس نے دکھاوے اور فخر اور اہل اسلام کو تکلیف پہنچانے کیلئے باندھا ہے۔ (۲) وہ گھوڑے اس کیلئے پردہ ہیں جن کو اس نے اللہ کی راہ میں باندھا۔ پھر اللہ کا حق اُن کے متعلق نہ بھلایا وہ سواری کے طور پر اس کیلئے پردہ ہیں (۳) اور وہ گھوڑے اجر ہیں جو اس نے مسلمانوں کیلئے کسی

اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا کُتِبَ لَهٗ عَدَدُ مَا اَکَلَتْ حَسَنَاتٍ وَّکُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَرْوَاثِهَا اَبْوَالِهَا حَسَنَاتٍ ، وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ آثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ ، وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰی نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا یُرِیْدُ اَنْ یَّسْقِیَهَا اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِیْلَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: "مَا اُنْزِلَ عَلَیَّ فِی الْحُمُرِ شَیْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰیَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ ﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

چراگاہ یا باغ میں باندھ رکھے ہیں۔ وہ اس چراگاہ یا باغ میں سے جو چیز بھی کھاتے ہے تو ان کے کھانے کی تعداد کے برابر اور اس کیلئے ان کے گوبر اور پیشاپ کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وہ اپنی رسّی نہیں تڑاتے کہ جس سے کسی ایک ٹیلے یا دوٹیلوں پر وہ چڑھیں تو اس کے بدلے میں بھی اللہ ان کے قدموں کے نشانات اور گوبر کی مقدار کے برابر نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کا مالک جس نہر کے پاس سے لے کر ان کو گزرتا ہے اور وہ ان کا پانی پیتے ہیں۔ خواہ مالک ان کو نہ پلانا چاہے تو اللہ اس کے بدلے میں بھی نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ گدھے کے بارے؟ فرمایا: ''گدھے کے متعلق کوئی حکم مجھ پر نہیں اتارا گیا مگر یہ کہ یہ خاص آیت جو جامع ہے کہ جو آدمی کوئی ذرّہ بھر نیکی کرتا ہے وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرتا ہے وہ اس کو دیکھ لے گا۔ (بخاری ومسلم)

٢١٧ :بَابُ وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَبَیَانِ فَضْلِ الصِّیَامِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهٖ

بَابٌ: رمضان کے روزے کی فرضیت اور روزوں کی فضیلت اور اس کے متعلقات کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ﴾ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی : ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ ، وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ، وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا ، اَوْ عَلٰی سَفَرٍ ، فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ﴾ [البقرة:١٨٣] الْاٰیَةَ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔ جس طرح کہ ان لوگوں پر فرض ہوئے جو تم سے پہلے ہوئے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الی قولہ تعالی مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا ہے۔ جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور ہدایت کے دلائل اور معجزات پس جو شخص تم میں سے رمضان پالے۔ پس چاہئے کہ وہ اس کا روزہ رکھے اور جو بیماری یا سفر کی حالت میں ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے''۔

وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِی الْبَابِ الَّذِیْ قَبْلَهٗ۔

احادیث کچھ سابقہ باب میں گزر چکی ہوں۔

١٢١٦ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا

١٢١٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل شانہ فرماتے ہیں آدم کے بیٹے کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزے کے۔ پس وہ میرے لئے ہے اور

اَجْزِیْ بِهٖ - وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ : اِنِّیْ صَائِمٌ - وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ - لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ ، وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِیِّ - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ : "يَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ ، وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ ، اَلصِّيَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ - قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : "اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ : يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ - لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِيْهِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ"

میں اس کا بدلہ دوں گا۔ روزے ڈھال ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ جماع کی باتیں نہ کرے اور نہ شور مچائے۔ اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو اسے کہہ دے۔ بے شک میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم ہے کہ محمد (ﷺ) کی جان جس کے قبضہ میں ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے: ایک روزہ افطار کے وقت اور جب اپنے رب سے ملے گا تو خوش ہوگا۔ (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں اس کی دوسری روایت ہے میں یہ الفاظ ہیں کہ روزہ دار اپنا کھانا' پینا اور خواہش میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہیں اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ اور نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''مگر روزہ پس یہ میرے لئے ہیں اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار نے اپنی شہوت اور کھانا میری خاطر چھوڑا۔ روزہ دار کو دو خوشیاں میسر ہوتی ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ البتہ اس میں منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۱۲۱۷ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ ، وَمِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ

۱۲۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا اس کو جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ پس جو نماز والوں میں سے ہوگا اس کو نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو اہل جہاد سے ہوگا اس کو جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ داروں میں سے ہوگا اس کو باب ریان سے بلایا جائے گا جو صدقہ والوں میں سے ہوگا اس کو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جس کو ان دروازوں میں سے کسی سے پکارا جائے' اس کو تو کچھ نقصان نہیں۔ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ

الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! مجھے امید ہے کہ تو انہیں میں سے ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۲۱۸ :وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّآئِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۱۸: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے' جس کو ریان کہا جاتا ہے' اس سے روزہ دار قیامت کے دن داخل ہوں گے۔ ان کے سوا اس سے کوئی داخل نہ ہوگا۔ پس جب وہ داخل ہو چکیں گے تو اس کو بند کر دیا جائے گا اور ان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۱۹ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَا مِنْ عَبْدٍ يَّصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۱۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے میں اس کو آگ سے ستر خریف (سال) دور کر دیتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۲۰ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کا روزہ پختہ یقین اور اخلاص کے ساتھ رکھا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۲۱ :وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے' تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۲۲ :وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ:"صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ ، فَاِنْ غَبِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ – وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: "فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا۔

۱۲۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو۔ اگر تم پر مخفی ہو تو شعبان کی گنتی ۳۰ پوری کرو۔ (بخاری ومسلم)

یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے۔ پس اگر تم پر بادل چھا جائے۔ تو تیس دن کے روزے رکھو۔

۲۱۸ :بَابُ الْجُوْدِ وَفِعْلِ الْمَعْرُوْفِ وَالْاِكْثَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِيْ شَهْرِ

بَاب: رمضان المبارک میں سخاوت اور

رَمَضَانَ وَالزِّيَادَةِ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْهُ

نیک اعمال کی کثرت اور آخری عشرہ میں مزید اضافہ

١٢٢٣ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ ، وَكَانَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ يَلْقَاهُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی تھے اور جب جبرئیل آپؐ کو آ کر ملتے تو اور بھی زیادہ سخاوت کرنے والے ہو جاتے اور رمضان کی ہر رات میں جبرئیل علیہ السلام کی آپؐ سے ملاقات ہوتی اور وہ آپؐ سے قرآن کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ جبرئیل علیہ السلام سے ملتے تو تیز ہوا سے بھی زیادہ آپؐ بھلائی کی سخاوت کرنے والے ہوتے۔ (بخاری و مسلم)

١٢٢٤ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَا اللَّيْلَ ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ کے داخل ہوتے ہی رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے اور کمر کس لیتے۔

(بخاری و مسلم)

٢١٩ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقَدُّمِ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ بَعْدَ نِصْفِ شَعْبَانَ اِلَّا لِمَنْ وَصَلَهُ بِمَا قَبْلَهُ اَوْ وَافَقَ عَادَةً لَّهُ بِاَنْ كَانَ عَادَتُهُ صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَوَافَقَهُ

باب: نصف شعبان کے بعد رمضان سے پہلے روزے کی عادت نہ رکھنے والے کو روزے کی ممانعت

١٢٢٥ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ البتہ اگر ایسا آدمی ہو کہ وہ پہلے ان دنوں کا روزہ رکھتا رکھا ہو تو وہ اپنے اس دن کا روزہ رکھ لے''۔ (بخاری و مسلم)

١٢٢٦ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ ، صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَفَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهُ

۱۲۲۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان سے قبل روزے نہ رکھو۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو۔ اگر بادل حائل ہو جائیں

غَيَايَةٌ فَاكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ' "الْغَيَايَةُ" بِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتِ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ : السَّحَابَةُ۔

تو تیس دن کی گنتی مکمل کرو۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الْغَيَايَةُ :غین مفتوح ہے۔ بادل

۱۲۲۷ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِّنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

۱۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نصف شعبان رہ جائے تو روزے مت رکھو۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۸ :وَعَنْ اَبِی الْيَقْظَانِ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِیْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ ' رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ' وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۲۸: حضرت ابو الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۲۳۰ :بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ!

بَابُ : چاند دیکھنے کی دُعا

۱۲۲۹ :وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ : "اللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ ' وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ' هِلَالُ رُشْدٍ وَّخَيْرٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۲۲۹: حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: "اللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ ' وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ......" اے اللہ اس کو طلوع فرما ہم پر امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ' میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ یہ ہدایت اور خیر کا چاند ہو۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۲۳۱ :بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِ وَتَاْخِيْرِهٖ مَا لَمْ يُخْشَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ

بَابُ: سحری کی فضیلت اور اس کی تاخیر جب تک طلوع فجر کا خطرہ نہ ہو

۱۲۳۰ :عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَكَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سحری کھایا کرو پس بے شک سحور میں برکت ہے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۳۱ :وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا اِلَی

۱۲۳۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہو

الصَّلٰوةِ قِيْلَ : كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ : خَمْسُوْنَ اٰيَةً، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

گئے۔ان سے پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا۔فرمایا پچاس آیات (کی تلاوت) کی مقدار۔(بخاری ومسلم)

۱۲۳۲ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ ، بِلَالٌ ، وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ" قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دو موذن تھے۔ایک بلال اور دوسرا اُم مکتوم۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتے ہیں۔پس تم کھاتے اور پیتے رہو یہاں تک کہ ام مکتوم اذان دیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہوتا تھا۔بس اتنا کہ ایک اُترتا اور دوسرا چڑھتا۔(بخاری ومسلم)

۱۲۳۳ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۳۳: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق کرنے والی چیز سحری کا کھانا ہے۔

(مسلم)

۲۲۲ : بَابُ فَضْلِ تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ وَمَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ وَمَا يَقُوْلُهُ بَعْدَ اِفْطَارِهٖ

باب: جلد افطار کی فضیلت اور افطار کے بعد کی دعا اور اشیاء افطار

۱۲۳٤ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۳۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔(بخاری ومسلم)

۱۲۳٥ : وَعَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ : دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ : رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ : اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ ، وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ؟ فَقَالَتْ : مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ؟ قَالَ : عَبْدُ اللّٰهِ – يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ : هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۳۵: حضرت ابوعطیہ کہتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ محمد ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی ہیں اور دونوں ہی بھلائی میں کمی کرنے والے نہیں۔ایک ان میں سے مغرب اور افطار میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب اور افطار دیر سے کرتا ہے۔اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''کون مغرب میں جلدی کرتا ہے؟ مسروق نے کہا۔عبداللہ بن مسعود۔تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔(مسلم)

قَوْلُهٗ "لَا يَأْلُوْ" : اَيْ لَا يُقَصِّرُ فِي الْخَيْرِ۔

لَا يَأْلُوْا : بھلائی میں کمی نہیں کرتا۔

١٢٣٦ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ :حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۱۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بندوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو افطار میں جلدی کرنے والے ہیں''۔(ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٢٣٧ :وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ :"اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۲۳۷: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جب رات ادھر سے آ جائے اور دن اُدھر سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یقیناً روزہ دار نے روزہ افطار کرلیا''۔(بخاری ومسلم)

١٢٣٨ : وَعَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَآئِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ :"یَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ' فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَیْتَ؟ قَالَ :"انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" قَالَ :اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا ' قَالَ "انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ :"اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ" وَاَشَارَ بِیَدِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ' مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

قَوْلُهٗ "اَجْدَحْ" بِجِیْمٍ ثُمَّ دَالٍ ثُمَّ حَآءٍ مُهْمَلَتَیْنِ :اَیْ اَخْلِطِ السَّوِیْقِ بِالْمَآءِ۔

۱۲۳۸: حضرت ابوابراہیم عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اور آپؐ روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپؐ نے لوگوں میں سے کسی سے فرمایا' اے فلاں! اُترو اور ستو ہمارے لئے تیار کرو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام تو ہو جائے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اُترو اور ستو تیار کرو۔'' اس نے کہا ابھی تو دن ہے؟ آپؐ نے فرمایا:''اترو اور ستو تیار کرو''۔ چنانچہ وہ اُترے اور آپؐ کے لئے ستو تیار کئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمائے اور فرمایا:'' رات کو اِدھر سے آتا ہوا دیکھو تو پس یقیناً روزہ دار کا روزہ افطار ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔(بخاری ومسلم)

اَجْدَحْ :ستو رتیار کرو۔

١٢٣٩ : وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّیِّ الصَّحَابِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ ' فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَآءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ۔

۱۲۳۹: حضرت سلمان بن عامر ضبی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے۔ اگر وہ نہ پائے تو پانی سے افطار کرے پس بے شک پانی بہت پاکیزہ ہے۔(ابوداؤد' ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۴۰ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّآءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۲۴۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے پہلے چند تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے ۔ اگر تر کھجوریں مہیا نہ ہوتیں تو خشک کھجوریں ۔ اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے چند گھونٹ سے روزہ افطار فرماتے ۔ (ابوداوُد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۲۲۳ : بَابُ اَمْرِ الصَّآئِمِ بِحِفْظِ لِسَانِهٖ وَجَوَارِحِهٖ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ وَالْمُشَاتَمَةِ وَنَحْوِهَا

بَاب : روزہ دار کو اپنے اعضاء اور زبان گالی گلوچ اور خلاف شرع باتوں سے روکے رکھنا

۱۲۴۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ ، فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ : اِنِّیْ صَآئِمٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ جماع کی باتیں نہ کرے اور نہ شور وشغب کرے ۔ اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو اسے اس طرح کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں'' ۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۴۲ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : "مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۲۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جھوٹی بات نہ چھوڑی اور اس پر عمل کرنا بھی ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے'' ۔ (بخاری)

۲۲۴ : بَابٌ فِیْ مَسَآئِلَ مِنَ الصَّوْمِ

بَاب : روزے کے مسائل

۱۲۴۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "اِذَا نَسِیَ اَحَدُكُمْ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ ، فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۴۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی بھول کر کھا پی لے ۔ پس اس کو اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے ۔ بے شک اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے'' ۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۴۴ : وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ : "اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ

۱۲۴۴: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وضو کے متعلق بتلائیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وضو کو مکمل طور پر کرو اور انگلیوں

الْاَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

کے درمیان خلال کرو اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو مگر یہ کہ تم روزہ سے ہو"۔ (ابوداوُد/ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٤٥: وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو (کبھی) اس حالت میں فجر کا وقت آجاتا کہ بیوی کے ساتھ ہمبستری کی وجہ سے جنابت کی حالت میں ہوتے۔ پھر بعد میں غسل فرماتے کہ روزہ رکھے ہوئے ہوتے۔ (بخاری و مسلم)

١٢٤٦: وَعَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتَا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۴۶: حضرت عائشہ اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آپؐ خواب کے بغیر جنابت سے ہوتے۔ پھر روزہ رکھ لیتے۔ (اور بعد میں غسل فرماتے)...... (بخاری و مسلم)

٢٢٥: بَابُ بَيَانِ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ وَشَعْبَانَ وَالْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

باب: محرم و شعبان اور حرمت والے مہینوں کے روزے کی فضیلت

١٢٤٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: "اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ: شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور افضل تر نماز فرائض کے بعد تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم)

١٢٤٨: وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے کہ شعبان میں رکھتے۔ آپؐ تمام شعبان روزے رکھتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ تھوڑے دنوں کے سوا پورا شعبان روزے رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

١٢٤٩: وَعَنْ مُجِيْبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ اَبِيْهَا اَوْ عَمِّهَا اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ انْطَلَقَ فَاَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ ـ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهٗ وَهَيْئَتُهٗ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَعْرِفُنِيْ؟ قَالَ: "وَمَنْ اَنْتَ؟" قَالَ: اَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِيْ جِئْتُكَ عَامَ الْاَوَّلِ ـ قَالَ: "فَمَا غَيَّرَكَ وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ

۱۲۴۹: حضرت مجیبہ باہلیہ اپنے والد اور چچا سے روایت کرتی ہے کہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر واپس چلے آئے۔ پھر ایک سال گزرنے کے بعد آپؐ کی خدمت میں آئے تو ان کی حالت بدلی ہوئی تھی، پس کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ مجھے نہیں پہچانتے؟ آپؐ نے فرمایا: "تو کون ہے؟ اس نے کہا۔ میں وہی باہلی ہوں جو آپؐ کی خدمت میں گزشتہ سال آیا۔

الْهَيْئَةِ" قَالَ : مَا اَكَلْتُ طَعَامًا مُنْذُ فَارَقْتُكَ اِلَّا بِلَيْلٍ- فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "عَذَّبْتَ نَفْسَكَ!" ثُمَّ قَالَ : "صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَيَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ" قَالَ: "زِدْنِيْ فَاِنَّ بِيْ قُوَّةً" قَالَ : "صُمْ يَوْمَيْنِ" قَالَ : زِدْنِيْ قَالَ : "صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ" قَالَ : زِدْنِيْ - قَالَ : "صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ" وَقَالَ بِاَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَضَمَّهَا ثُمَّ اَرْسَلَهَا ـ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

"شَهْرُ الصَّبْرِ" :رَمَضَانُ۔

آپؐ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے بدل دیا۔ تیری بہت اچھی صحت تھی۔ اس نے کہا میں جب سے آپؐ سے جدا ہوا میں نے کھانا نہیں کھایا مگر رات ہی کو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'تو نے اپنے آپؐ کو تکلیف دی۔ پھر فرمایا: ''تو صبر کے مہینے کے روزے رکھ اور ہر مہینے میں سے ایک۔ اس نے کہا اس میں کچھ اضافہ فرمائیں کیونکہ مجھ میں ہمت ہے۔ آپؐ نے فرمایا: حرمت والے مہینوں میں بعض دنوں کے روزے رکھو اور چھوڑ دو۔ پھر حرمت والے مہینوں کے بعض دنوں کے روزے رکھو اور چھوڑ دو۔ پھر حرمت والے مہینے کے بعض دنوں میں روزے رکھو اور پھر چھوڑ دو اور اپنی تین انگلیوں کو ملایا اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد)

"شَهْرُ الصَّبْرِ" :رمضان المبارک۔

٢٢٦ :بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهٖ فِي الْعَشْرِ الْاُوَلِ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ

بَاب: ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں روزے کی فضیلت

١٢٥٠ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ" يَعْنِيْ اَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

١٢٥٠: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' کوئی ایسے دن نہیں کہ عمل صالح جن میں اتنا اللہ تعالیٰ کو پسند اور محبوب ہو جتنا ان دنوں میں یعنی عشرہ ذی الحجہ میں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ اور نہ جہاد فی سبیل اللہ۔ آپؐ نے فرمایا' ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی مگر وہ نمازی جو اپنی جان اور مال لے کر نکلے۔ پھر اس میں کوئی چیز واپس نہیں لایا۔ (یعنی شہید ہوا یہ یقیناً سب سے افضل ہے)

٢٢٧ :بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَآءَ وَتَاسُوْعَآءَ

بَاب: یوم عرفہ عاشوراء اور نویں محرم کے روزے کی فضیلت

١٢٥١ :عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ : "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٢٥١: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا:'' وہ گزشتہ اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے''۔ (مسلم)

١٢٥٢ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۵۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

١٢٥٣ : وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءِ فَقَالَ : "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۵۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک سال گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہے''۔ (مسلم)

١٢٥٤ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۵۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو میں ضرور نویں محرم کا روزہ رکھوں گا۔'' (مسلم)

٢٢٨ : بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ

باب: شوال کے چھ روزوں کا استحباب

١٢٥٥ : عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۵۵: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے۔ پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھ لئے تو اس نے گویا ہمیشہ روزے رکھے۔ (مسلم)

٢٢٩ : بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

باب: سوموار اور جمعرات کے روزے کا استحباب

١٢٥٦ : عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ : "ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۵۶: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری پیدائش ہوئی اور اسی دن نبوت ملی اور اس دن وحی اتری۔ (مسلم)

١٢٥٧ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَآئِمٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِغَيْرِ ذِكْرِ

۱۲۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں۔ پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش ہو کہ میں روزے سے ہوں۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

صَوْمٍ۔

مسلم نے روایت کیا مگر روزے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۵۸ :وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ ' رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۲۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کے روزے کو بڑے اہتمام سے رکھتے تھے۔(ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۲۳۰ :بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب: ہر مہینے میں تین دن کے روزے کا استحباب

وَالْاَفْضَلُ صَوْمُهَا فِيْ اَيَّامِ الْبِيْضِ وَهِيَ الثَّالِثُ عَشَرَ وَالرَّابِعُ عَشَرَ وَالْخَامِسُ عَشَرَ- وَقِيْلَ الثَّانِيْ عَشَرَ وَالثَّالِثُ عَشَرَ وَالرَّابِعُ عَشَرَ وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ:

افضل یہ ہے کہ ایامِ بیض کے تین روزے (اور وہ تیرہ' چودہ اور پندرہ ہے) رکھے جائیں۔

بعض نے کہا بارہ' تیرہ اور چودہ مگر صحیح اور مشہور پہلا قول ہے۔

۱۲۵۹ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِثَلَاثٍ :صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ' وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى ' وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔(۱۱) ہر مہینے میں تین روزے رکھنا' (۲) چاشت کی دو رکعتیں' (۳) سونے سے پہلے وتر ادا کیا کروں۔(بخاری و مسلم)

۱۲۶۰ :وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ ﷺ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ : بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ' وَصَلٰوةِ الضُّحٰى' وَبِاَنْ لَّا اَنَامَ حَتّٰى اُوْتِرَ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۶۰: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی جن کو میں ہرگز نہیں چھوڑں گا:

(۱) ہر مہینے میں تین دن کے روزے' (۲) چاشت کی نماز' (۳) سونے سے پہلے وتر ادا کروں۔(مسلم)

۱۲۶۱ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۶۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنا ایسا ہے گویا اس نے سارا سال روزے رکھے''۔(بخاری و مسلم)

۱۲۶۲ : وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ؟ قَالَتْ:نَعَمْ۔

۱۲۶۲: حضرت معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا۔کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا:جی ہاں۔پھر میں نے

فَقُلْتُ :مِنْ اَيِّ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ؟ قَالَتْ :لَمْ يَكُنْ يُبَالِىْ مِنْ اَيِّ الشَّهْرِ يَصُوْمُ ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کہا آپ کون سے مہینے کے روزے رکھتے ؟ جواب میں فرمایا۔ کہ اس بات کی کوئی پرواہ نہ تھی کہ کون سے مہینے کے آپ روزے رکھ رہے ہیں۔ (مسلم)

۱۲۶۳ :وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۲۶۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو ہر ماہ میں تین روزے رکھنا چاہے تو تیرہ' چودہ' پندرہ کا روزہ رکھ۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۲٦٤ :وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا بِصِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ : ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ' رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۱۲۶۴: حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایام بیض کے روزوں کا حکم فرماتے اور وہ تیرہ' چودہ' پندرہ ہیں۔

(ابوداؤد)

۱۲٦٥ :وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِىْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ ' رَوَاهُ النَّسَآئِىُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۱۲۶۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے سفر و حضر میں نہ چھوڑتے تھے۔ (نسائی)

صحیح سند۔

۲۳۱ :بَابُ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَآئِمًا وَّفَضْلِ الصَّآئِمِ الَّذِىْ يُؤْكَلُ عِنْدَهٗ وَدُعَآءِ الْاٰكِلِ لِلْمَاْكُوْلِ عِنْدَهٗ

بَاب: جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرایا' اور اس روزہ دار کی فضیلت جس کے پاس کھایا جائے اور کھانے والے کی اس کے حق میں دُعا جس کے پاس کھایا جائے

۱۲٦٦ :عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ:"مَنْ فَطَّرَ صَآئِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّآئِمِ شَىْءٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۶۶: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا' اس کو اس کے برابر اجر ملے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کا اجر کچھ بھی کم ہو۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲٦٧ :وَعَنْ اُمِّ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ :"كُلِىْ" فَقَالَتْ :اِنِّىْ صَآئِمَةٌ

۱۲۶۷: حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم بھی کھاؤ۔'' میں نے کہا میں

، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمَلَآئِکَةُ اِذَا اُکِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یَفْرُغُوْا" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ- وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

روزے سے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ دار کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں جب اس کے پاس کھایا جائے۔ یہاں تک کہ وہ کھانے سے فارغ ہوں۔ (ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۶۸ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَآءَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَآءَ بِخُبْزٍ وَّزَیْتٍ فَاَکَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ ، وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَآئِکَةُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔

۱۲۶۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔ انہوں نے آپؐ کی خدمت میں زیتون اور روٹی پیش کی۔ پس آپؐ نے اس میں سے کھایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: ''تمہارے ہاں روزہ دار روزہ افطار کریں اور تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں''۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

کتاب الاعتکاف

۱۲۶۹ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ – مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۲۶۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۷۰ :وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۲۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آپؐ نے وفات پائی۔ پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی اعتکاف کیا۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۷۱ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ یَعْتَکِفُ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ اَیَّامٍ ، فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ اعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ یَوْمًا" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۲۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف فرماتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دنوں کا اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

کتاب الحج

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ﴾ [آل عمران:۹۷]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کا حق لوگوں کے ذمہ اس کے گھر کا حج ہے' جو ان میں سے اس کی طرف راستہ کی طاقت رکھتا ہو اور جس نے کفر (انکار) کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہیں''۔ (آل عمران)

۱۲۷۲ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ

۱۲۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ : شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ، وَحَجِّ الْبَيْتِ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے: (۱) اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں' (۲) نماز قائم کرنا' (۳) زکوۃ ادا کرنا' (۴) بیت اللہ کا حج کرنا' (۵) رمضان کے روزے رکھنا''۔ (متفق علیہ)

۱۲۷۳ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا" فَقَالَ رَجُلٌ : "اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا -- فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ" ثُمَّ قَالَ: "ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔ پس تم حج کرو۔ اس پر ایک آدمی نے کہا کیا ہر سال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس نے یہ سوال تین مرتبہ دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں نعم کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا اور تم طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: ''جو بات میں چھوڑ دوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (سوال نہ کرو) بلاشبہ تم سے پہلے لوگ کثرتِ سوال اور اپنے انبیاء علیہم السلام سے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس کو حتی الامکان انجام دو اور جب کسی بات سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔'' (مسلم)

۱۲۷٤ : وَعَنْهُ قَالَ : سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : "اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" قِيْلَ : ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ : "الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قِيْلَ : ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ : "حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"اَلْمَبْرُوْرُ" هُوَ الَّذِیْ لَا يَرْتَكِبُ صَاحِبُهٗ فِيْهِ مَعْصِيَةً۔

۱۲۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان۔'' پھر کہا گیا۔ اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد۔'' سوال کیا گیا پھر کون سا؟ فرمایا: ''مقبول حج۔'' (بخاری ومسلم)

"اَلْمَبْرُوْرُ" : وہ حج جس میں حج کرنے والا کسی معصیت کا ارتکاب نہ کرے۔

۱۲۷٥ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۷۵: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں: ''جس نے حج کیا اور اس نے کوئی فحش گوئی اور فسق و فجور نہ کیا تو وہ اس طرح لوٹا جیسے کہ آج ہی اسکی ماں نے اسکو جنم دیا۔'' (بخاری ومسلم)

۱۲۷٦ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا ،

۱۲۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان والے

وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

گناہوں کو مٹانے والا ہے اور حج مبرور کا بدلہ تو سوائے جنت کے اور کوئی چیز نہیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۷۷ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ؟ فَقَالَ : "لٰكِنَّ اَفْضَلُ الْجِهَادِ :حَجٌّ مَبْرُوْرٌ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۲۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو افضل ترین خیال کرتی ہیں۔ کیا ہم جہاد نہ کریں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افضل جہاد حج مبرور ہے''۔ (بخاری)

۱۲۷۸ : وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَا مِنْ يَّوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۲۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایسا دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ اتنے بندوں کو آگ سے آزاد فرماتے ہیں۔ جتنے اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن فرماتا ہے''۔ (مسلم)

۱۲۷۹ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً - اَوْ حَجَّةً مَّعِيَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۷۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۸۰ : وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ : "نَعَمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۲۸۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر فرائض میں سے فریضۂ حج نے میرے باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا ہے۔ وہ سواری پر سوار ہونے کے قابل نہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (بخاری و مسلم)

۱۲۸۱ : وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ، وَلَا الْعُمْرَةَ، وَلَا الظَّعْنَ قَالَ : "حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۸۱: حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں۔ وہ حج کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ عمرہ کرسکتے ہیں نہ ہی سواری پر سفر کرسکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے والد کی طرف سے حج کرو اور عمرہ بھی کرو''۔ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۲ : وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : "حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۲۸۲: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا جبکہ میری عمر سات سال تھی۔ (بخاری)

۱۲۸۳ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۲۸۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَقِیَ رَکْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ: "مَنِ الْقَوْمِ؟" قَالُوا: الْمُسْلِمُوْنَ قَالُوْا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ "رَسُوْلُ اللّٰهِ" فَرَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِیًّا فَقَالَتْ: اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: "نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اکرم ﷺ مقامِ روحاء میں ایک قافلے کو ملے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم کون ہو؟'' انہوں نے کہا مسلمان ہیں۔ انہوں نے پوچھا آپؐ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس وقت ایک عورت نے ان میں سے ایک بچے کو بلند کر کے پوچھا کیا اس کا حج ہے۔؟ فرمایا جی ہاں اور اجر تمہیں ملے گا۔ (مسلم)

۱۲۸۴ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَجَّ عَلٰی رَحْلٍ وَّکَانَتْ زَامِلَتَهٗ - رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۲۸۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کجاوہ پر حج کیا اور یہی آپؐ کی سواری تھی۔ (بخاری)

۱۲۸۵ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَتْ عُکَاظُ، وَمَجَنَّةُ، وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَتَاَثَّمُوْا اَنْ یَّتَّجِرُوْا فِی الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ فِیْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ، رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۲۸۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عکاظ' مجنۃ' ذوالمجاز یہ جاہلیت کے زمانہ میں بازار لگتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حج کے ایام میں تجارت کو گناہ خیال کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ فِیْ......﴾ کہ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو یعنی مواسم حج۔ (بخاری)

کتاب الجهاد

۲۴۳ :بَاب فَضْلِ الْجِهَادِ

باب: جہاد کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّةً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّةً وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ﴾ [التوبة:۳٦] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ کُرْهٌ لَّکُمْ، وَعَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ، وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ، وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة:۲۱٦] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ [التوبة:۱۱۱] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم تمام مشرکین سے قتال کرو جس طرح وہ تم سے پورے (اکٹھے) لڑتے ہیں اور یقین کرلو بے شک اللہ تقویٰ والوں کے ساتھ ہے۔ (التوبہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم پر لڑائی فرض ہے۔ حالانکہ وہ تمہیں ناپسند ہے۔ ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔ (البقرہ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم اللہ کی راہ میں نکلو خواہ تم ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور جانوں سے اس کی راہ میں جہاد کرو۔ (التوبہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے ان کی جانیں اور مال خرید لئے' اس طرح کہ اس کے بدلے میں ان

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ ، وَالْقُرْآنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ، وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبة:۱۲] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ، وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [النساء:۹۵] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ؟ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ، ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ، وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الصف:۱۰-۱۳]

کے لئے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ یہ وعدہ سچا کیا گیا ہے تورات اور انجیل اور قرآن میں۔کون ہے جو اپنے وعدے کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ پورا کرنے والا ہو۔ پس تم اپنے اس سودے پر جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔خوش ہو جاؤ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔(التوبہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ مؤمن جو بغیر عذر کے گھر میں بیٹھ رہنے والے ہیں وہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے ہیں۔ دونوں برابر نہیں۔ ان کو بیٹھے رہنے والوں پر درجہ حاصل ہے۔سب سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور مجاہدین کو بیٹھے رہنے والوں پر بڑے اجر کے لحاظ سے فضیلت دی اور اپنی طرف سے درجات' بخشش' رحمت بھی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربان ہیں۔(النساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دینے والی ہو؟ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے ہو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل فرمائے گا۔جن کے نیچے نہریں چل رہی ہیں اور ہمیشہ کی جنتوں میں پاکیزہ مکانات' یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور دوسری چیز جس کو تم پسند کرتے ہو' وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور قریبی فتح ہے اور ایمان والوں کو آپ خوشخبری دے دیں۔

(الصف)

وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ.

آیات اس سلسلے میں بہت معروف ہیں۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فِيْ فَضْلِ الْجِهَادِ فَاَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَرَ فَمِنْ ذٰلِكَ.

جہاد کی فضیلت میں احادیث بھی شمار سے باہر ہیں۔

۱۲۸۶ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ "اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" قِيْلَ :ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ :

۱۲۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟

"اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" قِیْلَ :ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا''۔ پوچھا گیا' پھر کیا؟ فرمایا: ''حج مبرور''۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۸۷ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی؟ قَالَ :"اَلصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا" قُلْتُ :ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ :"بِرُّ الْوَالِدَیْنِ" قُلْتُ : ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ :"اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۲۸۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''وقت پر نماز ادا کرنا۔'' میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: '' ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔'' میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (بخاری ومسلم)

۱۲۸۸ : وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : "اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۲۸۸: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (بخاری ومسلم)

۱۲۸۹ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۲۸۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح سویرے تھوڑی دیر اللہ کی راہ میں جانا یا شام کے وقت تھوڑی دیر اللہ کی راہ میں جانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۱۲۹۰ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :اَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : مُؤْمِنٌ یُّجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ :ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ :ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ اللّٰهَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۲۹۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ''وہ مؤمن جو اپنے نفس اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا پھر کون؟ فرمایا: ''وہ مؤمن جو کسی پہاڑ کی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرتا ہوا اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنے والا ہو''۔ (بخاری ومسلم)

۱۲۹۱ :وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا' وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِکُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا وَالرَّوْحَةُ یَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَوِ الْغَدْوَةُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا" مُتَّفَقٌ

۱۲۹۱: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا' دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے اور شام کو تھوڑی دیر اللہ کی راہ میں چلنا یا صبح کے وقت تھوڑی دیر چلنا' دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اُس سب سے بہتر ہے''۔

عَلَيْهِ.

(بخاری ومسلم)

۱۲۹۲ : وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهِ، وَاِنْ مَّاتَ فِيْهِ اُجْرِيَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَاَمِنَ الْفَتَّانَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۹۲: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''ایک دن رات اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے اور ان کے قیام سے بہتر ہے اور اگر اس کو اسی راستہ میں موت آ گئی تو اس کے عمل کو جاری کر دیا جائے گا جو وہ کرتا تھا اور اس کا (جنت کا) رزق جاری کر دیا جائے گا اور وہ فتنہ (قبر) سے محفوظ کر دیا جائے گا۔'' (مسلم)

۱۲۹۳ : وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ اِلَّا الْمُرَابِطَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنَمّٰى لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيُؤَمَّنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۹۳: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر میت کے عمل کو مہر لگا کر بند کر دیا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والا۔ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور قبر کی آزمائش سے اس کو محفوظ کر دیا جائے گا''۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹٤ : وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۹۴: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا اس کے علاوہ دوسری جگہ میں ایک ہزار دن پہرہ دینے سے بہتر ہے۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹٥ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِيْ وَاِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ فَهُوَ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَنْزِلِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ، اَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كُلِمَ : لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ، وَرِيْحُهُ رِيْحُ مِسْكٍ – وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى

۱۲۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی ذمہ داری لے لیتا ہے جو فقط اس کی راہ میں جہاد کے نکلا اور رسولوں پر ایمان اور ان کی تصدیق ہی۔ وہ میری ضمان میں ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں یا اس کے اس مکان پر واپس لوٹاؤں جہاں سے وہ نکلا اس اجر یا غنیمت کے ساتھ جو اس نے پایا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو زخم اٹھایا وہ قیامت کے دن اسی حالت میں آئے گا۔ جس حالت میں زخم ہوا۔ اس کا ظاہری رنگ تو خون جیسا ہو گا' مگر اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ اگر مسلمانوں پر گراں نہ ہوتا تو میں کسی ایک سریہ سے بھی کبھی پیچھے نہ

الْمُسْلِمِیْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَلٰكِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا یَجِدُوْنَ سَعَةً وَّیَشُقُّ عَلَیْهِمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ - وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اَغْزُوَفَاُقْتَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَرَوَی الْبُخَارِیُّ بَعْضَهٗ۔

"الْکَلْمُ" اَلْجُرْحُ۔

رہتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے لیکن میں ان کے لئے سواری کی گنجائش نہیں رکھتا اور ان کے پاس اتنی گنجائش ہے اور لوگوں پر یہ بات گراں گزرتی ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں۔ پھر جہاد کروں، پس قتل کیا جاؤں، پھر جہاد کروں یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں۔ مسلم، بخاری سے کچھ حصہ روایت کیا۔

الْکَلْمُ :زخم۔

۱۲۹٦ :وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَا مِنْ مَّکْلُوْمٍ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَكَلْمُهٗ یَدْمِیْ :اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّیْحُ رِیْحُ مِسْكٍ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۲۹٦: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ کی راہ میں زخم کھانے والا ہوگا وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون ٹپک رہا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۹۷ :وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ :"مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ : لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُهَا كَالْمِسْكِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ :حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۱۲۹۷: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی دیر جہاد کیا جتنا اونٹنی کو دوبارہ دوہنے کا وقفہ ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا یا اس کو خراش آئی تو وہ قیامت کے دن زیادہ گہری ہو کر آئے گی۔ اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۲۹۸ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِیْهِ عُیَیْنَةٌ مِّنْ مَّآءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِیْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ سَبْعِیْنَ عَامًا، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَیُدْخِلَكُمْ

۱۲۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک کا گزر ایک گھاٹی کے پاس سے ہوا جہاں میٹھے پانی کا چشمہ تھا۔ وہ ان کو پسند آیا تو کہنے لگے اگر میں لوگوں سے الگ ہو کر یہاں قیام کرلوں تو مناسب ہے مگر جب تک رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں اس وقت تک ایسا نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''تم ایسا مت کرو۔ تمہارا اللہ کی راہ میں اقامت اختیار کرنا، تمہارے اپنے گھر میں ستر سال کی نمازوں سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے اور تمہیں جنت میں داخل

الْجَنَّةَ؟ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

"وَالْفُوَاقُ" :مَا بَيْنَ الْحَلْبَتَيْنِ۔

فرما دے؟ تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے اللہ کی راہ میں اتنا جہاد کیا جتنی دیر میں اونٹنی کو دوبارہ دوھا جاتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

الْفُوَاقُ :دومرتبہ دوہنے کے درمیان وقفہ

۱۲۹۹ : وَعَنْهُ قَالَ قِيْلَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ : "لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ" فَاَعَادُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ : "لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ" ثُمَّ قَالَ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ :مِنْ صَلٰوةٍ ، وَلَا صِيَامٍ ، حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ : اَنَّ رَجُلًا قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ : "لَا اَجِدُهُ" ثُمَّ قَالَ : هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ ، وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ؟" فَقَالَ : وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ؟

۱۲۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ جہاد کے برابر کون سی چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے''۔ انہوں نے سوال کو دو تین مرتبہ لوٹایا تو آپؐ نے ہر مرتبہ فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔'' پھر فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار' شب خیز' اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرنے والے کی ہے جو نماز' روزے سے تھکتا نہیں۔ یہاں تک کہ وہ مجاہد فی سبیل اللہ واپس گھر لوٹے''۔ (بخاری و مسلم) یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

بخاری ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا عمل بتلائیں جو جہاد کے برابر ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ''میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا۔ پھر آپؐ نے فرمایا:'' کیا تم طاقت رکھتے ہو کہ مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو تُو اپنی مسجد میں داخل ہو کر قیام کرے اور اس سے نہ تھکے اور روزہ رکھے اور افطار نہ کرے۔ اس نے کہا کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟۔

۱۳۰۰ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلٰى مَتْنِهٖ يَبْتَغِي الْقَتْلَ اَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ اَوْ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذَا الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۰۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''لوگوں میں سب سے بہتر زندگی والا وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں تھامنے والا ہو۔ جب بھی کوئی جنگی آواز یا گھبراہٹ آمیز آواز سنتا ہے تو اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر اڑنے لگتا ہے اور موت یا قتل کے مقامات کو تلاش کرتا ہے یا پھر وہ آدمی جو کچھ بکریاں لے کر یا ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں جائے۔ اقامت اختیار کرتا ہے' نماز قائم کرتا ہے' زکوٰۃ ادا کرتا ہے' اپنے رب کی عبادت میں موت آنے تک مصروف و مشغول رہتا ہے اور لوگوں کے ساتھ اس کا صرف خیر و بھلائی کا ہی تعلق ہے۔ (مسلم)

۱۳۰۱ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۳۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد میں سو درجات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ ہر دو درجات میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے'' ۔(بخاری)

۱۳۰۲ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ" فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ : اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : "وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" قَالَ : وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۰۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے' اسلام کے دین ہونے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی'' اس پر ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعجب ہوا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کا اعادہ فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اعادہ فرما دیا۔ پھر فرمایا: ''دوسری چیز جس سے اللہ تعالیٰ بندے کے درجات سو گنا جنت میں بڑھا دیتے ہیں حالانکہ دو درجات میں آسمان وزمین کے برابر فاصلہ ہے۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد' اللہ کی راہ میں جہاد۔'' (مسلم)

۱۳۰۳ : وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ" فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ : يَا اَبَا مُوْسٰى آاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ : نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ : اِقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ" ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۰۳: حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ جب کہ وہ دشمن کے سامنے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے نیچے ہیں'' اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا' جس کی ظاہری حالت پراگندہ تھی' اس نے کہا اے ابو موسیٰ کیا تم نے واقعی رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پس وہ اپنے دوستوں کے پاس لوٹ کر گیا اور کہا میں تمہیں آخری سلام کہتا ہوں اور پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چل دیا اور دشمن پر اس سے حملہ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ خود شہید ہو گیا۔ (مسلم)

۱۳۰۴ : وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ

۱۳۰۴: حضرت ابو عبس عبد الرحمٰن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ کی راہ میں ایک بندے کے قدم غبار آلود ہوں اور اس کو جہنم کی آگ چھو

النَّارُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

لے''۔(بخاری)

۱۳۰۵ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ ، وَلَا یَجْتَمِعُ عَلٰی عَبْدٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَال :حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۳۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''وہ آدمی آگ میں داخل نہیں ہوسکتا جو اللہ کے خوف سے رویا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے۔ایک بندے پر دو باتیں جمع نہیں ہوسکتیں۔اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں''۔(ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۰۶ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ :"عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ :عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ، وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ " رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ :حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۱۳۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:''دو آنکھیں ایسی ہیں جن کو آگ نہیں چھوئے گی:ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری''۔(ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۰۷ :وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا ، وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۳۰۷: حضرت زید بن خالدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس نے کسی غازی کو اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے سامان دیا گویا اس نے خود غزوہ کیا اور جو آدمی کسی غازی کے اہل وعیال پر بھلائی کے ساتھ نگران رہا اس نے بھی یقیناً جہاد کیا''۔(بخاری ومسلم)

۱۳۰۸ :وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنِیْحَةُ خَادِمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ " رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۳۰۸ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :''صدقات میں سب سے افضل صدقہ اللہ کی راہ میں سایہ کے لئے خیمہ دینا اور اللہ کی راہ میں کوئی خادم عنایت کرنا ہے یا پھر جوان اونٹنی کو اللہ کی راہ میں دینا ہے''۔(ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۹ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فَتًی مِنْ اَسْلَمَ قَالَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْغَزْوَ وَلَیْسَ مَعِیَ مَا اَتَجَهَّزُ بِهٖ قَالَ : "ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ کَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ" فَاَتَاهُ فَقَالَ :اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُ : اَعْطِنِی الَّذِیْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ قَالَ :یَا فُلَانَةُ

۱۳۰۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس سامانِ جہاد نہیں۔فرمایا تو فلاں کے پاس جا اس نے جہاد کا سامان تیار کیا پھر بیمار ہوگیا۔چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اور کہا بے شک اللہ کے رسول تمہیں سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں وہ سامان مجھے دے دو جو تم نے جہاد کے لئے تیار کیا اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ اے فلانی اس کو وہ

اَعْطِهِ الَّذِیْ کُنْتُ تَجَهَّزْتُ بِهٖ ' وَلَا تَحْبِسِیْ مِنْهُ شَیْئًا فَوَ اللّٰهِ لَا تَحْبِسِیْنَ مِنْهُ شَیْئًا فَیُبَارَکَ لَکَ فِیْهِ – رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

سارا سامان دے دو جو میں نے جہاد کے لئے تیار کیا تھا اور اس میں سے کچھ بھی روک نہ رکھنا۔ اللہ کی قسم تو اس میں سے کوئی چیز بھی روک کر نہ رکھنا پس تمہیں اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔ (مسلم)

۱۳۱۰ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اِلٰی بَنِیْ لَحْیَانَ فَقَالَ ؛ "لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَهُمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ : "لِیَخْرُجْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ " ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: "اَیُّکُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَیْرٍ کَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ"۔

۱۳۱۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک دستہ بھیجا اور فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک جائے اور اجر دونوں میں مشترک ہو گا۔ (مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک نکلے۔ پھر بیٹھنے والے کو کہا جو تم میں سے نکلنے والے کے اہل و عیال کی بھلائی سے نگرانی کرے گا تو اس کو نکلنے والے کے اجر کے برابر آدھا ملے گا۔

۱۳۱۱ :وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِیْدِ فَقَالَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ؟ فَقَالَ :"اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ– وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ۔

۱۳۱۱: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی جنگی ہتھیاروں سے ڈھکا ہوا آیا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا میں قتال کروں یا اسلام لاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام لاؤ پھر لڑو''۔ پس وہ اسلام لے آیا اور پھر اس نے قتال کیا۔ یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے عمل تھوڑا سا کیا اور اجر بہت زیادہ پالیا''۔ (بخاری و مسلم) یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

۱۳۱۲ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "مَا اَحَدٌ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَهٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّهِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ 'لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَةِ" وَفِیْ رِوَایَةٍ "لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۳۱۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جو جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا کی طرف لوٹنے کی تمنا کرے خواہ اس کو ساری زمین پر جو کچھ ہے وہ دے دیا جائے مگر شہید تمنا کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف لوٹ جائے پھر دس مرتبہ قتل ہو۔ اس اعزاز کی وجہ سے جو شہادت پر اس نے دیکھا اور ایک روایت میں ہے اس لئے کہ وہ شہادت کی بزرگی دیکھے گا''۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۱۳ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "یَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِیْدِ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۱۳ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ شہید کو ہر چیز معاف فرما دیں گے مگر قرضہ (معاف نہیں فرمائیں گے)''۔ (مسلم)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ : "اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُكَفِّرُ كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ"۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے' اللہ کی راہ میں شہادت قرضے کے علاوہ ہر چیز کا کفارہ بن جاتی ہے۔

۱۳۱۴ : وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِیْهِمْ فَذَكَرَ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ قُلْتَ؟ قَالَ : اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ ، مُحْتَسِبٌ ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ، اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۱۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ کا تذکرہ فرمایا کہ یہ اعمال میں سب سے افضل ہیں۔ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا یارسول اللہ کیا حکم ہے اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹا دیئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں اگر تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جائے اس حالت میں کہ تو جم کر لڑنے والا' ثواب کی امید رکھنے والا' آگے بڑھنے والا نہ کہ پیچھے ہٹنے والا ہو۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا تو نے کیا سوال کیا؟ اس نے عرض کیا: کیا حکم ہے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ مٹا دیئے جائیں گے؟ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جی ہاں جب کہ تو صبر کرنے والا' ثواب کا امیدوار' اقدام (خالص نیت سے لڑنا) کرنے والا ہو' نہ کہ پیٹھ پھیرنے والا مگر قرضہ (معاف نہیں ہوگا) پس جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ بتلایا۔ (مسلم)

۱۳۱۵ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَجُلٌ :اَیْنَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ : "فِی الْجَنَّةِ" فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ كُنَّ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۱۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا۔ اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں'' چنانچہ اس نے وہ کھجوریں پھینک دیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں۔ پھر کفار سے لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

۱۳۱٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِكِیْنَ اِلٰی بَدْرٍ وَجَآءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا یُقْدِمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلٰی شَیْءٍ حَتّٰی اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ" فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ یَقُوْلُ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

۱۳۱٦: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چلے۔ یہاں تک کہ بدر میں مشرکین سے پہلے پہنچ گئے اور مشرکین آئے۔ (بعد میں) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کوئی شخص کسی چیز میں کوئی قدم نہ اٹھائے جب تک کہ میں نہ کروں یا کہوں۔'' چنانچہ مشرکین قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اٹھو اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے۔عمیر بن ہمام کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' انہوں نے کہا خوب خوب! اس پر آپ

وَالْاَرْضُ؟ قَالَ: "نَعَمْ"، قَالَ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَآءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ: "فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا" فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"اَلْقَرَنُ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّآءِ: هُوَ جَعْبَةُ النُّشَّابِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں اس خوب خوب کی بات پر کس نے آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم اس میں اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ میں جنت والوں میں سے ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تو جنت والوں میں سے ہے پھر انہوں نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالی اور انہیں کھانے لگے پھر کہا اگر میں زندہ رہوں تو ان کھجوروں کے کھانے تک بے شک یہ تو بڑی لمبی زندگی ہے! پس انہوں نے اپنے پاس جو کھجوریں تھی' انہیں پھینک دیا پھر کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ (مسلم)

اَلْقَرَنُ: تیر رکھنے کا فیصلہ۔

۱۳۱۷: وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَا الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ، وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بِاللَّيْلِ: يَتَعَلَّمُوْنَ وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَآءِ فَيَضَعُوْنَهٗ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهٗ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَآءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا وَاَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ

۱۳۱۷: حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ کچھ لوگ ہمارے ساتھ بھیج دیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ آپؐ نے ان کی طرف ستر انصاری بھیجے جن کا لقب قراء تھا۔ ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے یہ سب لوگ دن کو قرآن مجید پڑھتے' رات کو اس کا ورد کرتے اور سیکھتے سکھاتے' دن کے وقت میں پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں کاٹ کر ان کو فروخت کر کے اس کے بدلے میں اہل صفہ کے لئے اور فقراء کے لئے کھانا خریدتے۔ پس رسول اللہؐ نے ان کو بھیج دیا پھر لے جانے والے ان کے دشمن ہو گئے اور ان کو اصل مقام تک پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دیا۔ (انہوں نے قتل سے پہلے) دعا کی اے اللہ! ہماری طرف سے اپنے پیغمبر کو یہ بات پہنچا دے کہ ہماری ملاقات ہو گئی اور ہم اس سے راضی ہو گئے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا۔ ایک آدمی حضرت انس کے ماموں حرام پر پیچھے سے حملہ آور ہوا اور ان کو اس طرح نیزہ مارا کہ ان کے آر پار ہو گیا اس پر حضرت حرام نے کہا: رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمہارے بھائیوں کو قتل کر دیا گیا اور انہوں نے یہ کہا اے اللہ! ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ بات پہنچا دے کہ ہم اپنے رب کو مل گئے ہیں وہ ہم پر راضی ہو گیا اور ہم اس پر راضی ہو گئے۔ (بخاری

مُسْلِمٍ۔

وسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

۱۳۱۸ : وَعَنْهُ قَالَ : غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ ، لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهُ وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ الْمُشْرِكِيْنَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ : يَا سَعْدُ ابْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ : فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ! قَالَ اَنَسٌ : فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ ، اَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهُ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهُ بِبَنَانِهٖ قَالَ اَنَسٌ : كُنَّا نَرٰى-اَوْ نَظُنُّ - اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ اِلٰى اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ الْمُجَاهَدَةِ۔

۱۳۱۸ : حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں حاضر نہ تھے۔ اس لئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس پہلی لڑائی سے جو آپؐ نے مشرکین کے خلاف لڑی غائب رہا۔ اگر اللہ نے مجھے مشرکین کے ساتھ لڑائی میں حاضری کا موقع دیا تو ضرور اللہ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتا ہوں۔ جب اُحد کا دن آیا اور مسلمان بکھر گئے تو انہوں نے کہا اے اللہ میں تیری بارگاہ میں معذرت کرتا ہوں جو انہوں نے کیا یعنی ان کے ساتھیوں نے اور تیری بارگاہ میں بے زاری کا اظہار کرتا ہوں اس سے جو انہوں نے کیا یعنی مشرکین نے۔ پھر آگے بڑھے تو ان کا سامنا سعد بن معاذ سے ہوگیا تو کہنے لگے اے سعد بن معاذ! ربّ نضر کی قسم جنت یہ ہے۔ بے شک میں اس کی خوشبو اُحد سے ادھر پا رہا ہوں۔ پس سعد فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ میں وہ نہ کر سکا جو انہوں نے کیا۔ انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے جسم پر اسّی سے کچھ زائد تلوار کے وار یا نیزے کے زخم یا تیر کے نشان پائے اور ہم نے ان کو اس حال میں پایا کہ وہ شہید ہو چکے اور مشرکین نے ان کا مثلہ کیا پس ان کو سوائے ان کی ہمشیرہ کے اور کسی نے نہ پہچانا۔ انہوں نے بھی انگلیوں کے پوروں سے ان کی پہچان کی۔ انس کہتے ہیں کہ ہمارا خیال یا گمان یہ تھا کہ یہ آیت ان کے اور ان ہی جیسے لوگوں کے بارے میں اُتری: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ ...... مُؤْمِنُوْنَ﴾ سے کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے اس وعدے کو پورا دیا جو اللہ تعالیٰ سے کیا۔ (بخاری و مسلم) باب مجاہدہ میں یہ روایت گزری۔

۱۳۱۹ : وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا : اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ" - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهُوَ بَعْضٌ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْهِ

۱۳۱۹ : حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے رات کو دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ وہ مجھے لے کر درخت پر چڑھے پھر مجھے انہوں نے ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو بہت خوبصورت اور اعلیٰ تھا کہ میں نے اس سے زیادہ شاندار گھر کبھی نہیں دیکھا۔ دونوں نے کہا یہ گھر شہداء کا ہے۔ (بخاری)

اَنْوَاعٌ مِّنَ الْعِلْمِ سَيَاْتِیْ فِیْ بَابِ تَحْرِيْمِ الْكَذِبِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہ طویل روایت کا حصہ ہے جس میں علم کی کئی قسمیں ہیں۔ وہ "بَابِ تَحْرِيْمِ الْكَذِبِ" میں ان شاء اللہ آئے گا۔

١٣٢٠ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَآءِ وَهِیَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ ' اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَةَ ' وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ ' فَاِنْ كَانَ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِی الْبُكَآءِ؟ فَقَالَ : "يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۳۲۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُم ربیع بنت براء' یہ حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں' خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حارثہ کے بارے نہیں بتلاتے۔ یہ حارثہ بدر میں شہید ہوئے تھے کہ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کروں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو پھر میں اس پر خوب روؤں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے حارثہ کی والدہ! بے شک جنت میں بہت سے باغات ہیں اور یقیناً تیرا بیٹا تو فردوسِ اعلیٰ میں پہنچ چکا''۔ (بخاری)

١٣٢١ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِیْءَ بِاَبِیْ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ ' فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ ' فَذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهٖ فَنَهَانِیْ قَوْمٌ - فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : "مَا زَالَتِ الْمَلَآئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد (عبداللہ) کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت پیش کیا گیا' اس حال میں کہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا' ان کو آپ کے سامنے رکھ دیا گیا تو میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا تو بعض لوگوں نے مجھے منع کیا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا فرشتے عبداللہ کو اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٢٢ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۲۲: حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سچی نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کی اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مقامات میں پہنچا دیں گے۔ خواہ وہ بستر پر فوت ہو''۔ (مسلم)

١٣٢٣ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سچائی سے شہادت طلب کی وہ اس کو دے دی جاتی ہے خواہ وہ شہادت نہ پائے''۔ (مسلم)

١٣٢٤ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ

۱۳۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید قتل سے اتنی (معمولی) تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے سے محسوس کرتا ہے''۔ (ترمذی)

حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

یہ حدیث حسن ہے۔

١٣٢٥ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِىْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِىْ لَقِىَ فِيْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِى النَّاسِ فَقَالَ : "اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ ، وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ ، فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ" ثُمَّ قَالَ : "اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَمُجْرِىَ السَّحَابِ ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۲۵ : حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی معرکہ میں جو دشمن کے ساتھ پیش آیا' سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرمایا۔ پھر خطبہ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ مگر جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور یقین سے جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: ''اے اللہ تو کتاب کا اتارنے والا' بادلوں کا چلانے والا' گروہوں کو شکست دینے والا ہے۔ دشمن کو ہزیمت دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما''۔ (بخاری و مسلم)

١٣٢٦ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ : الدُّعَآءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۳۲۶ : حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دُعائیں ایسی ہیں جو رد نہیں کی جاتیں: (۱) اذان کے وقت کی دعا۔ (۲) لڑائی کے وقت کی دعا جب کہ آپس میں رن پڑ (یعنی دونوں فریقوں کے درمیان لڑائی شروع ہو چکی ہو) چکا ہو''۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١٣٢٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا غَزَا قَالَ : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِىْ وَنَصِيْرِىْ ، بِكَ اَحُوْلُ ، وَبِكَ اَصُوْلُ ، وَبِكَ اُقَاتِلُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۳۲۷ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو یوں دعا کرتے: ''اے اللہ تو ہی میرا بازو اور مددگار ہے' تیری مدد سے میں پھرتا اور تیری معاونت سے حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ دشمن سے لڑتا ہوں''۔ (ابوداؤد' ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٣٢٨ : وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ : "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۳۲۸ : حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی قوم سے خطرہ محسوس فرماتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ ہم آپ کو ان کا مدمقابل قرار دیتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں''۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١٣٢٩ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِىْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۲۹ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی قیامت تک کے لئے باندھ دی گئی ہے''۔ (بخاری و مسلم)

١٣٣٠ : وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ : اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۳۰: حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' قیامت تک کے لئے بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں میں باندھ دی گئیں ہیں یعنی اجر (ثواب) اور (مال) غنیمت''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٣١ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، اِيْمَانًا بِاللّٰهِ ، وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ ، وَرِيَّهٗ ، وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۳۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی ذات پر یقین کرتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا۔ پس اس کا سیراب ہونا اور اس کی گھاس اور گوبر اور پیشاب قیامت کے دن اس کے میزان عمل میں ہوگی''۔ (بخاری)

١٣٣٢ : وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۳۲: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مہار والی اونٹنی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' تیرے لئے اس کے بدلے میں سات سو اونٹنیاں ہوں گی جو تمام مہار والی ہوں گی (یعنی سواری کے لئے تیار)۔ (مسلم)

١٣٣٣ : وَعَنْ اَبِيْ حَمَّادٍ وَيُقَالُ اَبُوْسُعَادَ وَيُقَالُ اَبُوْ اُسَيْدٍ وَيُقَالُ اَبُوْعَامِرٍ وَيُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو وَيُقَالُ اَبُو الْاَسْوَدِ وَيُقَالُ اَبُوْعَبْسٍ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِّيِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : "وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۳۳: حضرت ابی حماد بعض نے کہا ابوسعاد یا کہا جاتا ہے ابواسد اور یہ بھی کہا جاتا ہے ابوعامر اور کہا جاتا ہے ابوعمرو اور کہا جاتا ہے ابوالاسود اور کہا جاتا ہے ابوعبس عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر یہ فرماتے سنا: '' تم ان دشمنوں کے لئے تیاری کرو جس حد تک طاقت ہے خبردار! سن لو طاقت تیراندازی ہے' سن لو طاقت تیری اندازی ہے' سن لو طاقت تیراندازی ہے''۔

(مسلم)

١٣٣٤ : وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : يَقُوْلُ "سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرْضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ ، فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۳۴: عقبہ بن عامر جہنیؓ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا: '' عنقریب تم پر زمینوں کے فتح کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اللہ تمہارے لئے کافی ہو جائے گا۔ پس تم میں کوئی شخص بھی تیروں کے بارے میں کوتاہی کا شکار نہ ہو''۔ (مسلم)

١٣٣٥ : وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ فَقَدْ

۱۳۳۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تیراندازی سیکھ کر اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم

عَصٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی''۔(مسلم)

١٣٣٦ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرِ الْجَنَّةَ : صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيْ بِهٖ، وَمُنْبِلَهٗ- وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا - وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عُلِّمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ - كَفَرَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۱۳۳۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ ایک تیر سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں۔ اس کا بنانے والا جو اس کے بنانے میں بھلائی کی نیت کرنے والا ہو۔ تیر چلانے والے اور اس کو تیر نکال کر دینے والا۔ تم تیر اندازی کرو' گھڑ سواری کرو اور تمہارا تیر اندازی کرنا سواری سیکھنے سے زیادہ محبوب ہے جس نے تیر اندازی کو سیکھنے کے بعد بے رغبتی سے چھوڑ دیا۔ اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا اُس نے نعمت کی ناشکری کی''۔(ابوداؤد)

١٣٣٧ : وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى نَفَرٍ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ : "ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۳۳۷: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک جماعت کے پاس سے ہوا جو تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے اسمٰعیل کی اولاد! تم تیر اندازی کرو۔ بے شک تمہارا باپ تیر انداز تھا۔''(بخاری)

١٣٣٨ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عَدْلُ مُحَرَّرَةٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۳۸: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکا اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے''۔(ابوداؤد' ترمذی)

دونوں نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٣٩ : وَعَنْ اَبِيْ يَحْيٰى خُرَيْمِ ابْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۳۳۹: حضرت ابو یحییٰ خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں کچھ بھی خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا لکھا جاتا ہے''۔(ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٣٤٠ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۴۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو آگ سے ستر خریف (سال) دور کر دیتے ہیں''۔

(بخاری ومسلم)

۱۳۴۱ : وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۴۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان آسمان اور زمین کے برابر خندق ڈال دیتے ہیں''۔(ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۲ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُوَ لَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس حالت میں مرا کہ اس نے (کبھی) غزوہ نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کی بات آئی اس کی موت منافقت کی ایک خصلت پر ہوئی''۔(مسلم)

۱۳۴۳ :وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاةٍ فَقَالَ :"اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا ، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ : حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ" وَفِیْ رِوَايَةٍ : اِلَّا شَرَكُوْكُمْ فِی الْاَجْرِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ جَابِرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ۔

۱۳۴۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں حضورؐ کے ساتھ تھے تو آپؐ نے فرمایا: ''بے شک مدینہ میں کچھ آدمی ایسے (رہ گئے) ہیں کہ تم نے جو سفر طے کیا یا کسی وادی کو عبور کیا مگر وہ تمہارے ساتھ (ثواب میں شریک) ہیں ان کو بیماری نے روک دیا ایک اور روایت میں ہے کہ ان کو ایک عذر نے روک لیا ایک اور روایت میں ہے کہ وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں''۔ بخاری نے حضرت انسؓ اور مسلم نے جابرؓ سے روایت کیا اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۳۴۴ :وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ؟ وَفِیْ رِوَايَةٍ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً ، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَفِیْ رِوَايَةٍ يُقَاتِلُ غَضَبًا ، فَمَنْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۴۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ایک آدمی غنیمت حاصل کرنے کے لئے لڑتا ہے اور ایک آدمی شہرت کے لئے اور ایک آدمی اس لئے لڑتا ہے تا کہ اس کا مقام معلوم ہو جائے اور ایک روایت میں ہے کہ بہادری اور غیرت کے لئے لڑتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ غصہ کی خاطر لڑتا ہے۔ ان میں کون سا اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے؟ پس اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس لئے لڑائی کہ تا کہ اللہ کی بات ہی بلند ہو۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے''۔

۱۳۴۵ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ غَازِيَةٍ ، اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمَ وَتَسْلَمَ

۱۳۴۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لڑنے والا گروہ یا دستہ جہاد کرے پھر غنیمت پائے اور صحیح سالم واپس آ جائے تو

اِلاَّ كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اُجُوْرِهِمْ ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلاَّ تَمَّ لَهُمْ اُجُوْرُهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

تو انہوں نے اپنے اجر کا دو تہائی دنیا میں جلد پا لیا اور جو لوٹنے والا گروہ یا دستہ شہید ہو جائے یا زخمی کیا جائے تو ان کا اجر پورا رہتا ہے"۔ (مسلم)

۱۳۴۶ : وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِیْ فِی السِّيَاحَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِی الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔

۱۳۴۶ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سیاحت کی اجازت دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کی سیر و سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے"۔ (ابوداؤد)

سند جید کے ساتھ۔

۱۳۴۷ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ : قَالَ "قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ۔

"اَلْقَفْلَةُ" : الرُّجُوْعُ - وَالْمُرَادُ : الرُّجُوْعُ مِنَ الْغَزْوِ بَعْدَ فَرَاغِهِ - وَمَعْنَاهُ اَنَّهٗ يُثَابُ فِیْ رُجُوْعِهٖ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْغَزْوِ۔

۱۳۴۷ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہاد سے لوٹنا جہاد کرنے کی طرح ہے"۔ (ابوداؤد)

سند جید کے ساتھ۔

اَلْقَفْلَةُ : لوٹنا مراد فراغت کے بعد واپس لوٹنا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ فراغت کے بعد واپس لوٹنے میں بھی برابر ثواب ملتا ہے۔

۱۳۴۸ : وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَلَقِيْتُهٗ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلٰی ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ قَالَ: ذَهَبْنَا نَتَلَقّٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ مَعَ الصِّبْيَانِ اِلٰی ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

۱۳۴۸ : حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس لوٹے تو لوگ ان کو ملے۔ پس میں نے بھی بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع پر آپؐ سے ملاقات کی۔ ابوداؤد نے ان الفاظ کو صحیح سند سے روایت کیا۔ بخاری کی روایت میں ہے ہم بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔

۱۳۴۹ : وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ لَمْ يَغْزُ ، اَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا اَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ اَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۳۴۹ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے جہاد نہ کیا یا کسی غازی کو سامان نہ تیار کر کے دیا یا بھلائی کے ساتھ کسی غازی کے اہل کی نگہبانی نہ کی تو قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ اس پر بڑی مصیبت ڈالیں گے"۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۳۵۰ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ

۱۳۵۰ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مشرکین کے ساتھ اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو"۔

صَحِيْحٌ۔

ابوداؤد صحیح سند کے ساتھ۔

١٣٥١ : وَعَنْ اَبِيْ عَمْرٍو - وَيُقَالُ اَبُوْحَكِيْمٍ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۵۱: حضرت ابوعمرو بعض نے کہا ابوحکیم نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (لڑائیوں میں) حاضر رہا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے اوّل حصہ میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو پھر زوال تک لڑائی کو مؤخر فرماتے۔ ہواؤں کے چلنے تک اور مدد کے اترنے تک تاخیر فرماتے۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٥٢ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيْتُمْ فَاصْبِرُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دشمن سے لڑنے کی تمنا مت کرو مگر جب ان سے آمنا سامنا ہو جائے تو صبر (ثابت قدمی) کرو'' (بخاری ومسلم)

١٣٥٣ :وَعَنْهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: "اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۵۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی (جنگ) ایک چال ہے''۔ (بخاری ومسلم)

٢٣٥: بَابُ بَيَانِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الشُّهَدَآءِ فِيْ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَيُغَسَّلُوْنَ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بِخِلَافِ الْقَتِيْلِ فِيْ حَرْبِ الْكُفَّارِ

باب: آخرت کے ثواب میں شہداء کی ایک جماعت جن کو غسل دیا جائے گا اوران پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی بخلاف ان لوگوں کے جو کفار کے ساتھ میدان میں قتل ہوں

١٣٥٤ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ ، وَالْغَرِيْقُ ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ ، وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید پانچ ہیں' (۱) طاعون سے مرنے والا' (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا' (۳) ڈوب کر مرنے والا' (۴) نیچے دب کر مرنے والا' (۵) اللہ کی راہ میں شہادت پانے والا''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٥٥ : وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا تَعُدُّوْنَ الشُّهَدَآءَ فِيْكُمْ؟ " قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ- قَالَ ؟ "اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ؟" قَالُوْا :فَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ – قَالَ :"مَنْ قُتِلَ

۱۳۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے میں کن لوگوں کو شہید کہتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ فرمایا پھر تو میری امت میں شہید بہت کم ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا پھر یا رسول اللہ شہید کون ہے؟ فرمایا:

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ مَّاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ مَّاتَ فِي الْبُطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

''جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے شہید ہے' جو اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے وہ بھی شہید ہے' جو طاعون سے مر جائے وہ بھی شہید ہے' جو پیٹ کی بیماری سے مر جائے وہ بھی شہید ہے' جو ڈوب جائے وہ بھی شہید ہے''۔ (مسلم)

۱۳۵٦ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۵٦ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے مال کے دفاع میں قتل ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔'' (بخاری و مسلم)

۱۳۵۷ : وَعَنْ اَبِی الْاَعْوَرِ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ، اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۵۷ : حضرت ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جو عشرۂ مبشرہ (وہ دس صحابہ جن کو دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری دی گئی) میں سے ہیں' روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو اپنے مال کے دفاع میں قتل ہو وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے خون کو بچانے کے لئے قتل ہو وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت کی خاطر قتل ہو وہ بھی شہید ہے''۔ (ابوداؤد و ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۸ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ؟ قَالَ : "فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ" قَالَ : اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ؟ قَالَ: "قَاتِلْهُ" قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ؟ قَالَ: "فَاَنْتَ شَهِيْدٌ" قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ؟ قَالَ: "هُوَ فِي النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۵۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا حکم ہے اس بات کا کہ اگر کوئی آدمی میرا مال لینے کے ارادے سے آئے؟ فرمایا: اس کو اپنا مال مت لینے دو۔ عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑے تو پھر کیا حکم ہے؟ فرمایا اس سے لڑو۔ اس نے پھر سوال کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ جواب میں فرمایا: تو شہید ہے۔ اس نے پھر سوال کیا؟ اگر میں اس کو قتل کر دوں۔ فرمایا: ''وہ جہنمی ہے''۔ (مسلم)

۲۳٦ : باب فَضْلِ الْعِتْقِ

باب: آزادی کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ، وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ؟ فَكُّ رَقَبَةٍ﴾

[البلد:۱۱ '۱۳]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس نہ وہ داخل ہوا گھاٹی میں اور تمہیں کیا معلوم وہ گھاٹی کیا ہے وہ گردن کا آزاد کرنا ہے''۔ (البلد)

۱۳۵۹ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۳۵۹ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے

قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: "مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰہُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ"۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ایک مسلمان کی گردن آزاد کی اللہ اس کے بدلے میں اس کے ہر عضو کو آگ سے آزاد فرمادیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے میں''۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۶۰: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "الْاِيْمَانُ بِاللّٰہِ، وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰہِ" قَالَ قُلْتُ: اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَكْثَرُهَا ثَمَنًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۶۰: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمال میں کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد''۔ میں نے عرض کیا کون سی گردن افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو گردن کہ مالکوں کے ہاں نفیس اور قیمت میں زیادہ ہو''۔ (بخاری ومسلم)

۲۳۷: باب فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَی الْمَمْلُوْكِ

بَاب: غلاموں سے حسن سلوک

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا، وَّبِذِی الْقُرْبٰی، وَالْيَتٰمٰی، وَالْمَسَاكِيْنِ، وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی، وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء:۳۶]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ احسان کرو، قرابت والوں، یتیموں، مساکین، قرابت والے پڑوسی، اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے، مسافر کے ساتھ اور جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں، اچھا سلوک کرو''۔ (النساء)

۱۳۶۱: وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰی غُلَامِهٖ مِثْلُهَا، فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ اَنَّهٗ سَابَّ رَجُلًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ" هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ" مُتَّفَقٌ

۱۳۶۱: حضرت معرور بن سوید کہتے ہیں کہ میں نے ابوذرؓ کو دیکھا کہ ان پر ایک عمدہ جوڑا تھا اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ویسا ہی تھا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کو برا بھلا کہا اور اس کی ماں کی نسبت سے عار دلائی۔ اس پر نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''تو ایسا آدمی ہے کہ تجھ پر جاہلیت کا اثر ہے۔ وہ تمہارے بھائی اور خدمت گزار ہیں اللہ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا۔ پس جس کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے''۔ مزید یہ بھی فرمایا: ''تم ان کو ایسی تکلیف نہ دو کہ جس کی ان میں طاقت نہ ہو اگر تم ان کو ایسا کام سپرد کر دو تو پھر ان کی مدد

عَلَيْهِ۔

کرو''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٦٢ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهٗ وَلِىَ عِلَاجَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

"الْاُكْلَةُ" بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَهِىَ اللُّقْمَةُ۔

۱۳۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا تیار کر لائے تو اگر اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھا سکے تو چاہئے کہ اس کو ایک یا دو لقمے ضرور دے کیونکہ اس نے اس کے (پکانے) کی تکلیف برداشت کی''۔ (بخاری)

الْاُكْلَةُ : ہمزہ کی پیش کے ساتھ'لقمہ کو کہتے ہیں۔

۲۳۸ :باب فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الَّذِیْ يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ!

باب: اس غلام کی فضیلت جو اللہ کا حق اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے

١٣٦٣ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ ، وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ ، فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلام جب اپنے آقا سے اخلاص برتتا ہے اور اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے۔ تو اس کو دو مرتبہ اجر ملے گا''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٦٤ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ" وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ لَوْ لَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَالْحَجُّ وَبِرُّ اُمِّیْ ، لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس غلام کے لئے جو اپنے آقا کا خیر خواہ ہو دو اجر ہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ اگر جہاد فی سبیل اللہ' حج اور اپنی والدہ سے حسن سلوک کا معاملہ نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میری موت غلامی کی حالت میں آئے''۔ (بخاری ومسلم)

١٣٦٥ : وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلْمَمْلُوْكُ الَّذِیْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ ، وَيُؤَدِّیْ اِلٰى سَيِّدِهِ الَّذِیْ عَلَيْهِ :مِنَ الْحَقِّ ، وَالنَّصِيْحَةِ، وَالطَّاعَةِ ، لَهٗ اَجْرَانِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۳۶۵: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام اچھے طریقے سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرتا ہے اور اس کے ساتھ خیر خواہی اور اطاعت سے پیش آتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہیں''۔ (بخاری)

١٣٦٦ : وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ : رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ

۱۳۶۶: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین ایسے آدمی ہیں جن کو دو اجر ملیں گے: (۱) اہل کتاب کا وہ آدمی جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور حضرت

اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ"۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

محمد ﷺ پر (بھی) ایمان لایا (۲) وہ مملوک غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے (۳) وہ آدمی کہ جس کی لونڈی ہو وہ اس کو عمدہ ادب سکھائے اور اچھی اور اعلیٰ ترین تعلیم دلائے پھر آزاد کر کے اُس کے ساتھ شادی کرے اُس کے لئے دو اجر ہیں''۔ (بخاری ومسلم)

۲۳۹ : بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِى الْهَرْجِ وَهُوَ الْاِخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ وَنَحْوُهَا

بَابْ : جنگ وجدال اور فتنوں کے زمانے میں عبادت کی فضیلت کا بیان

۱۳۶۷ : عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْعِبَادَةُ فِى الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَىَّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۶۷: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شدید فتنے کے وقت عبادت کرنا اس طرح ہے جیسے میری طرف (مدینہ) ہجرت کرنا''۔ (مسلم)

۲۴۰ : بَابُ فَضْلِ السَّمَاحَةِ فِى الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ وَالْاَخْذِ وَالْعَطَآءِ وَحُسْنِ الْقَضَآءِ وَالتَّقَاضِىْ وَاِرْجَاحِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ وَالنَّهْىِ عَنِ التَّطْفِيْفِ وَفَضْلِ اِنْظَارِ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَالْوَضْعِ عَنْهُ!

بَابْ : خرید وفروخت، لینے دینے میں نرمی اختیار کرنے کی فضیلت اور ادائیگی اور مطالبہ میں اچھا رویہ اختیار کرنے اور ناپ تول میں زیادہ دینے کی فضیلت اور کم دینے سے ممانعت اور مالدار اور تنگدست کو مہلت دینے اور اس کو معاف کر دینے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة:۲۱۵] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ﴾ [هود:۸۵] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ؟ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم جو بھی بھلائی کرو۔ پس بے شک اللہ اس کو جاننے والے ہیں''۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میری قوم ماپ تول کو انصاف سے پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو''۔ (ھود) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو ماپ تول میں کمی کرنے والے ہیں وہ جو کہ جب لوگوں سے ماپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ماپ کر دیتے ہیں یا وزن کرتے ہیں تو وہ کمی کرنے والے ہیں کیا ان کو یقین نہیں کہ ان کو اٹھایا جائے گا ایک بڑے دن میں جس

الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: ٦،١]

دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے''۔ (المطففین)

١٣٦٨ : وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ اَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا" ثُمَّ قَالَ: "اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ" قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا نَجِدُ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ : "اَعْطُوْهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ کر تقاضا کرنے لگا اور آپؐ سے درشت رویہ اختیار کیا۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو سزا دینا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو اس لئے کہ حق والے کو بات کرنے کا حق حاصل ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس کو اتنی عمر کا اونٹ دے دو جتنا اس کا تھا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم تو اس کے جانور کی عمر سے بہتر والا پاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''اس کو وہی دے دو تم میں بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہو''۔ (بخاری و مسلم)

١٣٦٩ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ "رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى، وَاِذَا اقْتَضٰى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۳۶۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو فروخت، خرید اور رقم کے تقاضے کے وقت درگزر (مہلت) کرنے والا ہو''۔ (بخاری)

١٣٧٠ : وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۷۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن دکھوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا مقروض کو معاف کرے''۔ (مسلم)

١٣٧١ : وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا ، فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے غلام کو ہدایت کرتا کہ جب کسی تنگ دست کے پاس جاؤ تو درگزر کرنا۔ شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے۔ پس جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا''۔ (بخاری و مسلم)

١٣٧٢ : وَعَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا كَانَ لَهُ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا ، وَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهُ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ – قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

۱۳۷۲: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب لیا گیا۔ اس کے نامۂ اعمال میں کوئی بھلائی نہ پائی گئی سوائے اس بات کے کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھتا اور صاحب خیر (بھلائی میں تعاون کرنے والا) تھا۔ اس نے اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ تنگ دست سے درگزر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

: "نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہم اس سے (بھلائی میں) تجاوز کے زیادہ حقدار ہیں۔ اس کے گناہوں سے درگزر کرو'۔ (مسلم)

۱۳۷۳ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اُتِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهٖ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لَهٗ : مَا ذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا : قَالَ : يَا رَبِّ اٰتَيْتَنِيْ مَالَكَ فَكُنْتُ : اُبَايِعُ النَّاسَ ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ ، فَكُنْتُ اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ ، وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ - فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : " اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ" فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ ، وَاَبُوْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۷۳: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ جس کو اللہ نے مال عنایت فرمایا تھا اسے فرمایا تو نے دنیا میں کیا کیا؟ اس پر حضرت حذیفہ نے یہ آیت پڑھی کہ ﴿وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا﴾ کہ وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔ حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ پھر جواب دے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اپنا مال دیا تھا جس کی میں نے لوگوں سے خرید وفروخت کرتا تھا اور میری عادت درگزر کرنے کی تھی۔ چنانچہ میں خوشحال پر آسانی کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا اللہ فرمائیں گے میں اس بات کا تم سے زیادہ حق دار ہوں۔ اللہ فرشتوں کو فرمائیں گے تم میرے اس بندے سے درگزر کرو اس پر حضرت عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاریؓ نے کہا اسی طرح ہم نے بھی رسول اللہؐ کے منہ سے یہ بات سنی''۔ (مسلم)

۱۳۷۴ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا ، اَوْ وَضَعَ لَهٗ ، اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ عنایت فرمائیں گے جس دن کہ اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا''۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۵ :وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى مِنْهُ بَعِيْرًا فَوَزَنَ لَهٗ فَاَرْجَحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا تو ان کو وزن کر کے دیا تو جھکتی ہوئی تول سے دیا (یعنی مقررہ رقم سے زیادہ دیا)۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۷۶ :وَعَنْ اَبِيْ صَفْوَانَ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ ، فَجَآءَ نَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، لِلْوَزَّانِ :"زِنْ وَاَرْجِحْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۷۶: حضرت ابی صفوان سوید ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مخرمہ عبدی مقامِ ہجر سے کچھ کپڑا بیچنے کے لئے لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پاجامے کا سودا کیا۔ میرے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو معاوضے پر وزن کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وزن کرنے والے کو فرمایا: ''تول اور جھکتا ہوا تول''۔ (ابوداؤد وترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

کتاب العلم

۲۴۰ :بَابُ فَضْلُ الْعِلْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾ [طه:۱۱۴] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾[الزمر:۹] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْکُمْ دَرَجَاتٍ﴾

[المجادلة:۱۱]

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ [فاطر:۲۸]

۱۳۷۷ : وَعَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۳۷۸ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ : رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَهٗ عَلٰی هَلَکَتِهٖ فِی الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِکْمَةَ فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

وَالْمُرَادُ بِالْحَسَدِ الْغِبْطَةُ وَهُوَ اَنْ یَتَمَنّٰی مِثْلَهٗ۔

۱۳۷۹ : وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ النَّبِیُّ ﷺ :مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَتْ. مِنْهَا طَائِفَةٌ طَیِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ ، وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ ، وَکَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا

باب: علم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور کہہ دیجئے اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔'' (طٰہٰ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''فرما دیجئے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں''۔ (الزمر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں سے بلند کرتے ہیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور وہ لوگ جو علم دیئے گئے درجات کے لحاظ سے''۔ (المجادلہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرنے والے ہیں''۔ (فاطر)

۱۳۷۷: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رشک دو آدمیوں کے بارے میں جائز ہے: ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا پھر حق کے راستے میں اس کو خرچ کرنے کی ہمت دی۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے سمجھ عنایت فرمائی پس وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا اور لوگوں کو تعلیم دیتا ہے''۔ (بخاری و مسلم) حسد سے مراد رشک ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی اس کی مثل تمنا ہے۔

۱۳۷۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم دیا اس کی مثال اس بادل جیسی ہے جو ایک زمین پر برسا پھر اس زمین کا ایک حصہ عمدہ ہے جس نے پانی کو قبول کر لیا اور گھاس اُگائی اور بہت زیادہ جڑی بوٹیاں اور اس میں سے ایک حصہ زمین کا سخت تھا جس نے پانی کو روک لیا جس سے اللہ نے لوگوں کو فائدہ دیا پس انہوں نے خود بھی پانی پیا اور پلایا اور کھیتوں کو دیا اور ایک حصہ زمین کا وہ ہے جو چٹیل

وَاَصَابَ طَآئِفَةٌ مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ : لَا تُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَا فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

میدان تھا نہ وہ پانی کو روکتا اور نہ گھاس اُگا تا پس یہی مثال اس کی ہے جس نے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کی اور جو اللہ نے دے کر مجھے بھیجا ہے اس سے اللہ نے اس کو نفع دیا پس اس نے خود اس دین کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور اس کی حالت کہ جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں اس کو قبول نہ کیا''۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۸۰ :وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : "فَوَ اللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۸۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اگر تیری وجہ سے اللہ تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دے یہ سرخ اونٹوں سے بدرجہا بہتر ہے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۸۱ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً ، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَآءِ يْلَ وَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۳۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری طرف سے پہنچا دو اگر چہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ بنی اسرائیل سے باتیں بیان کرو کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے''۔ (بخاری)

۱۳۸۲ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی ایسے راستے پر چلا جس سے علم طلب کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں''۔ (مسلم)

۱۳۸۳ : وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی ہدایت کی بات کی طرف دعوت دی اس کو اتنا اجر ملے گا جتنا کہ ان کو ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ کیا جائے گا''۔ (مسلم)

۱۳۸۴ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْا لَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدم کا بیٹا مر جاتا ہے تو اس کے تمام عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین: (۱) صدقہ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے نفع اٹھایا جار ہا ہو (۳) نیک لڑکا جو اس کے لئے دعا گو ہو''۔ (مسلم)

١٣٨٥ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا ، اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَمَا وَالَاهُ ، وَعَالِمًا ، اَوْ مُتَعَلِّمًا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

قَوْلُهُ "وَمَا وَالَاهُ" اَيْ طَاعَةُ اللّٰهِ۔

١٣٨٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''دنیا ملعون ہے اور اس میں سب کچھ ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کے ساتھ وابستگی کے اور عالم یا علم حاصل کرنے والے''۔(ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

مَاوَالَاهُ:اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔

١٣٨٦ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٣٨٦: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو علم کی تلاش میں نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے''۔(ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

١٣٨٧ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ : "لَنْ يَّشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِّنْ خَيْرٍ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٣٨٧: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کبھی خیر سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت ہے''۔(ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٣٨٨ : وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِي النَّاسِ الْخَيْرَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٣٨٨: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے سب سے کم درجہ کے مقابلے میں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور اہل سماء اور اہل ارض یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں اور مچھلیاں (اپنے پانی) میں لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لئے دعا کرتی ہیں''۔(ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٣٨٩ : وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ، وَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا صَنَعَ ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَآءِ ، وَفَضْلُ

١٣٨٩: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''جو شخص کسی راستہ پر علم طلب کرنے کیلئے چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور بے شک فرشتے طالب علم کے اس فعل پر خوش ہو کر اپنے پر بچھاتے ہیں۔ بے شک عالم کے لئے تمام آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد (ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبادت کرنے والا) پر اس

الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ ، وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ ، فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ۔

طرح ہے جس طرح چاند (اپنی روشنی و نور کے باعث) کو دیگر ستاروں پر ہے۔ بے شک علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور بلاشبہ انبیاء علیہم السلام کسی درہم و دینار کو وارث نہیں بناتے بلکہ وہ علم ہی کو ورثہ میں چھوڑ کر جاتے ہیں۔ پس جو شخص علم حاصل کرے تو اس نے اِس (ورثہ) میں سے عظیم حصہ حاصل کرلیا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۱۳۹۰ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "نَضَّرَ اللّٰهُ امْرًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۹۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز و شاداب کرے جس نے ہم سے کوئی بات سن کر پھر اس کو اسی طرح پہنچا دیا جس طرح اس نے سنا۔ بسا اوقات وہ لوگ جن کو بات پہنچائی جاتی ہے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں''۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۱ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۳۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی پھر اس نے چھپالی قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دے دی جائے گی''۔ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۲ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِىْ رِيْحَهَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۳۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی علم سیکھا (یعنی) جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے (لیکن) اُس نے اِس علم کو دُنیا کی غرض سے حاصل کیا تو وہ روز قیامت جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا''۔ (ابوداؤد) عمدہ سند کے ساتھ۔

۱۳۹۳ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا ، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۳۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا: ''بے شک اللہ علم کو سینوں سے اسی طرح قبض نہ کریں گے کہ اس کو ان کے سینوں سے کھینچ لیں لیکن علم کو علماء کی وفات سے قبض کریں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ کوئی عالم باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے پس ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اس طرح وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''۔ (بخاری و مسلم)

كتاب حمد الله تعالىٰ و شكره

٢٤٢ :بَابُ فَضْلِ الْحَمْدِ وَالشُّكْرِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ [البقرة:١٥٢] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ [ابراهيم:٧] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [يونس:١٠]

١٣٩٤ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ - فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٣٩٥ :وَعَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:"كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُهُ۔

١٣٩٦ :وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَآئِكَتِهٖ : قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُوْنَ :نَعَمْ - فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ :نَعَمْ۔ فَيَقُوْلُ: فَمَا ذَا قَالَ عَبْدِیْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى :ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٣٩٧ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

باب: اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور تم میرا شکرادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم شکر یہ ادا کرو تو ضرور بضرور تمہیں نعمتیں زیادہ دوں گا''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کہہ دیجئے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں''۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ان کی آخری پکار یہی ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔''

۱۳۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس معراج کی رات دو پیالے (ایک) شراب اور (ایک) دودھ کے لائے گئے پس آپؐ نے ان دونوں کی طرف دیکھا پھر دودھ لے لیا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے آپؐ کی راہنمائی فطرت کی طرف کی۔ اگر آپؐ شراب والا (پیالہ) لے لیتے تو آپؐ کی امت گمراہ ہو جاتی''۔ (مسلم)

۱۳۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو اس کو اللہ کی تعریف کے ساتھ شروع نہ کیا جائے تو وہ بے برکت ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۶: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کا بیٹا فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتے ہیں تم نے میرے بندے کے بیٹے (کی روح) کو قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں پھر اللہ فرماتے ہیں تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں۔ اس پر اللہ فرماتے ہیں کہ پھر میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں تیری تعریف کی اور انا للہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو''۔ (ترمذی)
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ يَاْكُلُ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا ، وَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اس بندے سے خوش ہوتے ہیں جو کھانا کھا کر اس کی حمد کرتا ہے اور پی کر اس پر بھی حمد کرتا ہے''۔ (مسلم)

کتاب الصلوٰۃ

۲۴۲ : بَابُ فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب ۲۴۲: رسول اللہ ﷺ پر درود شریف

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [الاحزاب:٥٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر رحمت و سلام بھیجا کرو۔'' (الاحزاب)

١٣٩٨ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۳۹۸: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے''۔ (مسلم)

١٣٩٩ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۳۹۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں میں قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہو''۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٤٠٠ : وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ ، فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ ، قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُ : بَلِيْتَ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۴۰۰: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے سب سے زیادہ فضیلت والے دنوں میں جمعہ کا دن ہے پس اس دن مجھ پر زیادہ درود پڑھو۔ پس تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے''۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کس طرح ہمارا درود آپ پر پیش کیا جاتا ہے جب کہ آپؐ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا''۔ (ابوداؤد)

١٤٠١ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ

۱۴۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے

ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

ہاں میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔(ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٤٠٢ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۴۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"میری قبر کو عید مت بنائیو اور مجھ پر درود بھیجو بے شک تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے جہاں تم ہو"۔(ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

١٤٠٣ : وَعَنْه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۴۰۳: انہی راوی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔(ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١٤٠٤ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:"وہ آدمی بخیل ہے کہ جس کے ہاں میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔(ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤٠٥ : وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْا فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهُ تَعَالٰى ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ :"عَجِلَ هٰذَا" ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ – اَوْ لِغَيْرِهٖ –:"اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ ، وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ، ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۰۵: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنی نماز میں اس طرح دعا کرتے ہوئے سنا کہ اس نے اللہ کی حمد کی نہ اس نے حضور پر درود بھیجا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس آدمی نے جلدی کی ہے پھر اسی کو یا دوسرے کو بلا کر فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے رب کی حمد و ثناء سے ابتداء کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے"۔(ابوداؤد' ترمذی)

دونوں نے کہا حدیث صحیح ہے۔

١٤٠٦ : وَعَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ : قُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

۱۴۰۶: حضرت ابو محمد کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ (گھر سے) نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے۔تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم نے یہ تو جان لیا کہ ہم کس طرح آپؐ پر سلام بھیجیں مگر آپؐ پر درود کس طرح بھیجیں۔آپؐ نے فرمایا:"تم کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ......حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ: اے اللہ محمدؐ اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس

عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

طرح آپؐ نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی بے شک آپ تعریف و بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح آپ نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ توصیفوں والے بزرگی والے ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

١٤٠٧ : وَعَنْ اَبِى مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ :اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ' وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ' وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ"۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۴۰۷: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ہمارے پاس اس حالت میں تشریف لائے کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے آپؐ سے بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمیں اللہ نے آپ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا۔ پس کس طرح ہم آپؐ پر درود بھیجیں؟ اس پر رسول اللہؐ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمارے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ وہ آپؐ سے سوال نہ کرتے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم کہو : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ' وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ...... حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ: ''اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور برکت نازل فرما محمد اور آل محمد پر جس طرح آپ نے ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بے شک آپ تعریفوں والے بزرگی والے ہیں اور سلام اسی طرح ہوگا جس طرح تم جان چکے ہو''۔ (مسلم)

١٤٠٨ : وَعَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ : "قُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۰۸: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح آپؐ پر درود بھیجیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو : ''اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی ازواج اور ذریت پر رحمت نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیم پر نازل فرمائی بے شک آپ تعریف و بزرگی والے ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

کتاب الاذکار

٢٤٤ :بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالْحَثُّ عَلَيْهِ!

بَابٌ ۲۴۴: ذکر کرنے کی فضیلت اور اس پر رغبت دلانے کا ذکر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑی چیز

[العنکبوت:٤٥] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرة:١٥٢] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ [الاعراف:٢٠٥] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [الجمعة:١٠] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ .... اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی .... وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الاحزاب:٣٥] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ [الاحزاب:٤] الْاٰيَةَ۔

وَالْاٰيَاتُ فِی الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ۔

ہے۔'' (العنکبوت)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔'' (البقرۃ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنے رب کو اپنے دل میں صبح و شام گڑگڑا کر اور ڈرتے ہوئے یاد کرو۔ زبان سے زور سے بول کر نہیں اور غافلوں سے مت بنو۔'' (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو تم بہت زیادہ یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔ (الجمعۃ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک مسلمان مرد اور عورتیں' اللہ تعالیٰ کے اس قول تک اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔'' (الاحزاب)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔'' (الاحزاب)

اس سلسلہ میں آیات بہت اور معلوم ہیں۔

١٤٠٩ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ، ثَقِيْلَتَانِ فِی الْمِيْزَانِ ، حَبِيْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو کلمے جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں۔ میزان میں بہت بھاری ہیں اور رحمان کو بہت محبوب ہیں وہ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ہیں۔'' اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ اور اللہ پاک ہے عظمتوں والا''۔ (بخاری و مسلم)

١٤١٠ : وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَاَنْ اَقُوْلَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں یہ کلمات کہوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ...... ''اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑے ہیں تو یہ کلمات کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔ (مسلم)

١٤١١ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

۱۴۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ ...... ''اللہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے

قَدِيْرٌ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ، وَقَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت والے ہیں''۔ یہ کلمات دن میں ایک سو مرتبہ پڑھے تو اس کو دس گردنیں آزاد کرنے کا ثواب ملے گا' سو نیکیاں لکھی جائیں' سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور وہ اس کے لئے شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا اور کوئی بھی اس سے زیادہ افضل کام نہ لائے گا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا جس نے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ایک دن میں سو مرتبہ کہا اس کی غلطیاں مٹا دی جاتی ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں''۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۱۲: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۱۲: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے یہ کلمات: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس مرتبہ پڑھا اس کا یہ عمل اس آدمی کے عمل کی طرح ہے جس نے اولاد اسماعیل میں سے چار گردنیں آزاد کیں''۔

(بخاری و مسلم)

۱۴۱۳: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ایسا کلام نہ بتلاؤں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین کلام: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ہے''۔ (مسلم)

۱۴۱۴: وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ – اَوْ تَمْلَاُ – مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۱۴: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طہارت ایمان کا حصہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میزان کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یہ دونوں اس خلاء کو بھر دیتے ہیں جو آسمان و زمین کے درمیان ہے''۔ (مسلم)

۱۴۱۵: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ – قَالَ: "قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ

۱۴۱۵: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا مجھے ایسا کلام سکھلائیں جو میں کہا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہا کرو: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ" قَالَ : فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَالِيْ؟ قَالَ : قُلِ : اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ، وَارْحَمْنِيْ ، وَاهْدِنِيْ ، وَارْزُقْنِيْ"۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ" اس نے عرض کیا یہ تو میرے رب کے لئے ہے پس میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ ، وَاهْدِنِيْ ...... آخر تک اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عنایت فرما"۔

(مسلم)

۱۴۱۶ : وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا ، وَقَالَ : "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ ، وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ ، وَهُوَ اَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ ، كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ : اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۱۶: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور یہ دعا پڑھتے : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ ...... کہ "اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی مل سکتی ہے اے جلال واکرام والے"۔ امام اوزاعی جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں ان سے پوچھا گیا کہ استغفار کا طریقہ کیا تھا؟ انہوں نے بتلایا کہ آپ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الگ فرماتے"۔ (مسلم)

۱۴۱۷ : وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ : اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِيَ ، لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۱۷: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر لیتے تو یہ کلمات فرماتے "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اسی کے لئے اور تمام تعریفیں اسی ہی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ اس کو کوئی روکنے والا نہیں جو آپ دیتے ہیں اور جو آپ روک لیتے ہیں اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری فائدہ نہیں دے سکتی"۔ (بخاری ومسلم)

۱۴۱۸ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ، حِيْنَ يُسَلِّمُ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ — لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَالْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ، قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :

۱۴۱۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیر لیتے تو یہ کلمات کہتے: لَا اِلٰهَ ...... "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفوں کا حقدار وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ پھرنا اور طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم خاص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ نعمتیں اسی ہی کے لئے ہیں اور فضل بھی اسی کے لئے ہے۔ اسی کی اچھی تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم پکار کو اسی کے لئے خاص کرنے والے ہیں'

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۱۹ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ : يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ ، وَيَعْتَمِرُوْنَ ، وَيُجَاهِدُوْنَ ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ : "اَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ ، وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟" قَالُوْا : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ : "تُسَبِّحُوْنَ ، وَتَحْمَدُوْنَ ، وَتُكَبِّرُوْنَ ، خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ". قَالَ اَبُوْصَالِحٍ الرَّاوِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ قَالَ : يَقُوْلُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَايَتِهٖ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ"۔

"اَلدُّثُوْرُ" جَمْعُ دَثْرٍ "بِفَتْحِ الدَّالِ وَاِسْكَانِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ" هُوَ : اَلْمَالُ الْكَثِيْرُ۔

۱۴۲۰ : وَعَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ ، وَكَبَّرَ

گرچہ کافر اس کو ناپسند کریں۔'' ابن زبیر کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کی عظمت ہر نماز کے بعد فرماتے''۔ (مسلم)

۱۴۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فقرائے مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: مالوں والے بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں اور ان کو مالوں کی زائد فضیلت حاصل ہے وہ حج کرتے اور عمرہ کرتے اور جہاد اور صدقات کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں ایسی چیز تم کو نہ سکھلا دوں جس سے تم پہلوں کو پالو گے اور بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ گے اور تم سے کوئی افضل نہ ہوگا مگر وہ جس نے اسی طرح کیا جس طرح تم نے عمل کیا؟'' انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس (۳۳'۳۳) مرتبہ کہا کرو۔ ابو صالح 'جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ہیں' کہتے ہیں کہ جب ان کے ذکر کیفیت دریافت کی گئی تو ابو صالح نے کہا: سُبْحَانَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتے رہو۔ یہاں تک کہ ہر کلمہ تینتیس (۳۳) مرتبہ ہو جائے۔ (بخاری ومسلم) مسلم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ اس پر فقرائے مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹ کر گئے اور کہا کہ ہمارے مال والے بھائیوں نے بھی وہ سنا جو ہم نے کیا پس انہوں نے بھی اسی طرح کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عنایت فرمائے۔

دُثُوْرٌ: جمع دَثر کی ہے دال کی زبر کے ساتھ زیادہ مال کو کہتے ہیں۔

۱۴۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھا اور پھر سو کے عدد کو پورا

اللّٰهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کرنے کے لئے ایک مرتبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ......الی اخرہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔(مسلم)

١٤٢١ : وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ - اَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً ، وَثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۲۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ہیں جن کا کہنے والا یا کرنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ ہر فرض نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس (۳۳) مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے''۔(مسلم)

١٤٢٢ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ. وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۱۴۲۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ...... ''اے اللہ بزدلی اور بخل سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں رزیل عمر (جس میں انسان اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے) کی طرف لوٹایا جاؤں اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔(بخاری)

١٤٢٣ : وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهٖ ، وَقَالَ : "يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ" فَقَالَ : اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ تَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ ، وَشُكْرِكَ ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۴۲۳: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:''اے معاذ اللہ کی قسم بے شک مجھے تم سے محبت ہے پھر فرمایا اے معاذ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو ہرگز نہ چھوڑنا: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ: اے اللہ! اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما''۔

(ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١٤٢٤ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ ، يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

۱۴۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھ لے تو اسے ان چار کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ...... اے اللہ جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور موت اور زندگی کے فتنے اور مسیح دجال کے شر سے میں پناہ مانگتا ہوں''۔ (مسلم)

١٤٢٥ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ : "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ، وَمَا اَسْرَفْتُ ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ : اَنْتَ الْمُقَدِّمُ ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۲۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو نماز کے آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان اس طرح فرماتے : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ...... آخر تک۔ اے اللہ مجھے بخش دے جو میں نے (گناہ) آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اور جو میں نے چھپ کر کیا اور جو علانیہ کیا اور وہ بھی جس کو تم مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ آپ (بھلائی کی توفیق دے کر) آگے بڑھانے والے اور (محروم کر کے) پیچھے ہٹانے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں''۔ (مسلم)

١٤٢٦ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے رکوع اور سجود میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ...... آخر تک۔ اے اللہ تو پاک ہے اے ہمارے رب اور تمام خوبیاں تیرے لئے ہیں اے اللہ مجھے بخش دے''۔ (بخاری و مسلم)

١٤٢٧ : وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ :فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ اپنے رکوع اور سجود میں یہ کلمات پڑھتے تھے: "سُبُّوْحٌ ......" بہت ہی پاک اور پاکیزگی والا ہے۔ فرشتوں اور روح کا رب ہے''۔ (مسلم)

١٤٢٨ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس تم رکوع میں اللہ کی عظمت کے کلمات کہا کرو اور رہا سجدہ تو اس میں دُعا کی خوب کوشش کرو۔ پس زیادہ امید ہے کہ وہ دعائیں قبول ہوں''۔ (مسلم)

١٤٢٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اپنے رب سے سجدہ کی حالت میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اس لئے تم سجدہ میں بہت دعا کیا کرو''۔ (مسلم)

١٤٣٠ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ

۱۴۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

فِیْ سُجُوْدِہٖ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ: دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدہ میں یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ...... اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرما خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے پہلے ہوں یا پچھلے علانیہ ہوں یا پوشیدہ''۔ (مسلم)

۱۴۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: افْتَقَدْتُ النَّبِیَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَتَحَسَّسْتُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ: "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" وَفِیْ رِوَايَةٍ، فَوَقَعَتْ يَدِیْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو پایا کہ آپؐ رکوع یا سجدہ میں فرما رہے ہیں: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اور ایک روایت میں ہے کہ میرا ہاتھ ٹٹولتے ہوئے آپ کے قدموں کے تلووں کو لگا۔ اس حال میں کہ آپؐ کے پاؤں کھڑے تھے اور آپؐ سجدہ میں تھے اور زبان پر یہ دعا تھی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ...... آخر تک ''اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری عافیت کی پناہ میں آتا ہوں اور تیرے قہر سے تیری ذات کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری تعریف کا شمار اس طرح نہیں کرسکتا جس طرح تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے''۔ (مسلم)

۱۴۳۲: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: "اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: "يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ، اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ - قَالَ الْحُمَيْدِیُّ: كَذَا هُوَ فِیْ كِتَابِ مُسْلِمٍ: "اَوْ يُحَطُّ" قَالَ الْبَرْقَانِیُّ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، وَاَبُوْعَوَانَةَ وَيَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ مُوْسَى الَّذِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ جِهَتِهٖ فَقَالُوْا: "وَيُحَطُّ" بِغَيْرِ اَلِفٍ۔

۱۴۳۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار نیکیاں کرنے سے عاجز ہے؟'' اس پر پاس بیٹھنے والوں سے میں سے ایک نے کہا ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے تو اس کی ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار غلطیاں مٹائی جاتی ہیں''۔ (مسلم)

امام حمیدی کہتے ہیں کہ امام مسلم کی کتاب میں اَوْيُحَطُّ کا لفظ ہے۔ علامہ برقانی نے کہا کہ شعبہ اور ابو عوانہ اور یحییٰ قطان نے اس موسیٰ سے جس سے مسلم نے روایت کی ہے۔ اَوْ کی بجائے وَيُحَطُّ کا لفظ بغیر الف نقل کیا ہے۔

۱۴۳۳: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ

۱۴۳۳: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر صبح کو تم میں سے ہر ایک پر اس کے ہر جوڑ کا ایک صدقہ لازم ہے پس تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے

صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی المنکر صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعت کافی ہے''۔

(مسلم)

١٤٣٤ : وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ : مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟" قَالَتْ : نَعَمْ – فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ ، وَرِضَا نَفْسِهٖ ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ" وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ : اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

۱۴۳۴: حضرت ام المؤمنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے ان کے پاس سے (باہر) تشریف لے گئے۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا فرمائی اور وہ (جویریہ) اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے بعد لوٹے اور وہ اسی جگہ بیٹھنے والی تھیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اسی حال میں ہے جس میں میں تجھ سے جدا ہوا؟ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہارے (پاس سے جانے کے) بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں۔ اگر اس کا وزن کیا جائے تو جو تم نے آج کے دن کلمات کہے ہیں تو ان سے وزن میں بڑھ جائیں۔ (کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ ، وَرِضَا نَفْسِهٖ ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ" ''اللہ کی تسبیح وحمد کرتے ہیں اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اس کی ذات کی رضامندی کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر''۔

مسلم کی ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ کے الفاظ ہیں اور ترمذی روایت میں ہے کہ ''کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھلا دوں جو تم پڑھتی رہو؟

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ ، تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ تین مرتبہ پڑھو۔

١٤٣٥ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَثَلُ الَّذِيْ

۱۴۳۵: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد

يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ: "مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يَذْكُرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يَذْكُرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

کرتا ہے اور اس کی جو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔ بخاری، مسلم کی روایت میں ہے۔ اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہو اور وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا جاتا ہو۔ زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔

١٤٣٦ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ: فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ، وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ اللہ تعالیٰ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اپنے بندے کے گمان پر ہوں جس طرح کا گمان وہ میرے بارے میں رکھے۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجلس میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں''۔ (بخاری ومسلم)

١٤٣٧ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ" قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : "الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

رُوِيَ : "الْمُفَرِّدُوْنَ" بِتَشْدِيْدِ الرَّآءِ وَتَخْفِيْفِهَا وَالْمَشْهُوْرُ الَّذِيْ قَالَهُ الْجُمْهُوْرُ التَّشْدِيْدُ۔

۱۴۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''مُفَرِّدُوْنَ سبقت لے گئے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُفَرِّدُوْنَ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور عورتیں''۔ (مسلم)

الْمُفَرِّدُوْنَ: راء کے شد سے جمہور نے نقل کیا۔ الْمُفَرِدُوْنَ بھی منقول ہے۔

١٤٣٨ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۴۳۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہ سب سے افضل ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ (ترمذی)

یہ حدیث حسن ہے۔

١٤٣٩ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَآئِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ : "لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۴۳۹: حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے احکام تو مجھ پر بہت زیادہ ہو گئے۔ آپؐ مجھے ایک ایسی چیز بتلا دیں جو کہ میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپؐ نے فرمایا: ''تیری زبان اللہ کی یاد سے ہر وقت تر رہنی چاہئے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٤٤٠ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

۱۴۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

ﷺ قَالَ :"مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ :حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہا جنت میں اس کے لئے کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔'' (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٤٤١ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَقِیْتُ اِبْرَاهِیْمَ ﷺ لَیْلَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّی السَّلَامَ ، وَاَخْبِرْ هُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَیِّبَةُ التُّرْبَةِ ، عَذْبَةُ الْمَآءِ ، وَاَنَّهَا قِیْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا :سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۱۴۴۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اسراء (معراج) کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا۔ انہوں نے فرمایا اے محمد ﷺ میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور ان کو بتلانا کہ جنت کی زمین بہت عمدہ ہے اور اس کا پانی بہت میٹھا ہے اور وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہیں۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٤٤٢ : وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِكُمْ ، وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِیْكِكُمْ ، وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَیْرٌ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَخَیْرٌ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟" قَالُوْا : بَلٰی ، قَالَ :"ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ، قَالَ الْحَاكِمُ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ :اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ۔

۱۴۴۲: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نہ بتلا دوں اور وہ عمل نہ بتلا دوں جو تمہارے بادشاہ کے ہاں سب سے پاکیزہ اور تمہارے درجات میں سب سے بلند ہو اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہو۔ نیز اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمنوں کا سامنا کر کے ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ذکر۔'' (ترمذی)

حاکم نے کہا اس کی سند صحیح ہے۔

١٤٤٣ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی امْرَاَةٍ وَبَیْنَ یَدَیْهَا نَوًی - اَوْ حَصًی - تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ: "اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَیْسَرُ عَلَیْكِ مِنْ هٰذَا - اَوْ اَفْضَلُ " فَقَالَ :" سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَالِقٌ ، وَاللّٰهُ

۱۴۴۳: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک عورت کے پاس داخل ہوئے جس کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھی تو آپؐ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلا دوں جو تمہارے لئے اس سے آسان تر یا اس سے افضل ہو۔ پھر فرمایا: '' سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا ...... ۔'' اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس تعداد کے مطابق جو اس نے آسمان میں بنائی اور پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو اس نے زمین میں پیدا کی اور پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس گنتی کے مطابق

اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

جو اس کے درمیان مخلوق ہے اور پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کے مطابق جو وہ پیدا کرنے والے ہیں۔'' اور اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بھی ساتھ ملا کر اسی طرح پڑھیں۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٤٤٤: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۴۴: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں مطلع نہ کر دوں''۔ میں نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' برائی سے پھرنے کی ہمت نہیں اور نیکی پر آنے کی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے''۔ (بخاری ومسلم)

٢٤٥: بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّمُضْطَجِعًا وَمُحْدِثًا وَّجُنُبًا وَّحَآئِضًا اِلَّا الْقُرْآنَ فَلَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَلَا حَآئِضٍ

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے ہونے، بیٹھنے، لیٹنے، بلا وضو، جنابت کی حالت میں اور حیض کی حالت میں درست ہے مگر تلاوتِ قرآن مجید جنبی اور حائضہ کے لئے جائز نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ: لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ [آل عمران: ١٩٠]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے، بیٹھے اور پہلو پر لیٹے یاد کرتے ہیں''۔ (آل عمران)

١٤٤٥: وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے تھے۔ (مسلم)

١٤٤٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَّمْ يَضُرَّهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۴۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی ایک جب اپنی گھر والی سے صحبت کرنے لگے تو اس طرح دعا کرے بِسْمِ اللّٰهِ ...... ''اللہ کے نام سے' اے اللہ ہم کو شیطان سے اور شیطان کو ہم سے دور رکھ اور جو اولاد ہمیں عنایت کریں'' پس اگر اس حمل میں کوئی اولاد مقدر ہوئی تو شیطان اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا''۔ (بخاری ومسلم)

٢٤٦: بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ عِنْدَ نَوْمِهٖ

باب: نیند کے وقت اور اس سے بیداری

وَاسْتِيْقَاظِهٖ

کی وقت کیا کہے؟

١٤٤٧ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ ، وَاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ : "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ" . وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۴۴۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ ،نوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر آرام فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ''تیرے نام سے اے اللہ میں مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں'' اور جب آپؐ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف سب نے جمع ہونا ہے''۔ (بخاری)

٢٤٧ : بَابُ فَضْلِ حَلْقِ الذِّكْرِ وَالنَّدْبَ عَلٰى مُلَازِمَتِهَا وَالنَّهْيِ عَنْ مُفَارِقَتِهَا لِغَيْرِ عُذْرٍ!

باب ۲۴۷: ذکر کے حلقوں کو لازم کرنے اور ان سے بلاوجہ جدائی اختیار کرنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ﴾ [كهف:٢٨]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک کر رکھ جو اپنے ربّ کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اسی ہی کی رضا مندی چاہتے ہیں اور آپ کی آنکھیں ان سے تجاوز نہ کریں''۔ (کہف)

١٤٤٨ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا : هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ اَعْلَمُ - : مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ : يُسَبِّحُوْنَكَ ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ ، وَيَحْمَدُوْنَكَ ، وَيُمَجِّدُوْنَكَ : فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ - فَيَقُوْلُ : كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً ، وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا ، وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا فَيَقُوْلُ: فَمَا ذَا يَسْاَلُوْنَ؟ قَالَ : يَقُوْلُوْنَ : يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ

۱۴۴۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں پر گھوم پھر کر ذکر والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو اللہ کی یاد میں پالیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ ادھر آؤ۔ یہاں تمہاری حاجت ہے۔ پس وہ ان کو آسمان دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں (جب وہ وہاں سے فارغ ہوکر بارگاہ خداوندی میں جاتے ہیں) تو ان کا ربّ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کی حالت سے واقف ہے۔ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح و تکبیر اور بڑائی بیان کررہے تھے اس پر اللہ فرماتے ہیں کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں اللہ کی قسم! نہیں دیکھا۔ پھر اللہ فرماتے ہیں اگر دیکھ لیں تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تو اس سے بھی زیادہ تیری عبادت، بزرگی اور تسبیح کریں۔ پس اللہ فرماتے ہیں وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ جواب دیتے ہیں کہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ جواب دیتے ہیں نہیں! اللہ کی قسم

قَالَ :يَقُوْلُ :وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ :يَقُوْلُوْنَ : لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا – قَالَ :يَقُوْلُ : فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ :يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا ، وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا ، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً – قَالَ :فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ ، قَالَ :فَيَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ :يَقُوْلُوْنَ :لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْهَا – فَيَقُوْلُ :كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ :لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا ، وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً – قَالَ :فَيَقُوْلُ :فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ – قَالَ :يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ :فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ ، اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ :هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضَلَاءَ يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَاءِ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ – وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّكَ فِي الْاَرْضِ: يُسَبِّحُوْنَكَ ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ ، وَيَحْمَدُوْنَكَ ، وَيَسْاَلُوْنَكَ– قَالَ :وَمَا ذَا يَسْاَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا :يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ – قَالَ:وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا :لَا اَيْ رَبِّ : قَالَ :فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا

اے ربّ نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں' تو جنت کی حرص بہت بڑھ جائے اور اس کی طلب اور تیز تر ہو جائے اور رغبت میں پہلے کی نسبت بہت اضافہ ہو جائے۔ اللہ پوچھتے ہیں وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اس پر اللہ فرماتے ہیں کیا انہوں نے آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواباً عرض کرتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ آگ کو دیکھ لیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں تو اس سے اور زیادہ دور بھاگیں اور خوف کھائیں۔ اللہ فرماتے ہیں: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی ان میں سے نہ تھا' وہ اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا۔ اللہ فرمائیں گے وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں رہ سکتا''۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت جو حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے' میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:''بے شک اللہ کے کچھ فرشتے جو حفاظتی فرشتوں کے علاوہ ہیں' زمین میں گھوم پھر کر ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کوئی ذکر کی مجلس پا لیتے ہیں تو اس میں ان کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں اور ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے' یہاں تک کہ اپنے سامنے اور آسمان و زمین کے درمیان جگہ کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ پس اللہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کی حالت سے خوب واقف ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ عرض کرتے ہیں کہ ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین میں تیری تسبیح و بڑائی' وحدانیت' عظمت اور حمد و ثناء بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کرتے تھے۔ اللہ فرشتوں سے پوچھتے ہیں وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے اللہ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں اے پروردگار! اللہ فرماتے ہیں۔ اگر دیکھ لیں تو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ بھی مانگ رہے تھے۔ اللہ پوچھتے ہیں کہ وہ کس چیز کی بابت مجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار! تیری آگ سے۔ اللہ پوچھتے ہیں کیا

:وَيَسْتَجِيرُوْنَكَ قَالَ :وَمِمَّ يَسْتَجِيرُوْنِيْ؟ قَالُوْا :مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ - قَالَ :وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا : لَا' قَالَ : فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا : وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ؟ فَيَقُوْلُ :قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ' وَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا' وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا- قَالَ :يَقُوْلُوْنَ : رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ - فَيَقُوْلُ :وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ"۔

انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں اگر دیکھ لیں تو پھر؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے بخشش بھی مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتے ہیں میں نے ان کو بخش دیا اور جس چیز کا وہ سوال کر رہے تھے وہ عطا کیا اور جس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے میں نے اس سے پناہ دے دی۔ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب! ان میں تیرا فلاں خطا کار بندہ بھی تھا جو وہاں سے صرف گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ (چند لمحے) بیٹھ گیا۔ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

۱۴۴۹ :وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۴۹: حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں تو ان کو فرشتے آ کر گھیر لیتے' رحمت الٰہی ان پر سایہ فگن ہو جاتی اور سکینت ان پر اُترتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں فرماتے ہیں جو اس کی بارگاہ میں ہیں''۔ (مسلم)

۱۴۵۰ :وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ الْحَارِثِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ - فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ :فَوَقَفَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ- فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰی فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا ' وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ ' وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا - فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ :اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰی اِلَی اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ ' وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰی فَاسْتَحْيَی اللّٰهُ مِنْهُ ' وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۵۰: حضرت ابو واقد حارث بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ تین آدمی آئے دو ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گئے اور ایک چلا گیا۔ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے۔ پھر ان میں سے ایک نے حلقہ درس میں جگہ پائی تو وہ اس میں بیٹھ گیا اور دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور رہا تیسرا شخص وہ وہاں سے پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں افراد کے متعلق بتلاؤں! ''ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پناہ لی تو اس کو پناہ مل گئی اور دوسرے نے حیا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمائی اور تیسرے نے اعراض (منہ پھیرا) کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض فرمایا''۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۵۱ :وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۴۵۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقہ میں تشریف لائے اور کہا تم

عَلٰی حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ : مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ ، قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا :مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ ، قَالَ :اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِّنِّیْ :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ : "مَا اَجْلَسَكُمْ؟" قَالُوْا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ ، عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ ، وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا - قَالَ :"آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟" قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ - قَالَ :"اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ ، وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِیْ بِكُمُ الْمَلَآئِكَةَ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کیا قسم دے کر کہتے ہو کہ تمہیں اس چیز نے ہی بٹھایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہمیں تو اسی چیز نے ہی بٹھایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھی طرح سنو! میں نے تم سے قسم کسی بے اعتمادی کی وجہ سے نہیں اٹھوائی۔ رسول اللہ ﷺ سے قریب کا تعلق ہونے کے باوجود کوئی شخص ایسا بھی نہ ملے گا جو مجھ سے کم روایات بیان کرنے والا ہو۔ (بیان حدیث میں شدید احتیاط کا ذکر کیا) بے شک رسول اللہ ﷺ مسجد میں اپنے صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لائے اور فرمایا: ''تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے اور اس کی حمد وثناء کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا۔'' آپؐ نے فرمایا: ''کیا اللہ کی قسم دے کر تم کہتے ہو کہ تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟'' آپؐ نے فرمایا: ''سنو! میں نے تم سے قسم اس بناء پر نہیں لی کہ تم پر بے اعتمادی ہے لیکن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں''۔ (مسلم)

۲۴۸ :بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَآءِ

بَاب: صبح اور شام کو اللہ کا ذکر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ [الاعراف:۲۰۵]

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ "الْاٰصَالُ" جَمْعُ اَصِيْلٍ وَّهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

وَ قَالَ تَعَالٰی : ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾ [طه:۱۳۰]

وَ قَالَ تَعَالٰی : ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ [غافر:۵۵]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے ربّ کو اپنے دل میں یاد کرو، گڑگڑاتے ہوئے نہ کہ اونچی آواز سے (اعتدال کے ساتھ) صبح و شام اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو''۔

(الاعراف)

اہل لغت نے فرمایا اٰصَالِ یہ اَصِیْل کی جمع ہے۔ یہ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے ربّ کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع وغروب ہونے سے پہلے''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''صبح وشام اپنے ربّ کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ بیان کرو''۔

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ : اَلْعَشِيُّ مَا بَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَغُرُوْبِهَا۔

اہل لغت نے فرمایا عَشِیٌّ زوال شمس اور غروب کے درمیان کے وقت کو کہتے ہیں۔

وَ قَالَ تَعَالٰی : ﴿فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [النور:٣٦] الْاٰيَةَ۔ وَ قَالَ تَعَالٰی : ﴿اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ﴾ [ص:١٨]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(وہ نور) ایسے گھروں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بلند کرنے کا حکم دیا اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام تسبیح کرتے ہیں ایسے مرد جن کو کوئی تجارت اور بیع (خرید وفروخت) اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرسکتی''۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہم نے پہاڑوں کو ان کے تابع کر دیا وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح ان کے ساتھ کرتے تھے''۔

١٤٥٢ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِیْ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۵۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہہ لیا۔ قیامت کے دن اس سے زیادہ افضل عمل کوئی نہیں لائے گا مگر وہ شخص جس نے اس کلمہ کو اتنی مرتبہ یا اس سے زائد مرتبہ کہا ہو''۔ (مسلم)

١٤٥٣ : وَعَنْهُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَةَ قَالَ : اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۵۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا رات مجھے بچھو کے کاٹنے کی وجہ سے بہت تکلیف پہنچی۔ فرمایا: ''اگر تو نے شام کے وقت یہ کلمات کہے ہوتے تو وہ تجھے تکلیف نہ پہنچا سکتا' اَعُوْذُ ... اللہ تعالیٰ کی کامل صفات کی برکت کے ساتھ میں مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں''۔ (مسلم)

١٤٥٤ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ : "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا ، وَبِكَ اَمْسَيْنَا ، وَبِكَ نَحْيَا ، وَبِكَ نَمُوْتُ ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ" وَاِذَا اَمْسٰی قَالَ : "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا ، وَبِكَ نَحْيَا ، وَبِكَ نَمُوْتُ ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۴۵۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِكَ ...... ''اے اللہ ہم نے تیری مدد سے صبح و شام کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہوتے اور مرتے ہیں اور اٹھ کر تیری بارگاہ میں پہنچنا ہے۔'' اور جب شام ہوتی تو یہ کلمات پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِكَ ...... ''اے اللہ تیری مدد سے ہم نے شام کی اور تیری قدرت سے ہم زندہ ہوتے اور مرتے ہیں اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔'' (ابوداؤد' ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔

١٤٥٥ : وَعَنْهُ اَنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِكَلِمَاتٍ

۱۴۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتَ – قَالَ : "قُلِ : اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ" قَالَ : قُلْهَا اِذَا اَصْبَحْتَ، وَاِذَا اَمْسَيْتَ، وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مجھے ایسے کلمات سکھلا دیں جو میں صبح شام کہہ لیا کروں۔آپؐ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ...... ''اے اللہ تو آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔آپ عالم الغیب والشہادہ ہیں۔آپ ہر چیز کے ربّ اوران کے مالک ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اے اللہ میں اپنے نفس کی شرارت سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور شیطان کی شرارت سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔آپؐ نے فرمایا یہ کلمات صبح وشام اور بستر پر لیٹتے ہوئے پڑھو۔(ابوداوٗد ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤٥٦ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ : "اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ" قَالَ الرَّاوِيْ : اُرَاهُ قَالَ فِيْهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا "اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۵۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ شام کرتے تو اس طرح دعا فرماتے: اَمْسَيْنَا ...... ''کہ ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ لفظ بھی فرمائے بادشاہی اسی ہی کے لئے ہے۔اور تعریفیں اسی ہی کے لئے ہیں۔اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔اے میرے ربّ میں آپ سے اس رات کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور بعد والی رات کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس رات اور بعد والی رات میں پائے جانے والے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔اے میرے ربّ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔سستی اور بڑھاپے کی برائی سے اور آگ کے عذاب اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جب صبح کرتے تو پھر یہ کلمات کہتے۔ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی''۔(مسلم)

١٤٥٧ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ "بِضَمِّ الْخَاءِ وَالْمُعْجَمَةِ" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِقْرَاْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۵۷: حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ تم قُلْ هُوَ اللّٰهُ (یعنی سورۂ اخلاص) اور معوذتین یعنی (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ ہر چیز کے لئے تمہیں کافی ہیں۔'' (ابوداوٗد ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤٥٨ : وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۵۸: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو بندہ یہ کلمات ہر صبح و شام کہہ لیا کرے اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ''اس اللہ کے نام کی برکت سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز آسمان و زمین میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والے اور جاننے والے ہیں''۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٤٩ : بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: نیند کے وقت کیا کہے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ [آل عمران: ۱۹۰' ۱۹۱]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:'' بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے' بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹے یاد کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کی تخلیق میں سوچ و بچار کرنے والے ہیں''۔ (آل عمران)

١٤٥٩ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ :"بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۴۵۹: حضرت حذیفہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَاءَ وَاَمُوْتُ اے اللہ تیرے نام سے میں زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں''۔ (بخاری)

١٤٦٠ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ وَلِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : "اِذَا اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا اَوْ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا – فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ"۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ التَّسْبِيْحُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ التَّكْبِيْرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۶۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا جب تم دونوں اپنے بستروں پر لیٹو تو تینتیس (۳۳) مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ' تینتیس (۳۳) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ' تینتیس (۳۳) مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا کرو اور دوسری روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ چونتیس (۳۴) مرتبہ آیا ہے اور ایک روایت میں اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس (۳۴) مرتبہ آیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

١٤٦١ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا اَوٰى

۱۴۶۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تم میں سے کوئی بستر پر آرام کرنے لگے تو

اَحَدُكُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ : بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ : اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اپنے چادر کی طرف سے بستر کو جھاڑے۔ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس پر کون رہا ہے۔ پھر یہ کلمات پڑھے: بِاسْمِكَ...... ''اے میرے رب' تیرے نام سے میں نے اپنے پہلو کو رکھا اور تیری مدد سے اس کو اٹھاتا ہوں اگر تو میری روح قبض کرے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اسکی ان چیزوں سے حفاظت کرنا جن سے تو اپنے نیک بندوں کی (حفاظت) فرماتا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۶۲ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ ا للّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ نَفَثَ فِیْ يَدَيْهِ ، وَقَرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهٗ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا' اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ، ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ : يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو معوذات پڑھ کے اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے جسم مبارک پر پھیر لیتے۔ (بخاری و مسلم) دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر استراحت فرمانے لگتے تو اپنے ہاتھوں کو جمع فرما کر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مل لیتے اور ابتداء سر اور چہرے سے فرماتے اور اسی طرح جسم کے سامنے والے حصہ پر ملتے اور یہ تین مرتبہ کرتے۔ (بخاری و مسلم)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ : النَّفْثُ نَفْخٌ لَطِيْفٌ بِلَارِيْقٍ۔

اہل لغت فرماتے ہیں : اَلنَّفْثُ : بغیر تھوک کے جو پھونک ہو۔

۱۴۶۳ : وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَ كَ لِلصَّلٰوةِ ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ : اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ، فَاِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَی

۱۴۶۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو نماز والا وضو کرو۔ پھر اپنی دائیں جانب لیٹ کر یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ ...... '' کہ اے اللہ میں نے اپنی ذات تیرے سپرد کی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تجھے میں نے اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ آپ کی رحمت کی رغبت کرتے ہوئے اور عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور نہ نجات کا مقام ہے مگر تیری طرف۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور اس پیغمبر پر ایمان لایا جو آپ نے بھیجا''۔ اگر اسی رات تیری موت آ جائے تو

الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فطرتِ اسلام پر تیری موت آئی۔ ان کلمات کو اپنے آخری کلمات بناؤ۔ (بخاری و مسلم)

۱٤٦٤ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ : "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپؐ بستر پر استراحت کا ارادہ فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ...... "تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کافی ہوگیا اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی کفایت کرنے والا اور ان کو ٹھکانا دینے والا کوئی نہیں۔" (مسلم)

۱٤٦٥ : وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، مِنْ رِوَايَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَفِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۴۶۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ ...... "اے اللہ تو مجھے اپنے عذاب سے بچا لے جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔" ترمذی یہ حدیث حسن ہے۔ ابو داؤد نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس کو روایت کیا اور اس میں اضافہ ہے کہ یہ دعا آپؐ تین مرتبہ فرماتے تھے۔

کتاب الدعوات

۲۵۰ :بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

بَابٌ: دُعا کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر:٦٠] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ [الاعراف:٥٥] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ [البقرة:١٨٦] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ [النمل:٦٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "تمہارے ربّ نے حکم دیا کہ مجھے پکارا کرو! میں جواب دوں گا"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم اپنے ربّ کو پکارو گڑگڑا کر اور آہستہ آہستہ بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتے"۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں پس بے شک میں قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دینے والا ہوں جب وہ مجھے پکارے"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "کون ہے وہ جو مجبور کی فریاد رسی کرے جب وہ اس کو پکارے اور تکلیف کا ازالہ کرے" (یعنی اللہ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں)

۱٤٦٦ : وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اَلدُّعَآءُ هُوَ

۱۴۶۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دعا عبادت ہی

الْعِبَادَةُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۶۷ :وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَآءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۴۶۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع (ہمہ گیر) دعائیں پسند فرماتے اور ان کے علاوہ چھوڑ دیتے۔ (ابوداؤد)
صحیح سند سے۔

۱۴۶۸ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ :وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَا بِدُعَآءٍ دَعَا بِهَا فِيْهِ۔

۱۴۶۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی: "اے اللہ تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عنایت فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عنایت فرما اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا"۔ (بخاری ومسلم) مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی دعا فرماتے تو یہ دعا کرتے اور جب کوئی خصوصی دعا فرماتے تو اس کو ساتھ شامل کر لیتے۔

۱۴۶۹ :وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى ، وَالتُّقٰى ، وَالْعَفَافَ ، وَالْغِنٰى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۶۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ...... "اے اللہ میں آپ سے ہدایت اور تقویٰ کا اور پاک دامنی اور غناء کا سوال کرتا ہوں"۔ (مسلم)

۱۴۷۰ :وَعَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰٓؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ : "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ، وَارْحَمْنِيْ ، وَاهْدِنِيْ ، وَعَافِنِيْ ، وَارْزُقْنِيْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ طَارِقٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّيْ؟ فَقَالَ :"قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ، وَارْحَمْنِيْ ، وَعَافِنِيْ ، وَارْزُقْنِيْ فَاِنَّ هٰٓؤُلَآءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ"

۱۴۷۰: حضرت طارق بن اُشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نیا مسلمان ہوتا تو آپؐ اس کو نماز سکھاتے پھر اس کو دعا کے لئے یہ کلمات سکھاتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَ ارْزُقْنِيْ "اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ ہدایت دے اور عافیت عنایت فرما اور مجھے رزق عنایت کر"۔ (مسلم) حضرت طارق کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی آپؐ کی خدمت میں آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے ربّ سے کس طرح سوال کروں؟ آپؐ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ...... دعا تلقین فرمائی اور پھر فرمایا: "یہ دعا تیری دنیا و آخرت دونوں کو جمع کرنے والی ہے۔"

:وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ

۱۴۷۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۷۲ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ ، وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سُفْيَانُ : اَشُكُّ اَنِّيْ زِدْتُ وَاحِدَةً مِّنْهَا۔

۱۴۷۳ : وَعَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِي الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ ، وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ ، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۷۴ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ : "قُلْ : اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ" وَفِيْ رِوَايَةٍ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى ، وَالسَّدَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۷۵ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ ، وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" وَفِيْ رِوَايَةٍ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۷۶ : وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : عَلِّمْنِيْ دُعَآءً اَدْعُوْا بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ ، قَالَ : قُلْ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ...... ''اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے''۔ (مسلم)

۱۴۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم پناہ مانگو محنت کی (ناقابل برداشت) مشقت سے، بدبختی کے آ لینے سے، برے فیصلے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔'' (بخاری و مسلم) ایک روایت میں یہ ہے کہ سفیان نے کہا مجھے شک ہے کہ میں نے ایک کا اضافہ کر دیا۔

۱۴۷۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''اے اللہ میرے اس دین کو درست فرما جو میرے معاملات کی حفاظت کا ذریعہ ہے، اس دنیا کی درستی فرما جس پر میرا گزران ہے، میری اس آخرت کو درست فرما جہاں میں نے لوٹ کر جانا ہے، زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں اضافہ کا ذریعہ بنا اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے راحت کا مسبب بنا''۔ (مسلم)

۱۴۷۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا تم اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ ...... ''اے اللہ مجھے ہدایت دے اور درست و سیدھا رکھ۔'' اور ایک روایت میں یہ ہے: ''اے اللہ میں آپ سے ہدایت اور درستی کا سوال کرتا ہوں''۔ (مسلم)

۱۴۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں عاجزی، سستی، بزدلی، بڑھاپا اور بخل سے اور اے اللہ میں عذاب قبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، زندگی اور موت کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ ایک روایت میں قرض کے بوجھ اور آدمیوں کے زبردستی کرنے سے'' کے الفاظ ہیں۔ (مسلم)

۱۴۷۶: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی دعا سکھلائیں جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ، فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ ، وَارْحَمْنِيْ ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : "وَفِيْ بَيْتِيْ" وَرُوِيَ : "ظُلْمًا كَثِيْرًا" وَرُوِيَ "كَبِيْرًا" بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَيُقَالُ : كَثِيْرًا كَبِيْرًا۔

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ، فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً...... ''اے اللہ بے شک میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا پس تو مجھے اپنی خاص بخشش سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشنے والا' رحم کرنے والا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے فِيْ بَيْتِيْ (اپنے گھر میں) کے الفاظ میں كَثِيْرٌ کی جگہ كَبِيْرٌ کے الفاظ ہیں پس مناسب ہے کہ دونوں کو اکٹھا کر کے كَثِيْرًا كَبِيْرًا پڑھیں۔

١٤٧٧ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَآءِ - اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ ، وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ ، وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ ، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٤٧٧: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ...... ''اے اللہ مجھے بخش دے اور میری غلطی اور جہالت اور معاملات میں میرا تجاوز اور وہ بھی بخش دے جسے آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ اے اللہ! میرا ارادۃً کیا ہوا اور مذاق کے طور پر کیا ہوا اور غلطی سے کیا گیا اور ارادۃً کیا گیا سب بخش دے اور یہ تمام میری ہی طرف سے ہوئے۔ اے اللہ! میرے وہ گناہ بخش دے جو میں نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے اور علانیہ کئے یا خفیہ کئے اور وہ بھی جو آپ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ آگے بڑھانے والے اور پیچھے ہٹانے والے ہیں اور آپ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے''۔ (بخاری و مسلم)

١٤٧٨ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَآئِهٖ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٤٧٨: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے ''اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے جو میں جانتا ہوں اور اس کے شر سے جو میں نے عمل نہیں کیا''۔ (مسلم)

١٤٧٩ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ ، وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٤٧٩: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ ہوتی تھی : '' اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زوال اور عافیت کے پھر جانے اور ناراضگی کے اچانک اترنے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے۔'' (مسلم)

١٤٨٠ : وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٤٨٠: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا ، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا ، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا : اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں یوں فرماتے: ''اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بخل، شدید بڑھاپا اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو میرے نفس کو اس کا تقویٰ عنایت فرما اور اس کو پاک کر دے تو سب سے بہتر اس کو پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا مالک اور کارساز ہے۔ اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبولیت والی نہ ہو''۔ (مسلم)

١٤٨١ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ ، وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ" زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ : "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۴۸۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تجھ پر ایمان لایا، آپ پر توکل کیا، آپ کی طرف میں رجوع کرتا ہوں اور آپ کی طرف ہی میں نے فیصلہ میں رجوع کیا۔ پس تو مجھے بخش دے وہ گناہ جو میں نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے اور جو ظاہر کئے اور جو مخفی کئے۔ آپ ہی آگے بڑھانے والے اور آپ ہی پیچھے ہٹانے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں''۔ بعض راویوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے الفاظ زائد نقل کئے ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

١٤٨٢ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ ، وَعَذَابِ النَّارِ ، وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ۔

۱۴۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ ، وَعَذَابِ النَّارِ ، وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰى وَالْفَقْرِ" ''اے اللہ میں آگ کی آزمائش اور آگ کے عذاب، غناء کے شر اور فقر کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں''۔ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

١٤٨٣ : وَعَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ ، وَهُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ ، وَالْاَعْمَالِ ، وَالْاَهْوَاءِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ

۱۴۸۳: حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ ، وَالْاَعْمَالِ ، وَالْاَهْوَاءِ" ''اے اللہ برے اخلاق و اعمال اور خواہشات سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں''۔ (ترمذی)

حَسَنٌ۔

یہ حدیث حسن ہے۔

١٤٨٤ : وَعَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً قَالَ : "قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ ، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٤٨٤: حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایک دعا سکھلا دیں۔ آپؐ نے فرمایا اس طرح کہا کرو: ''اے اللہ میں اپنے کان کے شر' آنکھ کے شر' اپنی زبان کے شر' اپنے دل کے شر' منی (مادۂ حیات) کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٤٨٥ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : "اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ ، وَالْجُنُوْنِ ، وَالْجُذَامِ ، وَسَيِّيءِ الْاَسْقَامِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

١٤٨٥: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ میں برص' جنون' کوڑھ اور دیگر بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

١٤٨٦ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

١٤٨٦: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ بہت بدترین ساتھ لیٹنے والا ساتھی ہے اور خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بدترین رازداری ہے''۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

١٤٨٧ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُكَاتَبًا جَآءَهُ فَقَالَ : اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ : اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قُلِ : "اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٤٨٧: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب ان کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں اپنے بدل کتابت سے عاجز آ گیا ہوں۔ پس آپؓ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علیؓ نے اسے فرمایا کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھلا دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلائے اگرچہ تجھ پر پہاڑ کے برابر قرض ہوگا اللہ اس کو ادا فرما دیں گے۔ دعائیہ کلمات یہ ہیں: ''اے اللہ حلال کو میرے لئے کفایت فرما دے اور حرام سے حفاظت فرما اور اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کر دے''۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٤٨٨ : وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَ اَبَاهُ حُصَيْنًا كَلِمَتَيْنِ يَدْعُوْ بِهِمَا : "اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ، وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

١٤٨٨: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد حصین کو دو کلمات بتلائے جن سے وہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ...... ''اے اللہ میری ہدایت کا میرے دل میں الہام فرما اور میرے نفس کی شرارت سے

قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

مجھے پناہ میں رکھ۔'' (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۴۸۹ : وَعَنْ اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ : "سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ" فَمَكَثْتُ اَیَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ لِیْ : "یَا عَبَّاسُ یَا عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۱۴۸۹: حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی چیز سکھلا دیں جس سے میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ سے عافیت مانگو'' میں کچھ دن گزرنے کے بعد حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں۔ آپؐ نے مجھے فرمایا: اے عباس' اے اللہ کے رسول کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگو۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۰ : وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا : یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ : كَانَ اَكْثَرُ دُعَآئِهٖ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۱۴۹۰: حضرت شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المؤمنین جب حضور آپؐ کے پاس ہوتے تو آپؐ کی اکثر دعا کیا ہوتی تھی؟ انہوں نے جواب میں فرمایا آپؐ کی اکثر دعا یہ تھی: ''اے دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے پر مضبوط رکھ۔'' (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۱ : وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ ، وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ ، وَاَهْلِیْ ، وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ – رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ : حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۱۴۹۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا یہ تھی: ''اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کو جو آپ سے محبت کرتا ہو اور اس عمل کی محبت کا جو مجھے آپ تک پہنچا دے اے اللہ! اپنی محبت کو میری جان' اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے''۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۴۹۲ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَلِظُّوْا بِیَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ، وَرَوَاهُ النَّسَآئِیُّ مِنْ رِّوَایَةِ رَبِیْعَةَ ابْنِ عَامِرٍ الصَّحَابِیِّ قَالَ الْحَاكِمُ : حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاَسْنَادِ :

"اَلِظُّوْا" بِكَسْرِ اللَّامِ وَتَشْدِیْدِ الظَّآءِ

۱۴۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' یَا ذَالْجَلَالِ وِالْاِکْرَامِ کے کلمات کا خوب اہتمام کرو''۔ (ترمذی)

نسائی نے اس روایت کو ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا۔

حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

اَلْمُعْجَمَةِ مَعْنَاهُ : اَلْزِمُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ وَاَكْثِرُوْا مِنْهَا۔

اَلِظُّوْ: اس دعا کو لازم پکڑو اور بہت زیادہ کیا کرو۔

۱۴۹۳ : وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدُعَآءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَآءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ : "اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ؟ تَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۴۹۳: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بہت ساری دعائیں مانگیں جن میں بہت سی ہمیں ذرا بھی یاد نہ رہی ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے بہت ساری دعائیں مانگیں جن میں ہمیں کچھ بھی یاد نہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی دعا نہ بتلا دوں جو ان تمام کو جمع کرنے والی ہو؟ تم اس طرح کہو: ''اے اللہ میں آپ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جو آپ کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور میں آپ سے اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی آپ ہی مددگار ہیں۔ آپ ہی مددگار ہیں اور آپ ہی کفایت کرنے والے ہیں۔ گناہ سے پھرنا اور نیکی کی قوت بھی آپ ہی کی مدد سے ہوسکتی ہے۔'' (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۴۹۴ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

۱۴۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک دعا یہ بھی تھی: ''اے اللہ میں آپ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو آپ کی رحمت کو لازم کرنے والی ہیں اور ان کاموں کا سوال کرتا ہوں جو تیری بخشش کا تقاضا کرنے والے ہیں ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اور ہر نیکی کی کثرت چاہتا ہوں اور جنت کی کامیابی اور آگ سے نجات کا آپ سے سوال کرتا ہوں۔'' حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث شرطِ مسلم پر ہے۔

۲۵۷ :بَابُ فَضْلِ الدُّعَآءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ!

بَابٌ: پس پشت دعا کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ [الحشر:١٠] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [محمد:١٩] وَ قَالَ تَعَالٰى : اِخْبَارًا عَنْ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو ان کے بعد آئے ہیں وہ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے''۔ (الحشر) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے ذنب (گناہ) سے استغفار کریں اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی استغفار کریں''۔ (محمد) اللہ تعالیٰ نے ابراہیم

اِبْرَاهِيْمَ ﷺ : ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ ، وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ [ابراهيم:٤١]

علیہ السلام (کی دعا) کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: ''اے ربّ ہمارے مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور مؤمنوں کو جس دن حساب قائم ہو''۔ (ابراہیم)

١٤٩٥ : وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْا لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلاَّ قَالَ الْمَلَكُ : وَلَكَ بِمِثْلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۹۵: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تمہیں بھی اس کے مثل ملے''۔ (مسلم)

١٤٩٦ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : "دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ : عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ : اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ" ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۴۹۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے اس کے پاس ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ آمین کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے تمہیں اس کے مثل ملے''۔ (مسلم)

٢٥٢ : بَابُ فِيْ مَسَآئِلِ مِنَ الدُّعَآءِ

بَاب: دعا کے متعلق چند مسائل

١٤٩٧ : عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ : جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَآءِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۹۷: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے کو جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا (یعنی اللہ تجھ کو بہتر بدلہ دے) دے تو اس نے اس کی خوب تعریف کر دی''۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

١٤٩٨ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْاَلُ فِيْهَا عَطَآءً فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۴۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی جانوں کے لئے بددعا نہ کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے بددعا کرو اور نہ اپنے اموال کے لئے بددعا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری موافقت اس گھڑی سے ہو جائے جس میں اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگی جائے وہ دے دی جاتی ہے پھر یہ بددعا تمہارے حق میں قبول کر لی جائے''۔ (مسلم)

١٤٩٩ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ" رَوَاهُ

۱۴۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اپنے ربّ سے سجدہ کی حالت میں سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے تم اس میں بہت زیادہ دعا کیا

مُسْلِمٌ۔

کرو''۔(مسلم)

۱۵۰۰ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ :يَقُوْلُ :قَدْ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِیْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ :"لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ ، اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ" قِيْلَ : "يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ : "يَقُوْلُ : قَدْ دَعَوْتُ ، وَقَدْ دَعَوْتُ ، فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِبْ لِیْ ، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ"

۱۵۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے کسی ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی میں نہ پڑے کہ اس طرح کہنے لگے میں نے اپنے ربّ سے دعا کی لیکن اس نے میری دعا قبول نہ کی''۔(بخاری ومسلم) مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جب تک جلدی میں نہ پڑے'' عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! جلدی میں پڑنے کا کیا مطلب ہے۔آپؐ نے فرمایا:''میں نے دعا کی لیکن مجھے تو ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ میری دعا قبول ہو پھر وہ بیٹھ جائے اور دعا کو چھوڑ دے''۔

۱۵۰۱ :وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ :اَیُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ : "جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۵۰۱: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سی دعا زیادہ مقبول ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''رات کے پچھلے حصے اور فرض نمازوں کے بعد کی''۔(ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

۱۵۰۲ : وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا ، اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ ، اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ :اِذًا نُكْثِرَ قَالَ :"اَللّٰهُ اَكْثَرُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ - وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ رِوَايَةِ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَزَادَ فِيْهِ :"اَوْ يَدَّخِرَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَهَا۔

۱۵۰۲: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''زمین پر جو مسلمان بھی اللہ پاک سے کوئی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں یا اسی طرح کی کوئی تکلیف اس سے دور کر دیتے ہیں جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے''۔لوگوں میں سے ایک نے کہا پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اللہ زیادہ دیں گے''۔(ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

حاکم نے ابوسعید سے اس کو روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں یا اس کے لئے اسی طرح کا اجر ذخیرہ فرما لیتے ہیں۔

۱۵۰۳ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ:" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۱۵۰۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظمتوں والے اور حلم والے ہیں

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۵۳ :بَابُ كَرَامَاتِ الْاَوْلِيَآءِ وَفَضْلِهِمْ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [يونس:٦٢،٦٤] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَهُزِّيْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ﴾ [مريم : ٢٥،٢٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [آل عمران :٣٧] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوُوْا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْلَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِرْفَقًا وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ﴾ [الكهف :١٦]

١٥٠٤ :وَعَنْ اَبِىْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ مَرَّةً :"مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ

۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کے رب ہیں ان کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمان کے رب اور زمین کے رب اور معزز عرش کے رب ہیں''۔(بخاری ومسلم)

باب: اولیاء اللہ کی کرامات اور ان کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''خبردار! بے شک اللہ کے اولیاء ان پر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ ڈرتے تھے ان کے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں یہی بڑی کامیابی ہے''۔(یونس) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''اے مریم تو کھجور کے تنے کو اپنی طرف حرکت دے وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرادے پس تو کھا اور پی''۔(مریم) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:''جب بھی زکریا علیہ السلام محراب میں داخل ہوتے تو اس کے ہاں کھانے کی چیزیں پاتے زکریا علیہ السلام نے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا وہ اللہ کی طرف سے ہے بے شک اللہ جس کو چاہتے ہیں بغیر حساب کے رزق دیتے ہیں''۔(آل عمران) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تم ان سے اور ان کے معبودوں سے جن کی یہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں علیحدگی اختیار کرلو پھر نماز میں پناہ لو۔تمہارے لئے تمہارا رب اپنی رحمت پھیلادے گا اور تمہارے لئے تمہارے معاملے میں آسانی مہیا فرمادے گا۔اور تم دیکھو گے کہ سورج طلوع ہوتے وقت نماز کے داہنی سے مڑ کر نکلتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں طرف ان سے کترا کر نکل جاتا ہے''۔(الکہف)

۱۵۰۴: حضرت ابو محمد عبدالرحمٰن ابن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اصحابِ صفہ فقیر لوگ تھے۔نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا جس کے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس چار کھانا ہو وہ پانچویں اور چھٹے کو ساتھ لے جائے یا جس طرح فرمایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تین کو لائے اور نبی اکرم ﷺ دس

طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ " اَوْ كَمَا قَالَ ، وَاَنَّ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشْرَةٍ ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَآءَ ، ثُمَّ رَجَعَ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ - قَالَتِ امْرَاَتُهٗ : مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ ، قَالَ : اَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ : اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ وَقَدْ عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ قَالَ : فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ! فَقَالَ : يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ ، وَقَالَ : كُلُوْا لَا هَنِيْئًا وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا ، قَالَ : وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ : يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا؟ قَالَتْ : لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ! فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ : اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ ، يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ - وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ ، فَتَفَرَّقْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ فَحَلَفَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَطْعَمُهٗ ، فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ لَا تَطْعَمُهٗ ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ اَوِ الْاَضْيَافُ اَنْ لَّا يَطْعَمَهٗ اَوْ يَطْعَمُوْهُ حَتّٰى يَطْعَمَهٗ - فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هٰذِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا

کو گھر لے گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھایا پھر رُکے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر اتنی دیر بعد گھر لوٹے کہ رات کا اتنا حصہ گزر چکا تھا جتنا اللہ نے چاہا۔ ان کی بیوی نے کہا تمہیں اپنے مہمانوں سے کس چیز نے روک لیا۔ انہوں نے پوچھا: ''کیا تم نے انہیں شام کا کھانا نہیں کھلایا؟ اس نے جواب دیا انہوں نے آپؐ کے آنے تک انکار کیا حالانکہ ان کو کھانا پیش کیا گیا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں جا کر چھپ گیا! اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا او نادان! مجھے برا بھلا کہا اور بد دعا دی اور مہمانوں کو کہا تم کھاؤ۔ تمہارے لئے خوشگوار نہ ہو اور اللہ کی قسم میں اس کو کبھی نہیں چکھوں گا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم جو لقمہ بھی لیتے تو نیچے سے اس سے زیادہ ابھر آتا جتنا کہ پہلے تھا اور کھانا اس سے بہت زیادہ ہو گیا جتنا اس سے پہلے تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھانے کو دیکھا تو اپنی بیوی کو فرمایا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا؟ انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک البتہ وہ کھانا پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ پھر اس میں کچھ کھانا حضرت ابو بکر رضی اللہ نے کھایا اور فرمایا میری قسم شیطان (کے ورغلانے) سے تھی پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا پھر اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس اٹھا کر لے گئے وہ صبح تک آپؐ کے پاس رہا۔ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت پوری ہو گئی ہم نے بارہ آدمی مختلف اطراف میں بھیجے ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ کچھ آدمی تھے ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے؟ یہ اللہ ہی جانتا ہے پس ان سب نے وہ کھانا کھایا!

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے اور ان کی بیوی نے کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی پھر مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم اٹھائی کہ اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک ابو بکر ان کے ساتھ کھانا نہ کھائیں۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ قسم شیطان کی طرف سے ہے۔ چنانچہ انہوں نے کھانا منگوایا اور خود کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا پس جونہی وہ لقمہ اٹھاتے تھے تو نیچے سے لقمہ اس سے بڑھ کر اُبھر آتا تھا

فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلاَّ رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا فَقَالَ : يَا اُخْتَ بَنِىْ فِرَاسٍ : مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِىْ اِنَّهَا الْاٰنَ اَكْثَرَ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ نَّاْكُلَ! فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَكَلَ مِنْهَا – وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ : دُوْنَكَ اَضْيَافَكَ فَاِنِّىْ مُنْطَلِقٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ اَنْ اَجِيْءَ ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهٗ فَقَالَ : اطْعَمُوْا ، فَقَالُوْا : اَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ اطْعَمُوْا ، قَالُوْا مَا نَحْنُ بِاٰكِلِيْنَ حَتّٰى يَجِيْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا ، قَالَ : اقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ فَاِنَّهٗ اِنْ جَآءَ وَلَمْ تَطْعَمُوْا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَاَبَوْا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يَجِدُ عَلَيَّ ، فَلَمَّا جَآءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ ، فَقَالَ : مَا صَنَعْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ : يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ، فَقَالَ غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِىْ لَمَا جِئْتَ! فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ اَضْيَافَكَ ، فَقَالُوْا : صَدَقَ ، اَتَانَا بِهٖ – فَقَالَ : اِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِىْ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ – فَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ : وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهٗ حَتّٰى تَطْعَمَهٗ فَقَالَ : وَيْلَكُمْ! مَالَكُمْ لَا تَقْبَلُوْنَ عَنَّا قِرَاكُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ فَجَآءَ بِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ فَقَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قَوْلُهٗ "غُنْثَرُ" بِغَيْنٍ مُعْجَمَةٍ مَضْمُوْمَةٍ ثُمَّ نُوْنٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ ثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ وَهُوَ : الْغَبِيُّ الْجَاهِلُ وَقَوْلُهٗ فَجَدَّعَ : اَىْ شَتَمَهٗ ، وَالْجَدْعُ الْقَطْعُ –

پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا؟ تو انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک، بے شک وہ کھانا اب ہمارے کھانے سے پہلے جتنا تھا یقیناً اس سے بہت زیادہ ہے پھر انہوں نے کھایا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف بھیجا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کو کہا تم اپنے مہمانوں کی دیکھ بھال کرو۔ میں حضور ﷺ کی خدمت میں جا رہا ہوں میرے آنے سے پہلے تم ان کی مہمانی سے فارغ ہو جاؤ۔ پس عبدالرحمٰن ان کے پاس جو کھانا میسر تھا وہ لائے اور کہا تم کھاؤ۔ مہمانوں نے کہا ہمارے گھر کا مالک کہاں ہے؟ عبدالرحمٰن نے کہا تم کھانا کھالو انہوں نے جواب دیا جب تک ہمارے گھر کا مالک نہیں آئے گا ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمٰن نے کہا ہماری طرف سے اپنی مہمانی قبول کر لو اگر وہ اس حال میں آ گئے کہ تم نے کھانا نہ کھایا ہوگا تو ہمیں ضرور ان کی طرف سے ڈانٹ پڑے گی مگر انہوں نے انکار کیا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ میرے والد مجھ پر ناراض ہوں گے۔ اس لئے جب وہ آئے تو میں ایک طرف ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے کیا کیا؟ انہوں نے اطلاع دی اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا انہوں نے پھر آواز دی اے عبدالرحمٰن! میں پھر خاموش رہا تو انہوں نے فرمایا: او نادان! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو فوراً آ جا۔ پس میں نکلا اور میں نے کہا آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں مہمان نے کہا اس نے سچ کہا۔ یہ ہمارے پاس کھانا لایا تو ابوبکر صدیق نے کہا تم نے میرا انتظار کیا اللہ کی قسم میں آج کی رات یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے کہا اگر آپ کھانا نہیں کھائیں گے تو ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ فرمایا: ''تم پر افسوس ہے تم ہماری مہمانی کیوں قبول نہیں کرتے ہو؟ تو کھانا لا۔ عبدالرحمٰن کھانا لائے۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ کھانے پر رکھا اور کہا: بسم اللہ! پہلی بات یعنی قسم کھانا شیطان کی طرف سے تھا پھر آپ نے کھانا کھایا اور انہوں نے بھی''۔ (بخاری و مسلم)

قَوْلُهٗ "يَجِدُ عَلَيَّ" هُوَ بِكَسْرِ الْجِيْمِ : اَیْ يَغْضَبُ۔

غُنْثَرَ: غبی اور نادان۔ فَجَدَّعَ: ان کو برا بھلا کہا جَدْعٌ کا اصل معنی کاٹنا ہے يَجِدُ عَلَيَّ: ناراض ہونا۔

۱۵۰۵ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِّنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ ، فَاِنْ يَّكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِّنْ رِوَايَةِ عَآئِشَةَ وَفِیْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ :"مُحَدَّثُوْنَ" اَیْ مُلْهَمُوْنَ۔

۱۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ محدث تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔'' (بخاری)

مسلم نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے اور دونوں روایتوں میں ابن وہب کے بقول مُحَدَّثُوْنَ کا معنی مُلْهَمُوْنَ یعنی الہام کیے ہوئے ہے۔ (بخاری)

۱۵۰٦ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :شَكَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا ، يَعْنِی ابْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰی عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰی ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّیْ – فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا اَبَا اِسْحَاقَ ، اِنَّ هٰؤُلَآءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّیْ فَقَالَ : اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّیْ صَلٰوتَیِ الْعِشَآءِ فَاَرْكُدُ فِی الْاُوْلَيَيْنِ وَاُخِفُّ فِی الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ : ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ وَاَرْسَلَ مَعَهٗ رَجُلًا– اَوْ رِجَالًا اِلَی الْكُوْفَةِ يَسْاَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ فَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَاَلَ عَنْهُ ، وَيُثْنُوْنَ مَعْرُوْفًا ، حَتّٰی دَخَلَ مَسْجِدًا لِّبَنِیْ عَبَسَ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ ، يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ ، يُكَنّٰی اَبَا سَعْدَةَ ، فَقَالَ :اَمَّا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِی الْقَضِيَّةِ ، قَالَ سَعْدٌ :اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا ، قَامَ رِيَآءً ،

۱۵۰٦: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کی تو آپ نے ان کو معزول کر کے عمار کو ان کی جگہ پر گورنر بنا دیا پس انہوں نے شکایت میں یہاں تک بیان کیا یہ نماز اچھے طریقے سے نہیں پڑھاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سعد رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیج کے کہا اے ابو اسحاق! ان کا خیال یہ ہے کہ تم اچھے طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے! اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا سنو میں اللہ کی قسم ان کو حضور ﷺ جیسی نماز پڑھاتا ہوں میں اس میں کوئی کمی نہیں کرتا میں عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں۔ پہلی دو رکعتوں میں قیام لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں میں مختصر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو اسحاق تمہارے بارے میں میرا یہی گمان تھا اور آپ نے (تحقیقات کیلئے) ان کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا تاکہ وہ کوفہ والوں سے دریافت کریں۔ چنانچہ انہوں نے مسجدوں میں جا کر ان کے متعلق دریافت کیا۔ سب نے ان کی اچھی تعریف کی یہاں تک کہ وہ وفد مسجد بنو عبس میں آیا تو ایک آدمی نے ان میں سے کھڑے ہو کر کہا جس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے اور اس کی کنیت ابو سعدہ تھی کہ جب تم نے ہمیں قسم دلائی ہے تو گزارش ہے کہ سعد لشکر جہاد کے ساتھ نہیں جاتے اور نہ (مال غنیمت) کی تقسیم میں برابری کرتے ہیں اور نہ ہی فیصلوں میں عدل کرتے ہیں۔ حضرت سعدؓ نے کہا سنو اللہ کی قسم میں ضرور تین دعائیں کروں گا اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے

وَسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمْرَهٗ ، وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ – وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ : شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ ، اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الرَّاوِيْ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ :فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ ، وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ فَيَغْمِزُهُنَّ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۰۷ :وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ ، وَادَّعَتْ اَنَّهٗ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَرْضِهَا ، فَقَالَ سَعِيْدٌ :اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا ذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهٗ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ" فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ :لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا ، فَقَالَ سَعِيْدٌ :اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا ، وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهٗ رَاٰهَا عَمْيَآءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ :اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ ، وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِيْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا وَكَانَتْ قَبْرَهَا۔

۱۵۰۸ :وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

ریا کاری اور شہرت کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر کو طویل فرما اور اس کے فقر کو لمبا کر دے اور فتنوں کو اس کو نشانہ بنا۔ چنانچہ جب اس سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا فتنوں میں مبتلا ایک بہت بوڑھا شخص ہوں۔ مجھے سعد کی بد دعا لگی ہے۔ جابر بن سمرہ سے راوی عبدالملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے خود اس کو دیکھا اس کی ابرو بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر پڑی ہیں اور وہ راستوں پر لڑکیوں کے سامنے آتا اور ان کو اشارے کرتا''۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۰۷: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے اروی بنت اوس نے جھگڑا کیا اور حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت کی اور دعویٰ کیا کہ سعید رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ زمین زبردستی لے لی ہے۔ پس سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ سے (ارشاد) سننے کے بعد میں نے اس کی زمین دبا لی ہے؟ حضرت مروان نے کہا تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جس نے ظلم کے ساتھ کسی کی ایک بالشت زمین لے لی تو اس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ اس پر حضرت مروان رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کے بعد آپؐ سے کوئی دلیل طلب نہیں کروں گا تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کی آنکھیں اندھی کر دے اور اس کی زمین میں اس کو ہلاک کر۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ موت سے پہلے وہ اندھی ہو گئی اور وہ اپنی اسی زمین میں چلی جا رہی تھی کہ ایک گڑھے میں جا گری (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت جو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے ہے وہ اس کے ہم معنی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس نے اس کو خود نابینا اور دیواریں ٹٹولتے دیکھا اور یہ کہتے سنا کہ مجھے سعید کی بد دعا لگ گئی اور اس کا گزر ایک کنویں کے پاس سے ہوا' جو اس کے گھر میں واقع تھا' جس کے متعلق اس نے جھگڑا کیا تھا وہ اس کنویں میں گر پڑی اور وہ اس کی قبر بن گیا۔

۱۵۰۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب

عَنْهُمَا قَالَ :لَمَّا حَضَرَتْ اُحُدَ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ :مَا اُرَانِیْ اِلاَّ مَقْتُوْلاً فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ ' وَاِنِّیْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْكَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' وَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ ' وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَیْرًا ' فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ ' وَدَفَنْتُ مَعَهٗ اٰخَرَ فِیْ قَبْرِهٖ ' ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ اَنْ اَتْرُكَهٗ مَعَ اٰخَرَ فَاسْتَخْرَجْتُهٗ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ كَیَوْمِ وَضَعْتُهٗ غَیْرَ اُذُنِهٖ فَجَعَلْتُهٗ فِیْ قَبْرٍ عَلٰی حِدَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

اُحد کا موقعہ آیا۔ تو اس رات کو میرے والد نے مجھے بلایا اور فرمایا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں اصحاب نبی ﷺ میں جو لوگ مقتول ہوں گے ان میں سب سے پہلا میں ہوں گا اور میں اپنے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات کے علاوہ ایسا کوئی شخص چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مجھے تجھ سے زیادہ معزز ہو اور بے شک میرے ذمہ قرض ہے اس کو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ چنانچہ ہم نے صبح کی تو وہ سب سے پہلے مقتول تھے اور میں نے ان کے ساتھ دوسرے کو ان کی قبر میں دفن کیا۔ پھر مجھے اچھا معلوم نہ ہوا کہ میں ان کو دوسرے کے ساتھ رہنے دوں۔ چنانچہ میں نے ان کو چھ ماہ بعد نکالا تو وہ اس طرح تھے جس طرح میں نے یوم اُحد کو انہیں دفن کیا تھا۔ سوائے ان کے کان کے۔ پس میں نے ان کو علیحدہ قبر میں دفن کیا۔'' (بخاری)

۱۵۰۹ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَیْنِ بَیْنَ اَیْدِیْهِمَا ' فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰی اَتٰی اَهْلَهٗ ' رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ مِنْ طُرُقٍ وَّفِیْ بَعْضِهَا اَنَّ الرَّجُلَیْنِ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ ' وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۱۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے دو آدمی اندھیری رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے تو ان کے ساتھ دو چراغ جیسی چیز سامنے جا رہی تھی جب وہ راستے میں جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ ہو لیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچے۔ بخاری نے کئی اسناد سے بیان کیا۔ بعض میں یہ بھی ہے کہ دو آدمی اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما تھے۔

۱۵۱۰ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ رَهْطٍ عَیْنًا سَرِیَّةً وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ ابْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْهُ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِالْهُدَاةِ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَیٍّ مِّنْ هُزَیْلٍ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوْا لِحْیَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِیْبٍ مِّنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ – فَلَمَّا اَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَاَصْحَابُهٗ لَجَاءُ وْا اِلٰی مَوْضِعٍ ' فَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا انْزِلُوْا

۱۵۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس صحابہ کا دستہ بطور جاسوس بھیجا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب وہ مقام ہداۃ میں پہنچے' جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے' تو ہزیل کے قبیلہ بنولحیان کو ان کی اطلاع ہوگئی پس وہ سو تیر انداز لے کر ان کے مقابلے کے لئے نکل پڑے اور ان کے نشان ہائے قدم کا پیچھا کیا۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو ان کی آہٹ محسوس ہوئی تو انہوں نے ایک جگہ پناہ لی۔ تیر اندازوں نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو حوالے کر دو ہم تم سے عہد و میثاق

فَاَعْطُوْا بِاَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ اَحَدًا : فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ : اَيُّهَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ عَلٰى ذِمَّةِ كَافِرٍ : اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ ﷺ ' فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا ' وَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ ' مِنْهُمْ خُبَيْبٌ ' وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ ' وَرَجُلٌ اٰخَرُ - فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ : قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ : هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِيْ بِهٰٓؤُلَاۤءِ اُسْوَةً يُرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرُّوْهُ وَعَالَجُوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَقَتَلُوْهُ وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ ' وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ ' حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ ' فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ خُبَيْبًا ' وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ ' فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا حَتّٰى اَجْمَعُوْا عَلٰى قَتْلِهٖ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَّهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى اَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهٖ' فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ : اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ! قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ ' فَوَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُّهٗ يَوْمًا يَاْكُلُ قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ فِيْ يَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ! وَكَانَتْ تَقُوْلُ : اِنَّهٗ لَرِزْقٌ رَّزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ : دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ' فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ : وَاللّٰهِ لَوْ لَا اَنْ تَحْسَبُوْا

کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو بھی قتل نہ کریں گے۔ پس عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا میں کافر کی ذمہ داری میں اترنے کو تیار نہیں۔ اے اللہ! ہماری اس حالت کی اطلاع اپنے پیغمبر ﷺ کو پہنچا دے۔ بنولحیان نے ان پر تیر برسائے اور عاصم کو قتل کر دیا۔ تین اور شخص ان کے عہد و میثاق پر نیچے اتر آئے۔ ان میں خبیب اور زید بن دثنہ ایک دوسرا آدمی تھا۔ جب بنولحیان نے ان پر قابو پالیا تو ان کی کمانوں کے تانت کھول کر انہی سے ان کو باندھ لیا تیسرے آدمی نے کہا۔ یہ پہلی غداری ہے اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ نہ جاؤں گا۔ میرے لئے یہ (مرنے والے) نمونہ ہیں۔ پس انہوں نے اس کو کھینچا اور مروڑا مگر اس نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا جس پر انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور خبیب اور زید بن دثنہ کو لے کر چل دیئے یہاں تک کہ ان کو واقعہ بدر کے بعد اہل مکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ چنانچہ بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خبیب کو خریدا۔ حضرت خبیب نے حارث کو بدر کے دن قتل کیا تھا۔ پس حضرت خبیب ان کے قیدی بن کر رہے۔ یہاں تک کہ ان کے قتل کا انہوں نے فیصلہ کیا۔ (دوران قید) ایک دن خبیب نے حارث کی کسی بیٹی سے ایک اُسترہ زیر ناف بالوں کی صفائی کے لئے منگوایا۔ اس نے عاریۃً دے دیا۔ اس کا بچہ لڑکھڑاتا ہوا حضرت خبیب کے پاس پہنچ گیا جبکہ وہ اس سے غافل تھی۔ پس اس نے بچے کو ان کی گود میں بیٹھے پایا اس حالت میں کہ اُسترہ ان کے ہاتھ میں تھا۔ وہ لڑکی سخت گھبرائی۔ اس بات کو حضرت خبیب نے جان کر کہا کیا تمہیں خطرہ ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں گا میں ایسا کرنے والا نہیں! وہ عورت کہتی ہیں میں نے حضرت خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم میں نے ان کو ایک دن انگور کا خوشہ ہاتھ میں لئے کھاتے دیکھا حالانکہ وہ زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور مکہ میں کسی پھل کا نام تک نہ تھا! وہ عورت کہا کرتی تھی کہ وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیب کو دیا تھا۔ جب (کفار مکہ نے انہیں) حرم سے حل (حدود حرم سے باہر) میں نکالا تا کہ ان کو قتل کر دیں تو حضرت خبیب نے ان کو کہا مجھے مہلت دو تا کہ میں دو

اَنَّ مَا بِیْ جَزَعٌ لَزِدْتُّ :اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا ، وَاقْتُلْهُمْ بِدَدًا ، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا - وَقَالَ :

فَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ یَّشَاْ
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ

وَکَانَ خُبَیْبٌ هُوَ سَنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا لِصَلٰوةَ ، وَاَخْبَرَ یَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ اَصْحَابَهٗ یَوْمَ اُصِیْبُوْا خَبَرَهُمْ ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلٰی عَاصِمِ ابْنِ ثَابِتٍ حِیْنَ حُدِّثُوْا اَنَّهٗ قُتِلَ اَنْ یُّؤْتُوْا بِشَیْءٍ مِّنْهُ یُعْرَفُ ، وَکَانَ قُتِلَ رَجُلًا مِّنْ عُظَمَآئِهِمْ ، فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ یَقْدِرُوْا اَنْ یَّقْطَعُوْا مِنْهُ شَیْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔

قَوْلُهٗ "الْهُدَاةَ" مَوْضِعٌ ، وَالظُّلَّةُ : السَّحَابُ - وَالدَّبْرُ : النَّحْلُ - وَقَوْلُهٗ : "اقْتُلْهُمْ بِدَادًا" بِکَسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا فَمَنْ کَسَرَ قَالَ هُوَ جَمْعُ بِدَّةٍ بِکَسْرِ الْبَاءِ وَهِیَ النَّصِیْبُ وَمَعْنَاهُ : اقْتُلْهُمْ حِصَصًا مُنْقَسِمَةً لِّکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ نَصِیْبٌ ، وَمَنْ فَتَحَ قَالَ مَعْنَاهُ: مُتَفَرِّقِیْنَ فِی الْقَتْلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ مِّنَ التَّبْدِیْدِ - وَفِی الْبَابِ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَةٌ صَحِیْحَةٌ سَبَقَتْ فِیْ مَوَاضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْکِتٰبِ مِنْهَا حَدِیْثُ الْغُلَامِ الَّذِیْ کَانَ یَاْتِی الرَّاهِبَ وَالسَّاحِرَ وَمِنْهَا حَدِیْثُ جُرَیْجٍ ، وَحَدِیْثُ اَصْحَابُ الْغَارِ الَّذِیْنَ اُطْبِقَتْ عَلَیْهِمُ الصَّخْرَةُ، وَحَدِیْثُ الرَّجُلِ الَّذِیْ سَمِعَ صَوْتًا فِی السَّحَابِ یَقُوْلُ :

رکعت نماز پڑھ لوں۔ پس انہوں نے چھوڑ دیا پس اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور (مخاطب ہو کر کفار کو کہا) اللہ کی قسم اگر تم یہ گمان نہ کرتے کہ مجھے (قتل کی) گھبراہٹ ہے تو میں نماز کو لمبا کرتا۔ (پھر دعا کی) اے اللہ ان کی تعداد گن لے اور ان کو منتشر کر کے ہلاک کر اور ان میں سے کسی ایک کو باقی نہ چھوڑ اور (یہ شعر) پڑھے:

''مجھے کوئی پرواہ نہیں جبکہ مجھے اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہے۔ کہ آیا کس پہلو پر میرا یہ قتل ہو کر گرنا ہے اور میری یہ موت اللہ کی راہ میں ہے وہ اگر چاہے تو جسم کے ان کٹے ہوئے اعضاء میں برکت ڈال دے''۔

حضرت خبیب وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر مسلمان کے لئے جس کو جکڑ کر باندھ کر قتل کیا جا رہا ہو۔ یہ نماز کا طریقہ جاری کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی اطلاع اسی روز ہی دی جس دن وہ قتل ہوئے۔ قریش کے کچھ لوگ عاصم بن ثابت کی طرف بھیجے جب ان کو معلوم ہوا کہ ان کو قتل کر دیا گیا ہے۔ تا کہ یہ لوگ ان کے جسم کا کوئی معروف حصہ لائیں۔ (مثلاً سر وغیرہ) حضرت عاصم نے قریش کے ایک بڑے آدمی کو (بدر میں) قتل کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیوں کو بادل کی طرح بھیج دیا۔ ان مکھیوں نے ان کے جسم کی قریش کے قاصدوں سے حفاظت کی۔ پس وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ نہ کاٹ سکے۔'' (بخاری)

الْهُدَاةُ: جگہ کا نام ہے۔

الظُّلَّةُ: بادل۔

الدَّبْرُ: شہد کی مکھی۔

اقْتُلْهُمْ بِدَادًا: یہ بِدَّةٌ کی جمع ہے جس کا معنی حصہ۔ اب مطلب یہ ہوا کہ ہر ایک کو تقسیم کر کے مار کہ ہر ایک کا حصہ ہو۔ بعض نے بَدَّةٌ کی جمع بنایا جس کا معنی منتشر کر کے مارنا کہ ایک کے بعد دوسرا ہلاک ہو۔

اس باب میں بہت سی احادیث صحیح ہیں۔ جو اپنے مقام پر ابواب میں گزر چکی ہیں۔

ان میں وہ حدیث ہے جن میں ایک لڑکے کا تذکرہ ہے جو

اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ ، وَغَيْرُ ذٰلِكَ ، وَالدَّلَائِلُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَشْهُوْرَةٌ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

راہب کے اور ساحر کے پاس آتا جاتا تھا اور حدیث غار جو بند ہوگئی اور حدیث کہ آدمی نے بادل سے آواز سنی وغیرہ دلائل اس سلسلہ میں بے شمار و معروف ہیں دیگر واقعات اور۔

۱۵۱۱ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِشَيْءٍ قَطُّ :اِنِّيْ لَاَظُنُّهُ كَذَا اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۵۱۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بھی کسی چیز کے بارے میں اس طرح کہتے سنا کہ میرا خیال اس کے متعلق یہ ہے تو وہ اسی طرح ہوتا جیسا کہ اپنا خیال ظاہر فرماتے۔ (بخاری)

کتاب الامور المنهی عنها

۲۵۴ :بَابُ تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ وَالْاَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ

بَاب: غیبت کی حرمت اور زبان پر پابندی لگانے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ [الحجرات:۱۲] وَقَالَ تَعَالٰى :﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ [الاسراء:۳٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ [ق:۱۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ تم اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والے مہربان ہیں۔'' (الحجرات) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں۔ بے شک کان اور آنکھیں اور دل ان تمام سے باز پرس ہوگی''۔ (الاسراء) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ جو لفظ بھی زبان سے بولتا ہے تو اس کے پاس نگران تیار ہے''۔ (ق)

اِعْلَمْ اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُكَلَّفٍ اَنْ يَّحْفَظَ لِسَانَهٗ عَنْ جَمِيْعِ الْكَلَامِ اِلَّا كَلَامًا ظَهَرَتْ فِيْهِ الْمَصْلَحَةُ وَمَتٰى اسْتَوَى الْكَلَامُ وَتَرْكُهٗ فِي الْمَصْلَحَةِ فَالسُّنَّةُ الْاِمْسَاكُ عَنْهُ ، لِاَنَّهٗ قَدْ يَنْجَرُّ الْكَلَامُ الْمُبَاحُ اِلٰى حَرَامٍ اَوْ مَكْرُوْهٍ وَذٰلِكَ كَثِيْرٌ فِي الْعَادَةِ ، وَالسَّلَامَةُ لَا يَعْدِلُهَا شَيْءٌ۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اچھی طرح جان لو کہ ذمہ دار انسان کو اپنی زبان کی حفاظت ہر قسم کے کلام سے کرنی چاہئے سوائے اس کلام کے جس کی مصلحت ظاہر ہو اور جب کلام اور ترک کلام برابر ہو تو سنت یہ ہے کہ کلام سے زبان کو روکے کیونکہ کبھی مباح کلام حرام و مکروہ گفتگو تک پہنچا دیتی ہے۔ عادتاً یہ چیز کثرت سے پائی جاتی ہے اور سلامتی کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی۔

۱۵۱۲ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَهٰذَا

۱۵۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو بھلی بات کہنی چاہئے یا پھر خاموشی اختیار کرنی

صَرِيْحٌ فِيْ اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ اِلَّا اِذَا كَانَ الْكَلَامُ خَيْرًا وَهُوَ الَّذِيْ ظَهَرَتْ مَصْلَحَتُهٗ وَمَتٰى شَكَّ فِيْ ظُهُوْرِ الْمَصْلَحَةِ فَلَا يَتَكَلَّمُ۔

چاہئے۔'' (بخاری و مسلم) یہ روایت اس سلسلے میں واضح ہے کہ آدمی گفتگو خیر کے سوا نہ کرے اور خیر وہ ہے جس کی بھلائی ظاہر ہو۔ جب اس کی درستگی میں شبہ ہو تو بالکل زبان پر نہ لائے۔

۱۵۱۳ : وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ؟ قَالَ : "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۱۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔'' (بخاری و مسلم)

۱۵۱٤ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۱۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جو مجھے ضمانت دے اس کی جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کی جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' (بخاری و مسلم)

۱۵۱٥ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : "اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا اِلَى النَّارِ اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنٰى : "يَتَبَيَّنُ" يُفَكِّرُ اَنَّهَا خَيْرٌ اَمْ لَا۔

۱۵۱۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''بے شک بندہ بعض اوقات کوئی بات کرتا ہے اور اس پر غور نہیں کرتا مگر اس سے مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت کے برابر آگ کی طرف پھسل جاتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

''یَتَبَیَّنُ'': سوچنا کہ آیا خیر ہے یا شر۔

۱۵۱٦ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۵۱۶: حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کلمات میں سے کوئی کلمہ زبان سے نکلتا ہے مگر اس کی طرف کوئی توجہ بھی نہیں ہوتی اور اللہ اس سے اس کے درجات بلند کر دیتے ہیں اور بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے کلمات میں سے کوئی کلمہ کہتا ہے اور اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ مگر اس کے ساتھ وہ جہنم میں گر جاتا ہے۔'' (بخاری)

۱۵۱۷ : وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ

۱۵۱۷: حضرت ابوعبدالرحمٰن بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کلمات میں سے ایک کلمہ کہتا ہے۔ اس کا گمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ اس بلند مقام پر پہنچے گا جتنا وہ پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی وجہ سے ملاقات کے تک اپنی رضامندیاں لکھ دیتا ہے۔ بے شک آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ایک بات کہتا ہے اس کو گمان بھی

اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ" رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

نہیں ہوتا کہ یہ اس مقام تک پہنچے گا جہاں وہ پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اپنی ملاقات کے دن تک اس کے متعلق ناراضگی لکھ لیتے ہیں۔ (موطا مالک' ترمذی)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥١٨ :وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ : "قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ" قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ : "هٰذَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٥١٨: حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے کوئی ایسی بات بتلائیں جس کو مضبوطی سے تھام لوں۔ فرمایا: ''تم کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو''۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کو میرے متعلق سب سے زیادہ خطرہ کس چیز کا ہے؟ پس آپؐ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا: ''اس کا''۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥١٩ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ! وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

١٥١٩: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کرو۔ اس لئے کہ کثرتِ کلام (بے پر کی ہانکنا) دل کی سختی کا باعث ہے بے شک لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے سب سے دور سخت دل والا ہے''۔ (ترمذی)

١٥٢٠ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٥٢٠: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ کرلے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کے شر سے جو اس کی ٹانگوں کے درمیان ہے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٥٢١ :وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: "اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ ، وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٥٢١: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات کس طرح مل سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی زبان کو قابو میں رکھ اور تمہارا گھر تمہارے لئے وسیع ہو یعنی زائد وقت گھر میں گزارو اور اپنی خطا پر رو''۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

١٥٢٢ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ

١٥٢٢: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان صبح کو اٹھتا ہے تو تمام اعضاء

اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَآءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ تَقُوْلُ : اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ : فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا ، وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

مَعْنٰى "تُكَفِّرُ اللِّسَانَ" : اَیْ تَذِلُّ وَتَخْضَعُ۔

۱۵۲۳ : وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ : "لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ ، وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ : تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ، تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ ، وَتُؤْتِی الزَّكٰوةَ ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ، اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا" ثُمَّ قَالَ : "اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِیءُ الْمَآءُ النَّارَ ، وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ" ثُمَّ تَلَا : "تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ : "اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ ، وَعَمُوْدِهٖ ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ : "رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ" ثُمَّ قَالَ : "اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟" قُلْتُ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ : "كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا" قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ : ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَآئِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ، وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهٗ فِیْ بَابٍ قَبْلَ هٰذَا۔

اس سے عاجزی کے ساتھ عرض کرتے ہیں تُو ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہم تیرے ساتھ منسلک ہیں اگر تو درست رہی تو ہم درست وسیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم ٹیڑھے ہو جائیں گے''۔ (ترمذی)

تُكَفِّرُ اللِّسَانَ : عاجزی سے عرض کرتے ہیں۔

۱۵۲۳: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور آگ سے دور کردے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو نے بہت بڑی بات پوچھی۔ یہ بات اُس کے لئے آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان فرمادے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بنا' نماز کو قائم کر' زکوۃ ادا کر' رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اگر تجھے وہاں پہنچنے کی طاقت ہو۔ پھر فرمایا کیا بھلائی کے دروازے نہ بتلا دوں؟ (پھر خود ہی) فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے اور صدقہ غلطی کو اس طرح مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ بجھاتا ہے۔ آدمی کا آدھی رات کو نماز ادا کرنا'' پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ ''ان کے پہلو خوابگاہوں سے الگ رہتے ہیں''۔ یہاں تک کہ ﴿يَعْلَمُوْنَ﴾ تک تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں اس معاملے کی جڑ اور اس کے ستون اور اس کے کوہان کی چوٹی نہ بتلا دوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا سارے معاملے کی جڑ اسلام' اس کا ستون نماز اور اس کے کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تم کو ان سب کا مدار نہ بتلا دوں؟ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ پس آپؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: ''اس کو اپنے اوپر روک کر رکھ''۔ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم سے اس چیز کا مواخذہ ہوگا جو ہم بات چیت کرتے ہیں؟ تو فرمایا تمہاری ماں تمہیں گم پائے۔ لوگوں کو ان کی زبانوں کی کھیتیاں ہی جہنم میں اوندھا ڈالیں گی''۔ (ترمذی)

حدیث حسن صحیح ہے اسکی شرح اس سے ماقبل باب میں گزری۔

١٥٢٤ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ : "ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ"، قِيْلَ : اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ :"اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۵۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا تذکرہ اس بات سے کرنا جو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا اگر میرے بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو پھر؟ فرمایا: ''اگر اس میں وہ بات پائی جاتی ہے جو تو کہتا ہے تو تُو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں پائی نہیں جاتی تو تُو نے اس پر بہتان باندھا''۔ (مسلم)

١٥٢٥ :وَعَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : "اِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا ، فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۲۵: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر یوم نحر کے دن خطبہ میں یہ بات ارشاد فرمائی۔ ''بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جس طرح اس شہر اور اس مہینے میں تمہارے اس دن کی حرمت ہے سنو! کیا میں نے بات پہنچا دی''۔ (بخاری و مسلم)

١٥٢٦ :وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا – قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ : تَعْنِیْ قَصِيْرَةً فَقَالَ: "لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهٗ اِنْسَانًا فَقَالَ :"مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَكَيْتُ اِنْسَانًا وَّاَنَّ لِیْ كَذَا وَكَذَا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۵۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ کے لئے صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایسا ہونا کافی ہے۔ بعض راویوں نے کہا مراد ان کا چھوٹا قد تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ''تو نے ایک بات ایسی کہہ دی کہ اگر اس کو سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو اس کا ذائقہ تبدیل ہو جائے''۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے تو ایک انسان کا ذکر بطور حکایت کے کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میں کسی انسان کا تزکرہ بطور حکایت کروں خواہ اس کے بدلے مجھے اتنا اتنا (کچھ) ملے''۔ (ابوداؤد، ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمَعْنٰی :"مَزَجَتْهُ" خَالَطَتْهُ مُخَالَطَةً يَتَغَيَّرُ بِهَا طَعْمُهٗ اَوْ رِيْحُهٗ لِشِدَّةِ نَتْنِهَا وَقُبْحِهَا وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ اَبْلَغِ الزَّوَاجِرِ عَنِ الْغِيْبَةِ– قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی﴾۔

مَزَجَتْهُ : اس کا ذائقہ بدل ڈالے یا اس کی بو کو اپنی قباحت و گندگی سے بدبو بنا دے۔ یہ روایت غیبت کیلئے بلیغ ترین ڈانٹ ہے' اللہ نے سچ فرمایا: ''(ہمارا پیغمبر) خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتا' وہ جو کچھ بولتا ہے' وہ وحی ہی ہوتی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے''۔

١٥٢٧ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ

۱۵۲۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا

بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ! -رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

گزرا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو زخمی کر رہے تھے۔ میں نے کہا اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اوران کی عزتوں پر حملہ کرتے ہیں''۔(ابوداؤد)

۱۵۲۸ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۵۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون' عزت اور مال حرام ہے''۔

(مسلم)

۲۵۵ :بَابُ تَحْرِيْمِ سَمَاعِ الْغِيْبَةِ وَاَمْرِ مَنْ سَمِعَ غِيْبَةً مُحَرَّمَةً بِرَدِّهَا وَالْاِنْكَارِ عَلٰى قَائِلِهَا فَاِنْ عَجَزَ اَوْ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ فَارَقَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ اِنْ اَمْكَنَهٗ

بَاب: غیبت کا سننا حرام ہے اور آدمی غیبت کو سن کر اس کی تردید وانکار کرے اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اس مجلس کو حتی المقدور چھوڑ دے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ﴾ [القصص:۵۵] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ [المومنون:۳] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ [الاسراء:۳۶] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الانعام:۶۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:''جب وہ لغو بات سنتے ہیں تو وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں''۔(القصص)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''وہ لوگ جو لغو باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں''۔(المومنون) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''یقیناً کان' آنکھ اور دل ان تمام کے متعلق جواب دہی ہوگی''۔(الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات کے متعلق طعن وتشنیع کر رہے ہیں ان سے اس وقت تک الگ رہو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مصروف ہو جائیں اوراگر تجھے (اے مخاطب) شیطان بھلا دے تو پھر یاد آ جانے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھو''۔(الانعام)

۱۵۲۹ :وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" رَوَاهُ

۱۵۲۹: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جس نے کسی مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس چہرے سے آگ رد (دور) فرما

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

دیں گے‘‘۔(ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۵۳۰ : وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الْمَشْهُوْرِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ فِيْ بَابِ الرَّجَآءِ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فَقَالَ :"اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ : ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَلَا رَسُوْلَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ :لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ ، وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ :لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"وَعِتْبَانُ" بِكَسْرِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَحُكِيَ ضَمُّهَا وَبَعْدَهَا تَآءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ فَوْقُ ثُمَّ بَآءٌ مُوَحَّدَةٌ وَالدُّخْشُمُ بِضَمِّ الدَّالِ وَاِسْكَانِ الْخَآءِ وَضَمِّ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ۔

۱۵۳۰: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کی مشہور روایت میں جو گزشتہ باب الرجاء میں گزر چکی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ’’مالک بن دُخشم کہاں ہے؟ ایک آدمی نے کہا وہ تو منافق ہے۔ اس کو اللہ اور اس کے رسول سے کوئی محبت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ایسا مت کہو۔ کیا تم نہیں دیکھا کہ اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خالص اللہ کی رضا کے لئے پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے خالص اس کی خاطر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے والے پر آگ کو حرام قرار دیا‘‘۔(بخاری ومسلم)

عِتْبَانُ : مشہور اور عتبان عین کے ضمہ کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے۔

الدُّخْشُمُ: دال اور شین کے ضمہ کے ساتھ آتا ہے۔

۱۵۳۱ : وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ تَوْبَتِهٖ وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ – قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ :"مَا فَعَلَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ؟" فَقَالَ :رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَالنَّظْرُ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، بِئْسَ مَا قُلْتَ :وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"عِطْفَاهُ" جَانِبَاهُ ، وَهُوَ اِشَارَةٌ اِلٰى اِعْجَابِهٖ بِنَفْسِهٖ۔

۱۵۳۱: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی طویل روایت میں اپنی توبہ کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔ باب توبہ میں گزرا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے آپؐ نے فرمایا کعب بن مالک نے کیا کیا؟ بنی مسلمہ کے ایک شخص نے کہا اس کو اس کی دو چادروں اور کندھوں پر نگاہ ڈالنے نے روک دیا (تکبر وخود پسندی مراد ہے) اس کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا :تو نے بہت بری بات کہی۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے ان میں بھلائی ہی پائی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔(بخاری ومسلم)

عِطْفَاهُ: اطراف یہ خود پسندی کی طرف اشارہ ہے۔

۲۵٦ :بَابُ مَا يُبَاحُ مِنَ الْغِيْبَةِ

بَاب : جو غیبت مباح ہے

اِعْلَمْ اَنَّ الْغِيْبَةَ تُبَاحُ لِغَرَضٍ صَحِيْحٍ

امام نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کسی بھی ایسے صحیح غرض شرعی کی

شَرْعِيٍّ لَا يُمْكِنُ الْوُصُوْلُ اِلَيْهِ اِلَّا بِهَا وَهُوَ بِسِتَّةِ اَسْبَابٍ : اَلْاَوَّلُ التَّظَلُّمُ فَيَجُوْزُ لِلْمَظْلُوْمِ اَنْ يَّتَظَلَّمَ اِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِيْ وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ لَهٗ وِلَايَةٌ اَوْ قُدْرَةٌ عَلٰى اِنْصَافِهٖ مِنْ ظَالِمِهٖ فَيَقُوْلُ ظَلَمَنِيْ فُلَانٌ بِكَذَا، الثَّانِيْ الاِسْتِعَانَةُ عَلٰى تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ وَرَدِّ الْعَاصِيْ اِلَى الصَّوَابِ فَيَقُوْلُ لِمَنْ يَّرْجُوْا قُدْرَتَهٗ عَلٰى اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ : فُلَانٌ يَّعْمَلُ كَذَا فَازْجُرْهُ عَنْهُ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَيَكُوْنُ مَقْصُوْدُهُ التَّوَصُّلَ اِلٰى اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَّمْ يَقْصِدْ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا ' اَلثَّالِثُ الاِسْتِفْتَاءُ فَيَقُوْلُ لِلْمُفْتِيْ ظَلَمَنِيْ اَبِيْ ' اَوْ اَخِيْ اَوْ زَوْجِيْ ' اَوْ فُلَانٌ بِكَذَا فَهَلْ لَّهٗ ذٰلِكَ ' وَمَا طَرِيْقِيْ فِي الْخَلَاصِ مِنْهُ وَتَحْصِيْلِ حَقِّيْ وَدَفْعِ الظُّلْمِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ' فَهٰذَا جَآئِزٌ لِلْحَاجَةِ وَلٰكِنَّ الْاَحْوَطَ وَالْاَفْضَلَ اَنْ يَّقُوْلَ : مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَوْ شَخْصٍ اَوْ زَوْجٍ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ كَذَا، فَاِنَّهٗ يَحْصُلُ بِهِ الْغَرَضُ مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنٍ وَّمَعَ ذٰلِكَ فَالتَّعْيِيْنُ جَآئِزٌ كَمَا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ حَدِيْثِ هِنْدٍ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ' اَلرَّابِعُ تَحْذِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الشَّرِّ وَنَصِيْحَتُهُمْ ' وَذٰلِكَ مِنْ وُّجُوْهٍ : مِنْهَا جَرْحُ الْمَجْرُوْحِيْنَ مِنَ الرُّوَاةِ وَالشُّهُوْدِ وَذٰلِكَ جَآئِزٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ ' بَلْ وَاجِبٌ لِلْحَاجَةِ ' وَمِنْهَا الْمُشَاوَرَةُ فِيْ مُصَاهَرَةِ اِنْسَانٍ اَوْ مُشَارَكَتِهٖ ' اَوْ اِيْدَاعِهٖ ' اَوْ مُعَامَلَتِهٖ ' اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ ' اَوْ مُجَاوَرَتِهٖ - وَيَجِبُ عَلَى الْمُشَاوَرِ اَنْ لَّا يُخْفِيَ حَالَهٗ ' بَلْ يَذْكُرُ الْمَسَاوِيَ الَّتِيْ فِيْهِ بِنِيَّةِ النَّصِيْحَةِ

بناء پر غیبت جائز ہے جس تک اس کے بغیر نہ پہنچا جا سکے اور اس کے چھ اسباب ہیں: (۱) ظلم' مظلوم کو جائز ہے کہ بادشاہ یا قاضی کے پاس ظلم کی شکایت و حکایت کرے یا اس کے سامنے یا حاکمِ مجاز کے سامنے ذکر کرے جو ظالم سے بدلہ لے سکتا ہو۔ اس طرح بیان کرے کہ فلاں نے مجھ پر اس طرح ظلم کیا۔ (۲) برائی کو روکنے میں مدد کرنے کے لئے اور گناہ گار کو درست راہ پر لانے کی غرض سے ہو پس اس طرح کہے اس کو جو منکر ہو تبدیل کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔ اس طرح کہے کہ فلاں آدمی یہ کام کر رہا ہے اس کو ڈانٹو اور اسی طرح کے الفاظ سے اس کا اصل مقصود یہ ہو کہ برائی کا ازالہ ہو جائے اگر یہ مقصد بھی نہ ہو تو پھر بھی شکایت حرام ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ فتویٰ طلب کرے اور مفتی کو اس طرح کہے کہ میرے والد یا بھائی یا میرے خاوند یا فلاں شخص نے اس طرح ظلم کیا ہے۔ کیا اس کو اس ظلم کا حق ہے؟ اور اگر نہیں تو پھر میرے اس سے چھوٹنے اور اپنے حق کو پانے اور ظلم کو دور کرنے کا راستہ کیا ہے؟ اور اسی طرح کے الفاظ کہے یہ ضرورتاً جائز ہے لیکن زیادہ احتیاط اور فضیلت اس میں ہے کہ مفتی کو اس طرح سوال کرے کہ ایسے مرد یا شخص یا خاوند کا کیا حکم ہے جس کا معاملہ اس طرح ہو؟ اس طرح بغیر متعین کرنے کے مقصد حاصل ہو جائے گا۔ مگر پھر تعین کرنا بھی جائز ہے جس طرح کہ ہم عنقریب حدیثِ ہند ذکر کریں گے۔ (۴) چوتھا مسلمانوں کو ڈرانے کے لئے اور ان کو نصیحت کرنے کے لئے اور اس کے کئی طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ راویوں اور گواہوں پر جرح کرنا ہے اور یہ تمام مسلمانوں کے اجماع سے جائز ہے بلکہ ضرورت کے وقت واجب ہے۔ دوسرے کسی انسان کو داماد بنانے کے لئے مشورہ کرنا یا کسی کو اس کو شریک کار بنانے کے لئے یا اس کے پاس امانت رکھنے کے لئے یا اس سے کوئی معاملہ کرنے کے لئے یا اس کے علاوہ اور کوئی اس کے پڑوس وغیرہ اختیار کرنے کے لئے ہو۔ اس صورت میں مشورہ دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی حالت کو بالکل نہ چھپائے بلکہ خیر خواہی کی نیت کے ساتھ اس کی تمام برائیاں ذکر کر دے۔ تیسرا یہ کہ جب

وَمِنْهَا اِذَا رَاٰی مُتَفَقِّهًا یَتَرَدَّدُ اِلٰی مُبْتَدِعٍ ، اَوْ فَاسِقٍ یَأْخُذُ عَنْهُ الْعِلْمَ ، وَخَافَ اَنْ یَتَضَرَّرَ الْمُتَفَقِّهُ بِذٰلِكَ ، فَعَلَيْهِ نَصِيْحَتُهٗ بِبَيَانِ حَالِهٖ ، بِشَرْطِ اَنْ يَّقْصِدَ النَّصِيْحَةَ وَهٰذَا مِمَّا يُغْلَطُ فِيْهِ وَقَدْ يَحْمِلُ الْمُتَكَلِّمَ بِذٰلِكَ الْحَسَدُ ، وَيُلَبِّسُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ ذٰلِكَ، وَيُخَيِّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ نَصِيْحَةٌ فَلْيَتَفَطَّنْ لِذٰلِكَ وَمِنْهَا اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وِلَايَةٌ لَّا يَقُوْمُ بِهَا عَلٰی وَجْهِهَا : اِمَّا بِاَنْ لَّا يَكُوْنَ صَالِحًا لَّهَا ، وَاِمَّا بِاَنْ يَّكُوْنَ فَاسِقًا ، اَوْ مُغَفَّلًا ، وَنَحْوَ ذٰلِكَ - فَيَجِبُ ذِكْرُ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّهٗ عَلَيْهِ وِلَايَةٌ عَامَّةٌ لِيُزِيْلَهٗ وَيُوَلِّيَ مَنْ يَّصْلُحُ ، اَوْ يَعْلَمَ ذٰلِكَ مِنْهُ لِيُعَامِلَهٗ بِمُقْتَضٰی حَالِهٖ وَلَا يَغْتَرُّ بِهٖ ، وَاَنْ يَّسْعٰی بِهٖ اَنْ يَّحُثَّهٗ عَلَی الْاِسْتِقَامَةِ اَوْ يَسْتَبْدِلَ بِهٖ ، اَلْخَامِسُ اَنْ يَّكُوْنَ مُجَاهِرًا بِفِسْقِهٖ اَوْ بِدْعَتِهٖ ، كَالْمُجَاهِرِ بِشُرْبِ الْخَمْرِ ، وَمُصَادَرَةِ النَّاسِ ، وَاَخْذِ الْمَكْسِ ، وَجِبَايَةِ الْاَمْوَالِ ظُلْمًا ، وَتَوَلِّی الْاُمُوْرِ الْبَاطِلَةِ - فَيَجُوْزُ ذِكْرُهٗ بِمَا يُجَاهِرُ بِهٖ ، وَيَحْرُمُ ذِكْرُهٗ بِغَيْرِهٖ مِنَ الْعُيُوْبِ ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِجَوَازِهٖ سَبَبٌ اٰخَرُ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ ، السَّادِسُ التَّعْرِيْفُ اِذَا كَانَ الْاِنْسَانُ مَعْرُوْفًا بِلَقَبٍ ، كَالْاَعْمَشِ ، وَالْاَعْرَجِ ، وَالْاَصَمِّ ، وَالْاَعْمٰی ، وَالْاَحْوَلِ ، وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيْفُهُمْ بِذٰلِكَ ، وَيَحْرُمُ اِطْلَاقُهٗ عَلٰی جِهَةِ التَّنْقِيْصِ ، وَلَوْ اَمْكَنَ تَعْرِيْفُهٗ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ اَوْلٰی فَهٰذِهٖ سِتَّةُ اَسْبَابٍ ذَكَرَهَا الْعُلَمَآءُ وَاَكْثَرُهَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ ، وَدَلَآئِلُهَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ

کسی طالب علم کو کسی بدعتی یا فاسق سے علم حاصل کرتا دیکھے اور خطرہ ہو کہ یہ طالب علم اس سے نقصان اٹھائے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی حالت کو بیان کر کے طالب عالم کو نصیحت کر دے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ نصیحت مقصود ہو اور اس کے اندر بہت ساری غلطیاں کی جاتی ہیں کبھی تو ان غلطیوں کا باعث متکلم کا حسد ہوتا ہے اور شیطان اس پر معاملے کو خلط ملط کر دیتا ہے اور اس کے دماغ میں یہ بات ڈالتا ہے کہ یہ خیر خواہی ہے (حالانکہ یہ حسد کی کارروائی ہے) اس میں خوب بیدار مغزی کی ضرورت ہے اور ایک صورت یہ ہے کہ اس کو عہدہ ملا ہوا لیکن وہ اس کے حقوق کو صحیح انجام نہ دیتا ہو خواہ اس لئے کہ اس میں حکومت کی صلاحیت ہو یا نہیں یا اس لئے کہ وہ فاسق یا کم عقل ہے یا اسی طرح کی اور صورت ہو تو اس صورت میں اس کا تذکرہ ایسے آدمی کے سامنے کرنا ضروری ہے جو اس سے بڑے عہدے پر ہو تا کہ وہ اس کو تبدیل کر دے اور کسی ایسے آدمی کو جو مناسب ہو حاکم بنائے یا اس کو یہ بات بتلا دے تا کہ وہ اس نچلے حاکم کے ساتھ اس کی حالت کے مطابق معاملہ کرے اور اس کے بارے میں دھوکے میں نہ رہے اور وہ یہ کوشش کرے یا تو وہ اس کو سیدھے راستے پر قائم رہنے کے لئے آمادہ کرے یا اسے بدل ڈالے۔ (۵) کہ کوئی آدمی کھلے طور پر فسق و بدعت اختیار کرنے والا ہو مثلاً اعلانیہ شراب نوشی کرتا ہے اور لوگوں کا مال لیتا ہے اور ان سے بھتہ وصول کرتا ہے یا ظلماً ٹیکس لیتا ہے اور غلط کاموں کی سرپرستی کرتا ہے تو اس کا تذکرہ کھلم کھلا ضروری ہے مگر اس کے دوسرے عیوب (مخفی) کا ذکر کرنا حرام ہے مگر یہ کہ اس کے جواز کی کوئی دوسری وجہ ثابت ہو جائے جن کا ہم نے ذکر کیا۔ (۶) مشہور نام سے پکارنا جب کوئی آدمی کسی لقب سے مشہور ہو مثلاً اعمش، اعراج، اصم، اعمٰی احوال وغیرہ تو مشہور نام سے ہی اس کا تذکرہ جائز ہے مگر تنقیص کے طور پر اس کا اطلاق حرام ہے۔

یہی چھ اسباب ہیں جن کو علماء نے ذکر کیا ان میں اکثر پر علماء کا اتفاق ہے اور ان کے دلائل صحیح احادیث میں مذکورہ ہیں اور جن میں

مَشْهُوْرَةٌ فَمِنْ ذٰلِكَ:

سے چند احادیث یہ ہیں:

۱۵۳۲ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "ائْذَنُوْا لَهٗ، بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اِحْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِيْ جَوَازِ غِيْبَةِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ.

۱۵۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا: ''اس کو اجازت دے دو یہ خاندان کا ایک بہت برا آدمی ہے''۔ (بخاری ومسلم) بخاری نے اس روایت کا اصل فساد اور مشتبہ لوگوں کی غیبت کو جائز ہونے کی دلیل بنایا۔

۱۵۳۳ : وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَّفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ: قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: هٰذَانِ الرَّجُلَانِ كَانَا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ.

۱۵۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے خیال میں تو فلاں فلاں ہمارے دین میں سے کچھ بھی نہیں جانتے''۔ (بخاری)

اس حدیث کے راوی لیث بن سعد کہتے ہیں یہ دو آدمی منافقین میں سے تھے۔

۱۵۳٤ : وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ، وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَضَرَّابٌ لِلنِّسَآءِ" وَهُوَ تَفْسِيْرٌ لِرِوَايَةِ: لَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهٖ " وَقِيْلَ مَعْنَاهُ: كَثِيْرُ الْاَسْفَارِ.

۱۵۳۴: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ابوالجہم اور معاویہ دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاویہ تو مفلس ہے اس کے پاس مال نہیں اور ابوجہم اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں رکھتا (یعنی مار پیٹ اور تشدد کرنے والا ہے)''۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ ابوجہم عورتوں کو بہت زیادہ مارنے والا ہے درحقیقت لَا يَضَعُ کی تفسیر ہے بعض نے کہا اس کا معنی بہت زیادہ سفر کرنا ہے۔

۱۵۳٥ : وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَالَ: لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ، فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهٗ مَا فَعَلَ: فَقَالُوْا:

۱۵۳۵: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اس میں لوگوں کو سختی پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے کہا جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں ان پر مت خرچ کرو یہاں تک کہ یہ منتشر ہو جائیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ہم میں سے جو عزت والے ہیں وہ ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو اس کی اطلاع دی آپؐ نے عبداللہ بن ابی کو پیغام بھیجا اس نے آپؐ کی قسم اٹھا کر کہا اس نے یہ نہیں کہا پس لوگ کہنے لگے۔ زید نے جھوٹ

كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْهُ شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقِيْ: "اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ" ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَلَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بولا میرے دل میں ان کی بات سے بہت رنج پیدا ہوا۔ یہاں تک کہ اللہ نے میری تصدیق ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ میں اتار دی پھر نبی اکرم ﷺ نے ان (منافقین) کو بلایا تا کہ آپؐ ان کے لئے استغفار کر دیں تو انہوں نے اپنے سروں کو استغفار سے بے رغبتی کرتے ہوئے پھیر دیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۳۶ :وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَتْ هِنْدٌ امْرَاَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ :اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ قَالَ : "خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند زوجہ ابوسفیان رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں۔ وہ مجھے اتنا خرچہ نہیں دیتا جو میرے اور میری اولاد کے لئے کفایت کرے مگر وہ جو میں اس کے بغیر بتلائے لے لوں۔ آپؐ نے فرمایا: ''دستور کے موافق جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے کافی ہو جائے وہ لے لو''۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۷ :بَابُ تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ وَهِيَ نَقْلُ الْكَلَامِ بَيْنَ النَّاسِ عَلٰى جِهَةِ الْاِفْسَادِ

باب: چغلی کی حرمت
چغلی لوگوں کے درمیان فساد پھیلانے کے لئے بات کو نقل کرنے کو کہتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ﴾ [ن:۱۱] وَقَالَ تَعَالٰى :﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ [ق:۱۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بہت زیادہ طعنہ زنی کرنے والے اور چغل خور'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی انسان لفظ بولتا ہے اس پر ایک نگران فرشتہ تیار ہے۔''

۱۵۳۷ :وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۳۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چغل خور جنت میں داخل نہ ہو گا''۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۳۸ :وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ :"اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ! بَلٰى اِنَّهٗ كَبِيْرٌ : اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا لَفْظُ اِحْدٰى رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ ،

۱۵۳۸: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کہ کسی بڑی بات کے بارے میں عذاب نہیں دیا جا رہا کیوں نہیں بلکہ وہ بڑی بات ہی ہے پھر ایک ان دونوں میں سے چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے وقت اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا یا ستر کا لحاظ نہیں رکھتا تھا''۔ (بخاری و مسلم)

قَالَ الْعُلَمَآءُ : مَعْنٰى : "وَيُعَذَّبَانِ فِيْ

یہ بخاری کی ایک روایت ہے کہ علماء نے فرمایا "وَيُعَذَّبَانِ فِيْ

كَبِيْرٍ" :اَیْ كَبِيْرٍ فِیْ زَعْمِهِمَا - وَقِيْلَ :كَبِيْرٍ تَرْكُهٗ عَلَيْهِمَا۔

۱۵۳۹ :وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ :"اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِیَ النَّمِيْمَةُ :الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"اَلْعَضْهُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْهَآءِ عَلٰی وَزْنِ الْوَجْهِ ' وَرُوِیَ الْعِضَةُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلٰی وَزْنِ الْعِدَةِ" وَهِیَ الْكَذِبُ وَالْبُهْتَانُ ' وَعَلَی الرِّوَايَةِ الْاُوْلٰی : الْعَضْهُ مَصْدَرٌ يُقَالُ : عَضَهَهٗ عَضْهًا : اَیْ رَمَاهُ بِالْعَضْهِ۔

كَبِيْرٍ" یعنی ان کے خیال میں بڑا نہیں تھا۔ بعض نے کہا ان کا چھوڑنا ان پر بھاری نہیں تھا۔

۱۵۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بتلا نہ دوں کہ عَضْهُ یا عِضَهُ کیا ہے؟ فرمایا وہ چغلی ہے لوگوں کے درمیان کسی کی بات کرنا''۔ (مسلم)

اَلْعَضْهُ: عین مہملہ کے فتح اور ضاد معجمہ کے سکون اور ہاء کے ساتھ - الوجہ) کے وزن پر اور یہ لفظ عین کے کسرہ اور ضاد معجمہ کی فتح کے ساتھ بھی مروی ہے۔

"عِدَّةٍ" کے وزن پر جھوٹ بہتان کے معنی میں مستعمل ہے اور پہلی روایت کے لحاظ سے الْعَضْهُ مصدر ہے کہا جاتا ہے۔ عَضَهَهٗ عَضْهًا یعنی اس کو متہم کیا۔

۲۵۸ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَّقْلِ الْحَدِيْثِ وَكَلَامِ النَّاسِ اِلٰی وُلَاةِ الْاُمُوْرِ اِذَا لَمْ تَدْعُ اِلَيْهِ حَاجَةٌ كَخَوْفِ مَفْسَدَةٍ وَّنَحْوِهَا

بَاب: لوگوں کی باتوں کو بلاضرورت بلافساد انگیزی وغیرہ کے حکام تک پہنچانے سے ممانعت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة:۲]

وَفِی الْبَابِ الْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ۔

۱۵۴۰ :وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا يُبَلِّغْنِیْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مت تعاون کرو گناہ اور ظلم پر''۔ (المائدہ)

گزشتہ باب والی احادیث بھی اسی موضوع سے متعلق ہیں۔

۱۵۴۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کے متعلق کوئی بات نہ پہنچائے اس لئے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں تم میں نکل کر آؤں اور اس حالت میں کہ میرا سینہ ہر ایک کے متعلق صاف ہو''۔ (ابوداؤد' ترمذی)

۲۵۹ :بَابُ ذَمِّ ذِی الْوَجْهَيْنِ!

بَاب: منافق کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگوں سے چھپتے پھرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے تو چھپ نہیں سکتے اور وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے (اپنی

يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ، وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيطًا﴾ [النساء:۱۰۸] الْاٰيَتَيْنِ۔

قدرت کے ساتھ) جب کہ وہ ناپسند بات پر رات گزارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو وہ عمل کرتے ہیں ان کا احاطہ کرنے والے ہیں''۔

۱۵۴۱ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا وَتَجِدُوْنَ خِيَارَ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّانِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لَّهٗ ، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۴۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدن (کانوں) کی طرح پاؤ گے۔ ان میں جو جاہلیت میں اعلیٰ تھے وہ اسلام میں بھی اعلیٰ ہیں جب کہ وہ دین میں سمجھ پیدا کرلیں اور اس معاملہ میں تم لوگوں میں سب سے بہتر اُن کو پاؤ گے جو ان عہدوں کو ناپسند کرنے والے ہیں اور لوگوں میں بدترین وہ ہے جو ان کے پاس ایک چہرے سے آئے اور دوسرے کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ''۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۴۲ : وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لِجَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ : كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ – رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۵۴۲: محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے میرے دادا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں اور ان کو اس کے الٹ کہتے ہیں جو ہم باتیں کرتے ہیں اس وقت جب کے ان کے ہاں سے نکلتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا یہ بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفاق شمار ہوتی تھی''۔ (بخاری)

۲۶۰ : بَابُ تَحْرِيْمِ الْكِذْبِ

باب: جھوٹ کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ [الاسراء:۳۶] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ [ق:۱۸]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہیں''۔ (الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لفظ بھی انسان بولتا ہے مگر اس پر ایک نگہبان مقرر ہے''۔ (ق)

۱۵۴۳ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : " اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۴۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جانے والی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ جھوٹ گناہ کی طرف لے جانے والا اور گناہ آگ تک پہنچانے والا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے''۔

(بخاری و مسلم)

۱۵۴۴ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ نِّفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا :اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ' وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ' وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ' وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهٗ مَعَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهٖ فِيْ بَابِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ۔

۱۵۴۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوتو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک کہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو بدعہدی کرے' جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے''۔ (بخاری و مسلم) یہ روایت وضاحت کے ساتھ بَابُ الْوَفَا بِالْعَهْدِ میں گذری۔

۱۵۴۵ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَّفْعَلَ ' وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ' وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

"تَحَلَّمَ" : اَيْ قَالَ اِنَّهٗ حَلَمَ فِيْ نَوْمِهٖ وَرَاٰى كَذَا وَكَذَا وَهُوَ كَاذِبٌ- "وَالْاٰنُكُ" بِالْمَدِّ وَضَمِّ النُّوْنِ وَتَخْفِيْفِ الْكَافِ : وَهُوَ الرَّصَاصُ الْمُذَابُ۔

۱۵۴۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہیں دیکھا تو اس کو قیامت کے دن دو جَو کے دانوں میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز نہیں کر سکے گا جس نے کسی ایسی قوم کی بات کی طرف کان لگایا جو اس کو ناپسند کرنے والے تھے تو اس کے دونوں کانوں میں قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا جس نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں پھونک نہیں سکے گا''۔ (بخاری)

تَحَلَّمَ : یوں کہنا میں نے نیند میں اس طرح اس طرح دیکھا ہے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

وَالْاٰنُكُ : پگھلا ہوا سیسہ۔

۱۵۴۶ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُّرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ' وَمَعْنَاهُ يَقُوْلُ :رَاَيْتُ فِيْمَا لَمْ يَرَهُ۔

۱۵۴۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے دیکھی نہ ہو''۔ (بخاری) معنی اس کا یہ ہے کہ یوں کہے میں نے دیکھا حالانکہ اس نے دیکھا نہ ہو۔

۱۵۴۷ :وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ :"هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُّؤْيَا؟" فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُصَّ ' وَاِنَّهٗ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ : "اِنَّهٗ اَتَانِي اللَّيْلَةَ

۱۵۴۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے فرماتے رہتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس وہ اپنا خواب آپ صلی اللہ علیہ کے سامنے پیش کرتا جس کو مشیت ایزدی شامل حال ہوتی کہ وہ بیان کرے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ

اتِيَانِ ، وَاِنَّهُمَا قَالَا لِیْ : انْطَلِقْ ، وَاِنِّیْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ، وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَاِذَا هُوَ يَهْوِیْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهٖ فَيَثْلَغُ رَاْسَهٗ ، فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا ، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَاْخُذُهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى!" قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا : سُبْحَانَ اللّٰهِ ! مَا هٰذَا؟ قَالَا لِیْ : اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ ، وَاِذَا هُوَ يَاْتِیْ اَحَدَ شِقَّیْ وَجْهِهٖ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهٗ وَمَنْخِرَهٗ اِلٰى قَفَاهُ ، وَعَيْنَهٗ اِلٰى قَفَاهُ ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ، فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى" قَالَ : قُلْتُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِیْ اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ ، فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ قَالَ : "فَاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ ، وَاَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ ، وَاِذَا هُمْ يَاْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِّنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا - قُلْتُ : مَا هٰؤُلَآءِ ؟ قَالَا لِیْ : اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ ، وَاِذَا فِی النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ ، وَاِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهٗ حِجَارَةً كَثِيْرَةً ، وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا

وسلم نے فرمایا: ''کہ آج رات دو آنے والے میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ چل دیا۔ ہمارا گزر ایک لیٹے ہوئے شخص پر ہوا اور دوسرا آدمی اس پر پتھر لے کر کھڑا تھا اچانک وہ پتھر اس کے سر پر مارتا اور اس کے سر کو کچل دیتا پتھر وہاں سے دور لڑھک جاتا وہ آدمی اس پتھر کے پیچھے جاتا اور اس کو پکڑ لاتا ابھی وہ واپس لوٹتا نہیں تھا کہ اس کا سر پہلے کی طرح صحیح ہو جاتا پھر وہ لوٹ کر اس کے ساتھ وہی کرتا جو پہلی مرتبہ کیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے ان سے دریافت کیا سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا چلو چلو۔ ہم چل دیئے۔ ہم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی اس کے پاس لوہے کا زنبور لئے کھڑا ہوا تھا وہ اس کے چہرے کے ایک طرف کے کلے کو گدی تک چیر دیتا اور اس کی ناک کو بھی گدی تک اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک (چیرتا) پھر دوسرے پہلو کی طرف جاتا تو اس کے ساتھ بھی وہی طرز عمل اختیار کرتا جو پہلے کے ساتھ کیا تھا ابھی وہ اس پہلو سے فارغ نہیں ہوتا کہ پہلے وہ درست ہو جاتا پھر دوبارہ اس کے ساتھ وہی عمل اختیار کرتا جو وہ پہلے کر چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ تو انہوں نے مجھے کہا (آگے) چلیں (آگے) چلیں۔ ہم چل دیئے چنانچہ ہمارا گزر تنور جیسی چیز کے پاس سے ہوا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں بہت شور و شغب کی آوازیں تھیں۔ پس ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں جونہی نیچے آگ کی لپیٹ ان کو پہنچتی تو اس وقت وہ شور مچاتے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ دونوں نے مجھے کہا (آگے) چلیں (آگے) چلیں)۔ ہم چلتے رہے تو ہمارا گزر ایک نہر کے پاس سے ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ خون کی طرح سرخ نہر اور اس نہر میں ایک آدمی تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک آدمی تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کئے ہوئے تھے جب وہ تیرنے والا تیر کر اس آدمی کی

يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذٰلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا، فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ، كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا، قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِيْ انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْآةِ أَوْ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْأًى فَإِذَا هُوَ عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا، قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا؟ قَالَا لِيْ: انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا أَكَادُ أَرٰى رَأْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ وَمَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَا لِيْ: انْطَلِقْ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا إِلٰى دَوْحَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ أَرَ دَوْحَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَا لِيْ: ارْقَ فِيْهَا، فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا إِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ! وَشَطْرٌ مِّنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ! قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ، وَإِذَا هُوَ نَهْرٌ مُّعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ، ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ" قَالَ: قَالَا لِيْ: هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا لِيْ: هٰذَاكَ

طرف آتا جس کے پاس پتھر جمع تھے تو اپنا منہ اس کے سامنے کھولتا چنانچہ وہ اس کے سامنے پتھر لقمے کے طور پر ڈالتا پھر یہ جا کر تیرنے لگتا کچھ دیر بعد پھر لوٹ کر آتا جب بھی لوٹتا تو یہ اپنے منہ کو کھولتا تو وہ اس کو پتھر کا لقمہ کھلاتا میں نے ان دونوں کو کہا یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھے کہا (آگے) چلئے (آگے چلئے)۔ ہم چل دیئے ہمارا گزر ایک کریہہ المنظر آدمی کے پاس سے ہوا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا جتنا کسی انتہاء درجہ کے قبیح آدمی کو تم نے دیکھا اس سب سے زیادہ قبیح کے پاس سے ہوا اس کے پاس آگ تھی جس کو وہ بھڑکا رہا تھا اور اس کے ارد گرد دوڑ رہا تھا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ دونوں نے مجھ کو کہا (آگے) چلئے (آگے چلئے) ہم چل دیئے۔ پھر ہمارا گزر ایک گھنے باغ سے ہوا جس میں موسم بہار کے ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے اور باغ کے درمیان میں ایک طویل قد آدمی تھا کہ اس کی طوالت کے باعث میں اس سر دیکھنے سے بھی قاصر تھا اور اس کے گرد بہت سے بچے تھے ایسے بچے جو میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ اور یہ کون ہے؟ تو انہوں نے مجھے کہا (آگے) چلئے (آگے چلئے)۔ ہم چلتے رہے۔ ہمارا گزر ایک بہت بڑے درخت کے پاس سے ہوا کہ جس سے بڑا اور خوبصورت درخت میں نے کبھی نہیں دیکھا تو انہوں نے مجھے کہا اس پر چڑھیے ہم اس پر چڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک شہر ہے جس میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی جب ہم اس کے دروازہ پر پہنچے تو ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا پس ہم اس میں داخل ہوئے تو (وہاں) ہمیں ایسے آدمی ملے کہ جن کا کچھ حصہ بہت خوبصورت تھا کہ اس طرح کا خوبصورت جسم کبھی دیکھا نہیں گیا اور جسم کا ایک حصہ بہت ہی بدصورت تھا کہ اس طرح کا بدصورت جسم کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ میرے دونوں ساتھیوں نے اس کو کہا تم اس نہر میں کود جاؤ۔ سامنے پانی کی نہر (باغ کے) عرض میں چل رہی تھی۔ اس کا پانی گویا خالص سفید دودھ تھا۔ وہ اس کے قریب جا کر اس میں کود پڑے۔ پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی

مَنْزِلُكَ؟ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا ، فَذَرَانِيْ فَاَدْخُلَهٗ - قَالَا : اَمَّا الْاٰنَ فَلَا وَاَنْتَ دَاخِلُهٗ - قُلْتُ لَهُمَا : فَاِنِّيْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا؟ فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُ؟ قَالَا لِيْ : اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ : اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَاْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهٗ ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهٗ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْا مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاۗءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ مِثْلِ بِنَاۗءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَاِنَّهُ اٰكِلُ الرِّبَا ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْاٰةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا فَاِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهُ اِبْرَاهِيْمُ ، وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَّاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ ، وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَرْقَانِيِّ "وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ" فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ" وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنٌ وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ"رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ "رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُّقَدَّسَةٍ" ثُمَّ ذَكَرَهٗ وَقَالَ : "فَانْطَلَقْنَا

(ان سے زائل ہو) چکی تھی اور وہ نہایت حسین وجمیل ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے دونوں نے کہا یہ جنت عدن ہے۔ وہ تیرا مکان ہے (اس دوران) میری نگاہ اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادلوں کی مانند ایک محل نظر آیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ وہ تیرے رہنے کی جگہ ہے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تم کو برکت عطا فرمائے۔ مجھے اجازت دو کہ میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا اس وقت نہیں البتہ آپ اس میں داخل ہوں گے۔ میں نے ان دونوں کو کہا میں نے آج رات جو عجائبات ملاحظہ کیں یہ کیا ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہ میں نے کیا دیکھا؟ دونوں نے مجھے کہا سنیں ہم آپ کو اطلاع کرتے ہیں۔ پہلا آدمی جس کے پاس آپؐ اس حال میں آئے کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ آدمی تھا جس نے قرآن کو حاصل کیا پھر اس کو چھوڑ دیا اور فرض نماز (ادا کئے بغیر) سو رہا۔ پھر وہ آدمی کہ جس کے پاس آپؐ اس حالت میں آئے کہ اس کے جبڑوں کو گدی تک اور اس کے نتھنے کو گدی تک اور آنکھ کو گدی تک چیرا جا رہا تھا وہ ایسا آدمی ہے جو صبح گھر سے نکلتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور اس کا جھوٹ دنیا کے کناروں تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ مرد اور عورتیں جو برہنہ حالت میں تنور جیسی عمارت میں تھے وہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں تھیں۔ اور وہ آدمی جس کے پاس آپ اس حالت میں آئے کہ وہ نہر میں تیرتا ہے اور اس کو پتھر کے لقمے دیئے جا رہے تھے وہ سود خور ہے پھر وہ کریہہ المنظر شخص جو آپؐ نے آگ کے پاس دیکھا' وہ اس آگ کو بھڑکا رہا اور اس کے اردگرد دوڑ رہا تھا وہ مالک ہے جو آگ کا نگران ہے اور وہ طویل القامت شخص جو باغ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور رہے وہ بچے جوان کے اردگرد تھے وہ بچے ہیں جو بچپن میں فوت ہوئے اور علامہ برقانی کی روایت میں ہے جو فطرت پر پیدا ہو۔ بعض مسلمانوں نے سوال کیا مشرکین کی اولاد کا کیا حکم ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور مشرکین کے بچے بھی (وہیں ہوں گے) پھر وہ لوگ جن کے جسم کا ایک حصہ بہت خوبصورت اور دوسرا نہایت بدصورت تھا وہ ایسے لوگ

إِلٰى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَّأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا ، وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا ، وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ" وَفِيْهَا "حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ" وَلَمْ يَشُكَّ "فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهْرِ وَعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ وَّبَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَآءَ لِيَخْرُجَ جَعَلَ يَرْمِيْ فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ" وَفِيْهَا "فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِيْ دَارًا لَّمْ أَرَقَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا ، فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ" وَفِيْهَا : "الَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ" وَفِيْهَا : "الَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ فَيُفْعَلُ بِهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ، وَالدَّارُ الْأُوْلَى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ ، وَأَنَا جِبْرِيْلُ ، وَهٰذَا مِيْكَآءِيْلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ ، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابَةِ ، قَالَا : ذَاكَ مَنْزِلُكَ ، قُلْتُ دَعَانِيْ أَدْخُلْ مَنْزِلِيْ ، قَالَا : إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَّمْ تَسْتَكْمِلْهُ ، فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

قَوْلُهُ "يَثْلَغُ رَأْسَهُ" هُوَ بِالثَّآءِ الْمُثَلَّثَةِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ يَشْدَخُهُ وَيَشُقُّهُ –

تھے جنہوں نے نیک اعمال اور برے اعمال ملا دیئے اور اللہ نے ان سے درگزر فرمایا۔

بخاری ان کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے آج رات دو آدمیوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے اور وہ مجھے نکال کر مقدس سرزمین کی طرف لے گئے پھر آگے اسی طرح ذکر کیا پس ہم چلتے ہوئے ایک تنور جیسے سوراخ کے پاس پہنچے جس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا وسیع تھا اور اس کے نیچے آگ بھڑکائی جا رہی تھی جب آگ بلند ہوتی تو وہ (لوگ جو اس کے اندر تھے) بھی اوپر کو اٹھتے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے۔ اور جب شعلوں کی بھڑک کم ہو جاتی تو اس میں لوٹ جاتے اس میں عورتیں اور مرد برہنہ تھے اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ہمارا گزر خون کی ایک نہر کے پاس سے ہوا اور روایت میں شک وشبہ کے الفاظ کی گنجائش نہیں' نہر کے درمیان میں ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے کنارے پر بھی ایک آدمی کھڑا تھا پس وہ آدمی جو نہر کے درمیان میں (کھڑا) جب نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اس کو وہیں لوٹا دیتا جہاں سے وہ آیا تھا۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ دونوں نے مجھے درخت پر چڑھایا اور مجھے ایک ایسے گھر میں داخل کیا کہ جس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا اس میں بوڑھے اور جوان مرد تھے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جس کو تم نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے ہیں وہ کذاب ہے جو جھوٹی باتیں کرتا ہے وہ باتیں اس کی قبول کر لی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ زمین کے کناروں تک پہنچ جاتی ہیں قیامت تک اس کے ساتھ اسی طرح کیا جاتا رہے گا۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جس کو آپؐ نے دیکھا اس کا سر کچلا جا رہا ہے وہ وہ آدمی ہے جس کو اللہ نے قرآن کا علم دیا وہ رات کو اس سے سو رہا اور دن میں اس پر عمل نہ کیا قیامت تک اس کے ساتھ ایسا کیا جاتا رہے گا وہ پہلا گھر جس میں آپؐ داخل ہوئے عام مؤمنوں کا ہے اور یہ گھر شہداء کا ہے اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہے تم اپنا سر اٹھاؤ دونوں نے کہا وہ تمہارا مکان ہے میں نے

قَوْلُهُ "يَتَدَهْدَهُ" : اَىْ يَتَدَحْرَجُ - "وَالْكُلُوْبُ" بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّ اللَّامِ الْمُشَدَّدَةِ وَهُوَ مَعْرُوْفٌ - قَوْلُهُ "فَيُشَرْشِرُ" : اَىْ يَقْطَعُ : قَوْلُهُ - "ضَوْضَوْا" وَهُوَ بِضَادَيْنِ مُعْجَمَتَيْنِ : اَىْ صَاحُوْا قَوْلُهُ "فَيَفْغَرُ" هُوَ بِالْفَاءِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ : اَىْ يَفْتَحُ - قَوْلُهُ "الْمَرْآةِ" هُوَ بِفَتْحِ الْمِيْمِ :اَىِ الْمَنْظَرِ ـ قَوْلُهُ : "يَحُشُّهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ : اَىْ يُوْقِدُهَا "قَوْلُهُ" رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ" هُوَ بِضَمِّ الْمِيْمِ وَاِسْكَانِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ التَّاءِ وَتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ : اَىْ وَافِيَةِ النَّبَاتِ طَوِيْلَتِهِ - قَوْلُهُ "دَوْحَةٌ" هِيَ بِفَتْحِ الدَّالِ وَاِسْكَانِ الْوَاوِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ : وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْكَبِيْرَةُ - قَوْلُهُ "الْمَحْضُ" هُوَ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَاِسْكَانِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ :وَهُوَ اللَّبَنُ قَوْلُهُ "فَسَمَا بَصَرِىْ" اَىْ ارْتَفَعَ : "وَصُعُدًا" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ : اَىْ مُرْتَفِعًا ـ "وَالرَّبَابَةُ" بِفَتْحِ الرَّآءِ وَبِالْبَآءِ الْمُوَحَّدَةِ مُكَرَّرَةً :وَهِيَ السَّحَابَةُ۔

کہا مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اپنے مقام میں داخل ہو جاؤں دونوں نے کہا تیری عمر باقی ہے جس کو آپؐ نے پورا نہیں کیا۔ جب آپؐ پورا کریں گے تو آپؐ اپنے مکان میں تشریف لائیں گے"۔ (بخاری)

يَثْلَغُ رَاْسَهٗ: ثاء مثلثہ غین معجمہ کے ساتھ' اس کو چیر رہا تھا۔

يَتَدَهْدَهُ: لڑھکنا۔

كُلُوْبُ: کاف کے فتح اور لام مشددہ کے پیش کے ساتھ مشہور چیز ہے جس کو آنکڑا یا جمہور کہتے ہیں۔

فَيُشَرْشِرُ: کاٹا جاتا ہے' اس کے ٹکڑے کر رہا ہے۔

ضَوْضَوْا: دونوں ضاد معجمہ کے ساتھ مراد' شور مچایا۔

فَيَفْغَرُ: فاء اور غین معجمہ کے ساتھ' اس کا منہ کھولتا ہے۔

الْمَرْآةُ: میم کے فتح کے ساتھ منظر یا نظارہ۔

يَحُشُّهَا: یاء کے فتح اور حاء مہملہ کے ضمہ اور شین معجمہ کے ساتھ۔ مراد وہ آگ جلا رہا ہے۔ بھڑکا رہا ہے۔ رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ: کا میم کے پیش عین کے سکون تاء کے فتح اور میم کی شد کے ساتھ جس کی انگوری طویل اور وافر ہو۔ کافی نباتات والا۔ دَوْحَةٌ: دال کے فتح واؤ کے سکون اور حاء مہملہ کے ساتھ بہت بڑے درخت کو کہتے ہیں۔ الْمَحْضُ: میم کے فتح اور حاء مہملہ کے سکون اور ضاد معجمہ کے ساتھ دودھ کو کہتے ہیں۔ فَسَمَا بَصَرِىْ: میری نظر بلند ہوئی یا میری نگاہ اوپر اٹھی۔ صُعُدًا: صاد اور عین کے ضمہ کے ساتھ بلند کے معنی میں ہے' بلندی والا یا بلند ہونے والے۔ رَبَابَةُ: راء کے فتح اور باء موحدہ مکررہ کے ساتھ' بادل

۲۶۱ :بَابُ بَيَانِ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْكِذْبِ

بَابٌ: کذب کی قسم جو جائز ہے

اِعْلَمْ اَنَّ الْكِذْبَ وَاِنْ كَانَ اَصْلُهٗ مُحَرَّمًا، فَيَجُوْزُ فِىْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ بِشُرُوْطٍ قَدْ اَوْضَحْتُهَا فِىْ كِتَابِ : "الْاَذْكَارِ" وَمُخْتَصَرُ ذٰلِكَ :اَنَّ الْكَلَامَ وَسِيْلَةٌ اِلَى الْمَقَاصِدِ ، فَكُلُّ مَقْصُوْدٍ مَّحْمُوْدٍ يُمْكِنُ تَحْصِيْلُهٗ بِغَيْرِ

اچھی طرح جان لو کہ اگرچہ جھوٹ اصل کے لحاظ سے حرام ہے۔ مگر بعض صورتوں میں چند شرائط کے ساتھ جائز ہو جاتا ہے۔ جن کو وضاحت کے ساتھ میں نے کتاب الاذکار میں ذکر دیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کلام حصولِ مقاصد کا ذریعہ ہے۔ پس ہر وہ مقصد جو اچھا ہو اور اسے بغیر جھوٹ حاصل کرنا ممکن ہو تو اس کے لئے جھوٹ کا

الْكَذِبُ يَحْرُمُ الْكَذِبُ فِيْهِ، وَاِنْ لَّمْ يُمْكِنْ تَحْصِيْلُهُ اِلَّا بِالْكَذِبِ جَازَ الْكَذِبُ ثُمَّ اِنْ كَانَ تَحْصِيْلُ ذٰلِكَ الْمَقْصُوْدِ مُبَاحًا كَانَ الْكَذِبُ وَاجِبًا: فَاِذَا اخْتَفٰى مُسْلِمٌ مِّنْ ظَالِمٍ يُرِيْدُ قَتْلَهُ اَوْ اَخْذَ مَالِهٖ وَاَخْفٰى مَالَهُ وَسُئِلَ اِنْسَانٌ عَنْهُ وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهٖ - وَكَذَا لَوْ كَانَ عِنْدَهُ وَدِيْعَةٌ وَاَرَادَ ظَالِمٌ اَخْذَهَا وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهَا - وَالْاَحْوَطُ فِيْ هٰذَا كُلِّهٖ اَنْ يُّوَرِّيَ- وَمَعْنَى التَّوْرِيَةِ اَنْ يَّقْصِدَ بِعِبَارَتِهٖ مَقْصُوْدًا صَحِيْحًا لَيْسَ هُوَ كَاذِبًا بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فِيْ ظَاهِرِ اللَّفْظِ وَبِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا يَفْهَمُهُ الْمُخَاطَبُ، وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَةَ وَاَطْلَقَ عِبَارَةَ الْكَذِبِ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ فِيْ هٰذَا الْحَالِ - وَاسْتَدَلَّ الْعُلَمَآءُ بِجَوَازِ الْكَذِبِ فِيْ هٰذَا الْحَالِ بِحَدِيْثِ۔

استعمال حرام ہے اور اگر جھوٹ کے بغیر اس کا حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو پھر جھوٹ بولنا جائز ہے۔ پھر اس کی کئی صورتیں ہیں: (۱) اگر وہ مباح ہے تو جھوٹ بولنا مباح ہوگا۔ (۲) اگر وہ واجب ہے تو جھوٹ بولنا واجب ہے مثلاً کوئی مسلمان ایسے ظالم سے چھپ جائے جو اس کو جان سے مارنا یا اس کا مال چھیننا چاہتا ہو یا چھپانا چاہتا ہے۔ اب کسی شخص سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس کے معاملے کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولنا واجب ہے۔ اسی طرح اگر اس کے پاس کوئی امانت ہو اور کوئی ظالم اس کو لینا چاہتا ہو تو اس امانت کو چھپانا واجب ہے۔ اس قسم کے تمام معاملات میں زیادہ محتاط طریقہ یہ ہے کہ توریہ اختیار کیا جائے توریہ کا مطلب یہ ہے کہ ذومعنی کلام کیا جائے۔ جس کا ایک ظاہری مفہوم ہو اور ایک باطنی۔ اپنی کلام سے صحیح مقصد کی نیت کرے۔ تاکہ وہ اس کی طرف نسبت کرنے میں جھوٹا نہ ہو۔ اگر ظاہراً اس چیز کی طرف نسبت کرنے میں جس کو مخاطب سمجھ رہا ہو' وہ جھوٹا ہو اور اگر توریہ کی بجائے وہ صاف جھوٹ بولے تب بھی اس حالت میں جھوٹ بولنا حرام نہ ہوگا۔ اس قسم کے حالات میں جب جھوٹ بولنے کے جواز پر بحث ہوئی' علماء نے ام کلثومؓ کی روایت سے استدلال کیا:

۱۵۴۸ :وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ :زَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ : "قَالَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ وَلَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِّمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ تَعْنِي الْحَرْبَ، وَالْاِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثَ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَحَدِيْثَ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا۔

۱۵۴۸: ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ آدمی جھوٹا نہیں جو دو آدمیوں میں صلح کرائے وہ خیر کو پہنچاتا ہے اور خیر کہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ ام کلثوم کہتی ہیں میں نے نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز میں اتنی رخصت دیتے ہوں جتنی تین چیزوں میں دیتے تھے:

(۱) لڑائی۔ (۲) لوگوں میں صلح۔

(۳) آدمی اپنی بیوی سے بات چیت کرے یا بیوی مرد سے۔

۲۶۲ :اَلْحَثُّ عَلَى التَّثَبُّتِ فِيْمَا يَقُوْلُهُ وَيَحْكِيْهِ!

بَابٌ: قول وحکایت میں بات پر پختگی کی ترغیب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ [الاسراء:٣٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ [ق:١٨]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اس بات کے پیچھے مت پڑو جس کا علم نہ ہو''۔(الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے اس پر ایک نگہبان تیار ہے۔''(ق)

١٥٤٩ :وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : "كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۵۴۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو کچھ وہ سنے وہ (آگے) بیان کر دے''۔(مسلم)

١٥٥٠ :وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ حَدَّثَ عَنِّىْ بِحَدِيْثٍ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكٰذِبِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۵۵۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھ سے کوئی بات بیان کی اور اس کا خیال یہ ہے کہ وہ جھوٹ ہے تو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے''۔(مسلم)

١٥٥١ :وَعَنْ اَسْمَآءَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِىْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَىَّ جُنَاحٌ اَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِىْ غَيْرَ الَّذِىْ يُعْطِيْنِىْ؟ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ : "اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَىْ زُوْرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"اَلْمُتَشَبِّعُ" هُوَ الَّذِىْ يُظْهِرُ الشِّبَعَ وَلَيْسَ بِشَبْعَانٍ ، وَمَعْنَاهُ هُنَا اَنْ يُّظْهِرَ اَنَّهٗ حَصَلَ لَهٗ فَضِيْلَةٌ وَّلَيْسَتْ حَاصِلَةً۔ "وَلَابِسُ ثَوْبَىْ زُوْرٍ" اَىْ ذِىْ زُوْرٍ، وَهُوَ الَّذِىْ يُزَوِّرُ عَلَى النَّاسِ :بِاَنْ يَتَزَيَّا بِزِيِّ اَهْلِ الزُّهْدِ وَالْعِلْمِ اَوِ الثَّرْوَةِ لِيَغْتَرَّ بِهِ النَّاسُ وَلَيْسَ هُوَ بِتِلْكَ الصِّفَةِ - وَقِيْلَ غَيْرَ ذٰلِكَ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۱۵۵۱: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھے اس بات سے گناہ ہوگا کہ میں اس کے سامنے ظاہر کروں کہ مجھے خاوند کی طرف سے وہ کچھ ملتا ہے جو واقعتاً مجھے نہیں ملتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹ موٹ سیرابی ظاہر کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے''۔(بخاری ومسلم)

اَلْمُتَشَبِّعُ: جو سیرابی ظاہر کرے حالانکہ سیر نہ ہو۔ یہاں اس کا معنیٰ یہ ہے وہ ظاہر یہ کرے کہ اس کو فضیلت حاصل ہے حالانکہ اس کو حاصل نہیں۔ لَابِسُ ثَوْبَىْ زُوْرٍ :جھوٹ والے کپڑے پہننے والا وہ وہی شخص ہے جو لوگوں کے سامنے جھوٹ موٹ ظاہر کرے کہ وہ زاہدوں میں سے ہے یا اہل علم میں سے یا اہل مال میں سے ہے تاکہ لوگ اسکے بارے میں دھوکے میں مبتلا ہو جائیں حالانکہ اس میں ان میں سے کوئی خوبی بھی نہ ہو۔ بعض نے اسکا معنی اور بھی بیان کیا ہے۔

١٦٣ :بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيْمِ شَهَادَةِ الزُّوْرِ

باب: جھوٹی گواہی کی شدید حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم جھوٹی بات سے بچو''۔(الحج)

[الحج:٣٠] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ [بنی اسرائیل:٣٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾[ق:١٨] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر:١٤]

وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾ [الفرقان]

١٥٥٢ :وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟" قُلْنَا :بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ – قَالَ : "اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ" وَكَانَ مُتَّكِئًا" فَجَلَسَ فَقَالَ :"اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ !فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا :لَيْتَهٗ سَكَتَ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

٢٦٤ :بَابُ تَحْرِيْمِ لَعْنِ اِنْسَانٍ بِعَيْنِهٖ اَوْ دَآبَّةٍ

١٥٥٣ : وَعَنْ اَبِىْ زَيْدٍ بْنِ ثَابِتٍ ابْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ – قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَىْءٍ عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُهٗ ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٥٥٤ :وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"لَا يَنْبَغِىْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہیں''۔ (بنی اسرائیل)
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''انسان جو بھی بولتا ہے اس پر ایک نگران فرشتہ تیار ہوتا ہے''۔ (ق) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک آپ کا رب البتہ گھات میں ہے''۔ (الفجر)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو کہ جھوٹ کی مجلسوں میں حاضر نہیں ہوتے''۔ (الفرقان)

۱۵۵۲: حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو سب سے بڑا کبیرہ گناہ نہ بتلا دوں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتلایئے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ پہلے ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: خبردار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر اس کو دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش کہ آپؐ خاموش ہو جائیں''۔ (بخاری ومسلم)

بَاب ۲۶۴: کسی معین شخص یا جانور کو لعنت کرنا حرام ہے

۱۵۵۳: حضرت ابوزید بن ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ بیعت رضوان والوں میں سے ہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی وہ اسی طرح ہے جیسا اس نے کہا۔ جس نے اپنی جان کو بغیر کسی چیز کے ساتھ قتل کر دیا اس کو اسی چیز کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ کسی آدمی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کے اختیار میں نہیں اور مؤمن کو لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کی طرح ہے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۵۵۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سچے آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو''۔ (مسلم)

١٥٥٥ : وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ " لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَآءَ وَلَا شُهَدَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۵۵۵: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا: ''لعن طعن کرنے والے قیامت کے دن سفارشی ہوں گے نہ گواہ''۔ (مسلم)

١٥٥٦ : وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ – وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۵۵۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی لعنت اور غضب اور آگ کے ساتھ کسی پر لعنت مت کرو''۔ (ابوداؤد، ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٥٧ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلَا اللَّعَّانِ ، وَلَا الْفَاحِشِ ، وَلَا الْبَذِيّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۵۵۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طعنہ زنی کرنے والا اور لعنت کرنے والا اور فحش گو اور زبان دراز مؤمن نہیں''۔ (ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٥٨ : وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَآءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَهَا ، ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ، ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ ، فَاِنْ كَانَ اَهْلًا لِذٰلِكَ وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ۔

۱۵۵۸: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ پس اس کے والے آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں پھر وہ زمین پر اترتی ہے تو اس کے دروازے بھی اس کے والے بند کر لئے جاتے ہیں پھر دائیں اور بائیں جانب جاتی ہے جب وہ کوئی گنجائش نہیں پاتی تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہو جب کہ وہ اس کا مستحق ہو ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے''۔ (ابوداؤد)

١٥٥٩ : وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ ، وَامْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ" قَالَ عِمْرَانُ : فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا الْاٰنَ تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۵۵۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک سفر میں تھے۔ ایک انصاری عورت، جو اپنی اونٹنی پر سوار تھی، نے اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تنگی محسوس کی تو اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سن کر فرمایا اس اونٹنی پر جو سامان ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ مطعون ہے۔ عمران کہتے ہیں کہ یہ منظر اب تک میری آنکھوں کے سامنے ہے گویا میں اس کو اب بھی لوگوں میں چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں کہ اس اونٹنی کو کوئی رکھنے کے لئے تیار نہیں''۔ (مسلم)

١٥٦٠ : وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ نَضْلَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰی نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِیِّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ : حَلْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا – فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : "لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قَوْلُهٗ "حَلْ" بِفَتْحِ الْحَآءِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ : وَهِیَ كَلِمَةٌ لِزَجْرِ الْاِبِلِ – وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ يُسْتَشْكَلُ مَعْنَاهُ وَلَا اِشْكَالَ فِيْهِ بَلِ الْمُرَادُ النَّهْیُ اَنْ تُصَاحِبَهُمْ تِلْكَ النَّاقَةُ وَلَيْسَ فِيْهِ نَهْیٌ عَنْ بَيْعِهَا وَذَبْحِهَا وَرُكُوْبِهَا فِیْ غَيْرِ صُحْبَةِ النَّبِیِّ ﷺ بَلْ كُلُّ ذٰلِكَ وَمَا سِوَاهُ مِنَ التَّصَرُّفَاتِ جَآئِزٌ لَا مَنْعَ مِنْهُ ، اِلَّا مِنْ مُصَاحَبَةِ النَّبِیِّ ﷺ بِهَا لِاَنَّ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ كُلَّهَا كَانَتْ جَآئِزَةً فَمُنِعَ بَعْضٌ مِّنْهَا فَبَقِیَ الْبَاقِیْ عَلٰی مَا كَانَ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

١٥٦٠: حضرت ابوبرزہ نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ کی ایک نوجوان لڑکی ایک اونٹنی پر سواری تھی جس پر لوگوں کا کچھ سامان تھا اچانک اس عورت نے پیغمبر ﷺ کو دیکھا اور پہاڑ کی وجہ سے رستہ تنگ ہوگیا تو اس لڑکی نے کہا (حَلْ) بمعنی حل ۔ اے اللہ اس پر لعنت فرما تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے ساتھ ایسی اونٹنی نہ چلے جس پر لعنت کی گئی ہو'' ۔ (مسلم)

حَلْ کا لفظ زبر کے ساتھ ہے ۔ یہ اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے بولا جاتا ہے ۔ امام نووی فرماتے ہیں جان لو کہ یہ حدیث معنیٰ میں اشکال رکھتی ہے حالانکہ اس میں کوئی اشکال نہیں بلکہ مقصد ممانعت سے صرف یہی ہے کہ وہ اونٹنی ان کے پاس نہ رہے اس میں اس کے فروخت کرنے' ذبح کرنے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کے علاوہ سوار ہونے کی ممانعت نہیں بلکہ یہ سب تصرفات اس کے لئے جائز ہیں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اس پر سواری کی ممانعت کی گئی کیونکہ یہ سارے تصرفات پہلے جائز تھے ان میں سے ایک کو روک دیا تو بقیہ تصرفات اپنے حکم پر رہے'' ۔ واللہ اعلم

٢٦٥ : بَابُ جَوَازِ لَعْنِ اَصْحَابِ الْمَعَاصِیْ غَيْرِ الْمُعَيَّنِيْنَ

بَاب : غیر متعین گناہ کرنے والوں کو لعنت کرنا جائز ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِيْنَ﴾ [هود:١٨] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الاعراف:٤٤]

وَثَبَتَ فِی الصَّحِيْحِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَاَنَّهٗ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ اٰكِلَ الرِّبَا" وَاَنَّهٗ لَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ وَاَنَّهٗ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے'' ۔ (ھود)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو'' ۔ (الاعراف)

صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو بال ملانے والی ہیں اور ان عورتوں پر جو بال ملوانے والی ہیں'' اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ لعنت کرے سود خور پر'' اور اسی طرح آپؐ نے تصویر کھینچنے والوں پر لعنت فرمائی

الْاَرْضِ " اَیْ حُدُوْدَهَا : وَاَنَّهٗ قَالَ : "لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ" وَاَنَّهٗ قَالَ : "لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ" "وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ" وَاَنَّهٗ قَالَ : "مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ" وَاَنَّهٗ قَالَ : "اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا ، وَذَكْوَانَ ، وَعُصَيَّةَ : عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ" وَهٰذِهٖ ثَلَاثُ قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ وَاَنَّهٗ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ، وَجَمِيْعُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ فِی الصَّحِيْحِ : بَعْضُهَا فِیْ صَحِيْحَی الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ ، وَبَعْضُهَا فِیْ اَحَدِهِمَا وَاِنَّمَا قَصَدْتُ الْاِخْتِصَارَ ، بِالْاِشَارَةِ اِلَيْهَا ، وَسَاَذْكُرُ مُعْظَمَهَا فِیْ اَبْوَابِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اور اسی طرح فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو ان پر جس نے زمین کی حدود میں ردّ و بدل کیا'' اور یہ بھی فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو چور پر جو ایک انڈہ چراتا ہے'' اور یہ فرمایا: ''اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اپنے والدین پر لعنت کی اور اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا'' اور یہ فرمایا: ''جس نے مدینہ میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دیا اس پر اللہ کی لعنت'' اور یہ فرمایا: ''اے اللہ! لعنت کر رِعل، ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی''۔ یہ تینوں عرب قبائل ہیں اور فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو یہودیوں پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا'' اور یہ فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت کرنے والے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کرنے والی ہیں''۔

یہ تمام الفاظ صحیح احادیث میں ہیں بعض بخاری و مسلم دونوں میں ہیں اور بعض دونوں میں سے ایک میں میں نے مختصراً اشارہ کر دیا۔ ان میں زیادہ تر احادیث اپنے اپنے بابوں میں ذکر کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

٢٦٦ : بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ

بَاب: مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [احزاب:٥٨]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر کسی گناہ کے جو انہوں نے کمایا پس انہوں نے بہت بڑے بہتان اور گناہ کا ارتکاب کیا''۔ (الاحزاب)

١٥٦١ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ ، وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۶۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن کو گالی دینا گناہ اور اس کا قتل (حلال سمجھ کر) کفر ہے''۔ (بخاری و مسلم)

١٥٦٢ : وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَا يَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ اَوِ الْكُفْرِ ، اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ ، اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۵۶۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''کوئی آدمی کسی آدمی پر کفر یا فسق کی تہمت نہ لگائے ورنہ وہ خود اسی پر لوٹے گی اگر وہ (دوسرا) لعنت کا حقدار نہ ہوا''۔ (بخاری)

١٥٦٣ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :اَلْمُتَسَابَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِیْ مِنْهُمَا حَتّٰی یَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۵۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے کو گالی دینے والوں نے جو کہا اس میں گناہ اس پر ہے جس نے ابتداء کی یہاں تک کہ مظلوم حد سے گزر جائے''۔ (مسلم)

١٥٦٤ :وَعَنْهُ قَالَ :اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ :"اضْرِبُوْهُ" قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِهٖ ' وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ' وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ - فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : اَخْزَاكَ اللّٰهُ ' قَالَ :لَا تَقُوْلُوْا هٰذَا ' لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْهِ الشَّیْطَانَ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۵۶۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: ''اس کو مارو''۔ ہم سے بعض ہاتھ سے مارنے والے تھے اور بعض جوتے سے اور بعض اپنے کپڑے سے جب وہ پٹائی کے بعد واپس لوٹا تو کسی نے کہا: اللہ تمہیں رسوا کرے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اس طرح کہہ کر تم شیطان کی اس کے خلاف مددمت کرو''۔ (بخاری)

١٥٦٥ :وَعَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ :مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بِالزِّنَا یُقَامُ عَلَیْهِ الْحَدُّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ' اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ كَمَا قَالَ: مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۔

۱۵۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے دن حد لگائی جائے گی مگر اس صورت میں (بچے گا) کہ اس (غلام) میں وہ حرکت ہو''۔ (بخاری ومسلم)

٢٦٧ :بَابُ تَحْرِیْمِ سَبِّ الْاَمْوَاتِ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّمُصْلِحَةٍ شَرْعِیَّةٍ

باب: بلا کسی حق اور مصلحت شرعی کے مردوں کو گالی دینا حرام ہے

وَهِیَ التَّحْذِیْرُ مِنَ الْاِقْتِدَآءِ بِهٖ فِیْ بِدْعَتِهٖ ' وَفِسْقِهٖ ' وَنَحْوِ ذٰلِكَ فِیْهِ الْاٰیَةُ وَالْاَحَادِیْثُ السَّابِقَةُ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ بدعات وفسق میں لوگ اس کی اقتداء سے بچ جائیں۔

ماقبل آیات واحادیث اسی باب سے بھی متعلق ہیں۔

١٥٦٦ :وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۵۶۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مُردوں کو گالیاں مت دو اس لئے کہ وہ اس عمل (کے نتیجہ) کو پہنچ گئے جو انہوں نے آگے بھیجا''۔ (بخاری)

٢٦٨ :بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاِیْذَآءِ

باب: کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا﴾ [الاحزاب:٥٨]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ لوگ جو مؤمن مردوں اور عورتوں کو بلا کسی قصور کے ایذاء پہنچاتے ہیں انہوں نے یقیناً بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھایا''۔ (الاحزاب)

١٥٦٧ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۶۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ چیز کو چھوڑا''۔ (بخاری و مسلم)

١٥٦٨ :وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ، وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِىْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ ، وَهُوَ بَعْضُ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ سَبَقَ فِىْ بَابِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْاُمُوْرِ۔

۱۵۶۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو پسند ہو کہ وہ آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جو اپنے بارے میں پسند کرتا ہو کہ کیا جائے''۔ (مسلم)

٢٦٩ :بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّقَاطُعِ وَالتَّدَابُرِ

بَاب: باہمی بغض، قطع تعلقی اور بے رخی کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ [الحجرات:١٠] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ [المائدة:٥٤] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ [الفتح:٢٩]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک مسلمان آپس میں بھائی ہیں''۔ (الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مؤمنوں پر نرمی برتنے والے اور کافروں پر سخت خو ہیں''۔ (المائدہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں کفار پر سخت اور باہمی رحم دل ہیں''۔ (الفتح)

١٥٦٩ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَلَا تَقَاطَعُوْا ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۶۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اے لوگو! ایک دوسرے کے ساتھ بغض مت رکھو، نہ باہمی حسد کرو، نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ، نہ باہمی تعلقات منقطع کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے''۔ (بخاری و مسلم)

١٥٧٠ :وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ، اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ

۱۵۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں۔ پس ہر اس بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنے والا ہو مگر وہ آدمی

وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ فَيُقَالُ : اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا! اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا!" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ : "تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَّاثْنَيْنِ" وَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

(بخشش سے محروم رہتا ہے) کہ جس کے اور مسلمان بھائی کے درمیان بغض ہو۔ پس کہا جاتا ہے کہ ان دو کو مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں ان کو مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں"۔ (مسلم) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اعمال اللہ کی بارگاہ میں جمعرات اور سوموار کو پیش کئے جاتے ہیں اور بقیہ سابقہ روایت کی طرح ہے۔

۲۷۰ : بَابُ تَحْرِيْمِ الْحَسَدِ

بَاب: حسد کی ممانعت

وَهُوَ تَمَنِّيْ زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا سِوَآءً كَانَتْ نِعْمَةَ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا۔

حسد کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا خواہ دینی نعمت ہو یا دنیوی یکساں حکم ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ [النساء: ٥٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یا وہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں اس چیز کے متعلق جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عنایت فرمائی ہے۔ (النساء)

وَفِيْ حَدِيْثُ اَنَسٍ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ۔

اس میں حضرت انس والی سابقہ باب کی روایت بھی ہے۔

۱۵۷۱ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۱۵۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنے کو حسد سے بچاؤ۔ پس حسد بلا شبہ نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا خشک گھاس کو"۔ (ابوداؤد)

۲۷۱ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ وَالتَّسَمُّعِ مَنْ يَّكْرَهُ اسْتِمَاعَهٗ

بَاب: جاسوسی (ٹوہ) اور اس آدمی کی طرح کہ جو سننے سے روکتا ہو کہ کوئی اس کی بات سنے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ [الحجرات: ١٢] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الاحزاب: ٥٨]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم جاسوسی مت کرو"۔ (الحجرات)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور وہ لوگ جو مؤمن مردوں اور عورتوں کو بلاقصور ایذاء دیتے ہیں پس تحقیق انہوں نے بہت بھاری بوجھ اٹھایا اور بہتان باندھا"۔ (الاحزاب)

۱۵۷۲ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا،

۱۵۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے آپ کو گمان سے بچاؤ کیونکہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور تم جاسوسی مت کرو اور جاسوسی مت کرو۔ آپس میں حسد مت کرو' ایک دوسرے سے بغض مت کرو'

وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمْ - اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ : لَا يَظْلِمُهٗ ، وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ التَّقْوٰى هٰهُنَا، التَّقْوٰى هٰهُنَا" وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ : دَمُهٗ ، وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ ، وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ ، وَلَا اَعْمَالِكُمْ ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ : لَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَجَسَّسُوْا ، وَلَا تَحَسَّسُوْا ، وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ، وَّفِيْ رِوَايَةٍ لَّا تَقَاطَعُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا" وَفِيْ رِوَايَةٍ : "وَلَا تَهَاجَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِكُلِّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ اَكْثَرَهَا۔

ایک دوسرے کو پیٹھ مت دکھاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ جس طرح اس نے حکم دیا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو رسواء کرتا ہے اور نہ اس کو حقیر گردانتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے اور آپؐ نے اس وقت اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ آدمی کے شر کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا مسلمان پر خون' عزت اور مال حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتے اور نہ تمہاری شکلوں کو بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے آپس میں حسد مت کرو' نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو' نہ جاسوسی کرو' نہ عیبوں کی ٹوہ میں لگو اور دھوکہ دینے کے لئے بولی مت بڑھاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ ایک اور روایت میں ہے باہمی حسد نہ کرو' نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو' باہمی مقاطعہ مت کرو' نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ' نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ حسد کرو بلکہ اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ ایک اور روایت میں ہے نہ ایک دوسرے کو چھوڑو اور نہ ایک دوسرے کی بیع پر بیع کرو۔ مسلم نے یہ تمام روایت بیان کی ہیں۔ بخاری نے اکثر کو روایت کیا۔

١٥٧٣ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْسَدْتَهُمْ اَوْ كِدْتَّ اَنْ تُفْسِدَهُمْ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۵۷۳: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''اگر تو لوگوں کے عیبوں کی تلاش میں رہے گا تو ان کو بگاڑ دے گا یا ان کے فساد کے قریب کر دے گا''۔ (ابوداؤد)

حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٥٧٤ :وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيْلَ لَهٗ : هٰذَا فُلَانٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهٗ خَمْرًا فَقَالَ اِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنِ التَّجَسُّسِ، وَلٰكِنْ اِنْ يَّظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَّاْخُذْ بِهٖ، حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ

۱۵۷۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو ان کے پاس لایا گیا۔ آپ سے کہا گیا کہ یہ فلاں ہے جس کی ڈاڑھی سے شراب سے ٹپک رہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ہمیں لوگوں کے عیوب کی جاسوسی سے روکا گیا ہے لیکن جب ہمارے سامنے کوئی چیز کھل کر آئے گی تو ہم اس کو لیں گے۔ ابوداؤد نے ایسی سند سے

الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم۔

بیان کیا جو شرط بخاری و مسلم پر ہے۔

۲۷۲ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ ظَنِّ السُّوْءِ بِالْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

بَاب: بلاضرورت مسلمانوں کے متعلق بدگمانی کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ [الحجرات:۱۲]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! بہت زیادہ بدگمانی سے بچو' بے شک بعض گمان گناہ ہیں''۔ (الحجرات)

۱۵۷۵ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: ''تم اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ' بے شک بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے''۔ (بخاری و مسلم)

۲۷۳ :بَابُ تَحْرِيْمِ احْتِقَارِ الْمُسْلِمِيْنَ

بَاب: مسلمانوں کی حقیر قرار دینے کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [الحجرات:۱۱] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ [همزة:۱]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والوں! تم میں سے کوئی قوم دوسری قوم کے ساتھ تمسخر نہ کرے ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ کوئی عورت دوسری عورت سے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور مت طعنہ دو اور دوسرے کو برے لقب سے مت پکارو۔ گناہ والا نام ایمان کے بعد بہت برا ہے۔جس نے توبہ نہ کی پس وہی ظالم ہیں۔''(الحجرات)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہر طعنہ مارنے والے' عیب جو کے لئے ہلاکت ہے''۔(ھمزہ)

۱۵۷٦ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَقَدْ سَبَقَ قَرِيْبًا بِطُوْلِه۔

۱۵۷٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کو اتنی برائی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر قرار دے''۔ (مسلم)

حدیث تفصیل سے پہلے گزر چکی۔

۱۵۷۷ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ" فَقَالَ رَجُلٌ : اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا ، وَنَعْلُهٗ

۱۵۷۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں ایک ذرہ کی مقدار تکبر ہو۔ایک شخص نے پوچھا۔آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا خوبصورت ہو اور جوتا خوبصورت ہو تو اس کے

حَسَنَةً فَقَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ- اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ ، وَغَمْطُ النَّاسِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وَمَعْنٰى "بَطَرُ الْحَقِّ" دَفْعُهٗ "وَغَمْطُهُمْ" : اِحْتِقَارُهُمْ – وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهٗ اَوْضَحَ مِنْ هٰذَا فِيْ بَابِ الْكِبْرِ۔

بارے میں کیا خیال ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''بے شک اللہ جمیل ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں''۔

(مسلم)

"بَطَرُ الْحَقِّ" حق کو نہ ماننا۔

"وَغَمْطُهُمْ" : لوگوں کو حقیر جاننا اور اس کی وضاحت اس سے بھی زیادہ باب الکبر میں گزر چکی ہے۔

۱۵۷۸ : وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "قَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ – فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ ، وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ"۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۵۷۸: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی ہے جو مجھ پر اس بات کی قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ میں نے فلاں کو بخش دیا اور تیرے عمل برباد کر دیئے''۔

(مسلم)

۲۷۴ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ

بَاب: مسلمان کی تکلیف پر خوش ہونے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ [الحجرات:۱۰] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾

[النور:۱۹]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک مؤمن آپس میں بھائی ہیں''۔ (الحجرات) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جو ایمان والوں میں بے حیائی کے پھیلانے کو پسند کرتے ہیں' ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے''۔

(النور)

۱۵۷۹ : وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : "لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۵۷۹: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی مت ظاہر کر' کہیں اللہ اس پر رحم کر کے تمہیں مبتلا نہ کر دے''۔ (ترمذی) حدیث حسن ہے۔

وَفِي الْبَابِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِيْ بَابِ التَّجَسُّسِ : "كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ" اَلْحَدِيْثُ۔

اس باب میں حدیث ابو ہریرہ کی جو بَابُ التَّجَسُّسِ میں گذری ہے کہ ''ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون' مال اور عزت حرام ہے''۔

۲۷۵ : بَابُ تَحْرِيْمِ الطَّعْنِ فِيْ

بَاب: ظاہر شرع کے لحاظ سے جو

اَلْاَنْسَابِ الثَّابِتَةِ فِيْ ظَاهِرِ الشَّرْعِ

نسب ثابت ہیں ان میں طعن حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الاحزاب:۵۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جو کہ مؤمن مردوں اور عورتوں کو بغیر قصور کے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ یقیناً انہوں نے بہتان اور کھلا عذاب اٹھایا''۔ (الاحزاب)

۱۵۸۰ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا سبب ہیں' نسب میں طعن اور میت پر نوحہ''۔ (مسلم)

۲۷۶ :بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ وَالْخِدَاعِ

بَاب: کھوٹ اور دھوکے سے منع کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الاحزاب:۵۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر قصور کے جو انہوں نے کمایا' تکلیف دیتے ہیں۔ انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا''۔ (الاحزاب)

۱۵۸۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۵۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا۔ وہ ہم میں سے نہیں' جس نے ہمیں دھوکا دیا' وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا – فَقَالَ : "مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟" قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ .قَالَ: "اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ! مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک ڈھیر کے پاس سے ہوا تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل فرمایا' پس آپ کی انگلیوں کو تری پہنچی تو فرمایا اے غلے والے یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس پر بارش ہوگئی۔ آپ نے فرمایا اس کو تو نے غلہ کے اوپر کیوں نہ کر دیا کہ لوگ اس کو دیکھ لیں۔ (پھر فرمایا) جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۵۸۲ :وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا تَنَاجَشُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۱۵۸۲: حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''خریدنے کی نیت کے بغیر بولی میں اضافہ مت کرو'' (بخاری ومسلم)

۱۵۸۳ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّجَشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۸۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے دھوکے کی غرض سے قیمت میں اضافہ کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

۱۵۸۴ :وَعَنْهُ قَالَ : ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

۱۵۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی

ﷺ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ"

"اَلْخِلَابَةُ" بِخَاءٍ مُّعْجَمَةٍ مَّكْسُوْرَةٍ وَبَاءٍ مُّوَحَّدَةٍ وَّهِيَ الْخَدِيْعَةُ۔

نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ اُس کے ساتھ خرید و فروخت میں دھوکہ کیا جاتا ہے۔ فرمایا جس سے تو خرید و فروخت کرے اس کو کہو دھوکہ بازی نہیں ہونی چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

اَلْخِلَابَۃُ: خاء معجمہ مکسورہ اور موحدہ کے ساتھ' دھوکہ۔

۱۵۸۵ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ ، اَوْ مَمْلُوْكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

۱۵۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی کی بیوی یا اس کے غلام کو دھوکہ دیا۔ پس وہ ہم میں سے نہیں''۔

(ابوداؤد)

"خَبَّبَ بِخَاءٍ مُّعْجَمَةٍ ثُمَّ بَاءٍ مُوَحَّدَةٍ مُّكَرَّرَةٍ :اَیْ اَفْسَدَهٗ وَخَدَعَهٗ۔

خَبَّبَ: اخاء معجمہ باموحدہ مکررہ کے ساتھ۔ یعنی اس کو دھوکہ دیا اور خراب کیا۔

۲۷۷:بَابُ تَحْرِيْمِ الْغَدْرِ

بَاب: دھوکے کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ [المائدہ:۱] قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ [الاسراء:۳۴]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو تم معاہدوں کی پابندی کرو!''۔ (المائدہ)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم وعدے کو پورا کرو بے شک وعدے کے بارے میں سوال ہوگا''۔ (الاسراء)

۱۵۸۶ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ مُنَافِقًا' خَالِصًا' وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا :اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۱۵۸۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار باتیں جس میں ہو ں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی اچک ہے' یہاں تک اس کو چھوڑ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو دھوکہ کرے اور جب جھگڑا کرے تو بکواس کرے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۸۷ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ ، وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوْا :قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يُقَالُ : هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۱۵۸۷: حضرت عبداللہ بن مسعود' عبداللہ بن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر دھوکہ باز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔ کہا جائے گا یہ فلاں کی بدعہدی ہے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۸۸ : وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

۱۵۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر دھوکہ باز کے لئے اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جو اس کے دھوکے کی مقدار کے مطابق ہو گا۔ خبردار! کوئی غداری امیر عام کے ساتھ غداری سے بڑھ کر نہ ہو گی''۔ (مسلم)

۱۵۸۹ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ لنَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ : رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۵۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تین آدمیوں کی طرف سے میں قیامت کے دن جھگڑوں گا: (۱) وہ جس نے مجھ سے عہد کیا پھر توڑ دیا۔ (۲) وہ آدمی جس نے کسی آزاد کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھا لی۔ (۳) وہ آدمی جس نے کسی کو مزدور بنایا اس سے پورا کام لیا' مگر اس کو مزدوری نہ دی۔ (بخاری)

۲۷۸ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا

بَاب: عطیہ وغیرہ پر احسان جتانا منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ [البقرة:٢٦٤] وَ قَالَ تَعَالٰى : ﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى﴾ [البقرة:٢٦٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور ایذاء دے کر ضائع مت کرو''۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کر کے احسان نہیں جتلاتے اور نہ دکھ دیتے ہیں''۔ (البقرۃ)

۱۵۹۰ : وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ" قَالَ : فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مِرَارٍ - قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ : خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ : "اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ" يَعْنِي الْمُسْبِلَ اِزَارَهٗ وَثَوْبَهٗ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ لِلْخُيَلَاءِ"۔

۱۵۹۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ فرمائیں گے' نہ ان کی طرف رحمت کی نگاہ فرمائیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس آیت کو آپ ﷺ نے تین مرتبہ پڑھا۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا وہ تو ناکام و نامراد ہوئے یا رسول اللہ! مگر یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: (۱) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا۔ (۲) احسان کر کے احسان جتلانے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''اپنی چادر اور کپڑے کو تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا''۔

٢٧٩ :بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِفْتِخَارِ وَالْبَغْيِ

باب: فخر وسرکشی کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ [النجم:٣٢] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [الشورى:٤٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنے متعلق پاک بازی کا دعویٰ مت کرو۔ وہ تقوے والے کو خوب جانتا ہے''۔ (النجم) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک گناہ ہے ان لوگوں پر جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق زمین میں سرکشی کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے''۔ (الشوریٰ)

١٥٩١ :وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَّلَا يَفْخَرُ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٥٩١: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تواضع اختیار کرو۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے پر بالکل سرکشی نہ کرے''۔

(مسلم)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ : اَلْبَغْيُ التَّعَدِّيْ وَالْاِسْتِطَالَةُ۔

اہل لغت نے فرمایا:

اَلْبَغْي : ظلم وزیادتی اور دست درازی

١٥٩٢ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ"، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٥٩٢: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص کہتا ہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو وہ ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہوتا ہے''۔ (مسلم)

وَالرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ "اَهْلَكُهُمْ" بِرَفْعِ الْكَافِ وَرُوِيَ بِنَصْبِهَا ، ذٰلِكَ النَّهْيُ لِمَنْ قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهٖ ، وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ وَارْتِفَاعًا عَلَيْهِمْ ، فَهٰذَا هُوَ الْحَرَامُ وَاَمَّا مَنْ قَالَهٗ لِمَا يَرٰى فِي النَّاسِ مِنْ نَقْصٍ فِيْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ ، وَقَالَهٗ تَحَزُّنًا عَلَيْهِمْ ، وَعَلَى الَّذِيْنَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ ، هٰكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ وَفَصَّلُوْهُ۔ وَمِمَّنْ قَالَهٗ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ : مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْخَطَّابِيُّ ، وَالْحُمَيْدِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَقَدْ اَوْضَحْتُهٗ فِيْ كِتَابِ :

مشہور روایت اَهْلَكُهُمْ کاف کے ضمہ سے ہے۔ اور زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ یہ ممانعت اس کے لئے ہے جو یہ کلمہ خود پسندی کی بناء پر کہتا ہو اور لوگوں کو حقیر قرار دیتا ہو اور اپنے آپ کو ان سے بالا سمجھتا ہو۔ یہ صورت حرام ہے اور اگر کوئی شخص لوگوں کے دینی معاملات میں نقص دیکھ کر کہتا ہے اور بطور غم خواری کہتا ہے تو اس صورت میں کوئی حرج نہیں۔

علماء رحمہم اللہ نے اسی طرح اس کی تفسیر کی ہے۔ جن ائمہ کرام نے اس تفسیر کو اختیار کیا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مالک بن انس، خطابی، حمیدی وغیرہم۔ میں نے اس کی وضاحت کتاب الاذکار میں

"الْاَذْكَارِ"۔

کی ہے۔

۲۸۰: بَابُ تَحْرِيْمِ الْهِجْرَانِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا لِبِدْعَةٍ فِي الْمَهْجُوْرِ اَوْ تَظَاهُرٍ بِفِسْقٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ

بَابٌ: تین دن سے زیادہ مسلمانوں کے لئے آپس میں قطع تعلق کی حرمت کا بیان' البتہ بدعت اور فسق وغیرہ کی صورت میں قطع تعلق کرنے کی اجازت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ [الحجرات:۱۰]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک مسلمان بھائی بھائی ہے۔ تم ان کے درمیان اصلاح کرو''۔ (الحجرات)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة:۲]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مت تعاون کرو گناہ اور ظلم پر''۔ (المائدہ)

۱۵۹۳: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہمی ایک دوسرے سے مقاطعہ نہ کرو' ایک دوسرے کو پیٹھ نہ دکھاؤ' آپس میں بغض نہ رکھو' ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۵۹۴: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ: يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۹۴: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے کہ دونوں آپس میں ملیں اور ایک اس طرف منہ موڑ لے اور دوسرا اس طرف۔ ان میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۵۹۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ" فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا امْرَءًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيَقُوْلُ اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۵۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمل ہر سوموار اور جمعرات کو پیش ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو بخش دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرانے والا نہ ہو۔ مگر وہ شخص کہ جس کے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان بغض ہو۔ چنانچہ کہا جاتا ہے ان کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں''۔ (مسلم)

۱۵۹۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

۱۵۹۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"التَّحْرِيْشُ" :الْاِنْسِدَادُ وَتَغْيِيْرُ قُلُوْبِهِمْ وَتَقَاطُعِهِمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ ان کے درمیان بگاڑ پیدا کرنے میں اور قطع تعلقی میں (کامیاب رہے گا)''۔(مسلم)

التَّحْرِيْش : فساد ڈالنا' دلوں کو بدلنا' آپس میں تعلقات منقطع کرنا۔

۱۵۹۷ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ۔

۱۵۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے جس نے تین دن سے زیادہ تعلق توڑا اور اسی حالت میں مرگیا تو وہ آگ میں جائے گا''۔ (ابوداؤد) بخاری اور مسلم کی شرط کے ساتھ۔

۱۵۹۸ : وَعَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ وَيُقَالُ السَّلَمِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۵۹۸: حضرت ابی خراش حدرد بن ابی حدرد اسلمی ان کو سلمی بھی کہا جاتا ہے رضی اللہ عنہ کہ' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک تعلق منقطع کیا۔ اس نے گویا اس کا خون بہادیا''۔(ابوداؤد) سند صحیح کے ساتھ۔

۱۵۹۹ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهٗ وَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ ، وَاِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ ، وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ – قَالَ اَبُوْدَاوُدَ :اِذْ كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا فِيْ شَيْءٍ۔

۱۵۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ دوسرے مومن کے ساتھ تین دن سے زیادہ تعلق کو ترک کرے۔ جب تین دن گزر جائیں تو اس سے ملاقات کرنی چاہئے اور اس کو سلام کرنا چاہئے۔ پھر اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو دونوں اجر میں شریک ہو گئے۔ اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہ گار ہوا اور سلام کرنے والا ترکِ تعلق کے گناہ سے نکل گیا۔(ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اگر ترک تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہو پھر اس میں کوئی گناہ نہیں۔

۲۸۱ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَنَاجِي اثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اِلَّا لِحَاجَةٍ

بَاب : دو آدمیوں کا تیسرے آدمی کی اجازت کے بغیر سرگوشی کرنے سے روکنے کا بیان' ہاں ضرورت کے پیش

وَّهُوَ اَنْ يَّتَحَدَّثَا سِرًّا بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهَا وَفِيْ مَعْنَاهُ مَا اِذَا تَحَدَّثَا بِلِسَانٍ لَّا يَفْهَمُهُ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ [المجادلہ:۸]

۱۶۰۰ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ ، قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: فَاَرْبَعَةً؟ قَالَ لَا يَضُرُّكَ" رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ : كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِيْ فِي السُّوْقِ ، فَجَآءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّنَاجِيَهُ وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِيْ فَدَعَا ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا اٰخَرَ حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً فَقَالَ لِيْ وَلِلرَّجُلِ الثَّالِثِ الَّذِيْ دَعَا : اسْتَاْخِرَا شَيْئًا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ۔

۱۶۰۱ :وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۸۲ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعْذِيْبِ الْعَبْدِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ اَوْ زَائِدٍ عَلٰى قَدْرِ الْاَدَبِ!

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى

نظر اس طرح وہ دونوں گفتگو کریں کہ تیسرا آدمی ان کی بات سن نہ سکے اور یہی حکم ہے جب وہ دونوں ایسی زبان میں باتیں کریں جب تیسرا آدمی اس زبان کو سمجھ نہ سکے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک سرگوشی شیطان کی طرف سے ہے''۔(المجادلہ)

۱۶۰۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تین آدمی ہوں تو دو تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ (بخاری' مسلم و ابوداؤد) ابوداؤد کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ جب چار ہوں؟ فرمایا پھر تمہیں کوئی گناہ نہیں۔ امام مالک نے مؤطا میں عبداللہ بن دینار رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ میں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' خالد بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے اس گھر کے پاس تھے' جو بازار میں ہے' اچانک ایک آدمی نے آ کر ان سے سرگوشی کرنا چاہی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سوا میرے پاس اس وقت اور کوئی نہ تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اور آدمی کو بلایا یہاں تک کہ ہم چار آدمی ہو گئے۔ تو آپؓ نے مجھے اور اس تیسرے آدمی کو جس کو بلایا تھا فرمایا۔ ذرا پیچھے ہٹو' بے شک رسول اللہؐ سے میں نے سنا کہ دو آدمی ایک دوسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کرے۔

۱۶۰۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو دو تیسرے کے بغیر سرگوشی کریں یہاں تک کہ تم لوگوں سے مل جل جاؤ اس وجہ سے کہ وہ غمگین ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

بَاب: غلام' جانور' عورت اور لڑکے کو کسی شرعی سبب کے بغیر یا ادب سے زائد تکلیف دینے کی ممانعت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''والدین کے ساتھ احسان کرو اور قرابت

الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ [النساء:۳٦]

داروں اور یتیموں مسکینوں' قرابت والے پڑوسیوں اور پہلو کے پڑوسی اور پہلو کے ساتھی اور مسافر اور جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں۔ احسان کرو بے شک اللہ پسند نہیں کرتے فخر والے متکبر کو'۔ (النساء)

١٦٠٢ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ: حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِىَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ هِىَ حَبَسَتْهَا' وَلَا هِىَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس نے اس کو باندھا تھا۔ یہاں تک کہ وہ مرگئی اور اسی کی وجہ سے وہ آگ میں داخل ہوئی نہ اس نے خود کھلایا پلایا۔ کیونکہ وہ (بلی) بندھی ہوئی تھی اور نہ ہی اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے۔ (بخاری ومسلم)

"خَشَاشُ الْاَرْضِ" بِفَتْحِ الْخَآءِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْمُكَرَّرَةِ وَهِىَ هَوَامُّهَا وَحَشَرَاتُهَا۔

خَشَاشُ الْاَرْضِ : زخاء معجمہ کے فتح اور شین معجمہ مکررہ کے ساتھ' زمین کے کیڑے مکوڑوں کو کہتے ہیں۔

١٦٠٣ : وَعَنْهُ اَنَّهٗ مَرَّ بِفِتْيَانٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَّهُمْ يَرْمُوْنَهٗ ' وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِّنْ نَّبْلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ' اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا گزر قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے ہوا جنہوں نے ایک پرندے کو نشانے کی جگہ رکھا ہوا تھا اور وہ اس کو تیر مار رہے تھے۔ پرندے والے کے لئے انہوں نے ہر خطا ہونے والا تیر دینا طے کرلیا تھا۔ جب انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کس نے یہ کیا ہے اللہ اس پر لعنت کرے۔ کس نے یہ کیا ہے' بے شک رسول اللہؐ نے اس آدمی پر لعنت کی ہے جو کسی روح والی چیز کو نشانہ بناتا ہے۔ (متفق علیہ)

"الْغَرَضُ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالرَّآءِ وَهُوَ الْهَدَفُ وَالشَّىْءُ الَّذِىْ يُرْمٰى اِلَيْهِ۔

اَلْغَرَضُ : نشانہ اور وہ چیز جس پر تیر چھوڑے جائیں۔

١٦٠٤ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَآئِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ جانوروں کو نشانے کے مقام پر باندھا جائے۔ (بخاری' مسلم)

وَمَعْنَاهُ :تُحْبَسَ لِلْقَتْلِ۔

مفہوم روایت کا یہ ہے کہ ان کو قتل کے لئے بند کر دیا جائے۔

١٦٠٥ : وَعَنْ اَبِىْ عَلِىٍّ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ

۱۶۰۵: حضرت ابوعلی سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مِّنْ بَنِيْ مُقَرِّنٍ مَالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا اَصْغَرُنَا فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُعْتِقَهَا ' رَوَاهُ مُسْلِمٌ – وَفِيْ رِوَايَةٍ "سَابِعَ اِخْوَةٍ لِّيْ"۔

مقرن کے سات بیٹوں میں سے ساتواں تھا اور ہمارا ایک ہی خادم تھا۔ ہم میں سے ایک چھوٹے نے اس کو تھپڑ مارا اس پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔ (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ میں اپنے بھائیوں میں ساتواں تھا۔

۱۶۰۶ : وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِيْ : "اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ" فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ- فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ :"اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ" فَقُلْتُ لَا اَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهٗ اَبَدًا وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَسَقَطَ السَّوْطُ مِنْ يَدِيْ مِنْ هَيْبَتِهٖ- وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ ' فَقَالَ : "اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ۔

۱۶۰۶: حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا پس میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی اے ابومسعود! جان لے میں غصے کی وجہ سے آواز کو سمجھ نہ سکا۔ جب آواز قریب ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور فرما رہے تھے خبردار! اے ابومسعود اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتے ہیں جتنی تجھے اس غلام پر ہے۔ میں نے کہا میں اس کے بعد کسی غلام کو کبھی نہیں ماروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب کی وجہ سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! اگر تو ایسا نہ کرتا تو تمہیں آگ اپنی لپیٹ میں لیتی یا تمہیں ضرور آگ چھوتی۔

(ان روایات کو مسلم نے بیان کیا)

۱۶۰۷ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :"مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَاْتِهٖ ' اَوْ لَطَمَهٗ ' فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے کسی غلام کو ایسے جرم کی حد لگائی جو اس نے نہیں کیا یا اس کو تھپڑ مارا پس اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کر دے۔ (مسلم)

۱۶۰۸ : وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْبَاطِ ' وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ ' وَصُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ! فَقَالَ : مَا هٰذَا؟ قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ ' وَفِيْ رِوَايَةٍ: حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ : اَشْهَدُ

۱۶۰۸: حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا گذر شام میں کچھ کاشت کاروں کے پاس سے ہوا۔ ان کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور اس کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا ان کو خراج نہ دینے کی سزا دی جا رہی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے جزیہ کی وجہ سے ان کو قید کیا گیا۔ ہشام بن حکیم نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے رسول

لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا" فَدَخَلَ عَلَى الْاَمِيْرِ فَحَدَّثَهُ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"الْاَنْبَاطُ" الْفَلَّاحُوْنَ مِنَ الْعَجَمِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں پھر وہ امیر کے پاس گئے اور اس کو یہ حدیث سنائی تو اس نے اس کے متعلق چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ (مسلم)

اَلْاَنْبَاطُ : عجمی کسان۔

۱۶۰۹ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ : وَاللّٰهِ لَا اَسِمُهُ اِلَّا اَقْصٰى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ ، وَاَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَكُوِيَ فِي الْجَاعِرَتَيْهِ ، فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"الْجَاعِرَتَانِ" نَاحِيَةُ الْوَرِكَيْنِ حَوْلَ الدُّبُرِ۔

۱۶۰۹ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا۔ آپ کو یہ بات ناپسند ہوئی تو آپ نے فرمایا میں اس کو نہیں داغوں گا مگر چہرے کے اعضاء میں سے جو سب سے دور ہے چنانچہ اس گدھے کے سرینوں کو داغنے کا حکم دیا گیا۔ پس آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سرینوں کو داغا۔

اَلْجَاعِرَتَانِ : سرینوں کی طرف

۱۶۱۰ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ : "لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَيْضًا : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ۔

۱۶۱۰ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ حضور ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پر داغ لگائے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کو داغا ہے۔ (مسلم)

مسلم ہی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور داغنے سے منع فرمایا۔

۲۸۳ : بَابُ تَحْرِيْمِ التَّعْذِيْبِ بِالنَّارِ فِيْ كُلِّ حَيَوَانٍ حَتَّى الْقَمْلَةِ وَنَحْوِهَا

باب : تمام حیوانات کو آگ کے ساتھ عذاب دینے کی حرمت کا بیان یہاں تک کہ چیونٹی بھی اس میں شامل ہے

۱۶۱۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْثٍ فَقَالَ : "اِنْ وَّجَدْتُّمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا "فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ : "اِنِّيْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا ، وَاِنَّ النَّارَ لَا

۱۶۱۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا پس فرمایا کہ اگر تم فلاں کو پاؤ' دو قریشی آدمیوں کے نام لئے تو ان کو آگ میں جلا ڈالو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا کہ میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو جلا دو۔ بے شک آگ کا عذاب اللہ کے سوا اور کوئی نہ دے پس اگر تم ان کو پالو تو

يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

قتل کر دو۔

(بخاری)

١٦١٢ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَّعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَآءَتِ الْحُمَّرَةُ تُعَرِّشُ فَجَآءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : "مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا" وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ : "مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟" قُلْنَا : نَحْنُ قَالَ : "اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

قَوْلُهٗ "قَرْيَةُ نَمْلٍ" مَعْنَاهُ مَوْضِعُ النَّمْلِ مَعَ النَّمْلِ۔

۱۶۱۲ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک سرخ چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے ۔ پس ہم نے اس کے دونوں بچوں کو لے لیا۔ سرخ چڑیا آ کر منڈلانے لگی ۔ اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا کس نے اس کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچوں کو واپس کر دو۔ آپ نے ایک چیونٹیوں کی بستی دیکھی جس کو جلا دیا گیا تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا آگ سے عذاب دینا مناسب نہیں ۔ (ابوداؤد) صحیح سند سے ۔

قَرْيَةُ نَمْلٍ : چیونٹیوں سمیت چیونٹیوں کی جگہ۔

٢٨٤ : بَابُ تَحْرِيْمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ بِحَقٍّ طَلَبَهٗ صَاحِبُهٗ

بَابٌ : مالدار سے حق دار کا حق طلب کرنے میں مال دار کا ٹال مٹول کرنا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا﴾ [النساء:٥٨] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ﴾[البقرة:٢٨٣]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو''۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن کے بغیر قرض دے دے) تو امانت دار کو چاہئے کہ صاحب امانت کی امانت واپس کر دے''۔

١٦١٣ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ، وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مَعْنٰى "اُتْبِعَ" : اُحِيْلَ –

۱۶۱۳ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک کسی مالدار کے سپرد کیا جائے تو اس کو اس کے پیچھے لگ جانا چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

اُتْبِعَ : سپرد کیا جانا۔

٢٨٥ : بَابُ كَرَاهَةِ عَوْدَةِ الْاِنْسَانِ فِيْ هِبَةٍ لَّمْ يُسَلِّمْهَا اِلَى الْمَوْهُوْبِ لَهٗ وَفِيْ هِبَةٍ وَّهَبَهَا لِوَلَدِهٖ وَسَلَّمَهَا

بَابٌ : اس ہدیہ کو واپس لینے کی کراہت جس کو موہوب کی طرف سے سپرد نہیں کیا ہے نیز جو ہبہ اپنی اولاد کے لئے کیا ان کے سپرد کیا یا نہ کیا اس کو بھی واپس لینے کی حرمت اور جس

اَوْ لَمْ يُسَلِّمْهَا وَكَرَاهَةِ شِرَآئِهِ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهٖ مِنَ الَّذِىْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ اَوْ اَخْرَجَهٗ عَنْ زَكَاةٍ اَوْ كَفَّارَةٍ وَّنَحْوِهَا وَلَا بَاْسَ بِشِرَآئِهٖ مِنْ شَخْصٍ اٰخَرَ قَدِ انْتَقَلَ اِلَيْهِ

چیز کا صدقہ کیا ہے اس سے خریدنے کی کراہت نیز جو مال بصورتِ زکوٰۃ یا کفارہ وغیرہ میں نکالا ہے اس میں واپس لوٹنے کی کراہت لیکن اگر وہ مال کسی دوسرے انسان کی طرف منتقل ہو چکا ہے تو اس سے خریدنے کا جواز ہے

۱۶۱۴ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "الَّذِىْ يَعُوْدُ فِىْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِىْ قَيْئِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ : "مَثَلُ الَّذِىْ يَرْجِعُ فِىْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِىْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِىْ قَيْئِهٖ فَيَاْكُلُهٗ"

وَفِىْ رِوَايَةٍ :"اَلْعَآئِدُ فِىْ هِبَتِهٖ"

۱۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی اپنے ہبہ کو لوٹائے وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو لوٹائے۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے اس شخص کی مثال جو اپنے صدقے کو واپس کرے اس کتے جیسی ہے جو قے کرے پھر اس کی طرف لوٹ کر اس قے کو کھالے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ہبہ کو لوٹانے والا اپنی قے کو لوٹانے والے کی طرح ہے۔

۱۶۱۵ :وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِىْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهٗ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ، فَسَاَلْتُ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ : "لَا تَشْتَرِ، وَلَا تَعُدْ فِىْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ، فَاِنَّ الْعَآئِدَ فِىْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَآئِدِ فِىْ قَيْئِهٖ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قَوْلُهٗ :"حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" مَعْنَاهُ :تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلٰى بَعْضِ الْمُجَاهِدِيْنَ۔

۱۶۱۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں گھوڑے پر سوار کیا اس نے اس گھوڑے کو ضائع (کمزور) کر دیا پس میں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا اور خیال یہ آیا کہ وہ اس کو سستا بیچ دے گا پس میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو ارشاد فرمایا کہ اس کو مت خریدو اور اپنے صدقے کو مت واپس لو خواہ وہ تمہیں ایک درہم کے بدلے میں دے دے اپنا صدقہ لوٹانے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کو واپس لوٹائے۔ (بخاری مسلم)

حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ : کسی مجاہد پر صدقہ کیا۔

۲۸۶ :بَابُ تَاْكِيْدِ تَحْرِيْمِ مَالِ الْيَتِيْمِ

باب: یتیم کے مال کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾[النساء:۱۰] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں یقیناً وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے"۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اس طریقے سے جو بہت اچھا

اَحْسَنُ﴾[الانعام:۱۵۲] وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾[البقرة:۲۷۵]

ہو''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپؐ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپؐ ان سے کہہ دیں کہ ان کی اصلاح ہی سب سے بہتر ہے۔ اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ بگاڑنے والا کون اور اصلاح کرنے والا کون ہے''۔

۱۶۱۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: "اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ؟" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: "الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"الْمُوْبِقَاتِ": الْمُهْلِكَاتُ۔

۱۶۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ (۲) جادو (۳) اس نفس کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حق کے علاوہ حرام کیا ہے۔ (۴) سود کھانا۔ (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) لڑائی سے فرار اختیار کرنا۔ (۷) پاک دامن بھولی بھالی مؤمنہ عورتوں پر تہمت لگانا۔

الْمُوْبِقَاتِ: ہلاک کر دینے والی چیزیں

۲۸۷: بَابُ تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ الرِّبَا

بَابٌ: سود کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِیْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِی الصَّدَقَاتِ ...... اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی ...... يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا﴾ [البقرة:۲۷۵-۲۷۸]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جس طرح کہ وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر خبطی (پاگل کر دیا) بنا دیا ہو۔ یہ اس سبب سے کہ انہوں نے کہا بے شک بیع سود کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا اور جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی پھر وہ باز آ گیا تو اس کے لئے ہے جو کچھ اس نے اس سے پہلے کیا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جس نے دوبارہ کیا وہی آگ والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے اور صدقات کو بڑھاتے ہیں''۔ ...... اللہ عزوجل کے اس قول تک ......''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود میں سے باقی ہے اس کو چھوڑ دو''۔

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ فِی الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ مِنْهَا حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ۔

احادیث اس سلسلے میں بہت ساری صحیح مشہور ہیں ان میں سے سابقہ باب میں حدیث ابو ہریرہ گزری۔

۱۶۱۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۶۱۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ: "لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهٗ: "وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ"۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ (مسلم) ترمذی وغیرہ میں یہ اضافہ فرمایا اور اس کی گواہی دینے والے اور اس کے لکھنے والے پر (لعنت فرمائی)۔

۲۸۸ :بَابُ تَحْرِيْمِ الرِّيَآءِ

بَاب :ریاکاری کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ﴾[البينة:٥] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ﴾ [البقرة:٢٦٤] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾

[النساء:١٤٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نہیں ان کو حکم دیا مگر اس بات کا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے لئے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے یکسو ہو کر''۔ (البینۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ایسے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر ضائع مت کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے''۔ (البقرۃ) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگوں کو دکھلاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں''۔ (النساء)

١٦١٨ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ – مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں اس نے میرے ساتھ شریک کر لیا تو میں اُس کو اور اِس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (مسلم)

١٦١٩ :وَعَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ :فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ :قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ– قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ :جَرِيْءٌ! فَقَدْ قِيْلَ ' ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ ' وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ ' وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ ' فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَهٗ فَعَرَفَهَا ' قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ : تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ ' وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ ' قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ : عَالِمٌ!

۱۶۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ: ''سب سے پہلا شخص جس کا قیامت کے دن پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہو گا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے جن کو وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائیں گے تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری خاطر لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا اللہ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا لیکن تو نے اس لیے لڑائی کی تا کہ تمہیں بہادر کہا جائے وہ کہا جا چکا پھر حکم ہو گا کہ اس کو چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے اور دوسرا وہ آدمی جس نے علم (دین) حاصل کیا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور قرآن پڑھا پس اس کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے پس وہ ان کو پہچان لے گا اللہ فرمائیں گے تو نے ان کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم کو سیکھا اور اس کو سکھایا اور تیری خاطر قرآن پڑھا اللہ فرمائیں

وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ : قَارِئٌ ! فَقَدْ قِيلَ : ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ ' وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا – قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ : مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ – قَالَ : كَذَبْتَ ' وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ : جَوَادٌ ! فَقَدْ قِيلَ ' ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"جَرِيْءٌ" بِفَتْحِ الْجِيمِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَبِالْمَدِّ : اَيْ شُجَاعٌ حَاذِقٌ۔

گے تو نے جھوٹ بولا۔ تو نے اس لئے علم سیکھا تا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن پڑھا تا کہ تمہیں قاری کہا جائے وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم ہوگا کہ اس کو چہرے کے بل گھسیٹ آگ میں ڈال دیا جائے۔ تیسرا وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت فرمائی اور اس کو کئی قسم کا مال دیا پس اس کو لایا جائے گا اللہ اپنی نعمتیں اس کو گنوائیں گے پس وہ ان کو پہچان لے گا۔ پھر اللہ فرمائیں گے تو نے ان نعمتوں کے بارے میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے کوئی راستہ ایسا نہیں چھوڑا جس کو آپ پسند کرتے تھے مگر میں نے اس میں آپ کی خاطر خرچ کیا۔ اللہ فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا یہ سب تو تُو نے اس لئے کیا تا کہ تمہیں سخی کہا جائے اور وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم ہوگا پس اس کو چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے۔ (مسلم)

جَرِیْءٌ: بہت بڑا بہادر۔

۱۶۲۰ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لَهٗ : اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۶۲۰: حضرت بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کو کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں پھر ہم انہیں اس کے الٹ (یعنی سامنے ان کی تعریف کرتے اور بعد میں ان کی تضحیک کرتے ہیں) کہتے ہیں جو ہم اس وقت بات کرتے' جبکہ ہم ان کے پاس سے باہر نکلتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس کو رسول اللہؐ کے زمانے میں نفاق شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

۱۶۲۱ : وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ "مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ ' وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ اَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

"سَمَّعَ" بِتَشْدِيْدِ الْمِيمِ – وَمَعْنَاهُ اَظْهَرَ عَمَلَهٗ لِلنَّاسِ رِيَآءً "سَمَّعَ" اللّٰهُ بِهٖ : اَيْ فَضَحَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ – وَمَعْنٰى : "مَنْ رَاءٰى رَاءَى اللّٰهُ بِهٖ" اَيْ مَنْ اَظْهَرَ لِلنَّاسِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيَعْظُمَ عِنْدَهُمْ" رَاءَى اللّٰهُ بِهٖ" اَيْ

۱۶۲۱: جندب بن عبداللہ بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''جس نے دکھلاوے کے لئے کوئی عمل کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رسوا کر دیں گے اور جس نے لوگوں کی نظر میں بڑا بننے کے لئے کوئی عمل کیا تو اللہ قیامت کے دن اس کے پوشیدہ رازوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر فرما دیں گے''۔ (بخاری و مسلم)

مسلم نے بھی اس کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ذکر کیا۔

سَمَّعَ اپنے عمل کو دکھلاوے کے لئے ظاہر کیا۔

سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ: اللہ قیامت کے دن اس کو رسوا کریں گے۔

رَاءَى اللّٰهُ بِهٖ : اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ راز مخلوق پر ظاہر فرما

اَظْهَرَ سَرِيْرَتَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ۔

۱٦۲۲ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" يَعْنِيْ رِيْحَهَا' رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ -وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ۔

۲۸۹ :بَابُ مَا يُتَوَهَّمُ اَنَّهٗ رِيَآءٌ وَّلَيْسَ هُوَ رِيَآءً!

۱٦۲۳ :عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ :تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۲۹۰ :بَابُ تَحْرِيْمِ النَّظْرِ اِلَى الْمَرْاَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ وَالْاَمْرَدِ الْحَسَنِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾[النور:۳۰] وَقَالَ تَعَالٰى :﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾[الاسراء:۳٦] وَقَالَ تَعَالٰى :﴿يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾ [غافر:۱۹] وَقَالَ تَعَالٰى :﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ [الفجر:۱٤]

۱٦۲٤ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

دیں گے۔

۱۶۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ایسا علم کہ جس سے اللہ کی رضامندی چاہی جاتی ہے اس لئے حاصل کیا تاکہ اس سے کوئی دنیاوی غرض پا لے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا''۔(ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

احادیث اس بات میں بہت اور معروف ہیں۔

باب: جس کسی کو ان چیزوں کے متعلق ریاء کا خیال ہوجائے جو واقعہ میں ریاء نہ ہو

۱۶۲۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ اس بارے میں کیا حکم ہے کہ کوئی آدمی نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا: ''وہ مومن کی جلدی ملنے والی خوشخبری ہے''۔(مسلم)

باب: اجنبی عورت اور خوبصورت بے ریش بچے کی طرف بغیر شرعی ضرورت دیکھنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے پیغمبر (ﷺ) آپؐ مومنوں کو فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں''۔(النور)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک کان' آنکھیں اور دل ان سب کے متعلق باز پرس ہوگی''۔(الاسراء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جس کو سینے چھپاتے ہیں''۔(غافر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک آپؐ کا رب البتہ گھات میں ہے''۔(الفجر)

۱۶۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ : الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا ، وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى ، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْ يُكَذِّبُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَرِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ مُخْتَصَرَةٌ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم کے لئے جو زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ اس کو ہر صورت میں پانے والا ہے۔ دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے' دونوں کانوں کا زنا سننا ہے' زبان کا زنا گفتگو کرنا ہے' ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے' قدم کا زنا چل کر جانا ہے' دل کا زنا خواہش وتمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے''۔ (بخاری اور مسلم)

یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

بخاری کی روایت مختصر ہے۔

۱۶۲۵ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ :نَتَحَدَّثُ فِيْهَا – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ" قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : "غَضُّ الْبَصَرِ ، وَكَفُّ الْاَذٰى ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۲۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ''اے لوگو تم اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے بچاؤ''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے وہاں بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بیٹھنے کے سوا تمہارا چارۂ کار نہیں تو پھر راستے کو اس کا حق دو''۔ انہوں نے کہا راستے کا حق یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نگاہ کا نیچا رکھنا' ایذاء سے اپنے ہاتھ کو باز رکھنا' سلام کا جواب دینا' بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا''۔

(بخاری ومسلم)

۱۶۲۶ : وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ زَيْدِ ابْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ :مَالَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ" فَقُلْنَا :اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاْسٍ :قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ : "اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"الصُّعُدَاتِ" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ : اَيِ

۱۶۲۶: ابوطلحہ زید بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ڈیوڑھیوں میں بیٹھے بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''تم نے راستوں پر یہ کیسی بیٹھکیں بنا لی؟'' ہم نے عرض کیا ہم اس طرح بیٹھے ہیں کہ جس میں کوئی حرج نہیں۔ ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے ہیں اور بات چیت کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''اگر اس کے بغیر چارہ نہیں تو پھر ان مجالس کو ان کا حق دو''۔ صحابہ نے پوچھا' اے اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: ''نگاہ کا نیچا رکھنا' سلام کا جواب دینا اچھی گفتگو کرنا''۔ (مسلم)

الطُّرُقَاتِ۔

الصُّعُدَاتِ: راستے۔

١٦٢٧ : وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَقَالَ: "اصْرِفْ بَصَرَكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۲۷: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''تو اپنی نظر کو فوراً پھیر لے''۔ (مسلم)

١٦٢٨ : وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ مَيْمُوْنَةُ ، فَاَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "احْتَجِبَا مِنْهُ" فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى : لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۶۲۸: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور میمونہ بھی آپؐ کے پاس ہی تھیں کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے اور یہ واقعہ ہمیں حجاب کا حکم ملنے سے بعد کا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ ہمیں نہ دیکھتا ہے اور نہ پہچانتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم دونوں اس کو نہیں دیکھتی ہو''۔ (ابوداؤد' ترمذی)
حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٢٩ :وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۲۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنی عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ ہی کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں ننگا لیٹے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ لیٹے''۔ (مسلم)

۲۹۱ :بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ

بَاب: اجنبی عورت سے خلوت حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ [الاحزاب:٥٣]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے ان سے سوال کرو''۔ (احزاب:۶۵)

١٦٣٠ :وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ!" فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ : اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ :"اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ!" مُتَّفَقٌ

۱۶۳۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت کے پاس آنے جانے سے اپنے آپ کو بچا''۔ اس پر ایک انصاری نے کہا: ''دیور کا کیا حکم ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیور تو موت

عَلَيْهِ۔

"اَلْحَمْوُ" قَرِيْبُ الزَّوْجِ كَاَخِيْهِ وَابْنِ اَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهٖ۔

۱۶۳۱ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَخْلُوَنَّ اَحَدُكُمْ بِامْرَاَةٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۳۲ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ مَا مِنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وَقَفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شَآءَ حَتّٰى يَرْضٰى" ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: "مَا ظَنُّكُمْ؟" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہے''۔(بخاری ومسلم)

اَلْحَمْوُ :خاوند کا قریبی رشتہ دار۔بھتیجا 'بھائی ' چچا زاد بھائی۔

۱۶۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''تم میں سے کوئی آدمی بغیر محرم کے کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھے''۔

(بخاری ومسلم)

۱۶۳۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھروں میں رہنے والے لوگوں پر مجاہدین کی عورتوں کی حرمت ماؤں کی حرمت کے برابر ہے۔ پیچھے رہنے والا کوئی آدمی جو کسی مجاہد کے گھر میں اس کا نائب بنے پھر اس میں خیانت کا ارتکاب کرے تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر وہ مجاہد اس کی نیکیاں جتنی چاہے گا لے لے گا۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے گا پھر ہماری توجہ پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ (مسلم)

۲۹۲ :بَابُ تَحْرِيْمِ تَشَبُّهِ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَتَشَبُّهِ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ فِیْ لِبَاسٍ وَّحَرَكَةٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ!

باب: مردوں کو عورتوں کے ساتھ اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ لباس اور حرکات وسکنات میں مشابہت حرام ہے

۱۶۳۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ" رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۶۳۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے مشابہ حرکات کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں جیسی حرکات کرتی ہیں ایک اور روایت میں کہ رسول اللہؐ نے ان مردوں کو ملعون قرار دیا جو عورتوں کے ہم شکل بنتے ہیں اور ان عورتوں کو ملعون قرار دیا جو مردوں کی ہم شکل بنتی ہیں''۔(بخاری)

۱۶۳۴ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ، وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ، رَوَاهُ

۱۶۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس آدمی پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت فرمائی جو مرد کا سا لباس پہنے۔(ابوداؤد)

اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

صحیح سند کے ساتھ۔

١٦٣٥ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا : قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ ' وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ ' رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا' وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

مَعْنٰى "كَاسِيَاتٌ" اَىْ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ "عَارِيَاتٌ" مِنْ شُكْرِهَا وَقِيْلَ مَعْنَاهُ : تَسْتُرُ بَعْضَ بَدَنِهَا وَتَكْشِفُ بَعْضَهُ اِظْهَارًا لِجَمَالِهَا وَنَحْوِهِ – وَقِيْلَ : تَلْبَسُ ثَوْبًا رَقِيْقًا يَصِفُ لَوْنَ بَدَنِهَا وَمَعْنٰى "مَائِلَاتٌ" قِيْلَ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا يَلْزَمُهُنَّ حِفْظُهُ – "مُمِيْلَاتٌ" اَىْ يُعَلِّمْنَ غَيْرَهُنَّ فِعْلَهُنَّ الْمَذْمُوْمَ – وَقِيْلَ : مَائِلَاتٌ يَمْشِيْنَ مُتَبَخْتِرَاتٍ ' مُمِيْلَاتٌ لِاَكْتَافِهِنَّ – وَقِيْلَ : مَائِلَاتٌ يَمْتَشِطْنَ الْمِشْطَةَ الْمِيْلَآءَ ' وَهِيَ مِشْطَةُ الْبَغَايَا – "وَمُمِيْلَاتٌ" يُمَشِّطْنَ غَيْرَهُنَّ تِلْكَ الْمِشْطَةَ "رُءُ وْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ" : "اَىْ يُكَبِّرْ نَهَا وَيُعَظِّمْنَهَا بِلَفِّ عِمَامَةٍ اَوْ عِصَابَةٍ اَوْ نَحْوِهَا۔

۱۶۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دو قسمیں آگ والوں کی ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں ہونگی)۔ ایک گروہ وہ ہے جن کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ (۲) عورتوں کا وہ گروہ جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی' لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی' خود مائل ہونے والی۔ ان کے سر بختی اونٹ کی جھکی ہوئی کہانوں جیسے ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اسکی خوشبو اتنے اتنے فاصلے پر پائی جائے گی۔ (مسلم)

کَاسِیَاتٌ: اللہ کی نعمت کا لباس پہنے ہوئے۔ اَلْعَارِیَاتُ: نعمت کے شکر سے عاری۔ بعض نے کہا اپنے جسم کے بعض حصے کو چھپائے اور بعض کو خوبصورتی ظاہر کرنے کے لئے کھولے۔ بعض نے کہا وہ ایسا کپڑا پہنے جوان کے جسم کی رنگت تک کو ظاہر کرے۔ مَائِلَاتٌ: اللہ کی اطاعت اور اس کی حفاظت کو لازم نہ قرار دینے والی۔ مُمِیْلَاتٌ: ایسی عورتیں جو اپنے مذموم فعل سے دوسروں کو واقف کراتی ہیں۔ بعض نے کہا مَائِلَاتٌ ناز و انداز سے چلنے والی اور مُمِیْلَاتٌ اپنے کندھوں کو مٹکانے والی۔ بعض نے کہا مُمِیْلَاتٌ: وہ ایسی کنگھی پٹی کریں گی جس سے دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں اور وہ بدکار عورتوں کی کنگھی پٹی ہے اور مُمِیْلَاتٌ دوسروں کی کنگھی بھی اسی طرح کرنے والی۔ اور رَءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ: اپنے سروں کو کوئی چیز لپیٹ کر اونچا کرنے والی ہوں گی۔

۲۹۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشَبُّهِ بِالشَّيْطَانِ وَالْكُفَّارِ

باب: شیطان اور کفار کے ساتھ مشابہت ممنوع ہے

١٦٣٦ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَاْكُلُوا بِالشِّمَالِ' فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۳۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا ہے۔ (مسلم)

١٦٣٧ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۳۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے ہر گز نہ کھائے اور نہ پیئے اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ (مسلم)

١٦٣٨ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اَلْمُرَادُ : خِضَابُ شَعْرِ اللِّحْيَةِ وَالرَّاْسِ الْاَبْيَضِ بِصُفْرَةٍ اَوْ حُمْرَةٍ ، وَاَمَّا السَّوَادُ فَمَنْهِيٌّ عَنْهُ ، كَمَا سَنَذْكُرُهٗ فِى الْبَابِ بَعْدَهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۱۶۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود ونصاریٰ سر کے بالوں (اور ڈاڑھی) کے بالوں کو نہیں رنگتے لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو (داڑھی اور سر کے بالوں کو رنگو)''۔ (بخاری ومسلم)

مرد ڈاڑھی اور سر کے بالوں کی سفیدی کو زردی یا سرخی سے رنگنا ہے۔ رہی سیاہی کی ممانعت تو وہ ہم عنقریب ان شاء اللہ اس کو بعد والے باب میں ذکر کریں گے۔

٢٩٥ : بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ عَنْ خِضَابِ شَعْرِهَا بِسَوَادٍ

باب: مرد عورت ہر دو کو سیاہ رنگ سے اپنے بالوں کو رنگنے کی ممانعت

١٦٣٩ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اُتِىَ بِاَبِىْ قُحَافَةَ وَالِدِ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "غَيِّرُوْا هٰذَا وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ"۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۳۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابو قحافہ کو فتح مکہ کے دن (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں) لایا گیا اس حال میں کہ ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال شقامہ بوٹی کی طرح سفید تھے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفیدی کو بدل دو اور سیاہی سے پرہیز کرو''۔ (مسلم)

٢٩٦ : بَابُ النَّهْىِ عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ حَلْقُ بَعْضِ الرَّاْسِ دُوْنَ بَعْضٍ وَّاِبَاحَةِ حَلْقِ كُلِّهَا لِلرَّجُلِ دُوْنَ الْمَرْاَةِ

باب: سر کے بالوں کو منڈانے سے روکنے کا بیان اور مردوں کے لئے تمام بال منڈانے کی اجازت البتہ عورت کے لئے اجازت نہیں

١٦٤٠ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ ، مُتَّفَقٌ

۱۶۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا (قزع کا معنی کچھ کو مونڈنا اور کچھ کو

عَلَيْهِ۔

چھوڑ دینا)۔(بخاری ومسلم)

۱۶۴۱ : وَعَنْهُ قَالَ : رَاى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِ رَأْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: "اِحْلِقُوْهُ كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهٗ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ۔

۱۶۴۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے بعض بال مونڈ دیئے گئے اور بعض سر کے بال چھوڑ دیے گئے پس آپؐ نے ان کو اس سے ممانعت فرمائی اور فرمایا: ''اس کے سب بالوں کو مونڈ دو''۔ (ابو داؤد) بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح۔

۱۶۴۲ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ : "لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ" ثُمَّ قَالَ :"ادْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ" فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّنَا اَفْرُخٌ فَقَالَ : "ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ" فَاَمَرَهٗ فَحَلَقَ رُؤُسَنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ۔

۱۶۴۲: حضرت عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین دن کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میرے بھائی پر آج کے دن کے بعد مت رونا۔ پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بھتیجوں کو بلاؤ پس ہمیں لایا گیا گویا کہ ہم چوزے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بال مونڈنے والے کو بلاؤ'' پھر اس کو حکم دیا کہ اس نے ہمارے سروں کو مونڈ دیا۔ (ابوداؤد) بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح۔

۱۶۴۳ : وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا" رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ۔

۱۶۴۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت اپنے سر کے بال مونڈھے۔ (نسائی)

۲۹۷ :بَابُ تَحْرِيْمِ وَصْلِ الشَّعْرِ وَالْوَشْمِ وَالْوَشْرِ وَهُوَ تَحْدِيْدُ الْاِسْنَانِ

بَاب: مصنوعی بال (وگ) اور گوندنا اور دانتوں کا باریک کرانا حرام ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّآ اِنَاثًا وَّاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ: لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾

[النساء:۱۱۷]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ اللہ کے سوا مؤنث چیزوں کو پکارتے ہیں اور یہ شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں۔ اللہ نے اُس پر لعنت فرمائی اور اس نے کہا کہ میں ضرور تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ لوں گا اور ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور ان کو آرزوں میں مبتلا کروں گا اور ان کو حکم دوں گا پس وہ چوپایوں کے کان (بطور نذر) چیریں گے اور ضرور انہیں میں حکم دوں گا وہ ضرور اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو تبدیل کریں گے''۔ (النساء:۱۱۷)

۱۶۴۴ : وَعَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

۱۶۴۴: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت۔ نے

امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِیْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا' وَاِنِّیْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِيْهِ؟ فَقَالَ : "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ"۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ "الْوَاصِلَةَ ' وَالْمُسْتَوْصِلَةَ"۔

قَوْلُهَا "فَتَمَرَّقَ" هُوَ بِالرَّآءِ وَمَعْنَاهُ : انْتَشَرَ وَسَقَطَ - وَالْوَاصِلَةُ الَّتِیْ تَصِلُ شَعْرَهَا اَوْ شَعْرَ غَيْرِهَا بِشَعْرٍ اٰخَرَ - "وَالْمَوْصُوْلَةُ" : الَّتِیْ يُوْصَلُ شَعْرُهَا - "وَالْمُسْتَوْصِلَةُ" الَّتِیْ تَسْأَلُ مَنْ يَّفْعَلُ لَهَا ذَالِكَ۔ وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوَهٗ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کے بال جھڑ گئے ہیں بوجہ حصبہ (جلد کی) بیماری کے۔ میں نے اس کی شادی کرنی ہے کیا میں اس موقعہ پر اس کے بال جڑوا سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بال ملانے والی اور جڑانے والی پر لعنت فرمائی۔ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں اَلْوَاصِلَةُ اور اَلْمُسْتَوْصِلَةُ کے الفاظ ہیں مگر مطلب ایک ہے۔

فَتَمَرَّقَ : گر گئے' بکھر گئے۔

اَلْوَاصِلَةُ : بال جوڑنے والی اپنے بالوں کو یا دوسری عورت کے بالوں کو اور کے ساتھ۔

اَلْمَوْصُوْلَة : جس کے بال جوڑے جائیں۔

اَلْمُسْتَوْصِلَة : جو بال جوڑنے کا سوال اور مطالبہ کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت ہے۔

(بخاری و مسلم)

١٦٤٥ : وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَامَ حَجَّ عَلَی الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِیْ يَدِ حَرَسِیٍّ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ؟! سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَنْهٰی عَنْ مِّثْلِ هٰذِهٖ - وَيَقُوْلُ : "اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَآؤُهُمْ۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۶۴۵ : حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حج والے سال منبر پر یہ بات سنی اس حال میں کہ ان کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا جو انہوں نے اپنے پہرے دار کے ہاتھ سے لیا تھا۔ پس فرمایا اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت سنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان (بے حیائی کے) کاموں کو پکڑ لیا۔ (بخاری و مسلم)

١٦٤٦ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۴۶ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گوندنے والی اور گندوانے والی پر لعنت فرمائی۔

(بخاری و مسلم)

١٦٤٧ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ'

۱۶۴۷ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گوندنی کرنے والی اور گوندوانے والی اور پلکوں کے بال کھلوانے

وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ! فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَةٌ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ : وَمَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : "وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"اَلْمُتَفَلِّجَةُ" هِيَ : الَّتِيْ تَبْرُدُ مِنْ اَسْنَانِهَا لِيَتَبَاعَدَ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ قَلِيْلًا وَتُحَسِّنُهَا وَهُوَ الْوَشْرُ – وَالنَّامِصَةُ : الَّتِيْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِ حَاجِبِ غَيْرِهَا وَتُرَقِّقُهٗ لِيَصِيْرَ حَسَنًا وَالْمُتَنَمِّصَةُ الَّتِيْ تَاْمُرُ مَنْ يَّفْعَلُ بِهَا ذٰلِكَ۔

والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں فاصلہ کروانے والی اور اللہ تعالیٰ کی بنائی صورت کو تبدیل کرنے والیوں پر لعنت فرمائی۔ پس ایک عورت نے اس سلسلے میں آپ سے بحث کی تو آپ نے فرمایا میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر اللہ کے رسولؐ نے لعنت کی اور وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اللہ نے فرمایا: "اور جو تمہیں رسول دیں اس کو اختیار کرو اور جس سے روکیں اس سے رُک جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

مُتَفَلِّجَةُ: اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے دانتوں پر اس لئے ریتی لگواتی ہے تا کہ ان کے درمیان فاصلہ ہو جائے اور ان میں حسن پیدا ہو جائے اور اسی کو "وشر" کہا جاتا ہے۔ نَامِصَةٌ :اس عورت کو کہتے ہیں جو اَبرو کے بالوں کو لیتی ہے اور ان کو باریک کرتی ہے تا کہ وہ ابرو حسین ہو جائے۔ مُتَنَمِّصَةُ :وہ عورت جو کسی کو یہ کام کرنے کے لئے کہے۔

۲۹۸ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ مِنَ اللِّحْيَةِ وَالرَّاْسِ وَغَيْرِهِمَا وَعَنْ نَتْفِ الْاَمْرَدِ شَعْرَ لِحْيَتِهٖ عِنْدَ اَوَّلِ طُلُوْعِهٖ

باب: مرد کا ڈاڑھی اور سر کے بالوں کا اکھاڑنا' بے ریش کا ڈاڑھی کے بالوں کو اکھاڑنا ممنوع ہے

۱۶۴۸ :عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ' فَاِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" حَدِيْثٌ حَسَنٌ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَالنَّسَآئِيُّ بِاَسَانِيْدَ حَسَنَةٍ – قَالَ التِّرْمِذِيُّ :هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۶۴۸: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بڑھاپے کے) سفید بالوں کو مت اکھیڑو کیونکہ قیامت کے دن یہ مسلمان کے لئے نور ہوں گے"۔ حدیث حسن ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی) عمدہ سند کے ساتھ۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۴۹ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ :"مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے (کوئی) ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو وہ (امر) مردود ہے"۔ (مسلم)

۲۹۹ :بَابُ كَرَاهَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ

باب: دائیں ہاتھ سے استنجاء

بِالْيَمِينِ وَمَسِّ الْفَرْجِ بِالْيَمِينِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ!

اور شرمگاہ کا بلا عذر چھونا مکروہ ہے

۱۶۵۰ :عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْخُذَنَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ، وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهٖ ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِی الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ۔

۱۶۵۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنے آلہ تناسل کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ برتن میں سانس لے''۔ (بخاری ومسلم)

اس باب میں بہت ساری صحیح احادیث ہیں۔

۳۰۰ :بَابُ كَرَاهَةِ الْمَشْیِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ خُفٍّ وَّاحِدٍ لِغَيْرِ عُذْرٍ وَّكَرَاهَةِ لُبْسِ النَّعْلِ وَالْخُفِّ قَائِمًا لِغَيْرِ عُذْرٍ

باب: ایک جوتا اور ایک موزہ پہن کر بلا عذر چلنا مکروہ ہے اور جوتا اور موزہ بلا عذر کھڑے ہو کر پہننا مکروہ ہے

۱۶۵۱ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا وَفِیْ رِوَايَةٍ : "اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۵۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر مت چلے یا دونوں جوتے پہن لے یا دونوں اتار دے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں یا دونوں پاؤں کو ننگا کر دے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۶۵۲ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی يُصْلِحَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو فقط دوسرے جوتے کے ساتھ نہ چلے۔ جب تک کہ اس کو درست نہ کروائے''۔ (مسلم)

۱۶۵۳ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۱۶۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد) حسن سند کے ساتھ۔

۳۰۱ :بَابُ النَّهْیِ عَنْ تَرْكِ النَّارِ فِی الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ وَنَحْوِهٖ سَوَآءٌ كَانَتْ فِیْ سِرَاجٍ اَوْ غَيْرِهٖ

باب: آگ کو سونے کے وقت جلتا ہوا چھوڑنے کی ممانعت خواہ وہ دیا ہو یا دوسری کوئی چیز

١٦٥٤ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوتے وقت اپنے گھروں میں (آگ کو) جلتا ہوا مت چھوڑو''۔ (مسلم' بخاری)

١٦٥٥ :وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاْنِهِمْ قَالَ : "اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۵۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکان مدینہ منورہ میں گھر والوں سمیت جل گیا۔ پس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی حالت بیان کی گئی تو فرمایا: ''بے شک یہ آگ تمہارے لئے تمہاری دشمن ہے پس جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دو''۔ (بخاری و مسلم)

١٦٥٦ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"غَطُّوا الْاِنَاءَ ، اَوْكُوا السِّقَاءَ ، وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً – فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرِضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا ، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"اَلْفُوَيْسِقَةُ" الْفَارَةُ – "وَتُضْرِمُ" : تُحْرِقُ۔

۱۶۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برتنوں کو ڈھانپ دو' مشک کا منہ باندھ دیا کرو' دروازوں کو بند کر دیا کرو اور دِیا بجھا دیا کرو۔ اس لئے کہ شیطان مشکیزے کے بند کو نہیں کھولتا اور نہ ہی بند دروازے کو کھولتا ہے اور نہ برتن کا ڈھکن اٹھاتا ہے۔ اگر کوئی چیز نہ پاؤ تو پھر برتن کے اوپر لکڑی رکھ دیا کرو اور اللہ کا نام لو اس لئے کہ چوہیا بھی گھر کو گھر والوں سمیت جلا دیتا ہے''۔ (مسلم)

فُوَيْسِقَةُ : چوہیا۔
تُضْرِمُ : وہ جلاتا ہے۔

٣٠٢ :بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَلُّفِ وَهُوَ فِعْلٌ وَّقَوْلٌ مَالَا مَصْلِحَةَ فِيْهِ بِمَشَقَّةٍ

باب: تکلف کی ممانعت' قول جو مشقت سے کیا جائے مگر اس میں مصلحت نہ ہو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ [ص:٨٦]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''فرما دیجئے کہ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں ہوں''۔ (ص)

١٦٥٧ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۶۵۷: حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں تکلف سے منع کیا گیا۔ (بخاری)

١٦٥٨ : وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :

۱۶۵۸: حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ اے لوگوں

يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُ اَعْلَمُ ، فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِمَا لَا يَعْلَمُ :اَللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ ﷺ : "قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

کوئی چیز مانگتا ہے تو اسے کہہ دینی چاہئے اور جو چیز وہ نہیں جانتا تو اس کے بارے میں یوں کہے اللہ اعلم یہ بھی علم میں سے ہے کہ کوئی آدمی جس چیز کے بارے میں نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو فرمایا: فرما دیجئے میں تم سے کوئی اس پر اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں متکلفین میں سے ہو۔ (بخاری)

۳۰۳ :بَابُ تَحْرِيْمِ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَشَقِّ الْجَيْبِ وَنَتْفِ الشَّعْرِ وَحَلْقِهٖ وَالدُّعَاءِ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ

بَابٌ: میّت پر نوحہ کرنا' رخسار پیٹنا' گریبان پھاڑنا' بال نوچنا اور منڈوانا' ہلاکت وتباہی کا واویلا کرنا حرام ہے

١٦٥٩ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ :"مَا نِيْحَ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۵۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے (اگر زندگی میں اس کا اپنا عمل ایسا ہو)۔ (بخاری ومسلم)

١٦٦٠ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ " لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ہم میں سے نہیں جس نے رخساروں کو پیٹا اور گریبانوں کو پھاڑا اور جاہلیت کا بول بولا کیا''۔ (بخاری ومسلم)

١٦٦١ : وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ : وَجِعَ اَبُوْمُوْسٰى فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَاْسُهٗ فِيْ حِجْرِ امْرَاَةٍ مِّنْ اَهْلِهٖ فَاَقْبَلَتْ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا- فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ:اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ بَرِيْءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَرِيْءٌ مِّنَ الصَّالِقَةِ' وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"الصَّالِقَةُ" الَّتِيْ تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالنِّيَاحَةِ وَالنَّدْبِ "وَالْحَالِقَةُ" الَّتِيْ تَحْلِقُ رَاْسَهَا

۱۶۶۱: حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ بیمار ہوئے اور ان پر غشی طاری ہوگئی اس حالت میں کہ ان کا سر گھر والوں میں سے ایک عورت کی گود میں تھا۔ وہ عورت آواز سے رونے لگی مگر آپ اسے غشی کے باعث نہ روک سکے۔ پس جب افاقہ ہوا تو فرمایا میں ان سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں جس سے اللہ کے رسول نے بیزاری کا اظہار کیا۔ بے شک رسول اللہؐ نے نوحہ کرنے والی' بال مونڈنے والی اور گریبان پھاڑنے والی عورت سے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ الصَّالِقَةُ: وہ عورت' جو نوحے اور بین کے لئے اپنی آواز بلند کرے۔ اَلْحَالِقَةُ: وہ عورت جو اپنے سر کے بال مصیبت کے وقت مونڈے یا

عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ "وَالشَّاقَّةُ" الَّتِيْ تَشُقُّ ثَوْبَهَا۔

مونڈ وائے۔ الشَّاقَّةُ: وہ عورت جو اپنے کپڑوں کو پھاڑے۔

۱۶۶۲ :وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۶۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جس پر نوحہ کیا گیا قیامت کے دن اس کو نوحہ کے سبب عذاب ہوگا''۔

(بخاری ومسلم)

۱۶۶۳ :وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ نُسَيْبَةَ "بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِهَا" رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۶۳: حضرت اُم عطیہ نسیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت یہ وعدہ کیا کہ ہم نوحہ نہ کریں گے۔

(بخاری ومسلم)

۱۶۶۴ :وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ تَبْكِيْ وَتَقُوْلُ : وَاجَبَلَاهُ، وَاكَذَا، وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ :مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۶۶۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی ان کی بہن روتے ہوئے کہنے لگی۔ ہائے میرے پہاڑ اور ہائے ایسے اور ایسے ان کی صفات بیان کرنے لگی۔ ان کو جب افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا جو تُو نے کہا تو اس کے بارے میں مجھ سے کہا جائے گا۔ کیا تو ایسا ہی ہے؟

(بخاری)

۱۶۶۵ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَكْوٰى فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِيْ غَشْيَةٍ فَقَالَ : "اَقَضٰى؟" قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا قَالَ : "اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا" وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهِ اَوْ يَرْحَمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۶۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سمیت تشریف لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں داخل ہوئے تو ان کو بے ہوشی میں پایا تو آپؐ نے پوچھا کیا ان کی وفات ہوگئی ہے؟ اس پر انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو جاری ہو گئے۔ جب لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو لوگ بھی رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک اللہ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے اور دل کے غم کی وجہ سے عذاب نہیں دیتے بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتے ہیں یا رحم کرتے ہیں اور زبان کی طرف اشارہ فرمایا یعنی بین کرنے سے۔

١٦٦٦ : وَعَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۶۶: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر نوحہ کرنے والی عورت موت سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس کو اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی قمیص اور خارش کی ذِرہ ہو گی۔ (مسلم)

١٦٦٧ : وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُسَيْدٍ التَّابِعِيِّ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ : كَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْمَعْرُوْفِ الَّذِىْ اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ لَّا نَعْصِيَهُ فِيْهِ ، اَنْ لَّا نَخْمِشَ وَجْهًا وَّلَا نَدْعُوَ وَيْلًا ، وَّلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَّاَنْ لَّا نَنْشُرَ شَعْرًا ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۱۶۶۷: حضرت اُسید بن ابی اسید رحمتہ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والی عورتوں میں سے ایک عورت سے بیان کرتے ہیں۔ ہم سے جو معاہدہ لیا گیا اس میں یہ بات بھی تھی کہ ہم آپؐ کی نافرمانی نہیں کریں گے اور چہرے کو نہ نوچیں گی اور ہلاکت کی بددعا نہ کریں گی اور نہ گریبان کو پھاڑیں گی اور نہ ہی بالوں کو بکھیریں گی۔ (ابوداوٗد)

عمدہ سند کے ساتھ۔

١٦٦٨ : وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَّيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ : وَاجَبَلَاهُ ، وَاسَيِّدَاهُ ، اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهٖ اَهٰكَذَا كُنْتَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

"اَللَّهْزُ" : اَلدَّفْعُ بِجَمْعِ الْيَدِ فِى الصَّدْرِ۔

۱۶۶۸: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی مر جاتا ہے تو اس پر رونے والے کھڑے ہوئے کہتے ہیں ہائے میرے پہاڑ' ہائے میرے سردار یا اس طرح کے بڑے الفاظ تو اس پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر مکے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو اسی طرح تھا۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

اَللَّهْزُ : سینے پر ہاتھوں سے مکہ مارنا

١٦٦٩ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِثْنَتَانِ فِى النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ : اَلطَّعْنُ فِى النَّسَبِ ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو باتیں لوگوں میں ایسی ہیں جو لوگوں میں کفر کا سبب ہیں:

(۱) نسب میں طعن۔ (۲) میت پر نوحہ۔ (مسلم)

٣٠٤ :بَابُ النَّهْىِ عَنْ اِتْيَانِ الْكُهَّانِ وَالْمُنَجِّمِيْنَ وَالْعُرَّافِ وَاَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصٰى

بَاب: کاہنوں' نجومیوں' قیافہ شناسوں' رملیوں اور کنکریاں اور جو پھینک کر منتر کرنے والوں' پرندہ اُڑا کر بدشگونی لینے اور اسی طرح کے دیگر لوگوں کے پاس

وَبِالشَّعِيْرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

جانے کی ممانعت

١٦٧٠ :عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُنَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ – فَقَالَ : "لَيْسُوْا بِشَيْءٍ" فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَنَا اَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَقَالُوْا حَقًّا- فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ ، فَيَخْلِطُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا آپؐ نے فرمایا ان کی کچھ حقیقت نہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات وہ ہمیں ایسی چیزیں بتاتے ہیں جو سچی نکلتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سچی بات ہے جسے جن فرشتوں سے اُچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے پھر وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:"اَنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ" وَهُوَ السَّحَابُ "فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ فَيَسْتَرِقُ الشَّيْطَانُ السَّمْعَ فَيَسْمَعُهُ فَيُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ"

بخاری کی روایت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فرشتے بادلوں میں اُترتے ہیں اور آسمان میں فیصل شدہ بات کا تذکرہ کرتے ہیں شیطان چوری چھپے سن لیتا ہے اور سن کر کاہن کی طرف پہنچا دیتا ہے۔ پس وہ اپنی طرف سے دس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتے ہیں۔

قَوْلُهٗ "فَيَقُرُّهَا" هُوَ بِفَتْحِ الْيَآءِ وَضَمِّ الْقَافِ وَالرَّآءِ :اَيْ يُلْقِيْهَا "وَالْعَنَانُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ۔

فَيَقُرُّهَا : ی یہ لفظ یاء کی زبر قاف اور راء کے پیش کے ساتھ ہے۔ یعنی وہ اس کا القاء کرتا ہے اس کو ڈالتا ہے۔

الْعَنَانُ : بادل۔

١٦٧١ : وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهٗ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۷۱: حضرت صفیہ بنت ابی عبید ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ مطہرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی عراف (غیبی خبروں کا چینل) اور اس سے کسی چیز کے بارے پوچھ کر اس کی تصدیق کی تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہ ہوگی۔ (مسلم)

١٦٧٢ :وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "الْعِيَافَةُ ، وَالطِّيَرَةُ ، وَالطَّرْقُ مِنَ

۱۶۷۲: قبیصہ بن محارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''پرندوں کو اڑانا اور بدفالی پکڑنا اور رمل کرنا شیطانی کام ہیں''۔ (ابوداؤد)

الْجِبْتِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ، وَقَالَ الطَّرْقُ : هُوَ الزَّجْرُ : اَىْ زَجْرُ الطَّيْرِ وَهُوَ اَنْ يَتَيَمَّنَ اَوْ يَتَشَاءَ مَ بِطَيَرَانِهِ فَاِنْ طَارَ اِلَى جِهَةِ الْيَمِيْنِ تَيَمَّنَ وَاِنْ طَارَ اِلَى جِهَةِ الْيَسَارِ تَشَاءَ مَ- قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَالْعِيَافَةُ : الْخَطُّ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِى الصِّحَاحِ : الْجِبْتُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ۔

عمدہ سند کے ساتھ۔

طَرْقُ: پرندے کو اڑانا ہے وہ دائیں جانب اڑیں تو اس سے نیک فال لی جائے اور اگر بائیں جانب اڑیں تو اس سے بدفالی پکڑی جائے۔

نیز ابوداؤد نے بیان کیا کہ عَیَافَۃُ کا معنی لکیر کھینچنا ہے۔

جوہری نے صحاح میں بیان کیا ہے کہ اَلْجِبْتُ ایسا کلمہ ہے جس کا اطلاق 'بت' کاہن' اور جادوگر وغیرہ پر ہوتا ہے۔ کاہن اور جادوگر ہے۔

۱۶۷۳ :وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ وَمَا زَادَ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۶۷۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے تھوڑا سا علم نجوم حاصل کیا اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا اور اس میں جتنی زیادتی کی اتنا ہی اس نے جادو کو بڑھایا''۔ (ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

۱۶۷٤ :وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْاِسْلَامِ ، وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ : "فَلَا تَاْتِهِمْ" قُلْتُ : وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ: "ذٰلِكَ شَىْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِىْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ" قُلْتُ : وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ: كَانَ نَبِىٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۷۴: حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا جاہلیت کا زمانہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام نصیب کیا ہم میں بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان کے پاس مت جاؤ''۔ میں نے عرض کیا: ہم میں سے کچھ آدمی بدشگونی' فعال کیلئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ چیز ہے جس کو وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں۔ پس یہ چیز ان کو کاموں سے نہ روکے''۔ میں نے عرض کیا ہم میں سے کچھ لوگ خط کھینچتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک پیغمبر خط کھینچتے تھے۔ جس کا خط ان کے موافق ہو تو وہ وہی خط ہے''۔ (مسلم)

۱۶۷٥ : وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْبُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِىِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۷۵: حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت' بدکار عورت کی کمائی اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا۔

(بخاری مسلم)

۳۰۵ :بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ

باب: شگون لینے کی ممانعت

فِيهِ الْاَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ۔

گزشتہ باب میں بیان کی گئی احادیث کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔

۱۶۷۶ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ" قَالُوْا : وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ : "كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۷۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ بدشگونی کوئی چیز ہے۔ فعال البتہ مجھے پسند ہے''۔ صحابہ نے فرمایا: فعال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اچھی بات''۔ (بخاری ومسلم)

۱۶۷۷ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ - وَاِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ ' وَالْفَرَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مرض متعدی نہیں نہ بدشگونی ہے اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو وہ گھر' عورت اور گھوڑے میں ہوتی''۔ (بخاری ومسلم)

۱۶۷۸ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ " رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

۱۶۷۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے وایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۱۶۷۹ : وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : "اَحْسَنُهَا الْفَالُ - وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِي بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ ' وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ ' وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ ' رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

۱۶۷۹: عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگونی کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سب سے بہتر تو فال یعنی اچھا خیال کرنا ہے اور بد فال کسی مسلمان کو کام سے نہ روکے۔ جب تم میں کوئی ناپسند چیز دیکھے تو اس طرح کہے اے اللہ! آپ ہی بھلائیاں لانے والے ہیں اور آپ ہی برائیاں دفع کرنے والے ہیں اور برائیوں سے پھرنا اور بھلائی کی قوت آپ ہی کی مدد سے ہوسکتی ہے''۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

۳۰۶ :بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ الْحَيَوَانِ فِي بِسَاطٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ ثَوْبٍ اَوْ دِرْهَمٍ اَوْ دِيْنَارٍ اَوْ مَخَدَّةٍ اَوْ وِسَادَةٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ وَتَحْرِيمِ اتِّخَاذِ الصُّوْرَةِ فِي حَائِطٍ وَّسَقْفٍ وَّسِتْرٍ وَعِمَامَةٍ وَّثَوْبٍ وَّنَحْوِهَا وَالْاَمْرِ

باب۳۰۶: حیوان کی تصویر قالین' پتھر' کپڑے' درھم' بچھونا' دینار یا تکیے وغیرہ پر حرام ہے

اور

دیوار' چھت' پردے' پگڑی' کپڑے وغیرہ پر تصاویر بنانا حرام ہے

ان تمام تصاویر کو مٹانے کا

بِاتْلَافِ الصُّوْرَةِ

حکم ہے

١٦٨٠ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوْرَةَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جولوگ یہ تصویر بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان کو کہا جائے گا جوتم نے بنایا ان کو زندہ کرو''۔ (بخاری ومسلم)

١٦٨١ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَّقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَلَوَّنَ وَجْهُهٗ! وَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ ، اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ! قَالَتْ : فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"الْقِرَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ هُوَ : السِّتْرُ "وَالسَّهْوَةُ" بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ : الصُّفَّةُ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ وَقِيْلَ هِيَ : الطَّاقُ النَّافِذُ فِي الْحَائِطِ۔

۱۶۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے ایک طاقچے (ڈیوڑھی) کو پردہ کے ساتھ، جس پر تصاویر تھیں، ڈھانپا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپؐ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: ''اے عائشہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق میں مشابہت کرنے والے ہیں''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں ہم نے اس کو کاٹ کر ایک یا دو تکیے بنالئے۔ (متفق علیہ)

الْقِرَامُ: قاف کے کسرہ کے ساتھ پردے کو کہتے ہیں۔

سَهْوَةِ: سین مہملہ کے فتحہ کے ساتھ، وہ الماری جو گھر کے سامنے ہوتی ہے اور بعض نے کہا وہ روشن دان جو دیوار میں ہوتا ہے۔

١٦٨٢ :وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ فَيُعَذِّبُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَالَا رُوْحَ فِيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۸۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''تمام مصور آگ میں جائیں گے اور اس کی ہر تصویر جو اس نے بنائی اس کے بدلے میں ایک جان دی جائے گی جو اس کو جہنم میں سزا دے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تم نے تصویر ضرور بنانی ہو تو درخت اور غیر ذی روح کی بناؤ۔

(بخاری ومسلم)

١٦٨٣ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ

۱۶۸۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی تو اس کو قیامت کے دن اس میں روح ڈالنے کی تکلیف دی جائے گی

بِنَافِخٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اور وہ ڈال نہیں سکے گا''۔ (بخاری ومسلم)

١٦٨٤ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ"۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۸۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''لوگوں میں سب سے سخت عذاب قیامت کے دن مصوروں کو ہو گا''۔ (بخاری ومسلم)

١٦٨٥ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ! فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً ، اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بڑا ظالم کون ہے کہ جو میری مخلوق جیسی مخلوق بنانے لگا ہے پس ان کو چاہیے کہ ایک ذرّہ بنا کر دکھائیں یا ایک دانہ بنا کر دکھائیں یا ایک جو (کا دانہ ہی) بنا کر دکھائیں''۔ (بخاری ومسلم)

١٦٨٦ :وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۸۶: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہو''۔ (بخاری ومسلم)

١٦٨٧ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلُ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ فَلَقِيَهُ جِبْرِيْلُ فَشَكَا اِلَيْهِ ، فَقَالَ :اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۶۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جبرائیل نے آنے کا وعدہ کیا پس انہوں نے دیر کر دی۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات گراں گزری۔ پس آپؐ باہر نکلے تو جبرائیل آپؐ کو ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکوہ کیا تو جبرائیل نے فرمایا: ''ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو''۔ (بخاری)

"رَاثَ" اَبْطَاَ ، وَهُوَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ۔

"رَاثَ": اس نے تاخیر کی۔ یہ لفظ تائے مثلثہ کے ساتھ ہے۔

١٦٨٨ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَجَآءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَاْتِهِ قَالَتْ :وَكَانَ بِيَدِهِ عَصًا فَطَرَحَهَا مِنْ يَدِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ :مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ" ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ - فَقَالَ :"مَتٰى دَخَلَ

۱۶۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبرائیلؑ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی ٹائم میں آنے کا وعدہ کیا کہ وہ اس وقت میں آئیں گے لیکن وہ نہ آئے اور وقت آ گیا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور کے ہاتھ میں لاٹھی تھی اس کو آپ نے اپنے ہاتھ سے یہ فرماتے ہوئے پھینک دیا کہ نہ اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور نہ اس کے رسول۔ پھر آپ نے توجہ فرمائی کہ کتے کا بچہ آپؐ کی چارپائی کے نیچے تھا اس پر آپؐ نے فرمایا: ''یہ کتا کب داخل ہوا؟''

هٰذَا الْكَلْبُ؟ فَقُلْتُ : وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ بِهٖ ، فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَجَآءَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ- فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ''وَعَدْتَّنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ وَلَمْ تَاْتِنِيْ'' فَقَالَ: مَنَعَنِيَ الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ اَنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ- رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں۔ آپؐ نے اس کو نکالنے کا حکم دیا پس اس کو نکال دیا۔ تو اسی وقت جبرائیلؑ آ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے مجھ سے وعدہ کیا اور میں آپ کے لئے بیٹھا رہا لیکن آپ نہیں آئے''۔ انہوں نے جواب دیا مجھے اس کتے نے روکے رکھا جو آپ کے گھر میں تھا۔ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (مسلم)

۱۶۸۹ :وَعَنْ اَبِي التَّيَّاحِ حَيَّانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ :قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا تَدَعَ صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۸۹: حضرت ابی التیاح حیان بن حصین کہتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اسی کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ تو جس تصویر کو دیکھے اس کو مت چھوڑ۔ یہاں تک کہ اس کو مٹا دے اور کسی بلند قبر کو پائے تو اسے برابر کر دے۔ (مسلم)

۳۰۶ :بَابُ تَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ الْكَلْبِ اِلَّا لِصَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ اَوْ زَرْعٍ

بَابٌ: کتا رکھنے کی حرمت مگر شکار، چوپائے اور کھیتی کی حفاظت کے لئے

۱۶۹۰ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :''مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ :''قِيْرَاطٌ''۔

۱۶۹۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جس نے کتا پالا سوائے شکار کے لئے یا چوپائیوں کی حفاظت کے لئے تو اس کے اجر میں سے ہر روز دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۹۱ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ :''مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ ، وَّلَا مَاشِيَةٍ ، وَّلَا اَرْضٍ ، فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِيْرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ۔

۱۶۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی کتے کو باندھا اس کے عمل میں سے ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔ مگر شکاری یا مویشیوں کی حفاظت والا کتا''۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں جس نے ایسا کتا پالا جو نہ شکار کے لئے ہو اور نہ چوپائیوں اور زمین کی حفاظت کے لئے تو اس سے اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

۳۰۷ :بَابُ كَرَاهِيَةِ تَعْلِيْقِ الْجَرَسِ

بَابٌ: سفر میں اونٹ وغیرہ جانوروں پر گھنٹی

فِي الْبَعِيْرِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الدَّوَآبِّ وَكَرَاهِيَةِ اسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

باندھنا مکروہ ہے اور سفر میں کتے اور گھنٹی کو ساتھ لے جانا بھی مکروہ ہے

١٦٩٢ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو''۔ (مسلم)

١٦٩٣ :وَعَنْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :"اَلْجَرَسُ مِنْ مَّزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ۔

۱۶۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھنٹی شیطان کا باجا ہے''۔ (ابوداؤد) شرط مسلم پر صحیح سند کے ساتھ۔

٣٠٨ :بَابُ كَرَاهَةِ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ وَهِيَ الْبَعِيْرُ اَوِ النَّاقَةُ الَّتِيْ تَاْكُلُ الْعُذْرَةَ، فَاِنْ اَكَلَتْ عَلَفًا طَاهِرًا فَطَابَ لَحْمُهَا زَالَتِ الْكَرَاهَةُ

بَاب: گندگی کھانے والے اونٹ یا اونٹنی پر سواری مکروہ ہے پس اگر وہ پاک چارا کھانے لگے تو اس کا گوشت ستھرا اور کراہت سے پاک ہے

١٦٩٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَلَّالَةِ فِي الْاِبِلِ اَنْ يُّرْكَبَ عَلَيْهَا - رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۶۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے اونٹوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

٣٠٩ :بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْاَمْرِ بِاِزَالَتِهٖ مِنْهُ اِذَا وُجِدَ فِيْهِ، وَالْاَمْرُ بِتَنْزِيْهِ الْمَسْجِدِ عَنِ الْاَقْذَارِ

بَاب: مسجد میں تھوکنے کی ممانعت اور اس کو دور کرنے کا حکم جب وہ مسجد میں پایا جائے' گندگیوں سے مسجد کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم

١٦٩٥ :عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۹۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا منع ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

وَالْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ تُرَابًا اَوْ رَمْلًا وَّنَحْوَهٗ فَيُوَارِيْهَا تَحْتَ تُرَابِهٖ۔ قَالَ اَبُو الْمُحَاسِنِ الرُّوْيَانِيُّ فِيْ كِتَابِهِ الْبَحْرِ : وَقِيْلَ الْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِخْرَاجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ اَمَّا اِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ مُبَلَّطًا اَوْ مُجَصَّصًا فَدَلَكَهَا عَلَيْهِ بِمَدَاسِهٖ اَوْ بِغَيْرِهٖ كَمَا يَفْعَلُهٗ كَمَا يَفْعَلُهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْجُهَّالِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَفْنٍ بَلْ زِيَادَةٌ فِي الْخَطِيْئَةِ وَتَكْثِيْرٌ لِلْقَذَرِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَّمْسَحَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهٖ اَوْ بِيَدِهٖ اَوْ غَيْرِهٖ اَوْ يَغْسِلَهٗ۔

اور مقصد یہ ہے کہ جب مسجد میں مٹی یا ریت وغیرہ ہے تو مٹی کے نیچے تھوک کو چھپا دیا جائے چنانچہ ابوالمحاسن رویانی نے اپنی کتاب البحر میں ایسے ہی ذکر فرمایا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ تھوک کے دفن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو مسجد سے نکال دیا جائے لیکن جب مسجد پختہ چونا گچ ہو تو تھوک کے جھاڑو کے ساتھ وہیں مل دیا جائے جیسا کہ بہت سے ناواقف لوگ اسی طرح کرتے ہیں تو یہ دفن کرنا نہیں ہے بلکہ گناہ میں زیادتی ہے اور مسجد کو مزید گندہ کرنا ہے اور جو شخص یہ کام کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کے بعد اپنے کپڑے (رومال وغیرہ) یا اپنے ہاتھ وغیرہ سے اس کو صاف کر ڈالے یا دھو ڈالے۔

١٦٩٦ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا اَوْ بُزَاقًا اَوْ نُخَامَةً ، فَحَكَّهٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار میں رینٹھ یا تھوک یا بلغم دیکھی تو اس کو کھرچ دیا۔ (بخاری و مسلم)

١٦٩٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَقِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ" اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۶۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ مسجدیں اس پیشاب یا گندگی کے لائق نہیں۔ بے شک وہ اللہ کی یاد کے لئے ہیں اور قرآن کی قراءت کے لئے ہیں یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(مسلم)

٣١٠ : بَابُ كَرَاهَةِ الْخُصُوْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيْهِ وَنَشْدِ الضَّالَّةِ وَالْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ وَالْاِجَارَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْمُعَامَلَاتِ

باب : مسجد میں جھگڑا اور آواز کا بلند کرنا مکروہ ہے اسی طرح گم شدہ چیز کے لئے اعلان کرنا' خرید و فروخت' اجارہ (مزدوری) وغیرہ کے معاملات بھی مکروہ ہیں

١٦٩٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ : لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ

۱۶۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو آدمی کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے ہوئے سنیں تو اس کو کہہ دینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ یہ چیز اللہ تجھے نہ لوٹائے یہ مسجد اس لئے نہیں بنی''۔

لِهٰذَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

(مسلم)

۱۶۹۹ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا : لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ :وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّهَا عَلَيْكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۶۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ کوئی آدمی کوئی چیز مسجد میں بیچ رہا ہے یا خرید رہا ہے تو یوں کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ جب تم کسی کو دیکھو وہ گم شدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو کہو اللہ تیری گمشدہ چیز کو واپس نہ کرے۔ (ترمذی)

۱۷۰۰ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ :مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا وَجَدْتَ ' اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۰۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کیا اور کہا کہ کون ہے جو مجھے سرخ اونٹ کے بارے میں بتا دے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کو نہ پائے بے شک مسجدیں تو اسی کام کے لئے بنائی گئیں جس کے لئے بنائی گئیں''۔ (مسلم)

۱۷۰۱ :وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّرَآءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ ضَالَّةٌ اَوْ يُنْشَدَ فِيْهِ شِعْرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ' وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۷۰۱: حضرت عمرو بن شعیب وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ گمشدہ چیز کا اعلان کیا جائے یا اس کے اندر (غیر شرعی) شعر پڑھے جائیں۔ (ابوداؤد و ترمذی) حدیث حسن ہے۔

۱۷۰۲ : وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ : "اِذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ ' فَجِئْتُهٗ بِهِمَا فَقَالَ :مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا؟ فَقَالَا :مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ فَقَالَ :لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۷۰۲: حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا مجھے کسی شخص نے کنکری ماری۔ میں نے جب نگاہ اٹھائی تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ جا کر ان دونوں کو میرے پاس لاؤ میں ان کو آپ کے پاس لے گیا تو آپ نے فرمایا تم کون ہو اور کہاں سے ہو؟ انہوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں اور اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر تم اس شہر کے ہوتے تو تم دونوں کو ضرور سزا دیتا۔ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کر رہے ہو۔

(بخاری)

۳۱۱ :بَابُ نَهْيِ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا اَوْ كُرَّاثًا اَوْ غَيْرَهٗ مِمَّا لَهٗ رَآئِحَةٌ كَرِيْهَةٌ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

بَاب: لہسن پیاز، گندنا (لہسن نما ترکاری) وغیرہ جس کی بدبو ہو اس کو کھانے کے بعد بدبو زائل کرنے سے قبل مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے

قَبْلَ زَوَالِ رَائِحَتِهِ اِلَّا لِضُرُوْرَةٍ

مگر کسی خاص ضرورت کی بناء پر

۱۷۰۳ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ- فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ مَسَاجِدَنَا"۔

۱۷۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ درخت یعنی لہسن کھائے تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے''۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں جمع کا لفظ مَسَاجِدَنَا ہے۔

۱۷۰٤ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَا ' وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''جس نے اس درخت (لہسن) سے کھایا ہو وہ ہمارے ساتھ ہرگز نماز نہ پڑھے اور نہ وہ ہمارے قریب آئے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۰٥ :وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا ' اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ :"مَنْ اَكَلَ الْبَصَلَ ' وَالثُّوْمَ ' وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْا اٰدَمَ"۔

۱۷۰۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لہسن پیاز کھایا ہو وہ ہم سے الگ ہو جائے یا ہماری مسجد سے الگ ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو پیاز، لہسن اور گندنا کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ اس لئے کہ فرشتوں کو اس چیز سے ایذاء پہنچتی ہے جس سے اولادِ آدم کو ایذاء پہنچتی ہے۔

۱۷۰٦ :وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ : ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ : الْبَصَلَ ' وَالثُّوْمَ ' لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ، فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۰۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا تو اپنے خطبہ میں یہ بات ارشاد فرمائی بے شک اے لوگو! تم دو ایسے درخت کھاتے ہو جن کو میں برا خیال کرتا ہوں ان میں سے ایک پیاز اور دوسرا لہسن۔ تحقیق! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب ان کی بدبو مسجد میں کسی آدمی سے آپؐ محسوس فرماتے تو آپؐ حکم دیتے کہ اس کو بقیع کی طرف نکلوا دیا جائے۔ پس جو ان دونوں کو کھائے تو پکا کر ان کی بدبو کو زائل کرے۔ (مسلم)

۳۱۲ :بَابُ كَرَاهَةِ الْاِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ لِاَنَّهٗ يَجْلِبُ النَّوْمَ فَيَفُوْتُ اسْتِمَاعُ الْخُطْبَةِ وَيُخَافُ انْتِقَاضُ الْوُضُوْءِ!

باب: جمعہ کے دن دوران خطبہ پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے کی کراہت کیونکہ اس سے نیند آئے گی اور خطبہ سننے سے محروم رہ جائے گا اور وضو ٹوٹ جانے کا بھی خدشہ ہوگا

١٧٠٧ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٧٠٧: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو گھٹنوں کو سینے کے ساتھ ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد' ترمذی) حدیث حسن ہے۔

٣١٣ : بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِى الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ عَنْ اَخْذِ شَيْءٍ مِّنْ شَعْرِهٖ اَوْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰى يُضَحِّيَ

بَابٌ: جو آدمی قربانی کرنا چاہتا ہو اور عشرہ ذی الحجہ آ جائے تو اسے اپنے بال و ناخن نہ کٹوانے چاہئیں

١٧٠٨ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِى الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٧٠٨: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ذبیحہ ہو تو وہ اس کو ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند طلوع ہو جائے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کوئی چیز ہرگز نہ کاٹے۔ یہاں تک کہ وہ قربانی کرے''۔ (مسلم)

٣١٤ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِمَخْلُوْقٍ كَالنَّبِيِّ وَالْكَعْبَةِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالسَّمَآءِ وَالْاٰبَآءِ وَالْحَيَاةِ وَالرُّوْحِ وَالرَّاْسِ وَنِعْمَةِ السُّلْطَانِ وَتُرْبَةِ فُلَانٍ وَالْاَمَانَةِ وَهِيَ مِنْ اَشَدِّهَا نَهْيًا

بَابٌ: مخلوقات کی قسم جیسے پیغمبر' کعبہ' ملائکہ' آسمان' باپ' دادا' زندگی' روح' سر' بادشاہ' کی نعمت اور فلاں فلاں مٹی یا قبر' امانت وغیرہ ممنوع ہے۔ امانت و قبر کی تو ممانعت سب سے بڑھ کر ہے

١٧٠٩ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٧٠٩: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم اپنے باپوں کی قسم اٹھاؤ جس کو بھی قسم اٹھانی ہو تو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔ (بخاری ومسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحِ : فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ ، اَوْ لِيَسْكُتْ"۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ جو شخص قسم اٹھانا چاہتا ہو وہ نہ قسم اٹھائے مگر اللہ ہی کی یا خاموش رہے۔

۱۷۱۰ :وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ ، وَلَا بِاٰبَآئِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"الطَّوَاغِيْ" جَمْعُ طَاغِيَةٍ ، وَهِيَ الْاَصْنَامُ- وَمِنْهُ الْحَدِيْثُ : "هٰذِهٖ طَاغِيَةُ دَوْسٍ" :"اَيْ صَنَمُهُمْ وَمَعْبُوْدُهُمْ - وَرُوِيَ فِيْ غَيْرِ مُسْلِمٍ- "بِالطَّوَاغِيْتِ" جَمْعُ طَاغُوْتٍ ، وَهُوَ الشَّيْطَانُ وَالصَّنَمُ۔

۱۷۱۰: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بتوں کی قسمیں مت اٹھاؤ اور نہ اپنے باپوں کی''۔(مسلم)

الطَّوَاغِيْ جمع طَاغِيَةٍ :بُت اور اسی کے بارے میں حدیث ہے۔هٰذِهٖ طَاغِيَةُ دَوْسٍ کہ یہ دوس کا بت اور معبود ہے۔

مسلم کے علاوہ روایت میں طواغیت کا لفظ ہے جس کا واحد طاغوت ہے اس کا معنی شیطان اور بت ہے۔

۱۷۱۱ : وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۷۱۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں''۔(ابوداؤد)

صحیح سند کے ساتھ۔

۱۷۱۲ :وَعَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ :"اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ ، فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ ، وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۱۷۱۲: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے یہ قسم اٹھائی کہ میں اسلام سے بیزار ہوں پس اگر وہ جھوٹا ہے تو اس طرح ہوگیا جس طرح اس نے کہا۔اگر وہ سچا ہے تو پھر اسلام کی طرف ہرگز صحیح سالم نہیں لوٹے گا''۔(ابوداؤد)

۱۷۱۳ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ : لَا وَالْكَعْبَةِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لَا تَحْلِفْ بِغَيْرِ اللّٰهِ ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفَسَّرَ بَعْضُ الْعُلَمَآءِ قَوْلَهٗ "كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ" عَلَى التَّغْلِيْظِ ، كَمَا رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :"اَلرِّيَآءُ شِرْكٌ"۔

۱۷۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو یہ کہتے سنا کعبہ کی قسم! آپ نے اسے فرمایا کہ غیر اللہ کی قسم مت اُٹھاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا : ''جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا''۔(ترمذی) حدیث حسن ہے۔

بعض علماء نے کفر یا شرک کو تغلیظ (سخت تنبیہ) قرار دیا جیسا کہ دوسری روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاء کو شرک فرمایا۔

۳۱۵ :بَابُ تَغْلِيْظِ الْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ عَمَدًا

باب: جھوٹی قسم جان بوجھ کر کھانے کی شدید ممانعت

١٧١٤ :عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :"مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهٖ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ" قَالَ :ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :"اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ، وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا" اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے کسی کے مال پر ناحق قسم اٹھائی وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوں گے''۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ پھر آپؐ نے اس کی تصدیق میں کتاب اللہ کی یہ آیت پڑھی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا......﴾ ''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول خریدتے ہیں......'' (آل عمران)۔ (بخاری ومسلم)

١٧١٥ : وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اِيَاسِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ : وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : "وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۱۵: حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا حق قسم کے ساتھ مارا پس اللہ نے اس کے لئے آگ کو واجب کر دیا اور جنت کو حرام کر دیا''۔ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علی وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! خواہ معمولی چیز بھی ہو؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خواہ پیلو کے درخت کی شاخ ہی کیوں نہ ہو''۔ (مسلم)

١٧١٦ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"اَلْكَبَائِرُ :اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۷۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں: ''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی' کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا''۔ (بخاری)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ :اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: "اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ" قَالَ :ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ:"اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ :وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ : "اَلَّذِيْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ" يَعْنِيْ بِيَمِيْنٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ۔

اور ان ہی کی ایک روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا''۔ اس نے پوچھا پھر کیا؟ آپؐ نے جواب دیا: ''جھوٹی قسم''۔ اس نے سوال کیا: جھوٹی قسم کیا ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''وہ قسم کہ جو کسی مسلمان کا مال لینے کے لئے اٹھائے''۔ (مسلم) یعنی ایسی قسم جس میں وہ جھوٹا ہو۔

٣١٦ :بَابُ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ الْمَحْلُوْفَ عَلَيْهِ ثُمَّ

بَاب ۳۱۶: جو آدمی کسی بات پر قسم اُٹھائے پھر دوسری صورت میں اس سے بہتر پائے تو وہ اختیار کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے

يُكَفِّرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ!

یہی مستحب ہے

۱۷۱۷ :عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۱۷: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور پھر دوسری چیز کو اس سے زیادہ بہتر پاؤ تو اس کو کرلو جو کہ بہت بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔ (بخاری ومسلم)

۱۷۱۸ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی بات پر قسم اٹھائی پھر دوسری بات کو اس سے زیادہ بہتر پایا تو اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کرے جو کہ زیادہ بہتر ہو''۔ (مسلم)

۱۷۱۹ :وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی يَمِيْنٍ ثُمَّ اَرٰی خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِیْ وَاَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۱۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو میں ایسی چیز پر قسم نہ اٹھاؤں گا کہ پھر میں اس سے بہتر پالوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہ کام کروں گا جو زیادہ بہتر ہے''۔ (بخاری مسلم)

۱۷۲۰ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "لَاَنْ يَلَجَّ اَحَدُكُمْ فِیْ يَمِيْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ اَنْ يُعْطِیَ كَفَّارَتَهُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی اپنے گھر والوں کے بارے میں قسم پر اڑا رہے تو وہ اللہ کے ہاں اس سے زیادہ گناہ کا باعث ہے کہ وہ اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا''۔ (بخاری ومسلم)

قَوْلُهٗ "يَلَجَّ" بِفَتْحِ اللَّامِ وَتَشْدِيْدِ الْجِيْمِ : اَیْ يَتَمَادٰی فِيْهَا وَلَا يُكَفِّرَ – وَقَوْلُهٗ :"اٰثَمُ" هُوَ بِالثَّآءِ الْمُثَلَّثَةِ :اَیْ اَكْثَرُ اِثْمًا۔

يَلَجَّ : لام کے فتح اور جیم کی شد کے ساتھ یعنی وہ اس میں اصرار کرے اور اس کا کفارہ نہ دے۔

اٰثَمُ : گناہ میں زیادہ۔ یہ لفظ ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۳۱۷ :بَابُ الْعَفْوِ عَنْ لَغْوِ الْيَمِيْنِ وَاَنَّهٗ لَا كَفَّارَةَ فِيْهِ وَهُوَ مَا يَجْرِیْ عَلَی اللِّسَانِ بِغَيْرِ قَصْدِ الْيَمِيْنِ كَقَوْلِهٖ عَلَی الْعَادَةِ لَا وَاللّٰهِ ، وَبَلٰی

باب : لغو قسمیں معاف ہیں اور اس پر کوئی کفارہ نہیں

لغو قسم وہ ہے جو بلا قصد زبان پر جاری ہو مثلاً

وَاللّٰهِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

لَا وَاللّٰهِ، بَلٰى وَاللّٰهِ وغیرہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ، ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ﴾ [المائدة:٨٩]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ لغو قسموں کے بارے میں تمہارا مواخذہ نہیں فرمائے گا لیکن ان قسموں کے بارے میں وہ مواخذہ فرمائیں گے جو تم مضبوطی سے باندھ لو پس اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا درمیانے درجے کا جو تم کھاتے ہو یا ان کے کپڑے یا گردن کا آزاد کرنا، پس جو شخص نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسمیں اٹھالو اور تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو''۔ (المائدہ)

۱۷۲۱ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ" فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ : لَا وَاللّٰهِ ، وَ بَلٰى وَاللّٰهِ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ـ

۱۷۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آیت: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ﴾ ''اللہ تعالیٰ لغو قسموں کے بارے میں تمہارا مواخذہ نہیں فرمائے گا'' ایک آدمی کے بارے میں اتری۔ جو بات بات پر لا واللہ بلی واللہ بھی کہتا تھا۔ (بخاری)

۳۱۸ : بَابُ كَرَاهَةِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا

بَاب: خرید و فروخت میں قسمیں اُٹھانا مکروہ ہے خواہ وہ سچی ہی کیوں نہ ہو

۱۷۲۲ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَلْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ ، مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''قسم سودے کے لئے تو (اگرچہ) فائدہ مند ہے لیکن کمائی کی برکت کو مٹانے والی ہے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۷۲۳ : وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ ، فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۲۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے اپنے آپ کو بچاؤ پس سودہ تو زیادہ بکتا ہے لیکن اس سے برکت مٹ جاتی ہے''۔ (مسلم)

۳۱۹ : بَابُ كَرَاهَةِ اَنْ يَّسْاَلَ الْاِنْسَانَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ غَيْرَ الْجَنَّةِ وَكَرَاهَةِ مَنْعِ مَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَتَشَفَّعَ بِهٖ

بَاب: اس بات کی کراہت کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر آدمی جنت کے علاوہ اور چیز مانگے اور اس بات کی کراہت کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مانگنے والے کو مسترد کر دیا جائے

١٧٢٤ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

۱۷۲۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر جنت کے سوا اور کوئی چیز نہ طلب کی جائے''۔ (ابوداؤد)

١٧٢٥ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ ، وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ بِهٖ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَآئِيُّ بِاَسَانِيْدِ الصَّحِيْحَيْنِ۔

۱۷۲۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ کے واسطے سے پناہ طلب کرے اس کو پناہ دے دو۔ جو اللہ کا نام لے کر سوال کرے اس کو دو اور جو تمہیں دعوت دے اسے قبول کرو۔ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم اس کا بدلہ دو اگر تم میں اس کا بدلہ دینے کی طاقت نہ ہو اس کے لئے دعا کرو۔ یہاں تک کہ یقین کر لو اس کا بدلہ تم نے ادا کر لیا''۔ (ابوداؤد اور نسائی)
صحیحین کی سندوں کے ساتھ۔

٣٣٠ : بَابُ تَحْرِيْمِ قَوْلِ شَاهَنْشَاهُ لِلسُّلْطَانِ لِاَنَّ مَعْنَاهُ مَلِكُ الْمُلُوْكِ وَلَا يُوْصَفُ بِذٰلِكَ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى

بَاب: کسی سلطان کو شہنشاہ کہنا حرام ہے کیونکہ اس کا معنی بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور غیر اللہ میں یہ وصف نہیں پایا جاتا

١٧٢٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ مَلِكَ الْاَمْلَاكِ مِثْلُ شَاهَنْشَاهِ۔

۱۷۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ ذلیل ترین نام اللہ کے ہاں اس شخص کا ہے جس کا نام بادشاہوں کا بادشاہ (یعنی شہنشاہ) رکھا جائے''۔ (بخاری و مسلم) سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ مَلِكُ الْاَمْلَاكِ شہنشاہ کی طرح ہے۔

٣٣١ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُخَاطَبَةِ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَيِّدٍ وَّنَحْوِهٖ

بَاب: کسی فاسق و بدعتی کو سیّد وغیرہ کے معزز القاب سے مخاطب کرنا ممنوع ہے

١٧٢٧ : عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَاِنَّهٗ اِنْ يَكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُّمْ رَبَّكُمْ

۱۷۲۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کو سید مت کہو اگر وہ شخص سردار ہوا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا''۔ (ابوداؤد)

عَزَّوَجَلَّ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

صحیح سند کے ساتھ۔

٣٣٢ :بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمّٰى!

باب: بخار کو گالی دینے کی کراہت

١٧٢٨ :عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّآئِبِ اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ :"مَالَكِ يَا اُمَّ السَّآئِبِ - اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِيْنَ؟" قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا ! فَقَالَ :"لَا تَسُبِّى الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِىْ اٰدَمَ كَمَا تُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

١٧٢٨: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام مسیب کے پاس آئے تو آپؐ نے فرمایا: ''اے ام سائب تمہیں کیا ہوا یا اے ام مسیب تمہیں کیا ہوا تم کانپ رہی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا بخار ہے' اللہ اس میں برکت نہ دے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''تو بخار کو گالی مت دے اس لئے کہ یہ اولاد آدم کی غلطیاں اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کہ بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے''۔ (مسلم)

" تُزَفْزِفِيْنَ " اَىْ تَتَحَرَّكِيْنَ حَرَكَةً سَرِيْعَةً وَمَعْنَاهُ : تَرْتَعِدُ وَهُوَ بِضَمِّ التَّآءِ وَبِالزَّآيِ الْمُكَرَّرَةِ وَالْفَآءِ الْمُكَرَّرَةِ ' وَرُوِىَ اَيْضًا بِالرَّآءِ وَالْمُكَرَّرَةِ وَالْقَافَيْنِ۔

تُزَفْزِفِيْنَ : تو تیزی کے ساتھ کانپ رہی ہے۔ یہ لفظ تاء کے پیش زائے مکرر اور فائے مکرر کے ساتھ ہے۔ اور رائے مکرر اور دو قاف کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے۔

٣٣٣ :بَابُ النَّهْىِ عَنْ سَبِّ الرِّيْحِ وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْدَ هُبُوْبِهَا

باب: ہوا کو گالی دینے کی ممانعت اور اس کے چلنے کے وقت کیا کہنا چاہئے؟

١٧٢٩ : عَنْ اَبِى الْمُنْذِرِ اُبَىِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ ' فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَّا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ' وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ" رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٧٢٩: حضرت ابو منذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''تم ہوا کو گالیاں مت دو جب تم وہ چیز دیکھو جس کو تم ناپسند کرتے ہو (یعنی آندھی وغیرہ) تو اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ ...... ''اے اللہ ہم آپ سے اس ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کے لئے اس کو حکم دیا گیا ہے اور اس ہوا کے شر سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اور جو کچھ اس میں شر ہے۔ اس سے پناہ مانگتے ہیں جس کے لئے اس کا حکم ہوا اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں''۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧٣٠ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :اَلرِّيْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ' تَاْتِىْ بِالرَّحْمَةِ وَتَاْتِىْ بِالْعَذَابِ' فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَلَا تَسُبُّوْهَا '

١٧٣٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''ہوا اللہ کی رحمت ہے یہ رحمت لاتی اور عذاب کو دُور کرتی ہے۔ جب تم اس کو دیکھو تو اس کو گالی مت دو اور اللہ سے اس کی خیر مانگو اور اس کے شر سے پناہ

وَاسْئَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

مانگو"۔(ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

قَوْلُهُ ﷺ : "مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ" هُوَ بِفَتْحِ الرَّآءِ :اَیْ رَحْمَتِهٖ بِعِبَادِهٖ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول "مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ" راء کے فتح کے ساتھ ہے یعنی اللہ کی رحمت جو اس کے بندوں پر ہے۔

۱۷۳۱ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب ہوا چلتی تو فرماتے: "اے اللہ! میں اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی جس کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس کے شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ بھیجا گیا ہے"۔(مسلم)

۳۲۴ :بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيْكِ

بَاب: مرغے کو گالی دینے کی کراہت

۱۷۳۲ :عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

۱۷۳۲: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مرغے کو گالی مت دو اس لئے کہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے"۔(ابوداؤد)
سند صحیح کے ساتھ۔

۳۲۵ :بَابُ النَّهْیِ عَنْ قَوْلِ الْاِنْسَانِ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا

بَاب: یہ کہنا ممنوع ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی

۱۷۳۳ :عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِیْ اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ - فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ :"هَلْ تَدْرُوْنَ مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟" قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ - قَالَ :قَالَ :اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَكَافِرٌ ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِیْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ

۱۷۳۳: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ اس رات بارش ہوئی تھی۔ جب آپ ﷺ نے چہرہ پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا؟" انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں نے میرے ساتھ ایمان کی حالت میں اور کچھ نے کفر کی حالت میں صبح کی ہے جس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش ہوئی پس وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے اور جس نے یہ کہا کہ ہم پر ستاروں کی فلاں قسم سے بارش ہوئی ہے

بِالْكَوْكَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَالسَّمَآءُ هُنَا :الْمَطَرُ۔

تو وہ میرا انکار کرنے والا اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے"۔

اَلسَّمَآءُ :بارش۔

٣٣٦ :بَابُ تَحْرِيمِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِرُ

بَاب :کسی مسلمان کو اے کافر کہنا حرام ہے

١٧٣٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا ، فَاِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٧٣٤: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو اے کافر کہتا ہے تو اس کلمے کو ان دونوں میں سے ایک لے کر لوٹتا ہے اگر وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تو وہ کافر ہے وگرنہ کفر کا کلمہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتا ہے"۔ (بخاری اور مسلم)

١٧٣٥ : وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٧٣٥: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "جس نے کسی مسلمان کو کافر کہہ کر پکارا یا عدو اللہ کہا اور وہ اس طرح نہیں تھا تو وہ کلمہ اس پر لوٹ آئے گا"۔ (بخاری اور مسلم)

"حَارَ" :رَجَعَ۔

حَارَ :معنی لوٹا۔

٣٣٧ :بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ بَذَاءِ اللِّسَانِ!

بَاب :فحش و بدکلامی کی ممانعت

١٧٣٦ :عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلَا اللَّعَّانِ ،وَلَا الْفَاحِشِ ، وَلَا الْبَذِيِّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٧٣٦: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مؤمن نہ طعنہ دینے والا' نہ لعنت کرنے والا' نہ بدگوئی کرنے والا اور نہ فحش گوئی کرنے والا ہوتا ہے۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

١٧٣٧ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَا كَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ ، وَمَا كَانَ الْحَيَآءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

١٧٣٧: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فحش گوئی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو عیب دار کرتی اور حیا جس چیز میں ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے"۔ (ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

٣٣٨ :بَابُ كَرَاهَةِ التَّقْعِيْرِ فِی

بَاب : گفتگو میں بناوٹ کرنا اور

الْكَلَامِ وَالتَّشَدُّقِ فِيْهِ وَتَكَلُّفِ الْفَصَاحَةِ وَاسْتِعْمَالِ وَحْشِيِّ اللُّغَةِ وَدَقَائِقِ الْإِعْرَابِ فِيْ مُخَاطَبَةِ الْعَوَّامِ وَنَحْوِهِمْ

۱۷۳۸ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ" قَالَهَا ثَلَاثًا " رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"الْمُتَنَطِّعُوْنَ :الْمُبَالِغُوْنَ فِي الْاُمُوْرِ۔

۱۷۳۹ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۷۴۰ : وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ ، وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا ، وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ :حَدِيْثٌ حَسَنٌ – وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِيْ بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ۔

۳۳۹ :بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِهِ خَبُثَتْ نَفْسِيْ

۱۷۴۱ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ

باچھیں کھولنا' قدرتِ کلام ظاہر کرنے کے لئے تکلف کرنا اور غیر مانوس الفاظ اور اعراب کی باریکیاں وغیرہ سے عوام کو مخاطب کرنے کی کراہت

۱۷۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا :''معاملات میں مبالغہ کرنے والے ہلاک ہو گئے'' یہ بات تین مرتبہ فرمائی ۔(مسلم)

مُتَنَطِّعُوْنَ :معاملات میں مبالغہ کرنا۔

۱۷۳۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو برا جانتے ہیں جو بلاغت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی زبان کو اس طرح متحرک کرتا ہے جس طرح گائیں اپنی زبان کو حرکت دیتی ہے'' (یعنی تصنع اختیار کرتے ہیں)۔(ابوداؤد)

ترمذی حدیث حسن۔

۱۷۴۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''بے شک قیامت کے دن تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب مجلس والے وہ لوگ ہوں گے جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں اور تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو باچھیں کھول کر باتیں کرنے والے' تکلف سے باتیں کرنے والے اور منہ بھر کر باتیں کرنے والے ہیں۔(ترمذی) حدیث حسن ہے۔اس کی تشریح کے باب حسن خلق میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ: میرا نفس خبیث ہوا کہنے کی کراہت

۱۷۴۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''تم میں سے کوئی شخص ہرگز یہ لفظ نہ کہے:

نَفْسِيْ ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قَالَ الْعُلَمَآءُ :مَعْنٰى خَبُثَتْ غَثِيَتْ ، وَهُوَ مَعْنٰى "لَقِسَتْ" وَلٰكِنْ كَرِهَ لَفْظَ الْخُبْثِ۔

میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ یوں کہے میرا نفس غافل ہو گیا ہے۔ (بخاری و مسلم) علماء نے فرمایا کہ ''خبثت'' کا معنی یہ ہے کہ نفس کا سکون غارت ہو گیا ہے اور یہی معنی ''لقست'' کا ہے لیکن صرف خباثت کے لفظ کو ناپسندیدہ سمجھا ہے۔

۳۳۰ :بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا

بَاب: انگور کو کرم کہنے کی کراہت

۱۷٤۲ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ الْمُسْلِمُ"، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ – وَفِيْ رِوَايَةٍ :فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ" – وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ: "يَقُوْلُوْنَ الْكَرْمُ اِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

۱۷۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انگور کو کرم نہ کہو' کرم تو مسلمان ہے''۔ (بخاری و مسلم)

یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ کرم مؤمن کا دل ہے۔

دونوں کی روایت میں ہے لوگ کہتے ہیں الکرم : بے شک وہ تو مؤمن کا دل ہے۔

۱۷٤۳ :وَعَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا :الْعِنَبُ ، وَالْحَبَلَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"اَلْحَبَلَةُ " بِفَتْحِ الْحَآءِ وَالْبَآءِ وَيُقَالُ اَيْضًا بِاِسْكَانِ الْبَآءِ۔

۱۷۴۳: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کرم مت کہو بلکہ انگور کو العنب اور حبل کہہ کر پکارا کرو''۔ (مسلم)

اَلْحَبْلَه: انگور کی بیل۔

۳۳۱ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ وَصْفِ مَحَاسِنِ الْمَرْاَةِ لِرَجُلٍ اِلَّا اَنْ يُّحْتَاجَ اِلٰى ذٰلِكَ لِغَرْضٍ شَرْعِيٍّ كَنِكَاحِهَا وَنَحْوِهٖ

بَاب: کسی آدمی کو کسی عورت کے اوصاف غرضِ شرعی کے علاوہ بیان کرنے کی ممانعت ہے غرضِ شرعی نکاح وغیرہ ہے

۱۷٤٤ :عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۴۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت دوسری عورت کے متعلق اپنے خاوند کو اس کے اوصاف اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

٣٣٢ :بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ بَلْ يَجْزِمُ بِالطَّلَبِ

١٧٤٥ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ : اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ ، لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ" — وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ : وَلٰكِنْ لِّيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا يَتَعَاظَمُهُ شَیْءٌ اَعْطَاهُ۔

١٧٤٦ :وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ، وَلَا يَقُوْلَنَّ :اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِیْ فَاِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

بَاب: انسان کو یہ کہنا مکروہ ہے کہ اے اللہ اگر تُو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے بلکہ کہے ضرور بخش دے

۱۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص ہرگز اس طرح نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ سوال پختہ یقین کے ساتھ کرے اس لئے کہ اللہ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پختہ عزم کے ساتھ اور پوری رغبت کے ساتھ طلب کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا دے دینا کچھ بڑی چیز نہیں ہے۔

۱۷۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو پختہ یقین سے سوال کرے اور یہ ہرگز نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے دے دے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

٣٣٣ :بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ فُلَانٌ!

١٧٤٧ :عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ فُلَانٌ ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ۔

بَاب: جو اللہ اور فلاں چاہے کہنے کی کراہت

۱۷۴۷: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''اس طرح مت کہہ کہ جو اللہ اور فلاں چاہے بلکہ اس طرح کہہ کہ جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے''۔ (ابوداؤد) صحیح سند کے ساتھ۔

٣٣٥ :بَابُ كَرَاهَةِ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ

وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيْثُ الَّذِیْ يَكُوْنُ مُبَاحًا فِیْ غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِعْلُهٗ وَتَرْكُهٗ سَوَآءٌ ، فَاَمَّا الْحَدِيْثُ الْمُحَرَّمُ اَوِ الْمَكْرُوْهُ فِیْ غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ فَهُوَ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ اَشَدُّ تَحْرِيْمًا

بَاب: عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کی ممانعت

مراد اس سے وہ بات چیت ہے جو اس وقت کے علاوہ دوسرے اوقات میں درست ہو اور اس کا کرنا اور چھوڑنا برابر ہو۔ رہی ناجائز یا مکروہ بات تو وہ دوسرے وقت میں تو ناجائز ہے ہی اس وقت اس کی حرمت اور ناپسندیدگی مزید بڑھ جائے گی۔ رہی بھلائی کی باتیں جیسے

وَكَرَاهَةً - وَاَمَّا الْحَدِيْثُ فِي الْخَيْرِ كَمُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِيْنَ ، وَمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ ، وَالْحَدِيْثِ مَعَ الضَّيْفِ، وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ ، فَلَا كَرَاهَةَ فِيْهِ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ ، وَكَذَا الْحَدِيْثُ لِعُذْرٍ وَّعَارِضٍ لَا كَرَاهَةَ فِيْهِ وَقَدْ تَظَاهَرَتِ الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ عَلٰى كُلِّ مَا ذَكَرْتُهُ۔

علمی مذاکرات، نیک لوگوں کی حکایتیں، اہل اخلاق کی باتیں، مہمان کے ساتھ گفتگو، ضرورت مند کے ساتھ بات چیت وغیرہ تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے بلکہ یہ مستحب ہے۔ اسی طرح عذر کی وجہ سے کوئی کراہت نہیں ہے یا عارضے کی وجہ سے کوئی بات، اس میں بھی کوئی کراہت نہیں اور بہت ساری احادیث میں یہ باتیں ثابت ہیں۔

۱۷٤٨ : عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعَشَآءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۴۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کو ناپسند فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۱۷٤٩ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : "اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ؟ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ الْيَوْمَ اَحَدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری ایام میں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا تمہارے خیال میں یہ کون سی رات ہے؟ فرمایا: ''بے شک سو سال کے آخر میں ان میں سے کوئی بھی شخص نہیں رہے گا جو اس وقت زمین پر ہے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۷٥٠ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمُ انْتَظَرُوا النَّبِيَّ ﷺ فَجَآءَ قَرِيْبًا مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى بِهِمْ يَعْنِي الْعِشَآءَ قَالَ : ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: "اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا ، وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۱۷۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور ﷺ کا انتظار کیا۔ آپؐ رات کا آدھا حصہ گزرنے کے بعد تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا جس میں فرمایا: ''خبردار! بے شک کچھ لوگوں نے نماز پڑھی پھر وہ سو گئے اور تم اس وقت سے نماز ہی کے اندر ہو جب سے تم انتظار کر رہے ہو''۔ (بخاری)

٣٣٦ :بَابُ تَحْرِيْمِ امْتِنَاعِ الْمَرْاَةِ مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا اِذَا دَعَاهَا وَلَمْ يَكُنْ لَّهَا عُذْرٌ شَرْعِيٌّ

باب: جب مرد عورت کو اپنے بستر پر بلائے تو عذر شرعی کے بغیر اس کے نہ جانے کی حرمت

۱۷٥١ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا

۱۷۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ انکار کر دے پس خاوند اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گزارے تو اس

الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى تَرْجِعَ۔

عورت پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے ہیں''۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے خاوند کے بستر پر لوٹنے تک کے الفاظ ہیں۔

۳۳۷ :بَابُ تَحْرِيْمِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا وَّزَوْجُهَا حَاضِرٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

بَاب: عورت کو خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھنا حرام ہے

۱۷۵۲ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ، وَلَا تَأْذَنُ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کسی عورت کیلئے حلال نہیں کہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی روزہ رکھے) نہ ہی اس کے لئے اجازت ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے دے''۔ (بخاری و مسلم)

۳۳۸ :بَابُ تَحْرِيْمِ رَفْعِ الْمَأْمُوْمِ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ اَوِ السُّجُوْدِ قَبْلَ الْاِمَامِ

بَاب: امام سے قبل مقتدی کو اپنا سر سجدہ یا رکوع سے اٹھانے کی حرمت

۱۷۵۳ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ ، اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے کیا وہ نہیں ڈرتا کہ اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے یا اللہ اس کی شکل کو گدھے کی شکل بنا دے''۔ (بخاری و مسلم)

۳۳۹ :بَابُ كَرَاهَةِ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلٰوةِ

بَاب: نماز میں کوکھ (پہلو) پر ہاتھ رکھنے کی حرمت

۱۷۵٤ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۳٤٠ :بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَنَفْسُهٗ تَتُوْقُ اِلَيْهِ اَوْ مَعَ مُدَافَعَةِ الْاَخْبَثَيْنِ وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ

بَاب: کھانے کی دِل میں خواہش ہو تو کھانا آ جانے اور پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے وقت نماز کی کراہت

۱۷۵۵ :عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ ، وَّلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۵۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''کھانے کی موجودگی میں نماز درست نہیں اور نہ اس وقت جب کہ پیشاب و پاخانے کی شدید حاجت ہو''۔ (مسلم)

۳٤۱ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۷٥٦ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ" فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ : "لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ!" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

باب: نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنے کی ممانعت

۱۷۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جو اپنی نماز میں اپنی آنکھیں (نگاہیں) آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد کا لہجہ سخت کرلیا یہاں تک کہ فرمایا ''وہ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نظریں اُچک لی جائیں گی''۔ (بخاری)

۳٤۲ :بَابُ كَرَاهَةِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ لِغَيْرِ عُذْرٍ!

۱۷٥۷ :عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ : "هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

باب: نماز میں بلا عذر متوجہ ہونے کی کراہت

۱۷۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''جھپٹ ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے اُچک کرلے لیتا ہے''۔ (بخاری)

۱۷٥۸ :عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۵۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے آپ کو نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ کرنے سے بچاؤ۔ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ ہلاکت ہے۔ اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو نفل میں اجازت ہے فرض میں نہیں''۔ (ترمذی) حدیث حسن صحیح ہے۔

۳٤۳ :بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَى الْقُبُوْرِ

۱۷٥۹ :عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ كَنَّازِ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

باب: قبور کی طرف نماز کی ممانعت

۱۷۵۹: حضرت ابو مرثد کناز بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔ (مسلم)

۳٤٤ :بَابُ تَحْرِيْمِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حرمت

١٧٦٠ : عَنْ اَبِی الْجُهَیْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ لَكَانَ اَنْ یَقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ یَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ" قَالَ الرَّاوِیْ : لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ شَهْرًا ، اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً، مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۷۶۰: حضرت ابوجہیم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا شخص یہ جان لے کہ اس کا کتنا گناہ ہے تو وہ چالیس (دن) تک کھڑا ہونا زیادہ بہتر سمجھے اس بات سے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ (بخاری ومسلم)

٣٤٥ : بَابُ كَرَاهَةِ شُرُوْعِ الْمَاْمُوْمِ فِیْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِیْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ سَوَآءً كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةَ تِلْكَ الصَّلٰوةِ اَوْ غَیْرِهَا

باب: جب مؤذن نماز کی اقامت کہنی شروع کرے تو مقتدی کے لئے ہر قسم کے نوافل پڑھنے مکروہ ہیں

١٧٦١ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز سوائے فرض کے جائز نہیں''۔ (مسلم)

٣٤٦ : بَابُ كَرَاهَةِ تَخْصِیْصِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصِیَامٍ اَوْ لَیْلَتِهٖ بِصَلٰوةٍ

باب: جمعہ کے دن کو روزے کے لئے اور اس کی رات کو قیام کے لئے خاص کرنے کی کراہت

١٧٦٢ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "لَا تَخُصُّوْا لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ وَلَا تَخُصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَكُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۶۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''جمعہ کی رات کو راتوں میں سے قیام کے لئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دنوں میں جمعہ کے دن کو روزوں کیلئے خاص کرو مگر یہ کہ جمعہ کا دن ان دنوں میں آ جائے جس میں تم میں سے کوئی روزہ رکھتا ہے''۔ (مسلم)

١٧٦٣ : وَعَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : "لَا یَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا یَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۷۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا: ''ہرگز کوئی آدمی تم میں سے جمعہ کے دن (خاص کرکے) روزہ نہ رکھے مگر ایک دن پہلے یا ایک بعد کا اس کے ساتھ ملا لے''۔ (بخاری ومسلم)

١٧٦٤ : وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ : سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَهَی النَّبِیُّ ﷺ عَنْ

۱۷۶۴: محمد بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع

صَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ :نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فرمایا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ (بخاری ومسلم)

۱۷۶۵ : وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ قَالَ : "اَصُمْتِ اَمْسِ؟" قَالَتْ لَا قَالَ : "تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا؟" قَالَتْ :لَا - قَالَ :"فَافْطِرِيْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۷۶۵: حضرت ام المؤمنین جویریہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف لائے جبکہ جمعہ کا دن تھا اور میں روزے سے تھی۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو نے کل روزہ رکھا؟ تو ام المؤمنین نے جواب دیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کل آئندہ تم روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ ام المؤمنین نے کہا نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: ''روزہ افطار کرلو''۔ (بخاری)

۳۴۷ :بَابُ تَحْرِيْمِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ وَهُوَ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ وَلَا يَاْكُلَ وَلَا يَشْرَبَ بَيْنَهُمَا

بَاب: روزے میں وصال کی حرمت' اور وصال یہ ہے کہ دو دن یا اس سے زیادہ دنوں کا روزہ رکھے اور درمیان میں کچھ نہ کھائے پئے

۱۷۶۶ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۷۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (مسلسل) کے روزے سے ممانعت فرمائی۔ (بخاری ومسلم)

۱۷۶۷ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ ، قَالُوْا :اِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ : "اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ۔

۱۷۶۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''بے شک میں تم جیسا نہیں۔ بے شک مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے''۔ بخاری ومسلم۔ بخاری کے لفظ ہیں۔

۳۴۸ :بَابُ تَحْرِيْمِ الْجُلُوْسِ عَلٰى قَبْرٍ

بَاب: قبر پر بیٹھنے کی حرمت

۱۷۶۸ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کا انگارے پر بیٹھنا جو اس کے کپڑوں کو جلا ڈالے اور اس کا اثر اس کے چمڑے تک پہنچ جائے یہ بہتر ہے اس بات سے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے''۔ (مسلم)

۳۴۹ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

بَاب: قبروں کو چونا گچ کرنے اور ان پر تعمیر کرنے کی ممانعت

١٧٦٩ :عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ ، وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

٣٥٠ :بَابُ تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ اِبَاقِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهٖ

بَاب: غلام کے اپنے آقا سے بھاگ جانے میں شدت حرمت

١٧٧٠ :عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۷۰: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غلام بھاگ گیا اس سے اسلام کی ذمہ داری ختم ہوگئی''۔ (مسلم)

١٧٧١ :وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :"اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ : "فَقَدْ كَفَرَ"۔

۱۷۷۱: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی'' ایک روایت میں ہے کہ ''اس نے گویا کفر کیا''۔

٣٥١ :بَابُ تَحْرِيْمِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

بَاب: حدود میں سفارش کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ [النور:٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا مرد اور زانیہ دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں اللہ کی اس حد کے نافذ کرنے میں ان کے متعلق نرمی نہیں آنی چاہئے اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو''۔ (النور)

١٧٧٢ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا :مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالُوْا :وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى؟ "ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ : "اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ ، وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ ، وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَرَقَتْ

۱۷۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو اس مخزومی عورت کا معاملہ جس نے چوری کی تھی بڑا اہم معلوم ہوا تو انہوں نے آپس میں کہا اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے کون کلام کرے؟ دوسروں نے کہا کوئی بھی اس کی جرأت سوائے اسامہ بن زید کے نہیں کرے گا۔ جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں چنانچہ اسامہ نے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اسامہ! کیا تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے؟'' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب فرمایا: ''بے شک تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان میں جب کوئی بڑے رتبے والا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ کی قسم ہے اگر (میری بیٹی) فاطمہ بنت محمد ﷺ چوری کرتی تو میں

لَقَطَعْتُ يَدَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ : "فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ " فَقَالَ : "اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟" فَقَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - قَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا''۔ (بخاری ومسلم) ایک روایت میں ہے حضورؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور پھر آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم اے اسامہ! اللہ کی حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟'' اسامہ نے کہا یا رسول اللہؐ میرے لئے استغفار فرمایئے۔ پھر اس عورت کے بارے میں حکم دیا چنانچہ اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۳۵۲ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ وَمَوَارِدِ الْمَآءِ وَنَحْوِهَا

بَابٌ: لوگوں کے راستے اور سائے اور پانی وغیرہ کے مقامات پر پاخانہ کرنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ [الاحزاب:۵۸]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ لوگ جو کہ مؤمن مردوں اور عورتوں کو بغیر قصور کے ایذاء پہنچاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کو اٹھایا''۔ (الاحزاب)

۱۷۷۳ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : "اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ" قَالُوْا : "وَمَا اللَّاعِنَانِ؟ قَالَ : "الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ ظِلِّهِمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۷۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزیں جو لعنت کا سبب ہیں ان سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ چیزیں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ''ایک راستے میں پاخانہ کرنا' دوسرا سایہ میں پاخانہ کرنا''۔ (مسلم)

۳۵۳ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ وَنَحْوِهٖ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

بَابٌ: کھڑے پانی میں پیشاپ وغیرہ کرنے کی ممانعت

۱۷۷۴ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاپ کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

۳۵۴ : بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيْلِ الْوَالِدِ بَعْضَ اَوْلَادِهٖ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْهِبَةِ

بَابٌ: والد کو اپنی اولاد کے سلسلہ میں ہبہ میں ایک دوسرے پر فضیلت دینے کی کراہت

۱۷۷۵ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ

۱۷۷۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے اور عرض کیا میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام عطیہ دیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے سارے بیٹوں کو اس جیسا عطیہ دیا؟'' تو

هٰذَا؟" فَقَالَ: لَا ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "فَارْجِعْهُ" وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟" قَالَ: لَا - قَالَ: "اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ" فَرَجَعَ اَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا؟" فَقَالَ: نَعَمْ ' قَالَ: "اَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا ' قَالَ "فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ" وَفِيْ رِوَايَةٍ: "اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ!" ثُمَّ قَالَ: "اَيَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَآءً؟" قَالَ بَلٰى ' قَالَ: "فَلَا اِذًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

انہوں نے کہا نہیں ۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے واپس لے لو'' اور ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے ایسا سارے لڑکوں کے ساتھ کیا ہے؟'' انہوں نے کہا نہیں ۔آپؐ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو''۔ میرے والد لوٹ آئے اور وہ عطیہ واپس لے لیا۔ ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بشیر کیا تیرے اس کے سوا اور لڑکے بھی ہیں؟'' انہوں نے کہا جی ہاں۔آپؐ نے فرمایا: ''کیا سب کو تو نے اس جیسا غلام دیا؟'' انہوں نے کہا نہیں۔آپؐ نے فرمایا: ''پھر مجھے گواہ مت بناؤ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ میرے علاوہ اور کسی کو گواہ بناؤ''۔ پھر فرمایا: ''کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تیرے ساتھ احسان میں سب برابر ہوں؟'' انہوں نے کہا کیوں نہیں۔آپؐ نے فرمایا ''پھر ایسا مت کرو''۔ (بخاری ومسلم)

۲۵۵ :بَابُ تَحْرِيْمِ اِحْدَادِ الْمَرْاَةِ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرَةَ اَيَّامٍ

بَابٌ: کسی میّت پر تین دن سے زیادہ عورت سوگ نہیں کرسکتی البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے

۱۷۷۶ : عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْ غَيْرِهٖ ' فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ' ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ ' غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ تُوُفِّيَ

۱۷۷۶: حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ ان کے والد ابوسفیان بن حرب کی وفات ہوئی تو انہوں نے ایک خوشبو منگائی جس میں خلوق یا کسی اور خوشبو کی زردی تھی اور اس میں سے کچھ ایک لونڈی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر مل لی پھر کہا: ''اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ عورت کے لئے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ افسوس کرے مگر خاوند پر چار مہینے اور دس دن''۔ پھر میں زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی جبکہ ان کے بھائی نے وفات پائی تو انہوں نے خوشبو منگوائی اور پھر

اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ :اَمَا وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ ، غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ : "لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اس میں سے کچھ لگائی پھر کہا: ''خبردار! اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی سوائے اس بات کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ ایسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ افسوس کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنا جائز ہے''۔ (بخاری و مسلم)

٣٥٦ :بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ وَتَلَقِّى الرُّكْبَانِ وَالْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَالْخِطْبَةِ عَلٰى خِطْبَتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ اَوْ يَرُدَّ

بَاب: شہری کا دیہاتی کے لئے خریداری کرنا' قافلوں کو آگے جا کر ملنا اور مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اس کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت

مگر یہ کہ وہ اجازت دے یا رَدّ کرے

١٧٧٧ :عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٧٧٧: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی کہ: ''کوئی شہری دیہاتی کے لئے سودا کرے خواہ اس کا وہ حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو''۔ (بخاری و مسلم)

١٧٧٨ :وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :لَا تَتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى الْاَسْوَاقِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٧٧٨: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا: ''تجارتی قافلے کے سامان کو آگے جا کر مت ملو یہاں تک کہ اس کو اتار کر بازاروں میں لایا جائے''۔ (بخاری و مسلم)

١٧٧٩ :وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ" فَقَالَ لَهٗ طَاوٗسٌ :مَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ؟ قَالَ :"لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٧٧٩: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم تجارتی قافلے کو آگے جا کر مت ملو اور کوئی شہری دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے''۔ طاؤس نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا ''سودا نہ کرنے کا مطلب کیا ہے؟'' انہوں نے فرمایا کہ ''وہ اس کا دلال نہ بنے''۔ (بخاری و مسلم)

١٧٨٠ :وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ ، وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ ، وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَاَ مَا فِيْ اِنَائِهَا

١٧٨٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ''کوئی دیہاتی کسی شہری کے لئے سودا کرے' دھوکہ دینے کے لئے قیمت بڑھانے سے' اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا کرنے سے' اور منگنی پر منگنی کا پیغام دینے سے' عورت کو اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا سوال کرنے سے تاکہ جو اس کے برتن

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّيْ وَاَنْ يَّبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ ، وَاَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ ، وَنَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

میں ہے وہ اپنے برتن میں پلٹ لے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے قافلے کو آگے جا کر ملنے' شہری کو دیہاتی کے لئے خریدنے' عورت کو اپنی مسلمان بہن کی طلاق کی شرط لگانے' آدمی کو اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنے' دھوکہ دینے کے لئے قیمت بڑھانے اور کئی دن کا دودھ جمع کر کے فروخت سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

١٧٨١ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَّلَا يَخْطِبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

۱۷۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے دوسرے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام دے مگر یہ کہ وہ اجازت دے دے''۔ (بخاری و مسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

١٧٨٢ : وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "الْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ ، فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۸۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن مؤمن کا بھائی ہے کسی مؤمن کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ یہ حلال ہے کہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام دے مگر یہ کہ وہ چھوڑ دے''۔ (مسلم)

٣٥٧ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ فِيْ غَيْرِ وُجُوْهِهِ الَّتِيْ اَذِنَ الشَّرْعُ فِيْهَا

باب : شریعت نے جن مقامات پر مال خرچ کرنے کی اجازت دی ان کے علاوہ مقامات پر خرچ کر کے مال کو ضائع کرنے کی ممانعت

١٧٨٣ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا ، وَّيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا : فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهٗ۔

۱۷۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق تین باتوں کو پسند اور تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔ پس جن تین باتوں کو وہ تمہارے متعلق پسند کرتا ہے وہ یہ ہیں: (۱) تم اسی ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کے شریک نہ ٹھہراؤ۔ (۲) تم اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے مل کر تھامے رکھو اور (۳) اختلاف و تفرقہ نہ ڈالو اور وہ تین ناپسندیدہ باتیں یہ ہیں: (۱) بے سود بحث و تکرار (۲) کثرت سے سوال کرنا (۳) مال کو بے فائدہ ضائع کرنا۔ (مسلم) اس کی شرح پہلے گزری۔

١٧٨٤ : وَعَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ

۱۷۸۴: حضرت وراد' جو مغیرہ بن شعبہ کے کاتب تھے' روایت کرتے

شُعْبَةَ فِیْ كِتَابٍ اِلٰی مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ' اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ : اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ ' وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ ' وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ" وَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰی عَنْ قِيْلَ وَقَالَ : وَاِضَاعَةِ الْمَالِ' وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَكَانَ يَنْهٰی عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ ' وَوَاْدِ الْبَنَاتِ ' وَمَنَعَ وَهَاتِ ' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَبَقَ شَرْحُهٗ۔

ہیں کہ مجھے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط میں لکھوایا کہ نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے آخر میں فرمایا کرتے تھے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ......''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اس کی ہے تمام تعریفیں اسی ہی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے اے اللہ جو آپ دیں اس کا روکنے والا کوئی نہیں اور جو آپ روک دیں اس کا دینے والا کوئی نہیں اور کسی مرتبے والے کو اس کا مرتبہ تیرے مقابلے میں کام نہیں دے سکتا'' اور یہ بھی لکھا کہ ''رسول اللہ ﷺ قیل وقال' کثرتِ سوال' ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے''۔ (بخاری ومسلم) تشریح گزر چکی۔

۳۵۸ : بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاِشَارَةِ اِلٰی مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَنَحْوِهٖ سَوَآءٌ كَانَ جَادًّا اَوْ مَازِحًا وَالنَّهْیِ عَنْ تَعَاطِی السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

باب: کسی مسلمان کی طرف ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنے کی ممانعت خواہ مزاحاً ہو یا قصداً

اور

ننگی تلوار لہرانے کی ممانعت

۱۷۸۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"لَا يُشِرْ اَحَدُكُمْ اِلٰی اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِیْ يَدِهٖ فَيَقَعَ فِیْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔"وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ' قَالَ : قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ :"مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰی يَنْزِعَ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ" قَوْلُهٗ ﷺ :"يَنْزِعُ" ضُبِطَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَعَ كَسْرِ الزَّایِ وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ مَعَ فَتْحِهَا وَمَعْنَاهُمَا مُتَقَارِبٌ وَمَعْنَاهُ بِالْمُهْمَلَةِ يَرْمِیْ ' وَبِالْمُعْجَمَةِ اَيْضًا

۱۷۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص دوسرے مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ اس کو معلوم نہیں کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چلوا دے جس سے وہ آگ کے گڑھے میں جا گرے''۔ (بخاری ومسلم) مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف کسی ہتھیار سے اشارہ کیا بے شک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ خواہ اس کا وہ ماں باپ سے حقیقی بھائی ہو''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول يَنْزِعُ اور کو عین مہملہ زاء مکسورہ نیز يَنْزَغُ غین معجمہ اس کے فتحہ کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے معنی دونوں کا قریب قریب ہے' عین مہملہ کی شکل میں معنی یہ ہے کہ وہ پھینکتا ہے اور

يَرْمِيْ وَيُفْسِدُ وَاَصْلُ النَّزْعِ : الطَّعْنُ وَالْفَسَادُ۔

غین معجمہ کی شکل میں پھینکنے اور فساد کرنے کا معنی ہے جب کہ ''نَزَعَ'' کا اصل معنی نیزہ مارنا اور فساد کرنا ہے۔

١٧٨٦ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۷۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تلوار سانتی ہوئی (ننگی) پکڑائی جائے۔(ابوداؤد' ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

٣٥٩ : بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا لِعُذْرٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ

بَاب: مسجد سے اذان کے بعد بغیر فرضی نماز ادا کئے نکلنے کی کراہت مگر عذر کی وجہ سے جائز ہے

١٧٨٧ : عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ : كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ ، فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِيْ فَاَتْبَعَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ : اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۸۷: حضرت ابی شعثاء کہتے ہیں کہ ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے اذان دی۔ مسجد سے ایک آدمی اٹھ کر چلنے لگا تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ نے اس کو دیکھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ مسجد سے نکل گیا۔ اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

٣٦٠ : بَابُ كَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ لِغَيْرِ عُذْرٍ!

بَاب: بلا عذر ریحان (خوشبو) کو مسترد کرنے کی کراہت

١٧٨٨ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ ، فَاِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ ، طَيِّبُ الرِّيْحِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو ریحان پیش کی جائے پس وہ اس کو واپس نہ کرے وہ ہلکی پھلکی چیز ہے' عمدہ خوشبو والی ہے''۔ (مسلم)

١٧٨٩ : وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۷۸۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہ فرماتے تھے۔ (بخاری)

٣٦١ : بَابُ كَرَاهَةِ الْمَدْحِ فِي الْوَجْهِ لِمَنْ خِيْفَ عَلَيْهِ مَفْسَدَةٌ مِنْ اِعْجَابٍ وَّنَحْوِهٖ ، وَجَوَازِهٖ لِمَنْ

بَاب: منہ پر تعریف کرنا اُس کے لئے مکروہ ہے جس کے خود پسندی میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو جس سے خود پسندی کا خطرہ نہ ہو

اُمِنَ ذٰلِكَ فِيْ حَقِّهِ!

اس کے حق میں جائز ہے

۱۷۹۰ : عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَّيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ : "اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

"وَالْاِطْرَآءُ" اَلْمُبَالَغَةُ فِي الْمَدْحِ۔

۱۷۹۰: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ ایک آدمی کی تعریف کر رہا ہے اور تعریف میں مبالغہ آمیزی سے کام لے رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "تم نے اس آدمی کو ہلاک کر دیا" یا "تم نے اس آدمی کی کمر توڑ دی"۔ (بخاری و مسلم)

اَلْاِطْرَآءُ: تعریف میں مبالغہ۔

۱۷۹۱ : وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "وَيْحَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ" يَقُوْلُهُ مِرَارًا "اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ : اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَحَسِيْبُهُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكّٰى عَلَى اللّٰهِ اَحَدٌ"۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۷۹۱: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کیا گیا پس ایک آدمی نے اس کی اچھی تعریف کی اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر افسوس ہے کہ تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ آپؐ نے اس کو کئی مرتبہ فرمایا اگر تم نے ہر صورت میں تعریف کرنی ہو تو یوں کہنا چاہئے کہ میرا گمان ہے کہ وہ ایسا ہے اگر وہ اس کو ایسا سمجھتا ہو۔ اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے اور اللہ کے سامنے کوئی آدمی پاک بازی کا دعویٰ مت کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۹۲ : وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ الْحَصْبَآءَ : فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ : مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۹۲: حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصداً گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور اس کے منہ میں کنکریاں ڈالنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تمہیں کیا ہو گیا حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔

فَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ فِي النَّهْيِ، وَجَآءَ فِي الْاِبَاحَةِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ - قَالَ الْعُلَمَاءُ : وَطَرِيْقُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُّقَالَ : اِنْ كَانَ الْمَمْدُوْحُ عِنْدَهٗ كَمَالُ اِيْمَانٍ

یہ احادیث تو ممانعت کی ہیں اور بہت ساری صحیح احادیث اس کے جواز کی بھی ہیں علماء نے ان احادیث کو اس طرح جمع کیا کہ اگر ممدوح شخص ایمان و یقین میں کامل ہو اور ریاضت نفس اور پوری معرفت بھی اس کو حاصل ہے وہ تعریف سے فتنے میں مبتلا نہ ہو اور وہ

وَيَقِيْنٍ ، وَّرِيَاضَةُ نَفْسٍ ، وَّمَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ بِحَيْثُ لَا يَفْتَتِنُ وَلَا يَغْتَرُّ بِذٰلِكَ ، وَلَا تَلْعَبُ بِهِ نَفْسُهُ ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَّلَا مَكْرُوْهٍ ، وَّاِنْ خِيْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ كُرِهَ مَدْحُهُ فِيْ وَجْهِهٖ كَرَاهَةً شَدِيْدَةً ، وَعَلٰى هٰذَا التَّفْصِيْلِ تُنَزَّلُ الْاَحَادِيْثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِيْ ذٰلِكَ – وَمِمَّا جَآءَ فِي الْاِبَاحَةِ قَوْلُهٗ ﷺ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : "اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ" : اَيْ مِنَ الَّذِيْنَ يُدْعَوْنَ مِنْ جَمِيْعِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ لِدُخُوْلِهَا – وَفِي الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ : "لَسْتَ مِنْهُمْ" : اَيْ لَسْتَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْبِلُوْنَ اُزُرَهُمْ خُيَلَاءَ وَقَالَ لِعُمَرَ : "مَا رَاٰكَ الشَّيْطٰنُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ" وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْاِبَاحَةِ كَثِيْرَةٌ وَقَدْ ذَكَرْتُ جُمْلَةً مِّنْ اَطْرَافِهَا فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ۔

دھوکے میں پڑے اور نہ ہی اس کا نفس اس کے ساتھ کھیلے تو اس وقت تعریف منہ پر نہ حرام ہے نہ مکروہ اور اگر ان مذکورہ چیزوں میں کسی کا خطرہ ہو تو پھر سامنے تعریف کرنا منع ہے اور اس تفصیل پر احادیث مختلف جمع ہو جائیں گی۔ جواز کے بارے میں جو روایات ہیں ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد جو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ ''مجھے اُمید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جن کو جنت کے سب دروازوں میں سے پکارا جائے گا''۔ اور دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا ''تو ان لوگوں میں سے نہیں جو تکبر کی وجہ سے چادر ٹخنوں کے نیچے لٹکاتے ہیں''۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا دیکھتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر اور راستے اختیار کرتا ہے''۔

اس باب میں اباحت کے جواز کی بہت ساری روایات جن میں سے کچھ میں نے کتاب الاذکار میں ذکر کی ہیں۔

۳۶۳ : بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنْ بَلَدٍ وَّقَعَ فِيْهَا الْوَبَآءُ فِرَارًا مِّنْهُ وَكَرَاهَةِ الْقُدُوْمِ عَلَيْهِ!

باب: اس شہر سے فرار اختیار کرتے ہوئے نکلنے (کی کراہت) جہاں وباء واقع ہو جائے اور جہاں پہلے وباء ہو وہاں آنے کی کراہت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ﴾ [النساء:۷۸] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة:۱۹۵]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جہاں بھی تم ہو گے موت تمہیں پا لے گی۔ خواہ تم مضبوط قلعہ میں ہو''۔ (النساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو''۔ (البقرۃ)

۱۷۹۳ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَآءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهٗ – فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ – قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ . فَقَالَ لِيْ عُمَرُ : اُدْعُ لِيَ

۱۷۹۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب جب شام کی طرف تشریف لے گئے جب آپ مقام سرغ میں پہنچے تو آپ کو لشکروں کے امراء ابوعبیدہ اور ان کے اصحاب ملے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ شام میں وباء پھوٹ پڑی ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مہاجرین اوّلین کو بلا لاؤ میں نے ان کو بلایا تو آپ نے ان سے

الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا - فَقَالَ بَعْضُهُمْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَّلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ- وَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ - فَقَالَ : ارْتَفِعُوْا عَنِّیْ - ثُمَّ قَالَ : ادْعُ لِیَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ : ارْتَفِعُوْا عَنِّیْ - ثُمَّ قَالَ : ادْعُ لِیْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَالُوْا : نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَآءِ ، فَنَادٰى عُمَرُ فِی النَّاسِ : اِنِّیْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ ، فَقَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ : اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ : لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ! وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهٗ ، نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ ، اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطْتَّ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَّالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ ، وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ : فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِیْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ ، فَقَالَ : اِنَّ عِنْدِیْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ : "اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا

مشورہ کیا کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے پس انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا آپ ایک کام کے لئے نکلے ہیں ہم نہیں سمجھتے کہ آپ اس کام سے رجوع کریں۔ دوسروں نے کہا آپ کے پاس بقیہ لوگ اور اصحاب رسول ﷺ ہیں ہم نہیں خیال کرتے کہ آپ ان سے آگے بڑھ کر اس وباء میں جائیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر مجھے کہا کہ انصار کو بلاؤ پس میں نے ان کو بلایا اور آپ نے ان سے مشورہ طلب کیا وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور اس طرح اختلاف کیا جیسا کہ انہوں نے کیا۔ پھر آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے پاس قریش کے بوڑھے لوگوں میں سے بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر ہجرت کی۔ میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف کیا بلکہ سب نے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ لوٹ جائیں اور اس وباء کی طرف آگے نہ بڑھیں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ ہم صبح واپسی کے لئے سوار ہوں گے تم بھی تیاری کر لو۔ اس پر ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش کہ یہ بات اے ابوعبیدہ تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا (عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے اختلاف ناپسند کرتے تھے)۔ آپؓ نے فرمایا: ہاں! ہم اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں تم یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور وہ ایسی وادی میں اتریں کہ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز اور دوسرا قحط زدہ۔ کیا ایسا نہیں کہ اگر آپ اونٹوں کو سرسبز حصے میں چرائیں گے تو اللہ کی تقدیر سے چرائیں گے اور اگر آپ قحط زدہ حصہ میں چرائیں تو اللہ کی تقدیر سے چرائیں گے۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے جو اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے غائب تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس عبدالرحمٰن بن عوف ایک ایسی شخصیت معلوم ہوتے ہیں (یعنی شاید انہیں علم ہو) انہوں نے فرمایا میں نے رسول

تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ" فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَانْصَرَفَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَالْعُدْوَةُ :جَانِبُ الْوَادِیْ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب تم کسی زمین کے بارے میں وباء کا سن لو تو وہاں مت جاؤ اور اگر وباء ایسے علاقے میں پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے راہِ فرار اختیار نہ کرو۔ پس عمر فاروقؓ نے اللہ کی تعریف کی کہ (ان کی رائے حضور ﷺ کی رائے کے مشابہ نکلی) اور آپ وہیں سے لوٹ آئے۔ (بخاری ومسلم)

اَلْعُدْوَۃُ : وادی کا کنارہ۔

١٧٩٤ : وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَلَّمَ قَالَ :"اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ فِيْهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٧٩٤: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی زمین میں وبا پھیلنے کا سنو تو اس میں مت داخل ہو اور جب ایسی زمین میں واقع ہو جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے مت نکلو''۔ (بخاری ومسلم)

٣٦٣ :بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَحْرِيْمِ السِّحْرِ

باب : جادو کی حرمت میں شدت (سختی) کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ [البقرة:٢: ١٠٢] الاية.

اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ''سلیمان علیہ السلام نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے''۔ (البقرة)

١٧٩٥ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ : الشِّرْكُ بِاللّٰهِ ، وَالسِّحْرُ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ، وَاَكْلُ الرِّبَا ، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١٧٩٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا' جادو کرنا' کسی کی جان کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے البتہ حق کے ساتھ جائز ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے بھاگنا اور بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا''۔ (بخاری ومسلم)

٣٦٤ :بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسَافِرَةِ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى بِلَادِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيْفَ وُقُوْعُهٗ بِاَيْدِی الْعَدُوِّ

باب: قرآن مجید کو کفار کے علاقوں کی طرف لے کر سفر کرنے کی ممانعت جبکہ قرآن مجید کا دشمنوں کے ہاتھ لگ جانے کا خطرہ ہو

١٧٩٦ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

١٧٩٦: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اکرمؐ نے منع فرمایا کہ قرآن ساتھ لے کر (اگر بے حرمتی کا خطرہ ہو تو) دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

٣٦٥ :بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَاِنَاءِ الْفِضَّةِ فِى الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالطَّهَارَةِ وَسَآئِرِ وُجُوْهِ الْاِسْتِعْمَالِ

بَابْ: کھانے پینے اور دیگر استعمالات میں سونے اور چاندی کے برتنوں کو استعمال میں لانے کی حرمت

١٧٩٧ :عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"الَّذِىْ يَشْرَبُ فِىْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِىْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ :"اِنَّ الَّذِىْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِىْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ"۔

۱۷۹۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ جو آدمی چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے۔

١٧٩٨ :وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ ، وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ : "هُنَّ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَهِىَ لَكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ فِى الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:"لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِىْ صَحَافِهَا"۔

۱۷۹۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موٹے ریشم اور باریک ریشم، سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے سے منع کیا اور فرمایا کہ یہ (چیزیں) ان کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے جنت میں ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم موٹے ریشم کو مت پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں پانی نہ پیو اور نہ اس کے پیالوں میں کھاؤ۔

١٧٩٩ :وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ :كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ ، فَجِىْءَ بِفَالُوْذَجٍ عَلٰى اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَلَمْ يَاْكُلْهُ فَقِيْلَ لَهٗ حَوِّلْهُ ، فَحَوَّلَهٗ عَلٰى اِنَاءٍ مِّنْ خَلَنْجٍ وَّجِىْءَ بِهٖ فَاَكَلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

۱۷۹۹: حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ مجوس کے ایک گروہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس دوران چاندی کے برتن میں فالودہ لایا گیا تو حضرت انسؓ نے اسے نہ کھایا۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ اس کو بدل دیں۔ انہوں نے لکڑی کے پیالے میں تبدیل کیا اور ان کے پاس لایا گیا تو انہوں نے کھا لیا۔ (بیہقی) صحیح سند کے ساتھ۔

"اَلْخَلَنْجُ" :اَلْجَفْنَةُ۔

اَلْخَلَنْجُ :پیالا۔

۳۶٦ :بَابُ تَحْرِيْمِ لُبْسِ الرَّجُلِ ثَوْبًا مُّزَعْفَرًا

بَاب: مردکوزعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے کی حرمت

۱۸۰۰ :عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۰۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے منع فرمایا کہ آدمی زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہنیں۔(بخاری اور مسلم)

۱۸۰۱ :وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :رَاَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعْصَفَرَيْنِ فَقَالَ : "اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟" قُلْتُ : اَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ : "بَلْ اَحْرِقْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ ' فَقَالَ :"اِنَّ هٰذَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصفر (زرد رنگ) سے رنگے ہوئے دو کپڑے مجھے پہنے ہوئے دیکھا۔تو آپؐ نے فرمایا تیری والدہ نے ان کے پہننے کا حکم دیا؟ میں نے کہا' کیا میں ان کو دھو ڈالوں؟ فرمایا بلکہ جلا دو۔ایک روایت میں ہے یہ کفار کے کپڑے ہیں۔پس ان کو مت پہنو۔(مسلم)

۳٦۷ :بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَمْتِ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ

بَاب: دن سے رات تک خاموش رہنے کی ممانعت

۱۸۰۲ : عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَفِظْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : "لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ : كَانَ مِنْ نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ الصُّمَاتُ فَنُهُوْا فِي الْاِسْلَامِ عَنْ ذٰلِكَ وَاُمِرُوْا بِالذِّكْرِ وَالْحَدِيْثِ بِالْخَيْرِ۔

۱۸۰۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد ہے کہ بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں اور دن سے رات تک خاموش ہونے کی حیثیت نہیں۔(ابوداؤد)
صحیح سند کے ساتھ۔

امام خطابی نے اس حدیث کی تشریح فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت (قبل از اسلام) میں خاموشی عبادت سمجھی جاتی تھی جبکہ اسلام میں اس سے منع کر دیا گیا اور ذکر یا اچھی بات کا حکم دیا گیا۔

۱۸۰۳ : وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ : دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنْ اَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ ' فَرَاٰهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ :مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالُوْا :حَجَّتْ مُصْمِتَةً – فَقَالَ لَهَا : تَكَلَّمِيْ فَاِنَّ هٰذَا لَا

۱۸۰۳: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس آئے جس کو زینب کہا جاتا تھا۔اس کو دیکھا کہ وہ بات نہیں کر رہی ہے۔آپ نے فرمایا اسے کیا ہے کہ یہ بات نہیں کرتی؟ انہوں نے کہا کہ اس نے خاموش رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔آپ نے اس کو فرمایا: تُو بات کر یہ خاموشی اسلام میں

يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ! فَتَكَلَّمَتْ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ـ

جائز نہیں بلکہ جاہلیت کا وطیرہ ہے پس اس نے بات چیت شروع کر دی۔ (بخاری)

٣٦٨ : بَابُ تَحْرِيْمِ انْتِسَابِ الْإِنْسَانِ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَتَوَلِّيْهِ غَيْرَ مَوَالِيْهِ

باب: اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت اور اپنے آقا کے علاوہ دوسرے کی طرف غلامی کی نسبت کرنے کی حرمت

١٨٠٤ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

۱۸۰۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی نے دوسرے کے باپ کی طرف نسبت کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں پس جنت اس پر حرام ہے''۔

١٨٠٥ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَهُوَ كُفْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ـ

۱۸۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا تو وہ کفر ہے''۔ (بخاری و مسلم)

١٨٠٦ : وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكِ ابْنِ طَارِقٍ قَالَ : رَاَيْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ : لَا وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهٗ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَنَشَرَهَا فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ، وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

۱۸۰۶: حضرت یزید بن شریک بن طارق کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور یہ فرماتے سنا۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں۔ سوائے کتاب اللہ کے اور وہ جو کہ اس صحیفے اور دستاویز میں ہیں پھر اس صحیفے کو پھیلا دیا تو اس میں اونٹوں کی عمریں اور زخموں کے احکام تھے اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیر سے ثور تک کا علاقہ مدینہ کا حرم ہے۔ جس نے اس میں کوئی نئی چیز ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرض عبادت اور نفلی عبادت بھی قبول نہیں فرمائیں گے۔ مسلمان کا عہد ایک ہے۔ جس کے ساتھ ان کا ایک ادنیٰ آدمی کوشش کرتا ہے جس نے کسی مسلمان کا عہد توڑ دیا۔ اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہیں فرمائیں گے۔ جس نے دوسرے باپ کی طرف نسبت کی یا اپنے آقاؤں کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کی۔ اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام

وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

"ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ" : اَیْ عَهْدُهُمْ وَاَمَانَتُهُمْ- "وَاَخْفَرَهُ" نَقَضَ عَهْدَهُ - "وَالصَّرْفُ" : التَّوْبَةُ ، وَقِيْلَ الْحِيْلَةُ - "وَالْعَدْلُ" الْفِدَآءُ۔

لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ اس کی فرض ونفل کو قبول نہ کریں گے۔ (بخاری ومسلم)

ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ سے مراد عہد اور امانت ہے۔

اَخْفَرَ: اس نے وعدہ توڑا۔

صَرْفُ: توبہ۔

عِنْدَ الْبعض: حیلہ۔ عدل: فدیہ

۱۸۰۷ : وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :"لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰی لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ - وَمَنِ ادَّعٰی مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ - وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ۔

۱۸۰۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس آدمی نے جانتے ہوئے دوسرے باپ کی طرف نسبت کی اس نے کفر کیا۔ جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا' جو اس کی نہیں تو وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔ جس نے کسی آدمی کو کافر کہہ کر پکارا یا دشمن اللہ کہا اور وہ ایسا نہیں تھا تو یہ دشنام اس کی طرف لوٹ آئے گا۔ (بخاری ومسلم) یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

۳۶۹ :بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنَ ارْتِكَابِ مَا نَهَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ

باب ۳۶۹: جس بات سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے منع فرمایا ہو اس کے ارتکاب سے بچنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [النور:٦٣] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾ [آل عمران:٢٨] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ [البروج:١٢] وَقَالَ تَعَالٰی : ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾ [هود:١٠٢]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چاہئے کہ وہ لوگ ڈرتے رہیں جو اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں ان کو اللہ کی طرف سے آزمائش یا دردناک عذاب نہ پہنچ جائے''۔ (النور) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتے ہیں''۔ (آل عمران) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''بے شک تیرے ربّ کی پکڑ بڑی سخت ہے''۔ (البروج) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اسی طرح تیرے ربّ کی پکڑ بڑی سخت ہے جبکہ وہ بستیوں کو پکڑتا ہے اس حال میں کہ وہ ظالم ہوں۔ بے شک تیرے ربّ کی پکڑ سخت ہے' دردناک ہے''۔ (ھود)

۱۸۰۸ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ :"اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِیَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ غیرت والے ہیں اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کو غیرت آتی ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے''۔ (بخاری ومسلم)

۳۷۰ :بَابُ مَا يَقُوْلُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنِ ارْتَكَبَ مَنْهِيًّا عَنْهُ

بَاب: جو کسی ممنوع فعل یا قول کا ارتکاب کرے اس کو کیا کرے اور کہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ [فصلت:٣٦] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ﴾ [الاعراف:٢٠١] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ، اُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ﴾ [آل عمران:١٣٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [النور:٣١]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اگر شیطان کی چوک اللہ کی نافرمانی پر ابھارے تو اللہ کی پناہ طلب کرو“۔ (فصلت)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جب ان میں سے کسی شخص کو شخص شیطان کا وسوسہ پہنچ جاتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں اور اسی وقت ہی وہ دیکھنے لگتے ہیں“ (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور وہ لوگ جب کوئی بے حیائی ان سے ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ پھر وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہوں کو بخشنے گا کون اور انہوں نے اصرار نہ کیا حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے ربّ کے ہاں بخشش ہے اور ایسے باغات جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے کام کرنے والوں کا بدلہ خوب ہے“۔ (آل عمران)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور تم سب اللہ کی بارگاہ سے اٹھے تو توبہ کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ“۔ (النور)

١٨٠٩ :وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِىْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالٰى اُقَامِرْكَ ، فَلْيَتَصَدَّقْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے قسم اٹھائی اور یوں کہا۔ لات و عزیٰ کی قسم تو اس کو چاہئے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور جس نے قسم اٹھائی اپنے ساتھی کی خاطر اس کو چاہئے کہ یوں کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور جس نے اپنے ساتھی کو کہا: آؤ جوا کھیلیں تو اسے چاہئے کہ وہ صدقہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

كتاب المنثورات والملح

١٨١٠ :عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِىْ طَائِفَةِ النَّخْلِ ، فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا ، فَقَالَ : "مَا شَاْنُكُمْ؟" قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۸۱۰: حضرت نواس بن سمعانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا تو کبھی اس کو حقیر اور کبھی اس کو بہت بڑا بتایا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ وہ وہ شاید کھجوروں کے جھنڈ میں ہے کہ جب ہم شام کے وقت آپ کے پاس پہنچے تو آپؐ نے ہم میں اس کا اثر دیکھا۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا

ﷺ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ : غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ : اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ ، وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهٖ ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ : اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَاَنِّي اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَّعَاثَ شِمَالًا ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ : "اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا : يَوْمٌ كَسَنَةٍ ، وَّيَوْمٌ كَشَهْرٍ ، وَّيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ ، وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ" قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ : "لَا اُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ : كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَاْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيبُوْنَ لَهُ فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُوْا وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَّاَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَّاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ، ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: اَخْرِجِي كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ، ثُمَّ يَدْعُوْا رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا

یارسول اللہ! آپؐ نے صبح دجال کا ذکر کیا تو کبھی آپؐ نے اس کو بڑا حقیر اور کبھی اس کو اونچا دکھایا یہاں تک کہ ہم نے محسوس کیا کہ وہ تو ان کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔اس پر آپؐ نے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں دجال کے غیر کا زیادہ خوف ہے اگر میری موجودگی میں دجال کا ظہور ہو گیا تو تمہاری طرف سے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں اس کا خروج ہوا تو پھر ہر شخص اپنے نفس کا دفاع کرنے والا ہوگا۔اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان پر جانشین ہوگا۔(یادرکھو) وہ دجّال نوجوان اور گھنگھریالے بالوں والا ہے۔اس کی ایک آنکھ اُبھرنے والی ہے۔گویا اس کو عبدالعزیٰ بن قطعن سے تشبیہ دیتا ہوں۔جو آدمی اس کو پالے تو اس کو چاہئے کہ وہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق اور شام کے درمیانی راستے پر ظاہر ہوگا۔وہ دائیں اور بائیں جانب فساد پھیلائے گا۔اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا' ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ زمین میں کتنا عرصہ ٹھہرے گا؟ آپؐ نے فرمایا ۴۰ دن جن میں ایک دن سال کے برابر اور دوسرا دن مہینے کے برابر اور تیسرا دن جمعہ کے برابر اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں کے مشابہ ہوں گے۔ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ دن جو سال کے برابر ہے کیا اس میں ایک دن کی نمازیں پڑھ لینا ہمیں کفایت کرے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ''نہیں تمہیں اس دن کی مقدار کا اندازہ لگانا ہوگا''۔ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ زمین میں کتنی تیزی سے چلے گا؟ آپؐ نے فرمایا: بارش کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو چنانچہ اس کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوگا پس ان کو دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے پھر وہ آسمان کو حکم دے گا۔پس وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اُگائے گی اور ان کے چرنے والے جانور شام کو ان کی طرف واپس لوٹیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے زیادہ لمبے اور ان کے تھن پہلے سے زائد بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے پہلو وسیع ہوں گے۔پھر وہ کچھ اور لوگوں کے پاس آئے گا اور ان کو دعوت دے گا وہ اس کی دعوت کو مسترد کر دیں گے۔وہ

فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ ، وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ ، اِذْ طَاْطَاَ رَاْسَهُ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤْ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهٖ اِلَّا مَاتَ ، وَنَفْسُهُ يَنْتَهِيْ اِلٰى حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ ، فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى عِيْسٰى اَنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ ، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ، فَيَمُرُّ اَوَآئِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ

جس وقت ان سے لوٹے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے۔ ان کے ہاتھوں میں مال ذرا بھر نہیں رہے گا۔ اس کا گزر ویرانے پر ہوگا تو وہ اس ویرانے کو کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دے تو اس زمین کے خزانے اس طرح اس کا پیچھا کریں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے۔ پھر وہ ایک کامل آدمی کو دعوت دے گا اور تلوار سے ضرب لگا کر اس کو دو ٹکڑے کر دے گا جیسے تیر انداز کا نشانہ پھر اس کو بلائے گا تو وہ اس کی طرف اس حالت میں متوجہ ہوگا کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ ہنس رہا ہوگا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیج دیں گے۔ چنانچہ وہ دمشق کے مشرقی سفید کنارے کے پاس زرد رنگ کی چادریں پہنے اتریں گے اس حال میں کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر ہوں گے۔ جب سر جھکائیں گے' تو اس سے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو چاندی کے موتیوں کی طرف قطرے گریں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کافر کو پہنچے گی' تو وہ مر جائے گا اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی۔ پس وہ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ بابِ لد کے پاس اس کو پا کر قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ ایک ایسی قوم کے پاس آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا پس آپ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور جنت میں ان کے درجات کی بات بتلائیں گے۔ وہ ایسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرے گا کہ میں نے اپنے ان بندوں کو نکالا ہے کہ کسی کو ان سے لڑائی کی طاقت نہیں۔ پس تو میرے بندوں کو طور کی طرف لے جا کر ان کی حفاظت کر۔ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجیں گے اس حال میں کہ وہ بلندی سے پھسلنے والے ہوں گے۔ ان کا پہلا گروہ بحیرۂ طبریہ پر گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائے گا اور پچھلا گروہ آئے گا تو وہ کہے گا یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ اللہ کے پیغمبر عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہوں گے یہاں تک کہ ایک بیل کا سر ان کے نزدیک تمہارے آج کے سو دینار سے زیادہ بہتر ہوگا۔ اللہ کے پیغمبر ان کے ساتھی اللہ کی طرف رغبت کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا

اِلاَّ مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَطَرًا لَا يَكُنُ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَقَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَكِ ، وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ ، فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ ، وَّيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

قَوْلُهُ "خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ" : اَيْ طَرِيْقًا بَيْنَهُمَا وَقَوْلُهُ "عَاثَ" بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ ، وَالْعَيْثُ : اَشَدُّ الْفَسَادِ – "وَالذُّرٰى" : الْاَسْنِمَةُ "وَالْيَعَاسِيْبُ" : ذُكُوْرُ النَّحْلِ "وَجِزْلَتَيْنِ" : اَيْ قِطْعَتَيْنِ "وَالْغَرَضُ" : الْهَدَفُ الَّذِيْ يُرْمٰى اِلَيْهِ بِالنُّشَّابِ اَيْ يَرْمِيْهِ رَمْيَةً كَرَمْيَةِ النُّشَّابِ اِلَى الْهَدَفِ – "وَالْمَهْرُوْدَةُ" بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ وَهِيَ : الثَّوْبُ

فرمائیں گے جس سے وہ تمام اس طرح موت کا شکار ہو جائیں گے جیسے ایک نفس مرتا ہے۔ پھر عیسیٰ اور انکے ساتھی زمین پر اتریں گے اور وہ زمین پر ایک بالشت جگہ نہیں پائیں گے جو ان کی (لاشوں کی) گندگی اور بدبو سے خالی ہو۔ اللہ کے نبی اور ان کے اصحاب اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ کچھ پرندے بھیجیں گے جن کی گردن بختی اونٹ کی طرح ہوگی وہ ان کو اٹھا کر اس جگہ پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجیں گے جس سے کوئی گھر اور کوئی حصہ خالی نہیں رہے گا۔ وہ بارش زمین کو دھو کر چکنی چٹان کی طرح کر دے گی پھر زمین کو کہا جائیگا تو اپنے پھل اُگا اور برکت لوٹا۔ چنانچہ ایک جماعت انار کو کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے کام لے سکے گی اور دودھ میں برکت کر دی جائیگی۔ یہاں تک کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک بڑی جماعت کیلئے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی گائے ایک قبیلے کو کافی ہو جائیگی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہوا بھیجیں گے جو ان کی بغلوں کے نچلے حصے کو متاثر کریگی جس سے ہر مسلمان کی روح قبض کر لی جائیگی اور شریر ترین لوگ رہ جائینگے' وہ آپس میں اس طرح جماع کرینگے جیسے گدھے سر عام کرتے ہیں اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔

خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ :شام وعراق کا درمیانی راستہ:

عَاثَ : سخت فساد۔

الذُّرٰى: کوہان۔

يَعَاسِيْبُ :شہد کی مکھی۔

جِزْلَتَيْنِ: دوٹکڑے۔

الْغَرَضُ : وہ نشانہ جس کو تیر مارا جائے یعنی اس کو تیر کے نشانے کی طرح پھینکے گا۔

اَلْمَهْرُوْدَةُ: دال مہملہ اور معجمہ دونوں کے ساتھ رنگے ہوئے کپڑے کو کہتے ہیں۔

لَايَدَانِ: طاقت نہیں۔

الْمَصْبُوْغُ – قَوْلُهُ "لَا يَدَانِ" : اَىْ لَا طَاقَةَ : "وَالنَّغَفُ" دُوْدٌ "وَفَرْسٰى" جَمْعُ فَرِيْسٍ ، وَهُوَ الْقَتِيْلُ "وَالزَّلَقَةُ" : بِفَتْحِ الزَّاىِ وَاللَّامِ وَالْقَافِ – وَرُوِىَ الزُّلْفَةُ بِضَمِّ الزَّاىِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَبِالْفَاءِ وَهِىَ : الْمَرْاٰةُ "وَالْعِصَابَةُ" الْجَمَاعَةُ "وَالرِّسْلُ" بِكَسْرِ الرَّآءِ : اللَّبَنُ "وَاللِّقْحَةُ" اللَّبُوْنُ – "وَالْفِئَامُ" بِكَسْرِ الْفَآءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ الْجَمَاعَةُ – وَالْفَخِذُ" مِنَ النَّاسِ : دُوْنَ الْقَبِيْلَةِ۔

نَغَفُ: کیڑا۔
فَرْسٰى: مقتول۔
الزَّلَقَةُ: آئینہ جماعت۔
الْعِصَابَةُ: جماعت۔
اللَّبَنُ: دودھ۔
اللِّقْحَةُ: دودھ والی۔
فِئَامُ: جماعت۔
الْفَخِذُ: قبیلہ سے چھوٹی جماعت یعنی خاندان' کنبہ یا گھرانہ۔

۱۸۱۱ : وَعَنْ رِبْعِىِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِىِّ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدِّثْنِىْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِى الدَّجَّالِ قَالَ : اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ ، وَاِنَّ مَعَهٗ مَآءً وَّنَارًا ۔ فَاَمَّا الَّذِىْ يَرَاهُ النَّاسُ مَآءً فَنَارٌ تُحْرِقُ – وَاَمَّا الَّذِىْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَآءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ : طَيِّبٌ" – فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ : وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهٗ – مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۱۸۱۱: حضرت ربعی بن حراس کہتے ہیں کہ میں حضرت ابومسعود انصاری کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کی خدمت میں گئے ۔ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا' تم مجھ سے وہ بات بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجّال کے متعلق سنی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا پھر جس کو لوگ دیکھنے میں پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جس کو لوگ آگ خیال کرتے ہوں گے وہ عمدہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔اس پر ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا' میں نے بھی یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔(بخاری ومسلم)

۱۸۱۲ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِىْ اُمَّتِىْ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ ، لَا اَدْرِىْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رِيْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى

۱۸۱۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''دجّال میری امت میں نکلے گا اور چالیس تک ٹھہرے گا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آیا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اسے تلاش کر کے ہلاک کر دیں گے۔ پھر لوگ سات سال تک اسی طرح رہیں گے کہ دو کے درمیان کوئی دشمنی کا نام ونشان نہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے جس سے کوئی ایک شخص جس کے دل میں ذرّہ کی مقدار بھر ایمان ہوگا وہ بھی باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ اگر

عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا ، وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا ، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ : اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا ، وَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ حَوْلَهٗ ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ - مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ : يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ ، وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ : اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ : مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا، وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُّكْشَفُ عَنْ سَاقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"اللِّيْتُ" صَفْحَةُ الْعُنُقِ وَمَعْنَاهُ يَضَعُ صَفْحَةَ عُنُقِهٖ وَيَرْفَعُ صَفْحَتَهُ الْاُخْرٰى۔

کوئی شخص پہاڑ کے درمیان میں بھی گھسا ہوگا تو بھی وہ ہوا اس پر داخل ہوکر اُس کی روح قبض کرلے گی۔ پھر بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جن میں شہوت کے اعتبار سے پرندوں جیسی تیزی اور ایک دوسرے کے تعاقب اور پیچھا کرنے میں درندوں جیسی خون خواری ہو گی۔ وہ کسی نیکی کو نیکی نہ سمجھیں گے اور نہ کسی برائی کو برائی خیال کریں گے۔ شیطان ان کے سامنے مثالی شکل بنا کر آئے گا اور کہے گا۔ تم میری بات کیوں نہیں مانتے؟ وہ لوگ کہیں گے تو کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ پس وہ انہیں بتوں کی عبادت کا حکم دے گا۔ اس کے باوجود ان کے ہاں رزق کی فراوانی ہوگی اور زندگی عیش و آرام سے گزرے گی۔ پھر صور میں پھونک ماردی جائے گی جو بھی اس کی آواز سنے گا۔ اپنی گردن کبھی اس کی طرف جھکائے گا اور کبھی اوپر اٹھائے گا اور سب سے پہلا شخص جو اس آواز کو سنے گا وہ ہوگا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہوگا۔ وہ اس سے بے ہوش ہوکر گر پڑے گا اور دوسرے لوگ بھی۔ پھر اللہ بارش بھیجے گا یا اُتارے گا جو پھوار جیسی ہو گی جس سے انسانی اجسام اُگیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو اسی وقت لوگ کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ اے لوگو! اپنے ربّ کی طرف آؤ (فرشتوں کو کہا جائے گا) ان کو کھڑا کرو اور ان سے باز پرس کی جائے گی۔ پھر کہا جائے گا ان میں سے جہنمیوں کا گروہ نکال لو۔ پس فرشتوں کی طرف سے عرض کیا جائے گا کتنوں میں کتنے؟ تو حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے (۹۹۹)۔ پس یہی دن ہوگا۔ (جو غم کی وجہ سے) بچوں کو بوڑھا کردے گا اور یہی دن ہوگا جب پنڈلی کھولی جائے گی (مسلم)

اللِّيْتُ: گردن کی طرف۔ گردن کا ایک کنارہ رکھے گا اور دوسرا اٹھائے گا۔

۱۸۱۳ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ ، وَلَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ

۱۸۱۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شہر ایسا نہیں کہ جس کو دجّال روندے گا مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ۔ ان کے ہر پہاڑی راستے پر

اَنْقَابِهِمَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَآفِّيْنَ تَحْرُسُهُمَا، فَيَنْزِلُ بِالسَّبَخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يُخْرِجُ اللّٰهُ مِنْهَا كُلَّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

فرشتے صفیں باندھے ان کی حفاظت کر رہے ہوں گے پس وہ مدینہ میں ریتلی زمین پر اترے گا تو مدینہ تین زلزلوں سے لرز جائے گا۔ جن سے اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے''۔ (مسلم)

۱۸۱٤ :وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : "يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْبَهَانِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۱۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اصفہان کے ستر ہزار یہودی جن پر سبز رنگ کے جبے ہوں گے وہ دجال کی اتباع کریں گے''۔ (مسلم)

۱۸۱٥ :وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ :"لَيَنْفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۱۵: حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: ''لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں پناہ گزیں ہوں گے''۔ (مسلم)

۱۸۱٦ :وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرَ مِنَ الدَّجَّالِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۱۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک دجال کے فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ خطرناک نہیں''۔ (مسلم)

۱۸۱۷ :وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَتَلَقَّاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ - فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ اِلٰى اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ :اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ- فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُ : مَا بِرَبِّنَا خَفَآءٌ! فَيَقُوْلُوْنَ : اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَى الدَّجَّالِ ، فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ : يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا الدَّجَّالَ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ : خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ ، فَيُوْسَعُ

۱۸۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک مؤمن جائے گا۔ پس اس کی دجال کے پہرے داروں سے ملاقات ہوگی وہ اس سے پوچھیں گے تو کہاں جا رہا ہے؟ وہ کہے گا میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جس نے خروج کیا ہے یعنی دجال۔ وہ کہیں گے کیا تو ہمارے ربّ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ مؤمن کہے گا ہمارے ربّ کی ذات میں تو خفاء نہیں (بلکہ وہ قدرتوں سے ظاہر ہے) وہ آپس میں کہیں گے کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تمہارے ربّ نے اس کی اجازت کے بغیر قتل کرنے سے منع نہیں کر رکھا؟ چنانچہ وہ اسے دجال کے پاس لے آئیں گے۔ جب مؤمن اسے دیکھے گا تو کہے گا یہی وہ دجال ہے۔ جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا ہے۔ دجال ان کے متعلق حکم دے گا۔ اس کو پیٹ کے بل لٹا دو۔ پھر کہے گا اس کو پکڑو اور اس کے سر پر زخم لگاؤ۔ پھر اس کی پیٹھ

ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا: فَيَقُوْلُ: أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ أَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ! فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِيْ؟ فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ إِلَّا بَصِيْرَةً، ثُمَّ يَقُوْلُ يٰأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِأَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ، فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلٰى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ إِلَيْهِ سَبِيْلًا فَيَأْخُذُهُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ، فَيَحْسَبُ النَّاسُ أَنَّهُ قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ بِمَعْنَاهُ "الْمَسَالِحُ" الْخُفَرَاءُ وَالطَّلَائِعُ۔

اور پیٹ پر ضربات سے چپٹا کر دیا جائے گا۔ پھر اس سے دجّال کہے گا کیا تُو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ جواب دے گا تو مسیح کذاب ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق حکم دیا جائے گا اور اس کو آرے کے ساتھ دو ٹکڑوں میں چیر دیا جائے گا۔ پھر دجّال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اسے حکم دے گا تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ دجّال اس سے پوچھے گا کیا تُو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ پس وہ جواب دے گا میری تیرے متعلق بصیرت میں اضافہ ہوا ہے۔ پھر وہ مؤمن کہے گا۔ اے لوگو! میرے بعد یہ کسی کو قتل نہ کر سکے گا۔ پس دجّال اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیانی حصے کو تانبا بنا دے گا لہٰذا دجّال اُس کے قتل کا کوئی راستہ نہیں پائے گا۔ تو دجّال اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر آگ میں پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اس کو آگ میں پھینکا ہے مگر حقیقت میں وہ جنت میں ڈالا گیا۔ پس رسول اللہؐ نے فرمایا یہ شخص ربّ العالمین کے ہاں شہادت میں اس زمانے کے لوگوں میں سب سے بڑا ہوگا۔ (مسلم) بخاری نے بھی اسی کے ہم معنی بعض حصے کو روایت کیا ہے۔

اَلْمَسَالِحُ: پہریدار اور جاسوس۔

۱۸۱۸: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِيْ: "مَا يَضُرُّكَ" قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَهْرَ مَاءٍ، قَالَ: "هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۱۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دجّال کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا اور کسی نے نہیں پوچھا اور آپؐ نے مجھ سے فرمایا' وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ایمان کو بچا لینا ان کے ہاں اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۱۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار بے شک وہ کانا ہے اور بلاشبہ تمہارا ربّ کانا نہیں اور اس کی آنکھوں کے درمیان ک'ف'ر لکھا ہوا ہے۔ (بخاری و مسلم)

١٨٢٠ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِىٌّ قَوْمَهٗ : اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِىْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِىْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِىَ النَّارُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم کو وہ بات دجّال کے بارے میں نہ بتاؤں' جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کونہیں بتائی ؟ بلاشبہ وہ کانا ہے اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی چیز ہوگی پس جس کو وہ جنت کہے گا وہ آگ ہوگی''۔(بخاری ومسلم)

١٨٢١ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانِىْ النَّاسِ فَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۱۸۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کا لوگوں کے درمیان تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔ خبردار مسیح دجّال دائیں آنکھ سے کانا ہے' اس کی آنکھ گویا اُبھرنے والا انگور ہے''۔(بخاری ومسلم)

١٨٢٢ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِىُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ : يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِىٌّ خَلْفِىْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۱۸۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے۔ یہودی پتھروں اور درختوں کے پیچھے چھپ جائیں گے تو پتھر اور درخت مسلمان کو کہے گا یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔آ اور اس کو قتل کر دے۔ سوائے غرقہ نالی درخت کے کہ یہ یہودیوں کا درخت ہے''۔(بخاری ومسلم)

١٨٢٣ : وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِالْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ : يَالَيْتَنِىْ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ ، مَا بِهٖ اِلَّا الْبَلَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۱۸۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی کا گذر قبر کے پاس سے ہوگا تو وہ آدمی اس قبر پر لوٹ پوٹ ہوکر کہے گا۔ کاش کہ میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اور یہ بات دین کی حفاظت کی غرض سے نہیں ہو گی بلکہ اس کا سبب دنیا کی مصیبت ہوگی''۔(بخاری ومسلم)

١٨٢٤ : وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يُقْتَتَلُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ –

۱۸۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہو اس پر لڑائی ہوگی اور ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہوں گے جن

فَيَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ: لَعَلِّي اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَنْجُوْا" وَفِيْ رِوَايَةٍ: يُوْشِكُ اَنْ يَّحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

میں سے ہر ایک یہی کہتا ہوگا شاید کہ میں نجات پاؤں'' اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ''قریب ہے کہ فرات سے سونے کا ایک بڑا خزانہ ظاہر ہو جو آدمی اس وقت موجود ہو اس میں سے ذرّہ بھر بھی نہ لے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۲۵: وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ، وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا، حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہؐ سے نقل کرتے ہیں: ''لوگ مدینہ کو ہر قسم کی سہولت ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور وہاں عوافی کا مسکن بن جائے گا۔ عوافی سے مراد درندے اور پرندے ہیں۔ آخری وہ آدمی جن پر قیامت قائم ہوگی وہ مزینہ قبیلے کے دو چرواہے ہوں گے جو مدینہ کی طرف رخ کئے اپنی بکریوں کو ہانک کر لا رہے ہوں گے کہ اسے وحشیوں کا مسکن پا کر واپس لوٹیں گے۔ وہ چلتے ہوئے ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے''۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۲٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "يَكُوْنُ خَلِيْفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِكُمْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَحْثُوا الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۲٦: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک خلیفہ تمہاری طرف آخری زمانے میں ہوگا جو مال اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بھر کے دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا''۔ (مسلم)

۱۸۲۷: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۲۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی سونے کے مال کا صدقہ لے کر چکر لگاتا پھرے گا مگر کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ہوگا اور ایک آدمی دیکھا جائے گا کہ چالیس چالیس عورتیں اس کی پناہ میں اس کے پیچھے ہوں گی اور اس کا سبب آدمیوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت ہوگی''۔ (مسلم)

۱۸۲۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَشْتَرِيْتُ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِيْ

۱۸۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے دوسرے سے زمین خریدی۔ زمین کے خریدار نے اس زمین میں سے ایک گھڑا پایا جس میں سونا (بھرا ہوا) تھا۔ پس اُس نے اِس شخص کو کہا جس سے زمین خریدی تھی تو اپنا سونا لے لے۔ بے شک میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں۔ زمین کے مالک نے کہا میں نے تجھے زمین سب

لَهُ الْاَرْضَ : اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا ' فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ ' فَقَالَ الَّذِىْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ: اَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ اَحَدُهُمَا لِىْ غُلَامٌ ' وَقَالَ الْاٰخَرُ :لِىْ جَارِيَةٌ قَالَ :اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ' وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ فَتَصَدَّقَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کچھ سمیت بیچی۔ دونوں نے ایک آدمی کو فیصل بنایا۔ اس شخص نے جس کو فیصل بنایا گیا ان سے کہا کہ تمہاری اولاد ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔ اس فیصلہ کرنے والے نے کہا کہ اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کردو اور ان دونوں پر اس سونے کو خرچ کردو۔ چنانچہ انہوں نے اسی طرح کردیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۲۹ : وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ : لِصَاحِبَتِهَا : اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى :اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ ' فَتَحَاكَمَا اِلٰى دَاوٗدَ ﷺ ' فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى ' فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ ﷺ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِىْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى :لَا تَفْعَلْ ' رَحِمَكَ اللّٰهُ ' هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''دو عورتیں تھیں جن کے ساتھ ان کے بیٹے تھے۔ بھیڑیا آیا اور ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ ایک نے ان میں سے دوسری کو کہا وہ تمہارا بیٹا لے گیا۔ دوسری نے کہا وہ تمہارا بیٹا لے گیا۔ دونوں نے فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اس بچے کا فیصلہ بڑی کے حق میں کردیا۔ وہ دونوں نکل کر سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور اس کی انہیں اطلاع دی تو اس پر انہوں نے کہا۔ میرے پاس چاقو لے آؤ۔ میں اس کو دونوں کے درمیان دو ٹکڑے کردیتا ہوں۔ چھوٹی کہنے لگی' اللہ آپ کا بھلا کرے ایسا مت کریں وہ اسی کا بیٹا ہے۔ پس سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی کے لئے اس کا فیصلہ کردیا''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۳۰ : وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ النَّبِىُّ ﷺ :"يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ ' وَيَبْقٰى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيْرِ ' اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ۔

۱۸۳۰: حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے اور جو یا کھجور کے بھوسے کی طرح کے لوگ رہ جائیں گے۔ جن کی اللہ پاک کو کچھ بھی پرواہ نہ ہوگی''۔

(بخاری)

۱۸۳۱ :وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :جَآءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ :"مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ" اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ :وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ" رَوَاهُ

۱۸۳۱: حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل امین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا: تم اپنے میں اہل بدر کو کیسا شمار کرتے ہو؟ آپؐ نے فرمایا: ''سب مسلمانوں میں افضل'' یا اسی طرح کا کوئی لفظ آپؐ نے فرمایا۔ جبرائیل کہنے لگے اسی طرح وہ فرشتے بھی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے' وہ فرشتوں میں افضل

الْبُخَارِیُّ۔

شمار ہوتے ہیں''۔ (بخاری)

۱۸۳۲ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی قوم پر (عام) عذاب اتارتے ہیں تو یہ ان سب کو پہنچتا ہے جو ان میں موجود ہوتے ہیں۔ پھر ان کی بعثت ان کے اعمال کے مطابق ہوگی''۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۳ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَعْنِيْ فِي الْخُطْبَةِ۔ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ صَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ فَسَكَنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَصَاحَتْ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ : "بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۸۳۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کھجور کا تنا تھا۔ جس کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں سہارا لے کر کھڑے ہوتے۔ جب منبر بنا دیا گیا تو ہم نے اس ستون سے دس ماہ کی گابھن اونٹنی جیسی آواز سنی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اتر کر اپنا ہاتھ اس پر رکھا۔ پس وہ پرسکون ہو گیا۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ جب جمعہ کا دن آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تو کھجور کے اس تنے نے چیخ ماری' جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے۔ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس نے بچے جیسی چیخ ماری' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اس کو پکڑا اور اپنے ساتھ ملایا۔ وہ اس بچے کی طرح سسکیاں لینے لگا جس کو خاموش کرایا جائے۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس لئے کہ یہ ذکر سنا کرتا تھا''۔ (بخاری)

۱۸۳٤ : وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ فَرَآئِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا ، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا ، وَحَرَّمَ اَشْيَآءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَآءَ رَحْمَةً لَّكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا" حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهٗ۔

۱۸۳۴: حضرت ابی ثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں پس ان کو ہرگز ضائع نہ کرو اور کچھ حدود مقرر کی ہیں پس ان سے آگے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے پس اس کی حرمت کو مت توڑو اور کچھ چیزوں سے رحمت کے طور پر خاموشی اختیار فرمائی ہے۔ بھول کر ان کو نہیں چھوڑا پس ان میں کرید مت کرو۔ (دارقطنی وغیرہ)

حدیث حسن ہے۔

۱۸۳٥ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ

۱۸۳۵: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی۔ ہم آپؐ کے ساتھ کھانے میں مکڑی استعمال کرتے رہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۶ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : "لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا''۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۷ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ" رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَآءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيْلِ ' وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا سِلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ ' وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَّا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَّمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہی جن سے اللہ قیامت کے دن (رحمت سے) کلام نہ فرمائیں گے' نہ (شفقت سے) ان کی طرف دیکھیں گے' نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا: (۱) وہ آدمی کہ ویرانہ میں اس کے پاس بچا ہوا پانی تھا مگر اس نے مسافر کو اس سے روک دیا۔ (۲) جس نے کسی آدمی کے ہاتھ عصر کے بعد سامان فروخت کیا اور اللہ کی قسم اٹھائی کہ اس نے اسی قیمت پر لیا ہے۔ پس خریدار نے اس کو سچا جانا حالانکہ وہ اس کے برعکس تھا۔ (۳) جس نے کسی امیر کی بیعت دینوی مفاد کی خاطر کی۔ پھر اس امیر نے اگر دنیا دی تو وفا کی' وگرنہ بے وفائی کی۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۸ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : "بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ" قَالُوْا : يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ اَبَيْتُ ' قَالُوْا : اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ : اَبَيْتُ – قَالُوْا : اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ : اَبَيْتُ وَيَبْلٰى كُلُّ شَیْءٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهٖ ' فِيْهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ ' ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا' اے ابو ہریرہ کیا چالیس دن؟' کہا' مجھے معلوم نہیں۔ لوگوں نے دوبارہ کہا' کیا چالیس سال۔ کہا مجھے معلوم نہیں۔ لوگوں نے کہا' کیا چالیس مہینے؟ جواب دیا' مجھے معلوم نہیں اور انسان کے جسم کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی سوائے دم کی ہڈی کے۔ اسی سے انسان کی تخلیق ہوگی۔ پھر اللہ آسمان سے بارش اُتاریں گے۔ پس انسان اس طرح زمین سے اُگیں گے جس طرح سبزی''۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۹ : وَعَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِیُّ ﷺ فِیْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَآءَهُ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ : مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ – فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : سَمِعَ مَا قَالَ

۱۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک مجلس میں بیان فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا' قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے اپنا بیان جاری رکھا۔ پس بعض لوگوں نے کہا آپؐ نے سن تو لیا جو اعرابی نے کہا مگر اس کی بات کو

فَكَرِهَ مَا قَالَ ' وَقَالَ بَعْضُهُمْ :بَلْ لَّمْ يَسْمَعْ ' حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهٗ قَالَ : "اَيْنَ السَّآئِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟" قَالَ :هَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ – قَالَ : "اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" قَالَ : كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ : "اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ناپسند فرمایا اور بعض نے کہا بلکہ آپؐ نے سنا ہی نہیں۔ جب آپؐ اپنی گفتگو مکمل فرما چکے تو فرمایا۔ قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہاں موجود ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔ اس نے پوچھا: اس کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''جب معاملہ نااہل کے سپرد کیا جائے تو تُو قیامت کا انتظار کر''۔ (بخاری)

١٨٤٠ : وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "يُصَلُّوْنَ لَكُمْ :فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۸۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاکم تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر وہ درست پڑھائیں تو تمہارے لئے اجر اور ان کے لئے بھی اجر۔ اگر وہ غلطی کریں تو تمہارے لئے اجر اور اُن کے لئے بوجھ۔

١٨٤١ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" قَالَ : خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَاْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ۔

۱۸۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ﴾ والی آیت کی تفسیر کے سلسلے میں کہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو لوگوں کو ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ (بخاری)

١٨٤٢ :وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ" رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ۔

مَعْنَاهُ : يُؤْسَرُوْنَ وَيُقَيَّدُوْنَ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ۔

۱۸۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس قوم پر تعجب کا اظہار فرماتے ہیں جو جنت میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے داخل ہوں گے۔ بخاری نے ان کو روایت کیا' اس کا معنی اس کو قید کیا جانا ہے۔ پھر وہ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

١٨٤٣ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک علاقوں میں سب سے بہتر مقامات مسجدیں ہیں اور علاقوں کے سب سے ناپسندیدہ مقامات بازار ہیں''۔ (مسلم)

١٨٤٤ :وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ مَنْ قَوْلِهٖ قَالَ: لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا ' فَاِنَّهَا

۱۸۴۴: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو 'تُو سب سے پہلا بازار میں داخل ہونے والا نہ بن اور نہ سب سے آخر میں نکلنے والا بن کیونکہ بازار شیطان کے اڈے ہیں

مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا، وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"لَا تَكُنْ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوْقَ ، وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا، فِيْهَا بَاضَ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ"۔

اور انہی میں شیطان اپنے جھنڈے گاڑتا ہے۔ (مسلم)

علامہ برقانی نے اپنی صحیح میں سلمان سے اس طرح روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو بازار میں سب سے پہلے داخل نہ ہو اور نہ سب سے آخر میں نکلنے والا بن۔ بازار میں شیطان انڈے دیتا ہے اور بچے دیتا ہے''۔

۱۸۴۵ :وَعَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ – قَالَ :وَلَكَ قَالَ عَاصِمٌ فَقُلْتُ لَهٗ: اسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ :نَعَمْ– وَلَكَ ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ : "وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۴۵: حضرت عاصم احول نے عبداللہ بن سرجسؓ سے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تیری بھی۔ عاصم کہتے ہیں میں نے عبداللہ سے کہا کیا تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار کیا ہے؟ (کیا آپؐ نے کہا) اور تیرے لئے بھی اور پھر یہ آیت پڑھی اور استغفار کر' تو اپنی لغزش پر اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے''۔ (مسلم)

۱۸۴۶ :وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :"اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى :اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۸۴۶: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلی نبوت کے کلام میں سے جو لوگوں نے پایا وہ یہ ہے' جب تو حیا نہیں کرتا تو جو چاہے کر''۔ (بخاری)

۱۸۴۷ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : " اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۴۷: حضرت عبداللہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلا فیصلہ قیامت کے دن خونوں کے متعلق ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۴۸ :وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ ، وَخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ملائکہ نور سے بنائے گئے اور جنات آگ کے شعلے سے اور آدم اس سے جو تمہیں بیان کیا گیا'' (یعنی مٹی سے)۔ (مسلم)

۱۸۴۹ : وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْاٰنَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ جُمْلَةِ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ۔

۱۸۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن تھے۔ مسلم نے بھی حدیث کے سلسلے میں یہ بیان فرمایا۔

۱۸۵۰ : وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

۱۸۵۰: حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

"مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَ هٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَ هٗ" فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ؟ قَالَ : "لَيْسَ كَذٰلِكَ ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَ هٗ ، وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَ هٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

فرمایا: ''جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ ہم تو سارے ہی موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ جب مؤمن کو اللہ کی رحمت اور اس کی رضامندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے''۔ (مسلم)

۱۸۵۱ : وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهٗ اَزُوْرُهٗ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهٗ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ ﷺ اَسْرَعَا – فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ" فَقَالَا : سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ ، وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا اَوْ قَالَ شَيْئًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۵۱: حضرت ام المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اعتکاف میں تھے تو میں رات کو آپؐ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی۔ میں آپؐ سے بات چیت کے بعد جب واپسی کے لئے کھڑی ہوئی تو آپؐ بھی مجھے رخصت کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اسی دوران میں دو انصاری آدمیوں کا گزر ہوا۔ پس جب انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا تو جلدی قدم اٹھائے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا: ''ٹھہر جاؤ' یہ صفیہ بنت حیی ہے''۔ دونوں نے کہا' سبحان اللہ' یا رسول اللہ (کیا ہم آپؐ کے متعلق بدگمانی کر سکتے ہیں) پس آپؐ نے فرمایا: ''شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جس طرح خون۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی خیال نہ ڈال دے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۵۲ : وَعَنْ اَبِى الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْسُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهٗ بَيْضَآءَ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ ،

۱۸۵۲: حضرت ابی الفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن حاضر ہوا۔ میں اور ابوسفیان بن حارث نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم پکڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوئے۔ اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ جب مسلمانوں اور مشرکوں کا آمنا سامنا ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر چل دیئے (کفار کے حملے کے باعث منتشر ہو گئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کی طرف بڑھنے کے لئے اپنے خچر کو ایڑھ لگانے لگے۔

وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ، وَاَبُوْسُفْيَانَ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ" قَالَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِیْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ، فَوَ اللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِیْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ، عَلٰى اَوْلَادِهَا- فَقَالُوْا: يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ فَاقْتَتَلُوْهُمْ وَالْكُفَّارَ، وَالدَّعْوَةُ فِی الْاَنْصَارِ، يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ: "هٰذَا حِيْنَ حَمِیَ الْوَطِيْسُ" ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: "انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ" فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فِيْمَا اَرٰى، فَوَ اللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا: وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"اَلْوَطِيْسُ": اَلتَّنُّوْرُ - وَمَعْنَاهُ اشْتَدَّتِ الْحَرْبُ - وَقَوْلُهٗ: "حَدَّهُمْ" هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ: اَیْ بَاْسَهُمْ۔

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے اسے روکے ہوئے تھا کہ وہ تیز نہ چلے اور ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکاب پکڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس کیکر کے درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کو آواز دو۔ عباس (رضی اللہ عنہ) بلند آواز والے آدمی تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بلند آواز میں کہا: کہاں ہیں درخت کے نیچے بیعت کرنے والے؟ پس اللہ کی قسم میری آواز سن کر ان کا مڑنا اسی طرح تھا جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف مڑتی ہے۔ پس یہ کہتے ہوئے: لیجئے ہم حاضر، لیجئے ہم حاضر۔ پھر انہوں نے اور کفار نے آپس میں لڑائی کی۔ اس دن انصار یہ کہہ رہے تھے۔ اے انصار کے گروہ اے انصار کے گروہ، پھر بنو حارث بن خزرج پر یہ دعوت محدود ہو گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار اپنی گردن کو بلند کر کے ان کی لڑائی کو دیکھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وقت لڑائی کے زور پکڑنے کا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں لی اور ان کفار کے چہرے پر پھینک دیں۔ اور فرمایا، رب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم ہے وہ کفار شکست کھا گئے۔ حالانکہ میں دیکھ رہا تھا کہ لڑائی تو اپنی اسی ہیئت پر ہے جو میں نے پہلی دیکھی۔ پس اللہ کی قسم کنکریاں پھینکے جانے کی دیر تھی کہ میں نے ان کی قوت کی دھار کو کند ہوتے دیکھا اور ان کا معاملہ پیٹھ پھیرنے تک پہنچ گیا''۔ (مسلم)

اَلْوَطِيْسُ: تنور۔ مقصد یہ ہے کہ لڑائی میں شدت پیدا ہو گئی تھی۔

حَدَّهُمْ: دھار سے مراد ان کی جنگی صلاحیت ہے۔

۱۸۵۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ - فَقَالَ تَعَالٰى: "يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ

۱۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک اللہ پاک ہیں وہ پاک کے علاوہ کسی چیز کو قبول نہیں فرماتا اور اللہ نے مومنوں کو اسی بات کا حکم دیا جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ......﴾ ''اے ایمان والو! جو

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَّقَالَ تَعَالٰى مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہم نے تمہیں روزی دی ہے اس میں سے پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کا ذکر کیا جو لمبا چوڑا سفر کرتا ہے پراگندہ اور غبار آلود حالت میں اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف یا ربّ یا ربّ کہہ کر دراز کرتا ہے حالانکہ اس کا کھانا بھی حرام پینا بھی حرام اسے حرام کی غذا بھی ملی۔ اس کی دعا پھر کس طرح قبول ہو۔ (مسلم)

۱۸۵۴: وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "ثَلَاثَةٌ، لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَآئِلٌ مُسْتَكْبِرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

"اَلْعَائِلُ": اَلْفَقِيْرُ۔

۱۸۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ کلام نہ فرمائیں گے نہ ان کو پاک کریں گے نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے: (۱) زانی (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) متکبر فقیر۔ (مسلم)

اَلْعَائِلُ: فقیر۔

۱۸۵۵: وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سیحان جیحان اور فرات اور نیل یہ چاروں جنت کے دریا ہیں''۔ (مسلم)

۱۸۵۶: وَعَنْهُ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ فَقَالَ: "خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَآءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَآءِ، وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ اٰدَمَ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا اور پہاڑوں کو اس میں اتوار کے دن اور درخت سوموار کے دن اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن نور کو بدھ کے دن پیدا فرمایا اور اس میں چوپایوں کو جمعرات کے دن پیدا فرمایا اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام مخلوق کے آخر میں جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری ساعت میں عصر سے رات تک کے وقت میں پیدا فرمایا''۔ (مسلم)

۱۸۵۷: وَعَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِيْ يَدِيْ اِلَّا

۱۸۵۷: ابوسلیمان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ہاتھ میں (جنگ) موتہ کے دن نو تلواریں ٹوٹیں اور صرف چھوٹی یمنی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہی۔

صَحِيفَةٌ يَمَانِيَةٌ ' رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

(بخاری)

۱۸۵۸ : وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ' وَاِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۵۸: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جب حاکم نے حکم کے لئے اجتہاد کیا اور وہ اجتہاد درست ہو گیا' تو اس کو دو اجر ملیں گے اور جب حاکم نے اجتہاد کیا اور اس میں غلطی کی تو اس کو ایک اجر ملے گا''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۵۹ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھڑک ہے پس اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۶۰ : وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : "مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ عَمَّنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ: الْقَرِيْبُ وَارِثًا كَانَ اَوْ غَيْرَ وَارِثٍ۔

۱۸۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو گیا اور اس کے ذمے روزہ تھا تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے''۔ (بخاری و مسلم)' پسندیدہ بات یہ ہے کہ جس کے ذمے روزے ہوں اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے روزہ رکھنا جائز ہے۔ مراد ولی سے قریبی رشتہ دار ہے' خواہ وہ وارث ہو' یا نہ ہو۔

۱۸۶۱ : وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الطُّفَيْلِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِيْ بَيْعٍ اَوْ عَطَآءٍ اَعْطَتْهُ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا :وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَآئِشَةُ اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا – قَالَتْ : اَهُوَ قَالَ هٰذَا؟ قَالُوْا : نَعَم – قَالَتْ : هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ اَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَبَدًا ' فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ : لَا وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَبَدًا ' وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ ' وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْاَسْوَدِ ابْنَ عَبْدِ يَغُوْثَ وَقَالَ

۱۸۶۱: عوف بن مالک بن طفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا کہ عبداللہ بن زبیر نے اس عطیئے کے بارے میں جو حضرت عائشہ کو دیا گیا تھا (اور حضرت عائشہ نے اس کو تقسیم کر دیا تھا) تو عبداللہ بن زبیر نے کہ اللہ کی قسم عائشہ (میری خالہ) ضرور ان کاموں سے باز آ جائے ورنہ میں ان پر پابندی عائد کر دوں گا۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کیا عبداللہ نے واقعی یہ بات کہی ہے؟ کہا جی ہاں۔ عائشہ نے فرمایا' اللہ کی قسم میں نے نذر مان لی ہے کہ میں عبداللہ سے کبھی کلام نہیں کروں گی۔ جب قطع تعلق کی مدت طویل ہو گئی تو ابن زبیر نے اس کے لئے سفارش کروائی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اس معاملے میں نہ سفارش مانوں گی اور نہ ہی اپنی نذر توڑنے کا گناہ کروں گی۔ جب یہ بات عبداللہ بن زبیر پر سخت تکلیف دہ ہوئی تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود سے بات

لَهُمَا : اَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ لَمَّا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذِرَ قَطِيْعَتِيْ فَاَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى اسْتَاْذَنَا عَلٰى عَآئِشَةَ فَقَالَا : اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَآئِشَةُ ادْخُلُوْا قَالُوْا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ :نَعَمِ ادْخُلُوْا كُلُّكُمْ ، وَلَا تَعْلَمُ اَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوْا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ ، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا اِلَّا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ ، وَيَقُوْلَانِ :اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ- فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلٰى عَآئِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِيْ ، وَتَقُوْلُ : اِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَاَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

چیت کی ان سے کہا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم مجھے ضرور حضرت عائشہ کی خدمت میں لے چلو اس لئے کہ ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ میرے ساتھ قطع رحمی کی نذر مانیں۔ مسور اور عبدالرحمٰن ابن زبیر کو ساتھ لے کر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس طرح اجازت طلب کی۔ آپؓ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ کیا ہم اندر آ جائیں؟ حضرت عائشہ کہا آ جاؤ۔ انہوں نے کہا کیا ہم سب۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں۔ حضرت عائشہ کو یہ علم نہ ہوا کہ عبداللہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ تو جب وہ سب داخل ہو گئے تو عبداللہ اپنی خالہ سے لپٹ گئے اور انہیں قسمیں دینے اور رونے لگے اور پردے کے باہر مسور اور عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو قسمیں دینے لگے کہ وہ ان سے ضرور بات کرلیں۔ حضرت عائشہ نے یہ بات قبول کرلی۔ وہ دونوں کہنے لگے نبی ﷺ نے قطع تعلقی سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپؓ جانتی ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے۔ جب انہوں نے حضرت عائشہؓ کے سامنے نصیحت اور وعظ کی بہت سی باتیں کی تو حضرت عائشہ بھی ان کو روتے ہوئے نصیحت کرنے لگیں اور فرمانے لگیں میں نے تو نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ وہ دونوں حضرت عائشہ سے اصرار کرتے رہے' یہاں تک کہ انہوں نے ابن زبیر سے بات کرلی۔ اور نذر کے کفارے میں چالیس گردنیں آزاد کیں۔ بعد میں جب کبھی وہ اس نذر کو یاد کرتیں تو اتنا روتیں کہ ان کے آنسوان کی اوڑھنی کو تر کر دیتے۔ (بخاری)

١٨٦٢ :وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: "اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَّاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ ، وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ

۱۸۶۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولین اُحد کی طرف تشریف لے گئے اور آٹھ سال بعد ان کے لئے اس طرح دعا فرمائی جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو الوداع کہتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا۔ تمہارے ساتھ وعدے کی جگہ حوض ہے اور میں اس کو اپنے

اِلَيْهِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا ، وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا" قَالَ فَكَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَفِيْ رِوَايَةٍ : "وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا ، وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَ اٰخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الْمِنْبَرِ – وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ : "اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ ، وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ ، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا" وَالْمُرَادُ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ : الدُّعَآءُ لَهُمْ ، لَا الصَّلٰوةُ الْمَعْرُوْفَةُ۔

اس مقام پر دیکھ رہا ہوں۔ خبردار! مجھے تمہارے بارے میں شرک کا خطرہ نہیں لیکن خدشہ اس بات کا ہے کہ تم دنیا میں ایک دوسرے کے مقابلے میں رغبت کرنے لگو'۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں یہ آخری نگاہ تھی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈالی۔ (بخاری ومسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ مجھے تمہارے بارے میں دنیا کا خطرہ ہے کہ اس میں رغبت کرنے لگو' آپس میں اس کی وجہ سے لڑنے لگو اور اس طرح ہلاک ہو جاؤ جس طرح تم سے پہلے ہلاک ہوئے۔ یہ آخری دیدار تھا جو میں نے منبر پر آپ کا کیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا' اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اب دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں یا زمین کی چابیاں دی گئیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی قسم تمہارے بارے میں یہ مجھے خطرہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے لیکن مجھے خطرہ یہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو۔ مقتولین اُحد پر صلوۃ کا معنی دعا ہے۔ نہ کہ معروف نماز جنازہ۔

۱۸۶۳ : وَعَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ ، فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۶۳: حضرت ابو زید عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا' نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا تھا' اسکی ہمیں اطلاع دی۔ ہم میں سب سے بڑے علم والے وہی ہیں جو ان باتوں کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے ہیں۔ (مسلم)

۱۸٦٤ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۸۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی یہ نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اس کو اطاعت کرنی چاہیئے اور جو یہ نذر مانے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے''۔ (بخاری)

۱۸٦٥ : وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

۱۸۶۵: حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ وَقَالَ : "كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھپکلیوں کے مارنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آگ پر پھونکے مارتی تھیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۸٦٦ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً ، وَمَنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً دُوْنَ الْاُوْلٰى ، وَاِنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً" وَفِیْ رِوَايَةٍ :"مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ ، وَفِی الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ ، وَفِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸٦٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مارا اس کو اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جو دوسری ضرب میں مارے اس کو اتنی اتنی نیکیاں پہلی سے کم اور اگر اس کو تین ضربوں میں مارا تو اس کو اتنی اتنی نیکیاں۔ ایک اور روایت میں یہ ہے کہ جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب میں مارا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کو اس سے کم اور جس نے تیسری ضرب میں میں مارا اس کو اس سے کم۔ (مسلم)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ : اَلْوَزَغُ الْعِظَامُ مِنْ سَامِّ اَبْرَصَ۔

اہل لغت فرماتے ہیں کہ اَلْوَزَغُ: سام ابرص کی قسم کا بڑا جانور (کرلا) ہے۔

۱۸٦٧ :وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ! فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ! فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِیٍّ ! فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّعَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِیٍّ ، فَاُتِیَ فَقِيْلَ لَهٗ: اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ ،

۱۸٦٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا۔ آج میں ضرور صدقہ کروں گا پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس کو ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کر رہے تھے آج رات ایک چور کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ میں آج پھر صدقہ کروں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس کو ایک زانیہ عورت کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ پر صدقہ کیا گیا۔ اس نے کہا اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ بدکار عورت پر صدقہ ہوگیا۔ میں آج رات پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اس کو ایک مالدار کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات مالدار کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں۔ صدقہ چور کو پہنچ گیا' زانیہ کے ہاتھ میں آیا اور مالدار کو مل گیا۔ اس کو خواب دکھایا گیا جس میں کہا گیا کہ تیرا صدقہ چور پر قبول ہوگیا۔ اس لئے کہ شاید وہ چوری

وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ اللّٰهُ اَنْ يَّعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهٖ وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ۔

سے باز آئے اور زانیہ پر قبول ہو گیا شاید کہ وہ زنا سے پاکبازی اختیار کرے اور غنی پر بھی قبول ہو گیا شاید کہ وہ عبرت حاصل کرے اور اپنے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے۔ بخاری نے ان لفظوں سے بیان کیا اور مسلم نے اسی معنی کو روایت کی۔

۱۸۶۸ :وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَعْوَةٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ : "اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ؟ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَيَنْظُرُهُمُ النَّاظِرُ ، وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ ، وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ ، فَيَقُوْلُ النَّاسُ : اَلَا تَرَوْنَ مَا اَنْتُمْ فِيْهِ اِلٰى مَا بَلَغَكُمْ ، اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ : اَبُوْكُمْ اٰدَمُ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ : يَاٰدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ ، وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ ، اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَقَالَ : اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ، وَاِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ: نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ : اذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ – فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ : اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلَى الْاَرْضِ ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ ، اِلٰى تَرٰى اِلٰى مَا بَلَغَنَا؟ اَلَا تَشْفَعُ

۱۸۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ہم ایک دعوت میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ کے لئے دستی کا گوشت پیش کیا گیا اور یہ گوشت آپؐ کو پسند تھا۔ پس آپؐ دانتوں سے توڑ توڑ کر کھانے لگے اور فرمانے لگے میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کس طرح ہوگا؟ اللہ تعالیٰ پہلوں اور پچھلوں کو ایک میدان میں جمع فرمائیں گے تا کہ دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکے اور دعوت دینے والے کی بات سن سکیں اور سورج لوگوں کے قریب ہوگا۔ لوگوں کو غم اور بے چینی اس حد تک ہو گی جس کی وہ طاقت اور برداشت نہ رکھیں گے۔ لوگ کہیں گے کیا تم اس تکلیف کو دیکھ رہے ہو جس میں تم مبتلا ہو کہ وہ کس حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ کیا تم نہیں غور کرتے کسی ایسے شخص کے بارے میں جو تمہارے لئے تمہارے ربّ کے ہاں سفارش کرے۔ پس وہ ایک دوسرے کو کہیں گے۔ تمہارے والد آدمؑ ہیں۔ وہ سب ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے آدم تُو سب انسانوں کا باپ ہے۔ تجھے اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی طرف سے روح پھونکی اور فرشتوں کو اس نے حکم دیا۔ پس انہوں نے تمہیں سجدہ کیا اور تمہیں جنت میں ٹھہرایا۔ کیا آپؑ ہمارے لئے اپنے ربّ سے سفارش نہیں کریں گے۔ کیا آپؑ اس تکلیف کو نہیں دیکھ رہے ہے کہ جس میں ہم مبتلا ہیں اور جس حد تک ہم پہنچے ہوئے ہیں۔ پس وہ فرمائیں گے ' بے شک میرا ربّ آج کے دن اتنا سخت غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے ناراض ہوا اور نہ ہی بعد میں وہ اس طرح ناراض ہوگا۔ اس نے مجھے درخت سے روکا ' پس مجھ سے نافرمانی ہو گئی۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم نوحؑ کے پاس

لَنَا اِلٰى رَبِّكَ؟ فَيَقُوْلُ :اِنَّ رَبِّىْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ، وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِىْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِىْ، نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ :اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ :يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِىُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ :اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ۔

وَاِنِّىْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ، نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ : اذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى ، فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّىْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ ، اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ : اذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى – فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ : يَا عِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى :اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا ، نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ ،

جاؤ۔ پس وہ سب لوگ نوحؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے نوح! آپؑ زمین پر پہلے رسول ہیں اور اللہ نے آپ کو شکر گزار بندہ فرمایا۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے' جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اور جس حد تک ہم پہنچے ہوئے ہیں۔ کیا آپؑ ہمارے لئے اپنے ربّ کے ہاں سفارش نہیں کرتے؟ وہ فرمائیں گے آج کے دن بے شک میرا ربّ اتنا غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے غضبناک ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔ اس نے مجھے دعوت دینے کے لئے کہا۔ میں نے وہ دعوت اپنی قوم کو دی۔ میری جان' میری جان' میری جان۔ تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ اور وہ ابراہیمؑ کے پاس جا کر کہیں گے۔ اے ابراہیمؑ تو اللہ کا پیغمبر ہے اور اہل زمین میں اس کا خلیل ہے۔ ہمارے لئے اپنے ربّ سے سفارش کر دو۔ کیا تم اس مصیبت کو نہیں دیکھتے' جس میں ہم مبتلا ہیں۔ وہ انہیں فرمائیں گے۔ بے شک میرا ربّ آج کے دن اتنا غضبناک ہے کہ نہ وہ پہلے اتنا غضبناک ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔ میں نے تین باتیں ایسے کہی تھیں جو واقعہ کے خلاف تھیں۔ مجھے تو اپنی فکر ہے' اپنی فکر اور اپنی فکر۔ تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم موسیٰ کے پاس جاؤ۔ پس وہ موسیٰ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔ اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغامات اور کلام کے ساتھ آپؑ کو خاص کیا۔ آپ ہمارے لئے اپنے ربّ کے پاس سفارش کریں۔ کیا آپؑ اس پریشانی کو نہیں دیکھتے جس میں ہم مبتلا ہیں؟ وہ فرمائیں گے۔ بے شک میرا ربّ آج کے دن اتنا ناراض ہے نہ اس سے پہلے اتنا ناراض ہوا اور نہ اس کے بعد ہوگا۔ بے شک میں نے تو ایک جان کو مار دیا تھا جس کے قتل کا مجھ کو حکم نہ تھا۔ مجھے تو اپنی فکر ہے' اپنی فکر اور اپنی فکر۔ تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ پھر وہ عیسیٰ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے عیسیٰ! تو اللہ کا رسول اور کلمہ ہے۔ جس کو اس نے مریمؑ کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے آئی ہوئی روح ہے تو نے پنگوڑے میں کلام کیا۔ ہمارے لئے اپنے ربّ سے سفارش کرو۔ کیا تم اس پریشانی کو نہیں دیکھتے جس

اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " وَفِىْ رِوَايَةٍ "فَيَاْتُوْنِىْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِىْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّىْ ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَىَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِىْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَاَرْفَعُ رَاْسِىْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِىْ يَا رَبِّ، اُمَّتِىْ يَا رَبِّ ، اُمَّتِىْ يَا رَبِّ – فَيُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ – ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

میں آج ہم مبتلا ہیں؟ پس عیسیٰ فرمائیں گے۔ بے شک میرا ربّ آج کے دن اتنا ناراض ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا ناراض ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔ وہ کسی لغزش کا ذکر نہیں فرمائیں گے۔ مجھے تو اپنی پڑی ہے' مجھے تو اپنی پڑی ہے اور اپنی۔ تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ۔ تم محمدؐ کے پاس جاؤ۔ پس وہ محمدؐ کے پاس آئیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ میرے پاس آئیں گے۔ پھر کہیں گے اے محمدؐ آپؐ اللہ کے رسول ہیں' انبیاء کے خاتم ہیں' اللہ نے آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔ آپؐ ہمارے لئے اپنے ربّ کی بارگاہ میں سفارش کریں۔ کیا آپؐ نہیں دیکھ رہے جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں؟ پس میں چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے ربّ کی بارگاہ میں سجدے میں پڑ جاؤں گا۔ پھر اللہ مجھ پر اپنی ایسی تعریفیں اور عمدہ ثنائیں کھولے گا جو آج تک مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولی گئیں۔ پھر کہا جائے گا اے محمدؐ! سر اٹھاؤ اور سوال کرو۔ سوال پورا کیا جائے گا۔ سفارش کرو' سفارش قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے میرے ربّ میری امت' میری امت' اے میرے ربّ۔ پس کہا جائے گا اے محمدؐ اپنی امت میں سے بلا حساب والوں کو دائیں جانب والے دروازے سے جنت میں داخل کر لو اور میرے امتی' لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہوں گے۔ اللہ کی قسم! دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا مکہ اور حجر کے درمیان۔ یا فرمایا مکہ اور بصریٰ کے درمیان۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۶۹ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ اِبْرَاهِيْمُ ﷺ بِاُمِّ اِسْمَاعِيْلَ وَبِابْنِهَا اِسْمَاعِيْلَ وَهِىَ تُرْضِعُهٗ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ ، عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِىْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَّلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَّسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ ، ثُمَّ قَفّٰى

۱۸۶۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے اسماعیل اور ان کی والدہ کو لے چل دیئے' جبکہ وہ دودھ پیتے بچے تھے' اور ان کو بیت اللہ کے نزدیک ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم اور مسجد حرام کے بالائی حصہ کی جگہ میں ان کی رہائش کا انتظام کیا۔ ان جگہوں میں کوئی متنفس موجود نہ تھا اور نہ ہی وہاں پانی کا نام و نشان تھا۔ ان دونوں کو وہاں اتار کر ان کے پاس ایک کھجور کی تھیلی اور ایک مشک جس میں کچھ پانی

اِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ فَقَالَتْ : يَا اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ اَنِيْسٌ وَّلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ مِرَارًا وَّجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا – قَالَتْ لَهٗ : آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ : نَعَمْ – قَالَتْ اِذًا لَّا يُضَيِّعُنَا ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ ﷺ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهٗ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعْوَاتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ : رَبِّ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ" حَتّٰى بَلَغَ "يَشْكُرُوْنَ" وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ تُرْضِعُ اِسْمَاعِيْلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى – اَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْاَرْضِ يَلِيْهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا ، فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْاِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ، ثُمَّ اَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا فَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰى اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ اَحَدًا ، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ – قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "فَلِذٰلِكَ سَعَى النَّاسُ بَيْنَهُمَا" فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ : صَهْ –

تھا' براہیم علیہ السلام پیچھے مڑ کر چل دیئے۔ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے گئیں اور کہا اے ابراہیمؑ کہاں جا رہے ہو کیا ہمیں اس وادی میں چھوڑے جا رہے ہو جس میں کوئی غم خوار ساتھی ہے اور نہ کوئی چیز؟ انہوں نے یہ بات کئی مرتبہ دہرائی لیکن ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ بالآخر ہاجرہ نے ان کو کہا کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا جی ہاں۔ تب ہاجرہ نے کہا پھر وہ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ اس کے بعد وہ واپس لوٹ آئیں۔ ابراہیم علیہ السلام چلتے رہے یہاں تک کہ ثنیہ کے پاس پہنچے۔ جہاں وہ ان کو نہ دیکھتے تھے تو آپ نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعائیں کی۔'' اے میرے ربّ میں نے اپنی اولاد کو ایسی وادی میں ٹھہرایا جس میں کھیتی نہیں...... '' اسماعیلؑ کی والدہ اپنے بیٹے اسماعیل کو دودھ پلاتی رہیں اور خود پانی پیتی رہیں یہاں تک کہ مشک کا پانی ختم ہو گیا۔ وہ خود بھی پیاس محسوس کر رہی تھیں اور یہ بھی دیکھ رہی تھیں کہ بیٹا بھی پیاس کی وجہ سے بلبلا رہا یا زمین میں لوٹ رہا ہے۔ وہ اس منظر کو ناپسند کرتے ہوئے چل دیں۔ انہوں نے اس جگہ سے سب سے زیادہ قریب صفا کے پہاڑ کو پایا پس وہ اس پر کھڑی ہو گئیں اور وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کوئی انسان نظر آئے لیکن بے سود۔ وہ صفا سے اتری اور وادی تک پہنچیں۔ پھر اپنی قمیص کا کنارہ اٹھا کر ایک مصیبت زدہ شخص کی مانند دوڑ کر وادی کو عبور کیا پھر مروہ پر آئیں اور اس پر کھڑی ہو گئیں اور دیکھا کہ کوئی انسان نظر آئے لیکن کسی کو نہ پایا۔ یہ انہوں نے سات مرتبہ دہرایا۔ انہوں نے یہ سات مرتبہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:'' اس لئے لوگ صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں جب وہ مروہ پر چڑھ گئیں تو انہوں نے ایک آواز سنی تو اپنے آپ کو کہنے لگیں خاموش! پھر انہوں نے کان لگایا تو دوبارہ وہ آواز سنی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تو نے آواز تو سنا دی اگر تیرے پاس کوئی معاونت کا سلسلہ ہے (تو سامنے آ) پس اسی لمحہ فرشتہ زم زم

تُرِيْدُ نَفْسَهَا – ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ اَيْضًا فَقَالَتْ :قَدْ اَسْمَعْتَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ فَاَغِثْ ، فَاِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ- اَوْ قَالَ بِجَنَاحِهٖ – حَتّٰى ظَهَرَ الْمَآءُ ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهٗ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا ، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ الْمَآءَ فِيْ سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ :بِقَدْرِ مَا تَغْرِفُ- قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "رَحِمَ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ – اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَآءِ – لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا" قَالَ فَشَرِبَتْ وَاَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَاِنَّ هٰهُنَا بَيْتًا لِلّٰهِ يَبْنِيْهِ هٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضَيِّعُ اَهْلَهٗ ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِّنَ الْاَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَاْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَاْخُذُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِّنْ جُرْهُمَ اَوْ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَآءَ ، فَنَزَلُوْا فِيْ اَسْفَلِ مَكَّةَ ، فَرَاَوْا طَآئِرًا عَآئِفًا فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا الطَّآئِرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَآءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَمَا فِيْهِ مَآءٌ ، فَاَرْسَلُوْا جَرِيًّا اَوْ جَرِيَّيْنِ فَاِذَا هُمْ بِالْمَآءِ فَرَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْهُمْ فَاَقْبَلُوْا وَاُمُّ اِسْمَاعِيْلَ عِنْدَ الْمَآءِ فَقَالُوْا : اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَلٰكِنْ لَّا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَآءِ قَالُوْا:نَعَمْ " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَلْفٰى ذٰلِكَ اُمَّ

کی جگہ کے پاس تھا۔ پس اس نے اپنی ایڑی یا پر سے کریدا۔ یہاں تک کہ پانی ظاہر ہوگیا ہاجرہ اس کے گرد حوض بنانے لگیں اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کرنے لگیں اور پانی کو چلو میں لے کر مشک میں ڈالنے لگیں وہ پانی جتنا چلو سے لیتی اتنا ہی پانی نیچے سے جوش مارتا اور ایک روایت میں ہے کہ جتنا وہ چلو میں لیتی اتنا وہ جوش مارتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اسماعیلؑ کی والدہ پر رحم کرے۔ اگر وہ زم زم کو چھوڑ دیتی یا پانی کے چلو نہ بھرتیں تو زمزم ایک بہتا ہو چشمہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں حضرت ہاجرہ نے پیا اور اپنے بیٹے کو پلایا۔ فرشتے نے اس کو کہا تم ضائع ہونے کا خوف مت کرو۔ یہاں اللہ کا ایک گھر ہے جس کی تعمیر یہ لڑکا اور اس کا والد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس گھر والوں کو ضائع نہیں کرتے۔ بیت اللہ کی جگہ زمین سے ٹیلے کی طرف بلند تھی۔ سیلاب آ کر اس کے دائیں اور بائیں جانب سے گزر جاتا یہاں تک کہ بنو جرہم کا ایک گروہ وہاں سے گزرا یا ان کا ایک گھرانہ کدا کے راستے ادھر سے ہو کر گزرا۔ وہ مکہ کی نچلی جانب اترے تو انہوں نے ایک پرندہ منڈلاتا ہوا دیکھا۔ انہوں نے کہا یہ پرندہ پانی پر چکر لگا رہا ہے۔ ہمیں تو زمانہ گزر گیا اس وادی میں کوئی پانی نہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک یا دو قاصدوں کو بھیجا۔ پس انہوں نے پانی پا کر لوٹ کر قافلے کو پانی کی اطلاع دی۔ وہ ادھر متوجہ ہوئے جبکہ اسماعیلؑ کی والدہ پانی کے پاس تھیں اور کہنے لگے کیا تم ہمیں اجازت دیتی ہو کہ ہم تمہارے قریب اتریں۔ انہوں نے کہا ہاں لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق نہ ہوگا۔ انہوں نے اس کو تسلیم کر لیا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا یہ بات حضرت اسماعیل کی والدہ کی مرضی کے مطابق ہوئی وہ مانوسیت پسند تھیں۔ وہ پانی کے پاس اتر پڑے اور انہوں نے اپنے اہل کی طرف پیغام بھیجا پس وہ بھی ان کے پاس آ کر مقیم ہوگئے۔ یہاں تک کہ جب وہاں کئی گھر ہوگئے اور لڑکا جوان ہوگیا اور ان سے عربی سیکھ لی۔ آپ ان میں سب سے زیادہ نفیس اور جوانی میں عجیب دل پسند

اِسْمَاعِيْلَ ، وَهِيَ تُحِبُّ الْاُنْسَ ، فَنَزَلُوْا فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اَهْلِهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ ، حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِهَا اَهْلَ اَبْيَاتٍ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَاَنْفَسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ ، فَلَمَّا اَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَاَةً مِّنْهُمْ وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ ، فَجَآءَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمَاعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمَاعِيْلَ ، فَسَاَلَ امْرَاَتَهٗ عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا – وَفِيْ رِوَايَةٍ : يَصِيْدُ لَنَا – ثُمَّ سَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ ، فَقَالَتْ : نَحْنُ بِشَرٍّ ، نَحْنُ فِيْ ضِيْقٍ وَشِدَّةٍ ، وَّشَكَتْ اِلَيْهِ – قَالَ : فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ اَقْرِئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُوْلِيْ لَهٗ يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهٖ – فَلَمَّا جَآءَ اِسْمَاعِيْلُ كَاَنَّهٗ اٰنَسَ شَيْئًا فَقَالَ : هَلْ جَآءَ كُمْ مِّنْ اَحَدٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ جَآءَ نَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَاَلَنَا عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَسَاَلَنِيْ : كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا فِيْ جَهْدٍ وَّشِدَّةٍ قَالَ : فَهَلْ اَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُقْرِئَكَ ، الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ – فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰى ، فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ فَسَاَلَ عَنْهُ – قَالَتْ : خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا – قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ ، وَسَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ – فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَّسَعَةٍ وَاَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ ، فَقَالَ : مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتِ اللَّحْمُ – قَالَ : فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتِ : الْمَآءُ – قَالَ : اللّٰهُمَّ بَارِكْ

تھے جب بالغ ہو گئے تو انہوں نے اپنے خاندان میں سے ایک عورت سے ان کا نکاح کر دیا اور حضرت اسماعیلؑ کی والدہ فوت ہو گئیں۔ پس ابراہیم علیہ السلام اسماعیل کی شادی کے بعد تشریف لائے تا کہ اپنی چھوڑی ہوئی چیزوں کو دیکھیں۔ اسماعیل کو نہ پا کر ان کی بیوی سے ان کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا وہ ہمارے لئے روزی کی تلاش میں گئے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ہمارے لئے شکار کرنے گئے ہیں۔ پھر اس سے ان کے گزر اوقات اور عام حالت پوچھی۔ اس نے کہا ہم بری حالت' تنگی اور سختی میں ہیں اور ان کے پاس شکایت کی۔ آپ نے فرمایا جب تمہارا خاوند آ جائے تو ان کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدلے۔ جب اسماعیل آئے تو انہوں نے کوئی چیز گویا محسوس کی۔ پھر انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ کہنے لگی جی ہاں۔ اس اس شکل کے ایک بزرگ آئے تھے اور انہوں نے تمہارے بارے میں پوچھا۔ پس میں نے ان کو اطلاع دی پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا گزر اوقات کیسا ہے؟ پس میں نے ان کو بتلایا کہ ہم مشقت اور تکلیف میں ہیں۔ تو اسماعیلؑ نے کہا کیا انہوں نے کسی چیز کی تمہیں نصیحت کی؟ اس نے کہا جی ہاں مجھے یہ حکم دیا کہ میں تمہیں سلام کہوں اور دروازے کی چوکھٹ بدلنے کے لئے تمہیں کہوں۔ اسماعیل نے کہا وہ میرے والد تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں تم سے جدائی اختیار کروں۔ پس اس کو طلاق دے دی اور انہیں میں سے ایک دوسری عورت سے نکاح کیا۔ پس ابراہیمؑ جتنا اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے پھر اس کے بعد ان کے پاس تشریف لائے اسماعیل کو نہ پایا۔ ان کی بیوی کے پاس تشریف لا کر ان کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا وہ ہمارے لئے رزق کی تلاش کرنے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم کس حال میں ہو اور تمہاری زندگی اور گزران کیسا ہے؟ تو اس نے کہا ہم خیریت اور وسعت میں ہیں اور اللہ کی تعریف کی تو ابراہیمؑ نے سوال کیا' کیا چیز کھاتے ہو؟ اس نے کہا گوشت! تمہارا مشروب کیا ہے؟ کہا پانی۔

لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَآءِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ "وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَّلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ" قَالَ: فَهُمَا لَا يَخْلُوْا عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ اِلاَّ لَمْ يُوَافِقَاهُ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَآءَ. فَقَالَ :اَيْنَ اِسْمَاعِيْلُ؟ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ :ذَهَبَ يَصِيْدُ ، فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ : اَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرِبَ قَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ :طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَآءُ – قَالَ :اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ – قَالَ : فَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ "بَرَكَةُ دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ" قَالَ فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيْهِ يُثَبِّتْ عَتَبَةَ بَابِهٖ – فَلَمَّا جَآءَ اِسْمَاعِيْلُ قَالَ : هَلْ اَتَاكُمْ مِّنْ اَحَدٍ؟ قَالَتْ : نَعَمْ اَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاَثْنَتْ عَلَيْهِ ، فَسَاَلَنِيْ عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ ، فَسَاَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَا بِخَيْرٍ – قَالَ فَاَوْصَاكِ بِشَيْءٍ ؟ قَالَتْ :نَعَمْ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ – قَالَ :ذَاكِ اَبِيْ ، وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ اَمَرَنِيْ اَنْ اُمْسِكَكِ ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمَاعِيْلُ يَبْرِيْ نَبْلًا لَهٗ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِّنْ زَمْزَمَ ، فَلَمَّا رَاٰهُ قَامَ اِلَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ قَالَ يَا اِسْمَاعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِاَمْرٍ ، قَالَ : فَاصْنَعْ مَا اَمَرَكَ رَبُّكَ؟ قَالَ :وَتُعِيْنُنِيْ قَالَ : وَاُعِيْنُكَ – قَالَ :فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَبْنِيَ بَيْتًا هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى اَكَمَةٍ مُّرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا

ابراہیمؑ نے دعا کی اے اللہ ان کے گوشت اور پانی میں برکت نازل فرما۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: ''اس دن ان کے پاس ایک دانہ بھی نہ تھا اگر ہوتا تو آپ اس کے لئے بھی دعا فرماتے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں مکہ کے علاوہ ان دونوں پر کوئی گزر نہیں کرسکتا اور نہ اس کو موافق آتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیمؑ آئے تو انہوں نے فرمایا اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے کہا وہ شکار کرنے گئے ہیں ان کی بیوی نے کہا آپ ہمارے پاس تشریف نہیں رکھتے کہ کھائیں پئیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا کھانا پینا کیا ہے تو اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت اور مشروب پانی ہے۔ تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ان کے کھانے اور مشروب میں برکت نازل فرما۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ابوالقاسمؐ نے فرمایا: ''یہ ابراہیمؑ کی دعا کی برکت ہے''۔ ابراہیمؑ نے فرمایا: ''جب تمہارا خاوند آجائے تو ان کو میرا اسلام کہنا۔ اور ان کو کہہ دینا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ قائم رکھے۔ حضرت اسماعیلؑ واپس آئے تو کہا کیا تمہارے پاس کوئی آیا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں ہمارے پاس ایک خوبصورت شکل والے شیخ آئے تھے اور ان کی تعریف بیان کی چنانچہ انہوں نے مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھا تو میں نے ان کو اس کی اطلاع دی پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا ہمارا گزران کیسا ہے۔ میں نے ان کو بتلایا کہ ہم خیریت سے ہیں۔ انہوں نے کہا کیا انہوں تمہیں کسی چیز کی نصیحت فرمائی؟ اس نے کہا جی ہاں۔ وہ تمہیں سلام کہتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھو۔ اسماعیلؑ نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور تو چوکھٹ ہے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں باقی رکھوں۔ پھر ابراہیمؑ ان سے جتنا اللہ نے چاہا رکے رہے پھر اس کے بعد تشریف لائے۔ اس حال میں کہ اسماعیل زم زم کے قریب ایک درخت کے نیچے تیر بنا رہے تھے۔ جب ان کو دیکھا تو اُٹھ کر ان کی خدمت میں پہنچے اور اسی طرح کیا جس طرح والد کا بیٹا احترام کرتا ہے اور انہوں نے اسی طرح شفقت کی جس طرح والد بیٹے کے ساتھ

حَوْلَهَا ' فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ اِسْمَاعِيْلُ يَاْتِيْ بِالْحِجَارَةِ وَاِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاۤءُ جَاۤءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهٗ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِيْ وَاِسْمَاعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ : رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ : اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ بِاِسْمَاعِيْلَ وَاُمِّ اِسْمَاعِيْلَ مَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيْهَا مَاۤءٌ، فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاتَّبَعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَاۤءَ نَادَتْهُ مِنْ وَرَآئِهٖ :يَا اِبْرَاهِيْمُ اِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا قَالَ : اِلَى اللّٰهِ ' قَالَتْ : رَضِيْتُ بِاللّٰهِ فَرَجَعَتْ وَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّا فَنِيَ الْمَاۤءُ قَالَتْ :لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا – قَالَ– فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا' فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ اَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ وَسَعَتْ وَاَتَتِ الْمَرْوَةَ وَفَعَلَتْ ذٰلِكَ اَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ :لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ الصَّبِيُّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هُوَ عَلٰى حَالِهٖ كَاَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ :لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ اَحَدًا ' فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ ' فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا

شفقت کرتا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا: اے اسماعیل اللہ نے مجھے ایک بات کا حکم دیا ہے۔ اسماعیلؑ نے جواب دیا۔ آپ وہ کر ڈالئے جو آپ کے ربّ نے آپ کو حکم دیا ہے۔ ابراہیمؑ نے فرمایا: اس میں کیا تم میری اعانت کرو گے۔ جواب دیا میں آپ کی اعانت کروں گا۔ ابراہیمؑ نے فرمایا: پس اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہاں ایک گھر بناؤں اور ایک ٹیلے کی طرف اشارہ کیا جو اپنے اردگرد کی زمین سے بلند تھا۔ پس اس وقت انہوں نے بیت اللہ کی بنیادوں کو بلند کیا۔ اسماعیل پتھر لاتے اور ابراہیمؑ تعمیر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب دیواریں بلند ہوگئیں تو اسماعیلؑ یہ پتھر لائے اور اس کو رکھا اور اس پر کھڑے ہوئے کر عمارت بنانے لگے۔ اسماعیلؑ ان کو پتھر پکڑا دیتے تھے اور وہ دونوں یہ دعا کرتے تھے: ''اے ہمارے ربّ ہم سے یہ قبول کر بے شک تو ہر بات سننے والا اور جاننے والا ہے''۔ ایک اور روایت میں یہ ہے کہ ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور ام اسماعیل کو لے کر چلے اس حال میں کہ ان کے پاس پانی کا مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا۔ ام اسماعیل اس مشکیزہ میں سے پانی پیتی رہیں اور بچے کو دودھ پلاتی رہیں۔ یہاں تک کہ وہ مکہ میں پہنچے تو ان کو درخت کے نیچے اتار کر ابراہیمؑ اپنے وطن فلسطین واپس لوٹنے لگے تو ام اسماعیل نے ان کا پیچھا کیا جب مقام کداء میں پہنچے تو ام اسماعیل نے ان کو آواز دی۔ اے ابراہیم! کس کے پاس آپ ہمیں چھوڑ کر جاتے ہیں؟ تو ابراہیمؑ نے کہا اللہ کے۔ تو ام اسماعیل نے کہا میں اللہ تعالیٰ پر راضی ہوں۔ پس وہ لوٹ آئیں اور اس مشکیزہ سے خود پیتی رہیں اور بیٹے کو دودھ پلاتی رہیں۔ یہاں تک کہ جب پانی ختم ہوگیا۔ میں جا کر دیکھتی ہوں اگر کوئی انسان نظر آ جائے! حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ وہ جا کر صفا پر چڑھ گئیں اور خوب اچھی طرح دیکھا کہ کیا کوئی انسان نظر آتا ہے؟ مگر کسی انسان کو نہ پایا۔ جب وادی میں پہنچیں تو دوڑ کر مروہ پر آئیں اور کئی چکر انہوں نے اس طرح لگائے۔ پھر کہنے لگیں۔ میں بچے کو جا کر دیکھتی ہوں کہ اس کا کیا حال ہے۔ گئیں اور بچے کو دیکھا تو وہ اپنی

حَتّٰى اَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ : لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ ، فَاِذَا هِيَ بِصَوْتٍ ، فَقَالَتْ : اَغِثْ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ ، فَاِذَا جِبْرِيْلُ ﷺ فَقَالَ بِعَقِبِهٖ هٰكَذَا ، وَغَمَزَ بِعَقِبِهٖ عَلَى الْاَرْضِ فَانْبَثَقَ الْمَآءُ فَدُهِشَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِنُ– وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ وَكُلِّهَا۔"اَلدَّوْحَةُ" الشَّجَرَةُ الْكَبِيْرَةُ – قَوْلُهٗ "قَفّٰى" اَيْ وَلّٰى – "وَالْجَرِيُّ" الرَّسُوْلُ – "وَاَلْفٰى" مَعْنَاهُ : وَجَدَ قَوْلُهٗ "يَنْشَغُ" : اَيْ يَشْهَقُ۔

اس حالت میں تھا گویا وہ موت کی تیاری میں ہے۔ پھران کے دل کو قرار نہ آیا اور کہنے لگیں اگر میں جا کر دیکھوں شاید کسی کو دیکھ پاؤں۔ پھر وہ گئیں اور صفا پر چڑھ گئیں اور خوب غور سے دیکھا مگر کسی کو نہ پایا۔ یہاں تک کہ انہوں نے سات چکر پورے کر لئے۔ پھر کہنے لگیں کہ میں جا کر دیکھوں کہ بچے کا کیا حال ہے؟ اچانک اس نے ایک آواز سنی تو اس سے کہا اگر تمہارے پاس کچھ بھلائی ہے تو تعاون کرو! پس جبرائیلؑ نے اپنی ایڑی کی نوک زمین پر ماری جس سے پانی پھوٹ پڑا۔ام اسماعیل گھبرا گئیں اور پانی ہتھیلیوں سے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔(بخاری) بخاری نے ان روایات کو ذکر کیا ہے۔

اَلدَّوْحَةُ : بڑا درخت۔قَفّٰى : منہ پھیرا۔اَلْجَرِيُّ : قاصد۔ اَلْفٰى : پایا۔يَنْشَغُ : موت کے لمحات میں سانس لینا۔

۱۸۷۰ : وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَمَاؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۷۰: حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کھمبی بھی من کی قسم میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے۔(بخاری ومسلم)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ﴾ [محمد:۱۹] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [النساء:۱۰٦] وَقَالَ تَعَالٰى ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ [النصر:۳] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ ......اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ...... وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ [آل عمران:۱۵] وَقَالَ تَعَالٰى :﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [النساء:۱۱۰] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الانفال:۳۳]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ بخشش مانگئے اپنی لغزش کی''۔ (محمد) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ سے استغفار کریں کہ بے شک اللہ بخشنے والے رحم کرنے والے ہیں''۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:'' پس تسبیح بیان کیجئے اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اور اس سے استغفار کیجئے بے شک وہ رجوع فرمانے والا ہے''۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:''ان لوگوں کیلئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا انکے رب کے ہاں باغات ہیں'' ...... ''اور وہ سحری کے وقت استغفار کرنے والے ہیں''(آل عمران) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:'' جو آدمی کوئی برائی کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر وہ اللہ سے معافی مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا''۔(نساء)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:'' اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے والے نہیں جب تک کہ آپؐ ان میں ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دے گا جب تک کہ وہ بخشش مانگنے والے ہیں''۔(انفال)

وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾

[آل عمران: ۱۳۵]

وَالْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جب ان سے کوئی برائی ہو جائے یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ اور انہوں نے اصرار نہیں کیا جو کچھ انہوں نے کیا اس حال میں کہ وہ جانتے ہیں''۔ (آل عمران) آیات اس سلسلے میں بہت اور معروف ہیں۔

۱۸۷۱ : وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ ، وَاِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۷۱: حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے دل پر بھی بعض اوقات پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں''۔ (مسلم)

۱۸۷۲ : وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِى الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۱۸۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ رجوع کرتا ہوں''۔ (بخاری)

۱۸۷۳ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ لے آئے جو گناہ کریں پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں پس اللہ ان کو معاف فرمائے گا''۔ (مسلم)

۱۸۷٤ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِى الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ : "رَبِّ اغْفِرْلِىْ وَتُبْ عَلَىَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِىُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو مرتبہ استغفار شمار کرتے۔ ان الفاظ میں: ''اے میرے ربّ مجھے بخش دے مجھ پر رجوع فرما بے شک تو رجوع فرمانے والا مہربان ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷٥ : وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ

۱۸۷۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے استغفار کی پابندی کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ فرما دیتے ہیں اور ہر غم سے کشادگی

مَخْرَجاً وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ، وَّرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

عنایت فرماتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا"۔ (ابوداؤد)

۱۸۷۶ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ۔

۱۸۷۶ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے یہ کلمات کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ ...... "میں اس اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں"۔ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔ (ابوداؤد' ترمذی)

حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۱۸۷۷ : وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ ، فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ" مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۷۷ : حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ اس طرح کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ...... "اے اللہ! تو میرا ربّ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور میں آپ کے عہد اور وعدے پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں۔ میں آپ کی اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میرے عمل میں ہے اور میں ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو آپ نے مجھ پر کیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تُو مجھے بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا کوئی اور گناہوں کو بخشنے والا نہیں"۔ جس نے یہ کلمات دن میں یقین کے ساتھ پڑھے اور وہ شام سے پہلے اسی دن فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت یہ یقین کر کے ان کو پڑھا پھر صبح سے پہلے اس کی موت آ گئی تو وہ بھی جنتی ہے۔ (مسلم)

"اَبُوْءُ" بِبَاءٍ مَضْمُوْمَةٍ ثُمَّ وَاوٍ وَّهَمْزَةٍ مَمْدُوْدَةٍ وَمَعْنَاهُ اُقِرُّ وَاَعْتَرِفُ۔

اَبُوْءُ : میں اقرار اور اعتراف کرتا ہوں

۱۸۷۸ : وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهٖ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَقَالَ : "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ ، وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ

۱۸۷۸ : حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ استغفار فرماتے اور یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ ...... "اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تیری طرف سے سلامتی مل سکتی ہے' اے جلال واکرام والے تو بڑی برکتوں والا

- كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ : يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہے''۔اس حدیث کے ایک راوی امام اوزاعی سے پوچھا گیا استغفار کس طرح تھا۔انہوں نے کہا یوں فرماتے :اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (مسلم)

۱۸۷۹ : وَعَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ مَوْتِهِ : "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے پہلے یہ کلمات بہت پڑھتے تھے : "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ"۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۸۰ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۸۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اے آدم کے بیٹے جب تو مجھے پکارتا اور مجھ سے اُمید لگاتا ہے تو میں تیرے سارے گناہ بخش دوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے خواہ تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے استغفار کرتا ہے تو میں تجھے بخش دوں گا۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے اگر زمین بھر گناہوں کے ساتھ تو میرے پاس آئے پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے مجھے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں زمین بھر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا''۔(ترمذی)

حدیث حسن ہے۔

"عَنَانَ السَّمَآءُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ قِيْلَ هُوَ السَّحَابُ، وَقِيْلَ هُوَ مَا عَنَّ لَكَ مِنْهَا، اَيْ ظَهَرَ- "وَقُرَابُ الْاَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ، وَرُوِيَ بِكَسْرِهَا وَضَمَّ اَشْهَد وَهُوَ مَا يُقَارِبُ مِلْئُهَا۔

عَنَانَ السَّمَاءِ : نے عین کے فتح کے ساتھ بیان کیا گیا کہ اس سے مراد بادل ہیں اور بعض نے کہا ہے اس کا معنی ہے جو چیز تیرے سامنے ظاہر ہو جائے۔

قُرَابُ الْاَرْضِ : جو زمین کے بھرنے کی مقدار ہو۔

۱۸۸۱ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ، وَاَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنِّيْ رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلَ النَّارِ" قَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ : مَالَنَا اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ : "تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِيْ لُبٍّ مِنْكُنَّ" قَالَتْ : مَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ

۱۸۸۱ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : ''اے عورتو! تم صدقہ کرو اور کثرت سے استغفار کرو۔ میں نے جہنم میں عورتوں کی کثرت دیکھی ہے''۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا: 'تم لعنت بہت زیادہ کرتی ہو۔ خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو۔ میں نے کوئی نہیں دیکھا جو تمہاری طرح ناقصِ عقل و دین ہو کر عقل والوں پر غالب آ جاتی ہو' ایک

وَالدِّيْنِ؟ قَالَ : "شَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ ، وَتَمْكُثُ الْاَيَّامَ لَا تُصَلِّيْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

عورت نے کہا عقل و دین کے نقصان کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: ''دو عورتوں کی گواہی کو ایک مراد کے برابر قرار دیا گیا اور کئی دن بغیر نماز کے رہتی ہو''۔ (مسلم)۔

کتاب الاستغفار

۲۸۷ :بَابُ بَيَانِ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ﴾ [الحجر:٤٥] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ، اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَّفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ، لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴾ [الزخرف:٦٨] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ، يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ، يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ، لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾

بَابٌ: ان چیزوں کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کے لئے جنت میں تیار فرمائی ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک تقویٰ والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے (حکم ہوگا) تم داخل ہو جاؤ۔ سلامتی کے ساتھ اس حال میں کہ تم امن سے رہو گے اور ہم ان کے دلوں میں سے ایک دوسرے کے متعلق کینہ کھینچ لیں گے۔ وہ بھائی بھائی بن کر ایک دوسرے کے مقابل تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ ان کو ان جنتوں میں نہ تھکاوٹ پہنچے گی اور نہ ان کو جنت سے نکالا جائے گا''۔ (الحجر) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے میرے بندو! آج تم پر نہ خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہو گے۔ وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے۔ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ وہاں تمہیں خوشی کا سامان میسر ہوگا۔ ان پر سونے کی رکابیاں اور پیالوں کا دور چلایا جائے گا اور اس میں ان کو وہ ملے گا جو ان کے نفس چاہیں گے اور جس سے ان کی آنکھیں لذت اندوز ہوں اور (ان کو کہا جائے گا) تم ان میں ہمیشہ رہو۔ یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا۔ ان اعمال کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے۔ تمہارے لئے اس جنت میں کثرت سے میوے ہوں گے۔ جن کو تم کھاؤ گے''۔ (الزخرف) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک متقی لوگ امن والے مقام' باغات اور چشموں میں ہوں گے۔ وہ باریک اور موٹا ریشم پہنیں گے' وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے اس میں ہر قسم کے پھل امن و سکون سے منگوائیں گے۔ اس جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے مگر وہ پہلی موت جو آ چکی اور ان کو (اللہ) جہنم کے عذاب سے بچائیں گے۔ یہ

[الدخان:۱۵۱] وَقَالَ تَعَالٰى : ﴿إِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ، تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ﴾

[المطففين:۲۲]

وَالْاٰيَاتُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ.

(سب) تیرے ربّ کا فضل ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک نیک لوگ نعمتوں میں تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ انکے چہروں پر تم آرام وراحت کی تروتازگی محسوس کرو گے اور ان کو مُہر شدہ خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مُہر ہوگی اور رغبت کرنے والوں کو ایسی ہی چیزوں کے بارے رغبت کرنی چاہئے اور اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی یہ ایک شاندار چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔ (المطففین)

آیات اس باب میں معروف ومشہور ہیں۔

۱۸۸۲ : وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :"يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا ، وَيَشْرَبُوْنَ ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ ، وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَآءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ - يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ ، وَالتَّكْبِيْرَ ، كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت جنت میں کھائیں گے، پئیں گے اور نہ ان کو قضائے حاجت کی ضرورت نہ ہوگی' نہ ناک سے رینٹ نکلے گی اور نہ وہ پیشاب کی حاجت محسوس کریں گے لیکن ان کا کھانا ایک ڈکار کی صورت میں ہضم ہوگا جو مشک کے پسینے کی طرح ہوگا۔ ان کی تسبیح وتکبیر ان کے دل میں ڈالی جائے گی جیسے کہ سانس ڈالا جاتا ہے''۔ (مسلم)

۱۸۸۳ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ - وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَلَا ......﴾ کوئی نفس نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کیا کیا چھپا رکھا ہے جو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوگا''۔

۱۸۸٤ : وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "اَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَآءَةً :لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ - اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ ،

۱۸۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چاند کی طرح ہوں گے جو چودھویں کی رات ہوتا ہے' پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں گے وہ آسمان کے روشن ترین ستارے کی طرح ہوں گے جو آسمان میں چمک رہا ہو۔ نہ پیشاب کریں گے' نہ پاخانہ کریں' نہ تھوکیں گے اور نہ ناک بہے گی۔ ان کی کنگھیاں سونے

وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ – عُوْدُ الطِّيْبِ – اَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ ، عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ : اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ ، وَرَشْحُهُمْ فِيْهَا الْمِسْكُ ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ – لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ ، وَلَا تَبَاغُضَ : قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا"

قَوْلُهٗ "عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ" رَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْخَآءِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَبَعْضُهُمْ بِضَمِّهِمَا وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ۔

کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری جیسا ہوگا۔ ان کی انگیٹھیاں عود جیسی خوشبودار لکڑی سے ہوں گی۔ انکی بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی اور سب ایک ہی قد پر اپنے باپ آدم کی شکل و صورت کے ساٹھ (۶۰) ہاتھ بلند ہوگے''۔ (بخاری ومسلم)

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور ان کا پسینہ کستوری کا ہوگا اور ہر ایک کی کم از کم دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا مغز حسن کے سبب گوشت سے نظر آئے گا' ان میں اختلاف نہ ہوگا' نہ باہمی بغض ہوگا اور ان کے دل ایک آدمی کے دل جیسے ہوں گے۔ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریں گے۔

عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ : بعض محدثین نے اس لفظ کو خا کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ اور بعض نے ان دونوں کے پیش کے ساتھ روایت کیا ہے اور یہ دونوں صحیح ہیں۔

۱۸۸۵ : وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ : "سَاَلَ مُوْسٰى ﷺ رَبَّهٗ : مَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ : هُوَ رَجُلٌ يَجِيْءُ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهٗ : اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ ، وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهٗ : اَتَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِّنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ : رَضِيْتُ رَبِّ – فَيَقُوْلُ : لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ فَيَقُوْلُ فِي الْخَامِسَةِ : رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ : هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ – فَيَقُوْلُ : رَضِيْتُ رَبِّ ، قَالَ: رَبِّ فَاَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اَرَدْتُ

۱۸۸۵ : حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''موسیٰؑ نے ربّ سے سوال کیا کہ جنت میں کمتر درجہ کا جنتی کیسا ہوگا؟ اللہ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اس وقت آئے گا کہ جنت والے جنت میں داخل کئے جا چکیں گے۔ پس اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! میں کس طرح داخل ہوں جبکہ لوگ اپنے مکانات میں جا چکے اور انہوں نے جو کچھ لینا تھا وہ لے چکے؟ پھر اس کو کہا جائے گا کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ تجھے دنیا کے ایک بادشاہ جتنا ملک دے دیا جائے؟ اس پر وہ کہے گا میں راضی ہوں۔ اللہ فرمائیں گے۔ تجھے اتنا اور اس کے چار مثل اور دے دیا وہ پانچویں میں مرتبہ کہے گا۔ اے میرے ربّ میں راضی ہوں۔ پھر اللہ فرمائیں گے یہ اور اس سے دس گنا اور دیا (مزید) تمہیں وہ بھی دیا جس کی تمہارے دل میں خواہش ہے اور تیری آنکھیں جس سے لذت اندوز ہوں۔ وہ کہے گا میرے ربّ میں راضی ہوں۔ موسیٰ نے عرض کیا: اے ربّ جنت میں سب سے اعلیٰ مرتبہ والا کیسا ہوگا۔

غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِىْ وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَعَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

فرمایا: ''وہ لوگ ہیں جن کی عزت کو اپنے بابرکت ہاتھ سے ثابت کیا اور اس پر مُہر لگا دی۔ پس کسی آنکھ نے اس کو نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا حتیٰ کہ اس کا خیال بھی کسی دل میں نہیں آیا''۔ (مسلم)

۱۸۸۶ : وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اِنِّىْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا ، وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ :رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا - فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ :اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى ، فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ ، فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى ، فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ لَهٗ :اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ ، فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا- فَيَقُوْلُ : اَتَسْخَرُبِىْ ، اَوْ تَضْحَكُ بِىْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ" قَالَ : فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَكَانَ يَقُوْلُ :"ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۸۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں اس آخری آدمی کو جو آگ سے سب سے آخر میں نکلے گا اچھی طرح جانتا ہوں یا جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے کو جانتا ہوں۔ وہ آدمی آگ سے گھٹنوں کے بل نکلے گا۔ پس اللہ فرمائیں گے جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ جنت کے پاس آئے گا۔ پھر اس کو خیال پیدا ہوگا کہ جنت تو بھر چکی وہ واپس لوٹ کر جائے گا اور کہے گا اے میرے رب! جنت کو میں نے بھرا ہوا پایا۔ پس اللہ اسے فرمائیں گے جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ وہ پھر جنت کے پاس آئے گا اور خیال کرے گا کہ وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پھر لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا۔ اے ربّ! میں نے اس کو بھرا ہوا پایا۔ پس اللہ فرمائیں گے: تم جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، تجھے دنیا اور اس کے دس گنا برابر دے دیا یا بے شک تجھے دس گنا دنیا کے برابر دیا۔ پس وہ کہے گا کیا آپ میرے ساتھ مذاق کرتے ہیں یا میرے ساتھ ہنسی کرتے ہیں حالانکہ آپ مالک الملک ہیں؟۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو اس مقام پر اتنا ہنستے ہوئے دیکھا کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پس آپؐ فرماتے تھے یہ سب سے ادنیٰ درجہ کا جنتی ہے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۸۷ : وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ قَالَ: "اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِى الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فِى السَّمَآءِ سِتُّوْنَ مِيْلًا ، لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا اَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا" مسقٌ عَلَيْهِ۔ "الْمِيْلُ " سِتَّةُ اٰلَافِ ذِرَاعٍ۔

۱۸۸۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مؤمن کے لئے کھو کھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کی طوالت ساٹھ میل ہوگی اور اس میں مؤمن کے گھر والے ہوں گے جن پر وہ چکر لگائے گا اور وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھیں گے''۔ (بخاری و مسلم)

اَلْمِيْلُ : چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔

۱۸۸۸ : وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ

۱۸۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ سَنَةٍ مَّا يَقْطَعُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَرَوَيَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اَيْضًا مِّنْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہوگا اگر عمدہ' پتلی کمر والے تیز گھوڑے کا سوار سو سال بھی چلے تو اس کے سایہ کو سو سال تک طے نہ کر سکے''۔ (بخاری و مسلم)

ان دونوں نے اس روایت کو بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ سوار سو سال اس کے سائے میں چلتا رہے گا پھر بھی اس کو ختم نہ کر سکے گا۔

۱۸۸۹ : وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَآءَ وْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَرَآءَ وْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَآءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ: قَالَ: بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ"۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۸۸۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل جنت اپنے سے بلند درجہ والے بالانشینوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرق و مغرب کے اُفق پر چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں۔ یہ فرق ان کے درمیان فضیلت کی وجہ سے ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ بلند مراتب تو انبیاء علیہم السلام کو ہی حاصل ہو سکیں گے۔ دوسرے لوگ تو ان تک نہ پہنچ سکیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ''کیوں نہیں؟ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' ان لوگوں کو بھی ملیں گے جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۰ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ جنت میں ایک کمان کے برابر جگہ اس تمام جہاں سے بہتر ہے جس پر سورج کی شعاعیں طلوع ہوتی یا غروب ہوتی ہیں''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۱ : وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا، فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ: وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا؟" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۹۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں لوگ ہر جمعہ کو جایا کریں گے۔ پس شمال سے ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں میں خوشبو بکھیر دے گی جس سے ان کے حسن و خوبصورتی میں اضافہ ہو جائے۔ پھر وہ لوٹ کر اپنے اپنے گھروں کو آئیں گے تو اس حالت میں کہ ان کا حسن و جمال بڑھ چکا ہوگا۔ ان کے گھر والے کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تم ہمارے میں حسن و خوبی میں بڑھ گئے ہو''۔ (مسلم)

١٨٩٢ : وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَآءَ وْنَ الْغُرُفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَآءُ وْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَآءِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۹۲: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جنتی ایک دوسرے کے مکانات کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان پر ستارے کو دیکھتے ہو''۔ (بخاری ومسلم)

١٨٩٣ : وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ : "فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ، ثُمَّ قَرَاَ "تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

۱۸۹۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھا جس میں آپؐ نے جنت کی تعریف فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ گفتگو سے فارغ ہوئے۔ پھر اس حدیث کے آخر میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اس میں وہ کچھ ہوگا جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا۔ پھر یہ آیات پڑھی: ''جنت میں وہ لوگ جائیں گے جن کے پہلو ......کوئی جان نہیں جانتی جو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک پوشیدہ کی گئی ہے'' تک پڑھی''۔ (بخاری)

١٨٩٤ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِيْ مُنَادٍ :اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيُوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۹۴: حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک نداء دینے والا ندا دے گا۔ بے شک تم نے ہمیشہ جینا ہی جینا ہے' تم پر کبھی موت نہ آئے گی۔ تم ہمیشہ صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے۔ تم ہمیشہ جوان رہو گے اور تم پر کبھی بڑھاپا نہ آئے گا۔ تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے اور کبھی تم پر تنگی نہ آئے گی''۔ (مسلم)

١٨٩٥ : وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ :هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُوْلُ : نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ :فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ادنیٰ جنتی کا مرتبہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا تمنا کرو۔ پس وہ تمنا کرے گا۔ پھر تمنا کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے تو نے تمنا کر لی؟ وہ کہے گا جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے پس بے شک تیرے لئے وہ سب کچھ ہے جو تو نے تمنا کی اور اتنا ہی اور بھی''۔ (مسلم)

١٨٩٦ : وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اِنَّ اللّٰهَ

۱۸۹۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ جنت والوں کو فرمائیں گے

عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ : فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ - فَيَقُوْلُ :هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : وَمَالَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبَّنَا وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ - فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْتُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : وَاَىُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اے جنتیو! پس وہ عرض کریں گے :لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ" اے ہمارے ربّ ہم حاضر ہیں تمام بھلائی آپ کے دست قدرت میں ہیں''۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے ہم کیوں راضی نہ ہوں اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں وہ کچھ دے دیا جو تیری مخلوق میں سے کسی کو نہیں ملا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں تمہیں اس سے افضل چیز نہ دے دوں؟ پس وہ کہیں گے کون سی چیز اس سے افضل ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مین نے تمہارے لئے اپنی رضامندی لازم کر دی۔ پس میں تم پر کبھی اس کے بعد ناراض نہ ہوں گا''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۷ : وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ :اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ وَعِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ ، لَا تُضَامُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۸۹۷: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے کہ آپؐ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''بے شک تم اپنے ربّ کو کھلی آنکھوں سے اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو۔ کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں دقت و تکلیف (بھیڑ وغیرہ) کی نہیں''۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۸ : وَعَنْ صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :"اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ :اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا ، اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۱۸۹۸: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے''۔ تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم کسی اور چیز کو چاہتے ہو جس کا میں اضافہ کروں؟ وہ عرض کریں گے: کیا آپ نے ہمارے چہروں کو سفید نہیں کر دیا؟ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور آگ سے نہیں بچا لیا؟ پھر اللہ تعالیٰ حجابات کو ہٹا دیں گے پس لوگوں کو اب تک کوئی چیز نہیں دی گئی جو اتنی محبوب ہو جتنا اپنے ربّ کو دیکھنا''۔ (مسلم)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ، وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیے۔ ان کا ربّ ان کی رہنمائی ان کے ایمان کی وجہ سے ان جنات کی طرف فرمائیں گے جو نعمتوں والی ہیں۔ ان کی پکار اس میں سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ ہوگی اور ان کا تحفہ اس میں سلام ہوگا اور ان کی آخری پکار یہ ہوگی کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ - وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری اس کی طرف راہنمائی فرمائی اور ہم اس قابل نہ تھے کہ راہ پا سکیں اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتے ۔ اے اللہ محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو آپ کے بندے اور رسول نبی اُمّی ہیں اور آل محمد اور ان کی ازواجِ مطہرات اور ان کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں اور برکتیں نازل فرما محمدؐ پر جو نبی اُمّی ہیں اور ان کی آل اور ازواجِ مطہرات اور انکی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح آپ نے برکت اتاری ابراہیمؑ اور آل ابراہیم پر جہانوں میں ۔ بے شک آپ تعریفوں والے بزرگیوں والے ہیں ۔

۳۷۳ : باب تراجم الرواۃ من الرجال و النساء

الاسماء

ملاحظات: یہاں ان تراجم کا تذکرہ کیا گیا ہے' امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جن کا تذکرہ سند میں کیا ہے۔ البتہ متن حدیث کے دوران آنے والے رواۃ کے حالات شرح حدیث میں ذکر کر دیئے یا بعض کی طرف اشارہ کر دیا اگر ان کے حالات بھی مل جائیں تو فبہا ونعمت۔

(الف)

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمۃ اللہ: زہرہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ نے تقریب میں فرمایا کہ بعض کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی روایت وسماع ہر دو ثابت ہیں۔ ان کی وفات ۹۵ھ میں ہوئی۔ امام بخاری' مسلم' ابوداؤد' نسائی اور ابنِ ماجہ نے ان سے روایت نقل کی ہے۔

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ: بن قیس بن عبید' یہ خزرج قبیلہ کی شاخ بنونجار سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اسلام سے قبل ہی پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ یہ اسلام لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کاتبین وحی میں شامل فرمایا۔ یہ بدر واحد تمام لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر رہے۔ مدینہ منورہ میں ان کی وفات ۳۰ھ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی ۱۶۴ روایات ہیں۔ ان کی کنیت ابوالمنذ رتھی۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما: بن حارثہ' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے اور ان کے والد سے بہت پیار تھا۔ اسی لئے ان کو محبوبِ رسول کہا جاتا ہے۔ ان کی والدہ ام ایمن برکت حبشیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ آپ کی لونڈی تھیں اور انہوں نے آپ کی پرورش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو اس لشکر کا امیر بنایا جس میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اس لشکر کو شام کی طرف جانے کا حکم دیا۔ جب آپ کی بیماری میں شدت آ گئی تو آپ نے لشکر اسامہ کو روانہ کرنے کا حکم دیا۔ آپ کی وفات کے بعد اس لشکر کو روانہ کیا گیا۔ ان کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی اور مدینہ منورہ میں دفن کئے گئے۔ احادیث کے ذخیرہ میں ان کی ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) روایات ہیں۔

اسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہ: یہ بصرہ کے رہنے والے صحابی ہیں۔ ان سے صرف سات روایات مروی ہیں۔ ان کے بیٹے ابوالملیح نے فقط ان سے روایت نقل کی ہے۔

اسلم مولیٰ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابورافع تھی یہ اُحد وخندق اور ان کے بعد والے تمام معرکوں میں حاضر رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اپنی لونڈی سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے کر دیا تھا۔ ان سے عبیداللہ بن ابی رافع پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل انہوں نے مدینہ میں وفات پائی۔ ان کی مرویات کی تعداد ۶۸ ہے۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما: عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر یہ خاندان قریش کی فضیلت والی صحابیات میں سے ہیں۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باپ کی طرف سے بہن لگتی ہیں اور یہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ محترمہ ہیں۔ یہ انتہائی فصیح و بلیغ، حاضر دماغ، صاحب عقل و فہم تھیں۔ یہ شعر کہتی تھیں۔ ان کے خاوند زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی تھی۔ پھر انہوں نے بقیہ ایام حیات اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گزارے یہاں تک کہ وہ مقتول ہوئے۔ ان کے مقتول ہونے کے بعد ان کی نظر جاتی رہی۔ ان کی وفات مکہ مکرمہ میں ۷۳ھ میں ہوئی۔ ان کا نام ذات النطاقین معروف ہوا کیونکہ انہوں نے اپنے پٹکے کو پھاڑ کر اس کھانے والے تھیلے کا منہ باندھا جو سفر ہجرت کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت میں دو نطاق ملنے کی خوشخبری دی۔ ذخیرۂ احادیث میں ان کی مرویات کی تعداد چھپن (۵۶) احادیث ہیں۔

اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا: بن سکن بن رافع بن امریٔ القیس، یہ بنو اشھل سے تعلق رکھتی تھیں۔ یہ عورتوں کی خطیبہ تھیں۔ یہ جنگ یرموک میں شریک ہوئیں اور بنفس نفیس انہوں نے نو کفار کو اپنے خیمے کی چوب سے ہلاک کیا۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک سو اکیاسی (۱۸۱) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

اسود بن یزید رحمۃ اللہ: بن قیس نخعی ابو عمرو کوفی، یہ تابعی ہیں۔ ان کے متعلق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے فرمایا عمدہ پختہ راوی ہیں ان کے ثقہ اور صاحب عظمت ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے اسّی حج کئے۔ یہ ہر دو رات میں ایک قرآن مجید ختم کرتے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عائشہؓ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی۔ ان کی وفات ۷۴ھ میں ہوئی۔

اُسید بن ابی اُسید رحمۃ اللہ: یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں، جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد یزید جن کی کنیت ابو اسید ہے روایت نقل کی نیز عبداللہ بن ابی قتادہ سے بھی اور ان سے ابن جریج اور سلیمان بن بلال نے روایت لی ہے۔ ان کی وفات منصور عباسی کی خلافت کے اوائل میں ہوئی۔

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ: بن سماک بن عتیک، ان کا تعلق اوس قبیلہ سے ہے۔ ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ یہ ان معروف صحابہ میں سے ہیں جو زمانہ جاہلیت و اسلام میں شرفاء میں شمار ہوتے تھے۔ یہ عقلاء عرب میں سے ایک تھے، صاحب الرائے تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر ستر صحابہ میں یہ بھی شامل تھے۔ بارہ نقباء میں سے تھے۔ اُحد کے میدان میں ان کو سات زخم آئے۔ میدان میں آخر تک ثابت قدم رہے۔ مدینہ منور میں ۲۰ھ میں وفات پائی۔ کتب احادیث میں ان کی مرویات کی تعداد اٹھارہ (۱۸) ہے۔

اُسید بن عمر رضی اللہ عنہ: ان کو ابن جابر بھی کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن اثیر اُسد الغابہ میں رقم طراز ہیں کہ یہ ابن عمرو کندی سلولی ہیں اور بعض نے کہا دریکی ہیں اور بعض نے شیبانی بتایا۔ یہ صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ حجاج کے زمانہ تک زندہ رہے۔ نبی اکرم ﷺ سے دو روایتیں نقل کی ہیں۔

اُم کلثوم عقبہ رضی اللہ عنہا: بن ابی معیط، یہ مکہ میں اسلام لائیں اس وقت تک عورتوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کا سلسلہ شروع نہ کیا تھا۔ انہوں نے ۷ھ میں صلح حدیبیہ کے زمانہ میں مدینہ کی طرف ہجرت کی اور انہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی

﴿إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ﴾ رسول اللہ ﷺ سے دس روایات انہوں نے روایت کی ہیں۔
اُمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں قبیلہ بنوخزاعہ سے ان کا تعلق ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت بسم اللہ کے متعلق انہوں نے نقل کی ہے۔ وہ روایت بخاری و مسلم دونوں میں موجود ہے۔
انس بن مالک رضی اللہ عنہ: یہ انصار مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص ہیں۔ خدمت کی ذمہ داری دس سال کی عمر تک سنبھالی اور دس سال تک خدمت میں رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی کنیت ابوحمزہ تجویز فرمائی۔ ان کی والدہ محترم مشہور صحابیہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ نے حضرت انس کے لئے دعا فرمائی ''اللھم اکثر مالہ و ولدہ و بارك لہ و ادخلہ الجنۃ'' اے اللہ اس کے مال واولاد میں اضافہ فرما اور اس کو برکت عنایت فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ حضرت انس رضی اللہ کثیر المال صحابہ میں سے تھے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی اولاد در اولاد در اولاد کی تعداد ایک سو بیس سے زائد تھی۔ انہوں نے سو سال سے زائد عمر پائی۔ بصرہ میں ۹۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی مرویات کی تعداد ۲۲۸۶ ہے۔
اَوس بن اوس رضی اللہ عنہ: یہ صحابی ہیں' جنہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کی۔ وہیں ان کی مسجد اور گھر ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دو حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں جن کو ترمذی' ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔
ایاس بن ثعلبہ ابوامامہ انصاری رضی اللہ عنہ: یہ قبیلہ خزرج کی شاخ بنو حارثہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سلسلہ نسب ثعلبہ بن حارث بن خزرج ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے تین احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔
ایاس بن عبداللہ رحمۃ اللہ: بن زیاب یہ دوس قبیلہ سے ہیں۔ یہ مکہ میں وارد ہو کر مقیم ہو گئے۔ ان سے عبداللہ یا عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فقط روایت لی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ نے کو ان ثقات تابعین میں شمار کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا کہ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ایک حدیث ان سے مروی ہے۔

(البـاء)

براء بن عازب (ابوعمارہ) رضی اللہ عنہ: بن حارث خزرجی' یہ ان قائدین صحابہ میں سے ہیں جن کے ہاتھ پر عظیم فتوحات ہوئیں۔ چھوٹی عمر میں اسلام لائے اور پندرہ غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں شریک ہوئے وہ غزوہ خندق ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ نے ان کو اپنے زمانہ خلافت میں رے (فارس) کا حاکم مقرر فرمایا۔ انہوں نے ابہر پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا اور پھر قزوین پر قابض ہو گئے۔ پھر وہاں سے زنجان کی طرف کوچ کیا اور زور وقوت سے اس کو فتح کر لیا۔ ۷۱ھ میں مصعب بن زبیر کے زمانہ میں وفات پائی۔ بخاری و مسلم میں ان کی روایات ۳۰۵ ہیں۔
بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ: بن عبداللہ بن حارث اسلمی۔ یہ بدر سے قبل اسلام لائے مگر بدر میں شرکت نہ کی۔ بعض نے کہا یہ بدر کے بعد اسلام لائے اور غزوہ خیبر میں شریک ہوئے۔ ۶۲ھ میں مرو کے مقام پر وفات پائی۔ یہ خراسان میں فوت ہونے والے صحابہ میں آخری صحابی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے ۱۷۷ روایات بیان کی ہیں۔
بشیر بن قیس تغلبی رحمۃ اللہ: یہ اہل قنسرین میں سے ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ کثیر الصدق ہیں۔ ابوداؤد نے

ان کی روایات نقل کی ہیں۔ یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے فیض صحبت حاصل کرنے والوں میں سے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے قیس نے روایت کی ہے۔

بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابولبابہ اوسی ہے اور یہ اسی سے مشہور ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے پندرہ روایات انہوں نے روایت کی ہیں۔

بلال بن رباح رضی اللہ عنہ: یہ حبشی تیمی ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لئے وقف کردیا۔ یہ مؤذن رسول ﷺ ہیں۔ یہ قدیم اسلام والہجرات ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی خاطر بے شمار تکالیف اٹھانی پڑیں اور انہوں نے ان تکالیف پر صبر کیا۔ یہ بدر و احد غرضیکہ تمام معرکوں میں شریک رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جہاد کے لئے شام تشریف لے گئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔ ان کی وفات ۲۰ھ میں واقع ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی مرویات کی تعداد ۴۴ ہے۔

بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مزینہ کے وفد میں ۵ھ میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ میں شریک تھے۔ یہ مزنیہ کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی، ۶۰ھ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے آٹھ (۸) احادیث روایت کی ہیں۔

(التاء)

تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ: بن خارجہ، ان کی کنیت ابورقیہ ہے۔ ان کی نسبت دار بن ہانی کی طرف کی جاتی ہے۔ جو قبیلہ لخم سے تھے۔ یہ ۹ھ میں اسلام لائے۔ یہ مدینہ میں رہائش پزیر تھے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد شام میں منتقل ہوگئے اور بیت المقدس میں رہائش اختیار کی۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد نبوی میں چراغ جلایا۔ فلسطین میں ۴۰ھ میں وفات پائی۔ بخاری و مسلم میں ان کی ۱۸ روایات ہیں۔

تمیم بن اُسید رضی اللہ عنہ: بن عبدالعزیٰ، یہ بنوخزاعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو حرم کی حدود کی تجدید کا حکم فرمایا تو انہوں نے حدود کے ان پتھروں میں سے، جو اکھڑ چکے تھے، کو نئے سرے سے گاڑ کر درست کردیا۔ یہ مکہ میں مقیم رہے۔ رسول اللہ ﷺ سے اٹھارہ (۱۸) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

(الثاء)

ثابت بن اسلم بنانی رحمۃ اللہ: یہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ ان کی کنیت ابومحمد بصری ہے۔ یہ زیادہ تر حضرت انس سے روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن مفضل اور بہت سارے تابعین سے روایت نقل کرتے ہیں۔ امام احمد اور نسائی اور عجلی نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ان کی وفات ۱۲۷ھ میں ہوئی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۱۲۵۰ احادیث نقل کیں ہیں۔

ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوزید ہے۔ یہ بیعت رضوان میں شریک ہونے والے صحابہ میں سے ہیں۔ یہ ہجرت کے چھٹے سال حدیبیہ میں تھے۔ قریباً ۷۰ھ فتنہ ابن زبیر کے زمانہ میں ان کی وفات ہوئی۔

ثوبان بن بجدد رضی اللہ عنہ: یہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ اور اصلی وطن مکہ اور یمن کے

درمیان مقام سرات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا اور پھر یہ وفات تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لگے رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یہ حمص چلے گئے اور وہاں مکان بنایا اور ۵۴ھ میں وہیں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) احادیث نقل کی ہیں۔

(الجیم)

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ: بن جناوہ السوائی' یہ بنوزہرہ کے حلیف ہیں۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ کوفہ میں مقیم ہو گئے ۷۴ھ میں جب بشر کی عراق پر گورنری تھی تو ان کی وفات ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ۱۴۶ روایات لکھی ہوئی ملتی ہیں۔

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ: خزرجی سلمی ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے ہجرت سے پہلے اسلام لائے اور اپنے والد کے ساتھ بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے جبکہ ان کی عمر چھوٹی تھی۔ صحیح مسلم میں خود ان کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انیس غزوات میں حصہ لیا۔ میں بدر و احد میں موجود نہیں تھا کیونکہ میرے والد نے مجھے روک دیا۔ جب میرے والد احد میں شہید ہو گئے تو پھر میں کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نہیں رہا۔ یہ کثیر الروایات صحابہ میں سے ہیں۔ ۱۵۴۰ احادیث ان سے مروی ہیں ۷۴ھ میں انہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ: جہیمی' ان کی نسبت ہجیم بن عمرو بن تمیم بصری کی طرف ہے۔ ان کی کنیت ابوجری ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے کئی روایات انہوں نے نقل کی ہیں' البتہ بخاری و مسلم میں ان کی کوئی روایت موجود نہیں۔

جبلہ بن سحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ: تیمی کوفی' یہ تابعین میں سے ہیں۔ حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے روایات لی ہیں۔ شعبہ اور ثوری رحمۃ اللہ نے ان کی روایات لی ہیں۔ قطان بن معین ابوحاتم اور نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ان کی وفات ۱۲۵ھ میں ہوئی۔

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ: بن عدی بن نوفل بن عبدمناف القرشی' ان کی کنیت ابوعدی ہے یہ قریش کے علماء اور سرداروں میں سے تھے۔ یہ قریش اور عرب کے ماہر نسابوں میں سے تھے ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۵۹ھ میں ہوئی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) احادیث نقل کی ہیں۔

جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ: بن جابر' یہ قبیلہ جبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی کنیت ابوعمرو تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے یہ چالیس روز پہلے ایمان لائے۔ یہ انتہائی خوبصورت تھے۔ یہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں اپنی قوم کے سردار تھے۔ عراق کی لڑائیوں میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ۵۱ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ: بن عبداللہ بن سفیان بن علقی' یہ عقلہ بجیلہ قبیلہ کی ایک شاخ ہے ان کو رسول اللہؐ کی کچھ صحبت حاصل ہے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ کوفہ میں پہلے رہائش اختیار کی پھر بصرہ میں منتقل ہو گئے۔ یہ بصرہ میں مصعب بن زبیر کے ساتھ آئے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ۱۴۳ احادیث نقل کی ہیں۔

جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ: بن سفیان بن عبید' یہ قبیلہ بنی غفار سے تعلق رکھتے ہیں جو کنانہ بن خزیمہ کی اولاد تھے۔ ان کی کنیت ابوذر ہے۔ یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں۔ خود ان کی روایت ہے کہ میں پانچواں مسلمان تھا۔ سچائی میں ان کی مثال

بیان کی جاتی ہے اور یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اسلام والا اسلام کیا۔ ان کی وفات ۳۲ھ میں مقام رمضر میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ۲۸۱ روایات ان سے نقل ہو کر آئی ہیں۔

جرثوم بن ناشر خشنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوثعلبہ ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں ان کے اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا جرثوم ہے بعض نے کہا جرثومہ ہے اور بعض نے کہا جرثم یا جرہم ہے۔ ان کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔ بعض نے کہا امیر معاویہ کی خلافت کی ابتداء میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چالیس احادیث نقل کی ہیں۔

جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا: ابن ابی ضرار مصطلقیہ یہ ام المومنین ہیں اور ان سے کچھ روایات امام بخاری نے نقل کی ہیں جن میں دو حدیثیں بخاری کی منفرد ہیں اور مسلم نے دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن سباق اور ایک جماعت نے روایات لی ہیں۔ ان کی وفات ۵۶ھ میں ہوئی۔

(الحاء)

حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ: انصار خزرجی سلمی ان کی کنیت ابوقتادہ ہے۔ یہ فارس رسول اللہ ﷺ ان کی کنیت نام سے زیادہ معروف ہیں یہ احد اور اس کے بعد والے تمام غزوات میں حاضر ہوئے۔ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بعض نے کہا کہ انہوں نے خلافت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کوفہ میں وفات پائی۔

حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو مالک ہے۔ ان کی نسبت قبیلہ اشعر کی طرف ہے جو یمن کا معروف قبیلہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اشعریین کے ساتھ حاضر ہوئے۔ عام طور پر شامیین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم کے زمانہ میں طاعون کے ذریعہ شہید ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ سے ستائیس احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

حارث بن عوف رضی اللہ عنہ لیثی: یہ اپنی کنیت ابوواقد کے ساتھ مشہور ہیں۔ ان کے اپنے نام اور والد کے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا عوف بن حارث ہے اور بعض نے کہا حارث بن مالک بتایا۔ غزوہ فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں بنوضمرہ، بنولیث اور بنوسعد بکر بن عبد مناۃ کا جھنڈا تھا۔ ۶۸ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے ۲۴ احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ: یہ عبیداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ماں جائے بھائی ہیں۔ ان سے ابواسحاق سبیعی نے روایت نقل کی اور ان سے عمران بن ابی انس نے روایت کی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما: حسیل بن جابر العبسی الیمان حضرت حسیل کا لقب ہے۔ یہ بہادر، فاتح والیوں میں سے تھے۔ منافقین کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ان کو وہ نام بتائے تھے جو اور کسی کو نہ بتائے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن کا گورنر بنایا۔ وہیں ان کی ۳۶ھ میں وفات ہوئی۔ ذخیرہ احادیث میں ان کی مرویات کی تعداد ۲۲۵ ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ: بن یسار بصری، یہ اکابر تابعین میں سے ہیں۔ اہل بصرہ کے امام تھے۔ اپنے زمانے کے اساطین علم میں سے تھے۔ ان کو بیک وقت قدرت نے علم، فقاہت، فصاحت، بہادری، زہد جیسی عمدہ صفات کو جمع کر دیا تھا۔ مدینہ منورہ میں ان

کی ولادت ہوئی اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں پروان چڑھے۔ پھر بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما: الہاشمی القرشی' ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ یہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے فرزند ہیں۔ پیدائش ان کی مدینہ منورہ میں ہوئی اور بیت نبوت میں پرورش پائی۔ یہ بڑے ذی عقل' حوصلہ مند' بھلائی کے خواہاں' انتہائی فصیح و بلیغ اور فی البدیہہ عمدہ گفتگو کرنے والے تھے۔ اہل عراق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان سے بیعت کی۔ عرصہ چھ ماہ کے بعد انہوں نے مسلمانوں کو باہمی خون ریزی سے بچانے کے لئے حضرت معاویہ سے صلح کر لی اور خلافت سے چند شرائط کے ساتھ دست برداری اختیار فرمائی۔ ۴۱ھ میں تمام مسلمانوں کا ایک خلیفہ پر اتفاق ہوا۔ اسی لئے اس سال کا نام عام الجماعۃ رکھا گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں ۵۰ھ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئے۔ انہوں نے اپنے نانا رسول اللہ ﷺ سے ۱۱۳ احادیث روایت کی ہیں۔

حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ: یہ انصاری مدنی صحابی ہیں۔ ان سے ایک روایت منقول ہے۔ سعید انصار نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ علامہ ابن کلبی رحمۃ اللہ کا بیان ہے کہ یہ جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ ان ہی سے طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کا واقعہ منقول ہے۔

حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا: یہ قبیلہ بنو عدی سے ہیں۔ ان کی کنیت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی والدہ کا نام زینب بنت فطعون ہے۔ یہ مہاجرہ عورتوں میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل یہ خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں۔ بدر میں زخمی ہوئے اور مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ۲ھ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد ان سے نکاح کیا۔ ان کی وفات ۴۱ھ میں ہوئی۔ انہوں نے ساٹھ (۶۰) احادیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہیں۔

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ: بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ' یہ قریشی الاصل ہیں۔ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں۔ بعثت سے قبل اور بعد آپ ؐ کے مخلص رفقاء میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں ۳۸ھ میں وفات ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے چالیس (۴۰) احادیث ان کی روایت سے آئی ہیں۔ ان کی کنیت ابو خالد تھی۔

حمید بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ: بن عوف الزہری المدنی' یہ جلیل القدر ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ اُم کلثوم بنت عقبہ اور اپنے ماموں عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت لی ہے اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور بھتیجے سعد اور زہری نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ ۱۰۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ: ان کو الکاتب ادر ابو ربعی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے دادا صیف التمیمی ہیں۔ ان کو حنظلہ کاتب اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین وحی میں شامل تھے۔ یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہیں۔ جنگ قادسیہ میں شرکت کی اور کوفہ میں اقامت اختیار کی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔

حیان بن حصین رحمۃ اللہ: ان کا لقب ابو التیاح ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتے ہیں۔ درمیانے درجے کے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ ان کے دونوں

بیٹے منصور، جریر اور شعبی رحمہم اللہ نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

(الخاء)

خالد بن عمیر عدوی رحمۃ اللہ: یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ تابعی ہیں، انہوں نے عقبہ بن غزوان سے روایت کی ہے اور ان سے حمید بن ہلال نے روایت لی ہے۔ ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔

خالد بن زید رضی اللہ عنہ: بن کلیب بن ثعلبہ انصاری، یہ بنی نجار سے ہیں۔ ابو ایوب ان کی کنیت ہے۔ اسی سے زیادہ معروف ہیں۔ یہ بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔ تمام غزوات میں بنفس نفیس حصہ لیا۔ یہ صابر، متقی، غزوات و جہاد کو پسند کرنے والے تھے۔ بنی امیہ کے زمانہ تک زندہ رہے اور یزید بن معاویہ کے ساتھ غزوہ قسطنطنیہ میں حصہ لیا۔ یہ ۵۲ھ کا زمانہ تھا اور وہیں وفات پا کر دفن ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک سو پچپن (۱۵۵) احادیث روایت کی ہیں۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ: بن مغیرہ مخزومی قرشی، ان کا لقب سیف اللہ ہے۔ یہ عظیم الشان فاتح صحابی ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے اور ان کو گھوڑ سوار دستے کا ذمہ دار بنایا۔ جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے ان کو قتالِ مرتدین کے لئے منتخب فرمایا۔ پھر ان کو عراق بھیجا پھر شام معرکہ یرموک کی قیادت انہی کے پاس تھی۔ یہ ہمیشہ کامیاب، فصیح و بلیغ خطیب تھے۔ انہوں نے حمص میں وفات پائی اور بعض نے کہا ۲۱ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ احادیث کے ذخائر میں ان سے اٹھارہ (۱۸) روایات مروی ہیں۔

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ: بن جندلہ بن سعد تمیمی ان کی کنیت ابو یحیٰی ہے۔ یہ سابقین اولین صحابہ میں سے ہیں۔ انہوں نے مکہ میں سب سے قبل اظہارِ اسلام کیا تو مشرکین نے ان کو ضعیف سمجھ کر تکالیف دیں تا کہ یہ دین سے واپس لوٹ جائے۔ انہوں نے اس وقت تک ان مصائب پر صبر کیا تا آنکہ ہجرت کا حکم ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے تمام غزوات میں شرکت کی۔ انہوں نے ۳۲ روایات نقل کی ہیں۔

خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ: بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک یہ صحابی ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں رقہ کے مقام پر وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے ۱۰ روایات نقل کی ہیں۔ ان کی مرویات کو سنن اربعہ کے مصنفین نے نقل کیا ہے۔

خولہ بنت عامر انصاریہ رضی اللہ عنہا: ان کی کنیت ام محمد ہے۔ یہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب کے نکاح میں تھیں۔ جب وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تو انہوں نے نعمان بن عجلان انصاری زرقی رضی اللہ عنہ سے عقد کیا۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ۱۸ احادیث روایت کی ہیں۔

خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا: بن امیہ سلمیہ، یہ حضرت عثمان بن مظعون کی زوجہ ہیں۔ ان کو ام شریک بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ عورت ہے جس نے اپنا آپ رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ رسول اللہ ؐ سے انہوں نے پندرہ (۱۵) روایات نقل کی ہیں۔ ایک روایت میں مسلم منفرد ہیں انہوں نے ان سے ایک ہی روایت نقل کی ہے۔

خویلد بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو شریح ہے۔ نام میں اختلاف ہے بعض نے خویلد بن عمرو بعض نے عمرو بن

خویلد بعض نے کعب بن عمرو بعض نے ہانی بن عمرو کہا ہے۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ فتح مکہ کے دن انہوں نے بنی کعب خزاعہ کا ایک جھنڈا اٹھایا ہوا تھا۔ یہ عقل مند ترین لوگوں میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں ۶۸ ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

(الراء)

رافع بن معلّٰی رضی اللہ عنہ: انصاری زرقی' ان کا لقب ابوسعید ہے۔ نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے سعد بن عمارہ اور بعض نے عمارہ بن سعید بعض نے عامر بن مسعود کہا ہے۔ یہ اہل حجاز صحابہ میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے دو روایتیں نقل کی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن مرہ اور مکحول نے روایت لی ہے۔

ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ: ان کی کنیت ابومریم کوفی ہے۔ یہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ علامہ ذہبی نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت عاجزی کرنے والے تھے۔ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ۱۰۰ ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

ربیعہ بن کعب اور سلمی رضی اللہ عنہ: یہ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوفراس ہے۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے رفاقتِ جنت کا سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''کثرت سجود سے میری معاونت کرو''۔ یہ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ سفر و حضر میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کی وفات مدینہ میں ۶۳ ھ میں ہوئی۔

ربیعہ بن یزید رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابوشعیب دمشقی القصیر الایادی ہے۔ یہ بڑے علماء میں سے تھے۔ انہوں نے واثلہ اور عبداللہ دیلمی اور جبیر بن نضیر سے روایت لی ہے اور عبداللہ بن عمرو اور نعمان بن بشیر سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں ۱۲۳ھ میں حادثۂ قتل سے اس دارِفانی کو چھوڑا۔

رفاعہ تیمی رضی اللہ عنہ: یہ تیم بن عبد مناہ بن ادو یہ تیم الرباب کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابودمثہ ہے۔ ابن سعد فرماتے ہیں انہوں نے افریقہ میں وفات پائی۔ ابوداؤد' ترمذی' نسائی نے ان کی روایت کو نقل کیا ہے۔

رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ: یہ انصار قبیلہ کے خاندان بنوزریق کی طرف منسوب ہیں۔ یہ خود بھی صحابی ہیں اور ان کے والد بھی صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر' احد' خندق' بیعت رضوان بلکہ تمام غزوات میں حاضر رہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی۔ چوبیس (۲۴) روایات ان سے مروی ہیں۔

رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا: قرشیہ اموبہ' یہ سابقات فی الاسلام میں سے ہیں۔ اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ پہنچ کر وہ نصرانی ہو کر مرگیا۔ یہ اسلام پر ثابت قدم رہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف نکاح کا پیغام حبشہ میں ہی بھیجا۔ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پیغام نکاح اور مہر ادا کیا۔ مہر چار سو درہم تھے۔ پھر ان کو تیار کر کے مدینہ منورہ کی طرف ۷ ھ میں روانہ کر دیا۔ ان کی وفات ۴۲ ھ میں ہوئی۔ ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

(الزاء)

زبیر بن عدی رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابوعدی ہے یہ رے (فارس) کے قاضی تھے۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں

نے حضرت انس، معرور بن سوید، ابو وائل رضی اللہ عنہم سے روایات لی ہیں۔ ان سے اسماعیل بن خالد، ابو اسحاق سبیعی اور ثوری رحمہم اللہ نے روایت لی ہے۔ ان کو امام احمد نے ثقہ قرار دیا۔ اسی طرح ابن معین اور عجلی نے ان کی توثیق کی ہے۔ بخاری کہتے ہیں کہ ان کی وفات رے میں ۱۲۱ھ میں ہوئی۔

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ: بن خویلد اسدی قرشی، ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ بڑے بہادر اور عشرۂ مبشرہ میں سے ایک تھے۔ یہ وہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام کے لئے اپنی تلوار سونتی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ یہ بدر، احد وغیرہ تمام معرکوں میں حاضر رہے۔ یہ جنگ یرموک میں گھڑسواروں کے دستہ کے نگران تھے۔ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے میدان میں ثابت قدمی کے لئے بیڑیاں پہن لیں تھیں۔ ان کو ابن جرموز نے جنگ جمل کے دن ۳۶ھ میں شہید کر دیا۔ احادیث کی کتابوں میں اڑتیس (۳۸) روایات ان سے مروی ہیں۔

زر بن حبیش رحمۃ اللہ: یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا۔ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت سنی۔ ان کی وفات ۸۲ھ میں ہوئی جبکہ ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

زیادہ بن علاقہ رحمۃ اللہ: ثعلبی ابو مالک کوفی، یہ تابعی ہیں۔ اپنے چچا قطبہ بن مالک اور جریر بجلی، اسامہ بن شریک سے انہوں نے روایت لی ہے اور ان سے اعمش، معمر، شعبہ وغیرہم رحمہم اللہ نے روایت لی ہے۔ ابن معین، نسائی، نے ان کو ثقہ قرار دیا اور ابو حاتم نے صدوق کہا۔ ان کی وفات ۱۳۵ھ میں ہوئی۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ: جزرجی انصاری، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سترہ غزوات میں شرکت کی۔ جنگ صفین میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ۶۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی ستّر (۷۰) روایات ہیں۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ: بن ضحاک انصاری بخزرجی، ابو خارجہ ان کی کنیت ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین وحی میں سے تھے۔ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ مکہ میں پروان چڑھے۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی جبکہ ان کی عمر ۱۱ سال تھی۔ یہ دین کے عالم اور فقیہہ تھے۔ انہوں نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ یہ انصار مدینہ میں سے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں موجود حفاظِ قرآن میں سے ایک تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کو جمع کرنے کی خدمت ابو بکر صدیق کے زمانہ میں انجام دی۔ ۴۵ھ میں وفات پائی کتب احادیث میں بانوے (۹۲) روایات ان سے مروی ہیں۔ خط کشیدہ عبارت فہم سے بعید ہے یہ ناسخ کی غلطی ہے۔ حالات کی تصحیح بین القوسین لکھ دی گئی ہے۔

زید بن سہل رضی اللہ عنہ: بن اسود بن حرام بن عمرو بخاری المدنی، یہ بدر اور دیگر تمام معرکوں میں شریک رہے۔ یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ نے حنین کے دن بیس کفار کو قتل کیا۔ اُحد کے دن بھی بڑی آزمائش سے گزرے۔ ان کا وہ ہاتھ شل ہو گیا جس کو رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لئے بطور ڈھال کے استعمال کیا۔ یہ اپنی کنیت ابو طلحہ کے ساتھ زیادہ معروف ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد چالیس سال زندگی گزاری۔ سوائے عیدین اور ایام تشریق کے کبھی روزہ نہیں چھوڑا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں غزوات میں مصروفیت کی وجہ سے روزہ نہ رکھتے تھے۔ کتب احادیث میں ان سے بانوے (۹۲) احادیث مروی ہیں۔

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ: یہ صحابی رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ جہینہ قبیلے کا جھنڈا فتح مکہ کے دن ان کے پاس تھا۔ مدینہ منورہ میں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے اکیاسی (۸۱) احادیث ان کی روایت سے وارد ہیں۔

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا: بن رئاب اسدیہ یہ اسد خزیمہ سے تعلق رکھتی ہیں یہ زید بن حارثہ کی زوجہ محترمہ تھیں ان کا نام برہ تھا۔ زید رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے شادی کی اور ان کا نام زینب رکھا۔ ۲۰ھ میں وفات پائی۔ نبی اکرم ﷺ سے گیارہ (۱۱) احادیث روایت کی ہیں۔ یہ ام المومنین ہیں۔

زینب بنت ابی سلمہ مخزومیہ رضی اللہ عنہا: یہ صحابیہ ہیں۔ صحیح بخاری میں دو حدیثیں ان سے مروی ہیں۔ صحیح مسلم میں ایک روایت ہے۔ ان کے بیٹے ابوعبیدہ بن عبداللہ اور علی بن الحسین نے ان سے روایت نقل کی۔ ان کی وفات ۷۳ھ میں ہوئی۔

زینب بنت عبداللہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ ان سے آٹھ (۸) احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک روایت پر بخاری و مسلم متفق ہیں اور ایک روایت پر دونوں منفرد ہیں ان سے ابوعبیدہ جو ان کے بیٹے ہیں' نے اور بسر بن سعید نے روایت لی ہے۔

(السین)

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ: بن سعید بن ثمامہ کندی' امام زہری فرماتے ہیں کہ یہ ازد میں سے تھے۔ ان کا شمار کنانہ میں کیا جاتا ہے۔ یہ تمر کندی کے بھانجے ہیں۔ ان کی کئی احادیث ہیں۔

سالم بن عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ: یہ القرشی العدوی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعمر ہے مدینہ منورہ کے رہنے والے تابعین میں ان کا شمار ہے۔ یہ بڑے فقیہہ' امام' زاہد' عابد ہیں ان کی اقتدائیت وجلالت اور زہد و عالی مرتبت پر سب کا اتفاق ہے۔ عبداللہ بن المبارک نے جن فقہاء کو شمار کیا یہ ان میں سے ایک ہیں۔ ۱۰۶ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوثریہ ہے۔ خندق اور اس کے بعد والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ سے انیس (۱۹) احادیث انہوں نے روایات کی ہیں۔ احادیث متعہ میں مسلم منفرد ہیں۔ ان کے ربیع نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں انہوں نے وفات پائی۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی الزہری ابواسحاق ان کی کنیت ہے۔ یہ ان صحابہ میں سے ہیں جو امیر بنائے گئے۔ یہ عراق اور مدائن کسریٰ کے فاتح ہیں۔ ان چھ صحابہ میں سے ہیں جن کو فاروق اعظم نے اپنے بعد خلافت کے لئے چنا۔ یہ قدیم الاسلام لوگوں میں سے ہیں۔ غزوات میں اکثر نبی اکرم ﷺ کی حفاظت پر ان کی ڈیوٹی ہوتی۔ یہ معرکہ بدر اور اسلامی غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے۔ ان کو فارس الاسلام کہا جاتا ہے۔ یہ مہاجرین اولین میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعا دی "اللھم سد درفیه و اجب دعوته" اے اللہ ان کے نشانے کو درست فرما اور ان کی دعا کو قبول فرما۔ نبی اکرم ﷺ سے ۲۷۰ روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔ انہوں نے مقام عقیق میں اپنے محل میں وفات پائی۔ پھر آپ کو مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا۔ اس وقت ۵۵ھ کا زمانہ تھا۔

سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوسعید الخدری معروف ہے۔ خدرہ خزرج قبیلے کی ایک شاخ

ہے۔ ان کو نوعمری کی وجہ سے اُحد کے دن واپس کر دیا گیا۔ غزوہ اُحد میں ان کے والد شہید ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے بارہ غزوات رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کیے۔ یہ عالم اور فقیہ صحابہ میں سے تھے۔ ان کی وفات ۶۴ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۱۱۷۰ احادیث مروی ہیں۔

سعید بن حارث رحمۃ اللہ: بن ابوسعید بن المعلی الانصاری' یہ مدینہ کے قاضی اور جلیل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے ابوہریرہ' ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت لی اور ان سے عمرو بن الحارث اور فلیح بن سلیمان نے روایت لی ہے۔ یحییٰ بن معین نے ان کے متعلق مشہور کا لفظ لکھا ہے۔

سعید بن زید رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن نفیل القرشی العدوی' ابوالاعور کنیت ہے۔ ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو جنت کی اکٹھی خوشخبری دی گئی۔ یہ عمر بن الخطاب کے چچازاد بھائی ہیں۔ حضرت عمر کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان کی شادی ہوئی۔ فاطمہ بنت خطاب نے اپنے والد زید کے ساتھ اسلام قبول کیا اور فاطمہ کا اسلام عمر کے اسلام لانے کا سبب بن گیا۔ سعید رضی اللہ عنہ مہاجرین اولین میں سے تھے۔ بدر کے بعد تمام لڑائیوں میں حاضر رہے۔ جنگ یرموک اور محاصرہ دمشق میں بھی شامل تھے۔ ۵۰ھ میں وفات پائی ۴۸ (اڑتالیس) احادیث رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے روایت کی ہیں۔

سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ: بن ابی یحییٰ تنوخی ان کی کنیت ابومحمد الدمشقی ہے۔ یہ بڑے فقیہی ہیں۔ ابن معین اور ابوحاتم اور نسائی نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ حاکم نے کہا اہل شام میں ان کا وہی مقام ہے جو امام مالک کا اہل مدینہ میں ہے۔ ان کی وفات بقول ابن سعد ۱۶۷ھ میں ہوئی۔

سعید مقبری رحمۃ اللہ: بن ابی سعید کیسان' ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ یہ ثقہ ہے اور مدینہ منورہ کے کبار تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت کی ہے۔ ان سے حدیث کے ۶ ائمہ نے روایت لی ہے۔

سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: بن ابی ربیعہ بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم ثقفی طائفی' یہ صحابی ہیں اور ان سے روایات بھی آئی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے طائف کے عامل تھے۔

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ: بن اوس ظبی بصری' یہ صحابی ہیں اور ان سے کئی احادیث ہیں۔ بخاری نے ان کی ایک روایت منفرد ذکر کی ہے۔ ان سے محمد ابن سیرین اور ام ہزیل نے روایت لی ہے۔ پیغمبر ﷺ سے انہوں نے تیرہ (۱۳) احادیث روایت کی ہیں۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ: قدیم الاسلام صحابہ میں سے ہیں۔ اصل میں یہ اصفہان کے مجوسی ہیں۔ بڑی لمبی عمر پائی۔ پہلے پہل غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ انہیں نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہیں رہے۔ یہ زاہد عالم فاضل صحابہ میں سے تھے۔ عراق میں رہائش اختیار کی اور اپنے ہاتھ سے کھجور کے پتوں کی چیزیں بناتے اور اسی پر گزارا کرتے۔ مدائن میں انہوں نے ۳۶ھ میں وفات پائی جبکہ یہ مدائن کے گورنر تھے۔ احادیث کی کتابوں میں ساٹھ (۶۰) روایات ان سے منقول ہیں۔

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ: یہ سلمہ بن عمرو بن اکوع بن سنان اسلمی' ان کی نسبت دادا کی طرف ہے۔ ان کی کنیت ابومسلم ہے۔ بیعت رضوان کے موقع پر حدیبیہ میں موجود تھے۔ یہ بہادر تیرانداز احسان کرنے والے اور فضیلت والے تھے۔ سات غزوات میں حضور ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ دوڑ میں گھوڑے سے آگے نکل جاتے۔ مدینہ میں ۷۴ھ میں وفات پائی۔ حدیث کی کتابوں میں ستتر (۷۷) روایات ان سے منقول ہیں۔

سلیم بن اسود رحمۃ اللہ: بن حنظلہ محاربی کوفی' ان کی کنیت ابوشعثاء انہوں نے حضرت عمرؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حذیفہؓ ابو ذر رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے اور ان سے اشعث ابراہیم نخعی نے روایت لی ہے۔ ابن معین اور عجلی اور نسائی نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ان کی وفات ۸۲ھ میں ہوئی۔

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ: بن جون بن ابی جون عبدالعزی بن منقذ سلولی جزاعی' ان کی کنیت ابومطرف ہے۔ یہ قائدین سردار صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین وجمل میں شامل تھے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ پھر یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے خط وکتابت کی مگر ان سے پیچھے رہے اور ان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے انہوں نے خروج کیا اور التوابین نامی جماعت کی قیادت انہی کے پاس تھی۔ ان توابین کی تعداد پانچ ہزار تھی۔ ان کو توابین اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حضرت حسین کو بلا کر خود ان کی مدد نہ کی مگر ان کے قتل کے بعد جب احساس ہوا تو بدلے کے لئے اٹھے اور سابقہ غلطی سے توبہ کر لی۔ چنانچہ سلیمان اور عبیداللہ بن زیاد کے درمیان کئی معرکے پیش آئے جن میں سلیمان عین الوردہ کے معرکے میں کام آئے یہ ۶۵ھ کا واقعہ ہے۔ پیغمبر ﷺ سے انہوں نے پندرہ (۱۵) احادیث روایت کی ہیں۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ: فزاری' ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ چھوٹی عمر میں ان کے والد فوت ہو گئے۔ ان کی والدہ ان کو مدینہ لے آئیں اور ایک انصاری نے ان سے نکاح کر لیا۔ یہ ان کی کفالت میں رہے۔ یہاں تک کہ جوان ہوئے۔ کہا گیا کہ ان کو اُحد میں شرکت کی اجازت دی گئی۔ بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ اور ابن سیرین اور فضلاء بصرہ ان کی بہت تعریف کرتے تھے۔ ۵۹ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے سو (۱۰۰) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ: عبداللہ بن ساعدہ' ان کی کنیت ابویحیٰی ہے۔ بعض ابومحمد بتلاتی ہے۔ یہ مدنی ہیں نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی رسول اللہ ﷺ سے کئی باتیں انہوں نے یاد کیں احادیث کی کتابوں میں پچیس (۲۵) روایات ان سے مروی ہیں۔

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ: بن وہب انصاری' ان کی کنیت ابوسعد ہے۔ یہ سابقین صحابہ میں سے تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور اُحد میں ثابت قدم رہنے والی جماعت میں سے تھے۔ تمام معرکوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات کرا دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واقعہ جمل کے بعد بصرہ کا حاکم بنایا۔ پھر یہ صفین میں ان کے ساتھ تھے۔ ۳۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ چالیس (۴۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ: انصاری خزرجی' ان کی کنیت ابوالعباس ہے۔ یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں۔ ان کا نام حزن تھا۔ حضور ﷺ نے ان کا نام سہل رکھا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ یہ طویل العمر صحابی ہیں۔ انہوں نے حجاج بن یوسف ثقفی کا زمانہ پایا۔ ۸۸ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر سو سال سے متجاوز تھی۔

سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ: یہ ابن الحنظلیہ کے نام سے معروف ہیں۔ بعض نے کہا کہ نام سہل بن ربیع بن عمرو انصاری المعروف بابن الحنظلیہ ہیں۔ یہ بیعت رضوان میں شامل صحابہ میں سے ہیں۔ بہت زیادہ ذکر اور نفلی نماز پڑھتے تھے جس کی وجہ سے لوگوں سے الگ رہتے۔ انہوں نے دمشق میں رہائش اختیار کی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں وفات پائی۔ ان کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ یہ کہا کرتے تھے کہ میری اولاد کا ہونا تمام دنیا سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔

سوید بن قیس رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوصفوان ہے۔ انہوں نے تین روایتیں رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔ سماک نے ان سے ایک روایت صحیحین میں روایت کی ہے۔

سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعلی مزنی ہے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چھ (۶) احادیث روایت کی ہیں۔ ایک حدیث میں مسلم منفرد ہے۔ ان سے ان کے بیٹے معاویہ اور ہلال بن یساف و دوسروں نے روایت لی ہے۔

(الشین)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ: بن ثابت خزرجی انصاری ان کی کنیت ابویعلیٰ ہے۔ یہ فاروق اعظم کے امراء اور والیوں میں سے تھے۔ حمص کے امیر رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقعہ پر علیحدگی اختیار کر لی اور عبادت کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہ بڑے فصیح' حوصلہ مند اور عقل مند تھے۔ بیت المقدس میں ۵۸ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں پچاس (۵۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

شرید بن سوید رضی اللہ عنہ: ثقفی یہ بیعت الرضوان میں شامل افراد میں سے تھے۔ ان کی کئی احادیث جن میں سے دو کو مسلم نے منفرداً بیان کیا اور ان سے ان کے بیٹے عمرو اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت لی ہے۔ ابوداؤد اور نسائی نے ان کی احادیث کی تخریج کی ہے۔

شریح بن حصائی رحمۃ اللہ: بن مذحجی ان کی کنیت ابوالمقدام یمنی ہے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بڑے دوستوں میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور اسی طرح حضرت عمر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی۔ ان سے ان کے بیٹے المقدام اور شعبی اور حکم بن عقبہ نے روایت لی ہے۔ ابن معین نے ان کو ثقہ کہا اور ابوحاتم سجستانی نے کہا یہ ۷۸ھ میں قتل ہوئے۔

شفیق بن سلمہ رحمۃ اللہ: یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ یہ آل خضرمی کے مولا ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت لی ہے اور بیان کی اور حضرت ابوبکر' عمر و عثمان' و معاذ بن جبل وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے۔ ابن معین کہتے ہیں کہ یہ ثقہ

ہیں ان کے متعلق پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں۔ان کی وفات ۶۴ھ میں ہوئی۔

شقیق بن عبداللہ رحمۃ اللہ: جلیل القدر تابعی ہیں۔آل خضرمی کے مولا ہیں۔حضرت انس سے روایت نقل کی ہیں اور ان سے یحییٰ قطان اور وکیع نے روایت لی ہے اور ابن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا۔علامہ نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان کے باعظمت ہونے پر اتفاق ہے۔

شکل بن حمید رضی اللہ عنہ: عبسی کوفی' یہ صحابی ہیں۔رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ایک روایت بیان کی ہے۔

شہر بن جوشب رحمۃ اللہ: یہ اسما بنت یزید بن سکن کے مولیٰ ہیں۔ان کی کنیت ابوسعید شامی ہے۔انہوں نے تمیم داری اور سلمان سے مرسل روایات بیان کی ہیں اور اپنے موالیٰ اسماء ابن عباس' ام سلمہ و جابر رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کی ہے۔ابن معین اور احمد نے ان کی توثیق کی ہے۔ان کی وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی۔

(الصاد)

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ: لیثی حجازی' یہ صحابی ہیں ان کی وفات خلافت صدیقی میں ہوئی۔رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تیرہ روایت نقل کی ہیں۔

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ: مرادی کوفی' یہ صحابی ہیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی۔ان کی عظمت کا اس سے اندازہ لگائیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت لی ہے۔کتب احادیث میں ان سے ۲۱ روایات منقول ہیں۔

صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا: اسرائیلیہ' ام المومنین ان کی کئی احادیث ہیں ان میں سے ایک پر بخاری ومسلم کا اتفاق ہے۔ان سے علی بن حسین رحمۃ اللہ اور اسحاق بن عبدالحارث سے روایت لی ہیں۔۳۵ھ میں خلافت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔

صفیہ بنت ابی عبید رحمہما اللہ: یہ ابوعبید وہی ابن مسعود ثقفی ہیں۔یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زوجہ ہیں۔یہ ثقہ اور اکابر تابعین میں سے ہیں' ان سے بخاری نے باب الادب میں' مسلم' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت لی ہے۔

صحیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ: بن مالک' یہ بنی نمر بن قاسط سے ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ان کو رومی اس لئے کہا جاتا ہے۔اس لئے کہ رومیوں نے ان کو بچپن میں گرفتار کر لیا۔پس ان میں پرورش پائی زبان میں لکنت تھی۔ان سے بنی کلب کے ایک آدمی نے خرید لیا اور ان کو مکہ لے آیا۔اس سے عبداللہ بن جدمال تیمی نے خرید کر آزاد کر دیا۔یہ مکہ میں مقیم ہو گئے' تجارت کرتے تھے جب اسلام ظاہر ہوا تو اسلام لے آئے۔واقدی کہتے ہیں کہ یہ اور عمار ایک ہی دن مسلمان ہوئے۔ان کا اسلام لانا تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد تھا۔یہ ان کمزور لوگوں میں سے تھے۔جن کو تکالیف پہنچائیں گئیں۔(کیونکہ ان کی کوئی قبائلی حمایت نہ تھی) انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کی۔نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تمام معرکوں میں حاضر رہے۔ان کی وفات ۳۸ھ مدینہ منورہ میں ہوئی۔احادیث کی کتابوں میں ۳۰۷ روایات ان سے مروی ہیں۔

صخر بن حرب رضی اللہ عنہ: بن امیہ بن عبدشمس بن عبد مناف' یہ ابوسفیان کی کنیت سے معروف ہیں۔جاہلیت کے زمانہ میں

قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں جو دولت امویہ کے بانی ہیں۔ ۸ھ میں فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ اسلام لانے کے بعد اس کی خاطر خوب مشقتیں برداشت کیں۔ غزوہ حنین اور طائف میں موجود تھے۔ ایک آنکھ طائف کے دن تیر لگنے سے جاتی رہی اور یرموک کی لڑائی میں دوسری آنکھ بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چلی گئی۔ ان کی وفات ۳۱ھ میں مدینہ منورہ یا شام میں ہوئی۔

صخر بن وداعہ الغامدی رضی اللہ عنہ: ان کی نسبت از دقبیلہ کی شاخ غامد کی طرف کی جاتی ہے۔ یہ حجازی ہیں طائف میں رہائش اختیار کی ان سے عمارہ بن حدید نے روایت نقل کی اور سنن اربعہ کے مصنفین نے ان کی روایات کی تخریج کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو (۲) احادیث مروی ہیں۔

صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ: بن وہب الباہلی' ان کی کنیت ابو امامہ ہے۔ یہ صفین کی جنگ میں علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں تھے۔ شام میں سکونت اختیار کی حمص کی سرزمین میں ۸۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے اڑھائی سو (۲۵۰) روایات نقل کی ہیں۔

(الطاء)

طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ: بن مسعود اشجعی کوفی' یہ سعد بن طارق اور ابو مالک کے والد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے چار (۴) احادیث روایت کی ہیں۔

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ: بن عبد شمس بن سلمہ البجلی' ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یہ غازیوں میں سے ہیں۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں پایا۔ خلافت صدیقی و فاروقی میں ۳۳ غزوات میں شرکت کی۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ انہوں نے دیگر صحابہ اور خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم سے چار (۴) احادیث روایت کی ہیں۔ ان کی وفات ۸۳ھ میں ہوئی۔

طارق بن علی رضی اللہ عنہ: بن منذر بن قیس سحیمی' یہ صحابی ہیں اور قیس بن طلق کے والد ہیں۔ ان کی کنیت ابو علی ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے' جو یمامہ سے آنے والوں میں شامل تھے اور اسلام لے آئے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو چودہ (۱۱۴) احادیث روایت کی ہیں۔

طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ: بن قیس' ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک حدیث ان سے مروی ہے جس کی سند میں ناقدین نے اضطراب بتایا۔ وہ حدیث پیٹ کے بل سونے کی ممانعت کے سلسلہ میں ہے۔

طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ: بن عثمان بن عمرو بن کعب تیمی' ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ مکی و مدنی صحابی ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے اسلام لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلحۃ الخیر کا لقب دیا۔ یہ اُحد اور اس کے بعد والے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ یوم جمل میں شہادت پائی ۳۶ھ تھا۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی اڑتیس (۳۸) احادیث مروی ہیں۔

طلحہ بن براء بن عمیرہ رضی اللہ عنہ: بن وبرہ بلوی انصاری' یہ بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہیں۔ ان کی مرض وفات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تیمارداری کے لئے تشریف لائے اور ان کے دفن کے بعد ان کے لئے دعا فرمائی۔ اللھم ال طلحۃ وانت

تضحك اليه و هو يضحك اليك " اے اللہ طلحہ تجھ سے ملے اس حال میں کہ وہ آپ سے خوش اور آپ اس سے خوش ہوں''۔

طفیل بن ابی بن کعب رحمۃ اللہ: یہ مدنی تابعی ہیں۔ ان کی کنیت ابو البطن تھی کیونکہ ان کا پیٹ بڑا تھا۔ انہوں نے اپنے والد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد اور عجلی اور ابن حبان نے ان کو ثقہ تسلیم کیا ہے۔

(الظاء)

ظالم بن عمرو: یہ ابوالاسود الدیلی کی کنیت سے زیادہ معروف ہیں بعض نے ان کا نام عمرو بن سفیان ذکر کیا ہے۔ یہ بصرہ کے قاضی رہے۔ بڑے جلیل القدر فاضل ثقہ تابعی ہیں۔ ان کی وفات ۶۹ ھ میں ہوئی۔ تمام نے ان سے روایت لی ہے۔ (یہ حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے خصوصی شاگردوں میں سے ہیں) انہوں نے جاہلیت و اسلام دونوں زمانے دیکھے ہیں۔

(العین)

عائذ بن عمرو مذنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو ہبیرہ ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے رسول ﷺ حدیبیہ کے دن بیعت کی۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی اور وہاں گھر بنایا۔ عبیداللہ بن زیاد کی حکومت کے زمانہ میں وفات پائی۔ یہ بلند آواز والے صحابہ میں سے تھے۔

عائذ بن عبید اللہ بن عمر رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو ادریس خولانی ہے۔ جلیل القدر فقیہ تابعی ہیں۔ یہ اہل دمشق کے واعظ اور قصہ گو تھے۔ یہ عبدالملک کی خلافت کا زمانہ تھا۔ عبدالملک نے دمشق میں ان کو قضاء کا ذمہ دار بنایا۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ اہل شام کے علماء میں سے تھے۔ ان کی وفات ۸۰ ھ میں ہوئی۔

عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا: ام المؤمنین یہ عورتوں میں سب سے زیادہ علم والی اور فقیہہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ان سے شادی کی جبکہ ان کی عمر ۶ سال تھی اور شوال ۲ ھ میں حضور ﷺ کے گھر آبسیں جبکہ ان کی عمر ۸ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۸ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد چالیس سال زندہ رہیں اور ۵۷ ھ میں وفات پائی۔

عابس بن ربیعہ رحمۃ اللہ: بن عامر غطفی نخعی کوفی' یہ عبدالرحمان بن عابس کے والد ہیں۔ یہ اکابر تابعین میں سے ہیں انہوں نے جاہلیت و اسلام کا زمانہ پایا۔

عاصم احول رحمۃ اللہ: یہ ابن سلیمان ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ یہ درمیانہ درجہ کے تابعی ہیں۔ ۱۴۰ھ کے بعد وفات پائی۔ ان سے تمام نے حدیث لی ہے۔

عامر بن عبداللہ بن جراح رضی اللہ عنہ: یہ اپنی کنیت ابو عبیدہ سے زیادہ معروف ہیں۔ الفہری قریشی ہیں۔ قائدین امراء میں سے ہیں۔ شام کے علاقہ کو انہوں نے فتح کیا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ سابقین فی الاسلام میں ہیں۔ تمام لڑائیوں میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے۔ آپ ﷺ نے ان کو امین هذا الامة کا لقب عنایت فرمایا۔ طاعون عمواس میں شہید ہوئے اور

غور بیان میں ۱۸ھ میں تدفین ہوئی۔ کتب احادیث میں ان سے چودہ (۱۴) احادیث مروی ہیں۔

عامر بن اسامہ ہذلی رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابوالملیح ہے۔ بعض نے کہا کہ نام عمر بن اسامہ ہذلی ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اسامہ بن ہذلی سے روایات لی ہیں۔

عامر بن ابوموسیٰ رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو بردہ ہے۔ یہ کوفہ کے قاضی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض حارث اور بعض نے عامر بتلایا۔ انہوں نے اپنے باپ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حضرت علیؓ زبیر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ یوسف سعید اور بلال وغیرہ نے ان سے روایت لی ہے۔ اکثر نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ ۱۰۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ: بن قیس انصاری خزرجی ان کی کنیت ابوالولید ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت عقبہ کی۔ یہ نقباء میں سے ایک تھے۔ یہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب رہے۔ یہ بڑے طاقتور بہادر بہت زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بے باک تھے۔ ان کی وفات ۳۴ھ میں بیت المقدس میں ہوئی۔

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ: بن ہاشم بن عبد مناف ان کی کنیت ابوالفضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں۔ جاہلیت و اسلام میں اکابر میں شامل تھے۔ خلفاء عباسین کے جد امجد ہیں۔ جاہلیت میں بیت اللہ میں سقایہ کی خدمت ان کے ذمہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر ان کو برقرار رکھا۔ ہجرت سے قبل اسلام لائے۔ اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ مکہ میں اقامت اختیار کی اور مشرکین کی اطلاعات رسول اللہ ﷺ کو لکھتے رہے۔ پھر فتح مکہ سے قبل مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوہ حنین اور غزوہ فتح مکہ میں ہم رکابی کا شرف ان کو حاصل ہوا۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۳۲ھ میں ہوئی۔ ۱۳۵ احادیث رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے روایت کی ہیں۔

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ: یہ اپنے لقب ابوموسیٰ اشعری کے ساتھ زیادہ معروف ہیں۔ اشعر یمن کا ایک معروف قبیلہ ہے۔ یہ ہجرت سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ اشعریین کے ایک وفد میں خیبر کے بعد مدینہ منورہ آئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کا اکرام و احترام فرماتے۔ آپ نے فرمایا: ((او تیت مزمارا من مزامیر)) داؤد" "اے ابوموسیٰ تمہیں داؤد کی سروں میں سے ایک سر دی گئی ہے"۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۳۶۰ روایات نقل کی ہیں۔ ۴۴ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ: بن عبدالمطلب الہاشمی ان کی کنیت ابوالعباس ان کا لقب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ہجرت سے تین قبل مکہ میں پیدا ہوئے۔ جبکہ مسلمان اور رسول اللہ ﷺ شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اللہم فقهه فی الدین و علمه التاویل کہ اے اللہ اس کو دین کی سمجھ عنایت فرما اور بات کو ٹھکانے لگانے کا علم عنایت فرما"۔ عمر بن خطاب ان کو اپنی مجلس میں قریب بٹھاتے اور ان کے کثیر علم اور بڑی عقل سے فائدہ اور مشورہ میں مدد لیتے۔ ان کی وفات ۷۱ھ طائف میں پیش آئی وہیں ان کی تدفین ہوئی۔

عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما: ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی یہ بعثت کے دوسرے سال پیدا ہوئے اور اپنے والد کے ساتھ چھوٹی عمر میں اسلام قبول کیا جبکہ ابھی بلوغت کو بھی نہ پہنچے تھے اور اپنے والد اور والدہ کے ساتھ ہجرت کی جبکہ ان کی عمر گیارہ برس تھی۔ احد و بدر میں حضور ﷺ نے شفقت کے طور پر چھوٹی عمر کی وجہ سے واپس کر دیا اور پندرہ سال کی عمر سے قبل جہاد میں قبول نہ فرمایا۔ یہ غزوہ خندق میں پہلے پہل حاضر ہوئے۔ پھر کسی غزوہ میں پیچھے نہ رہے یہ ان چھ صحابہ کرام میں سے ہیں جن کی روایات بہت کثرت سے ہیں۔ ابوہریرہ، ابن عمر، انس، ابن عباس، جابر، عباس، عائشہ رضی اللہ عنہم ان سے ۱۶۳۰ روایات مروی ہیں۔ ان کی وفات ۷۳ھ میں ہوئی۔

عبداللہ بن کعب: بن مالک انصاری اسلمی۔ علامہ ابن اثیر نے اسد الغابہ میں ذکر کیا کہ ان کو احمد عسکری نے ان لوگوں میں لکھا ہے جو نبی اکرم ﷺ سے ملے ہیں۔ یہ کعب کے مسجد کی طرف لے جانے والے تھے۔ ان کے علاوہ دوسرے بیٹے عبدالرحمٰن اور عبیداللہ بھی تھے کیونکہ کعب رضی اللہ عنہ کی نظر ختم ہوگئی تھی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: ہذلی، ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ یہ سابقین فی الاسلام میں سے ہیں۔ یہ سات میں سے چھٹے اسلام لانے والے تھے۔ یہ بڑے علماء صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے پہلے حبشہ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ تمام غزوات میں آپ کی معیت میں رہے۔ رسول اللہ ﷺ ان سے بہت قربت رکھتے تھے۔ خلافت فاروقی میں کوفہ کے قاضی القضاۃ اور بیت المال کے افسر تھے اور خلافت عثمانی کے ابتدائی زمانہ میں بھی۔ پھر مدینہ واپس لوٹے اور وہیں ۳۲ھ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما: ابواوفی کا نام علقمہ بن خالد اسلمی اور کنیت ابوابراہیم ہے۔ عبداللہ اور اس کے والد دونوں صحابی ہیں۔ عبداللہ نے بیعت رضوان میں حضور ﷺ کی بیعت کی۔ خیبر اور اس کے بعد والی ساری لڑائیوں میں حاضر رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کوفہ میں آئے اور وہیں ۸۶ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں پچانوے (۹۵) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما: ابوقحافہ کا نام عثمان بن عامر بن کعب التیمی القریشی ہے۔ یہ خلفاء راشدین میں پہلے شخص ہیں اور پہلی ہستی ہیں جنہوں نے حضور ﷺ پر سب سے پہلے ایمان قبول کیا۔ یہ اپنی کنیت ابوبکر صدیق کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے اور سادات قریش کی حیثیت سے ہی پرورش پائی۔ قبائل عرب کے انساب حالات اور سیاست سے مکمل واقفیت رکھتے تھے۔ نبوت کے زمانہ میں بڑی عظیم و جلیل خدمات سرانجام دیں۔ تمام لڑائیوں میں حاضر رہے اور بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں اور اپنے تمام مال اشارۂ نبوت پر صرف کر دیئے اور اپنی مدت خلافت جو کہ دو سال تین مہینے رہی۔ مرتدین سے سخت لڑائیاں لڑیں اور شام کے علاقے کو فتح کیا اور عراق کا بہت بڑا حصہ فتح کرلیا۔ مدینہ منورہ میں ۱۳ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو بیالیس (۱۴۲) روایات آپ سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن بسر اسلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوصفوان ہے۔ بعض کہتے ہیں ابوبسر ہے۔ یہ بنی مازن بن منصور سے ہیں یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ ۸۸ھ حمص میں وفات پائی۔ شام میں سب سے آخری صحابی وفات کے لحاظ سے یہی ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں پچاس (۵۰) روایات ان سے آئی ہیں۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سہمی قریشی: یہ اپنے باپ سے قبل اسلام لائے۔ یہ بہت زیادہ عبادت اور علم والے صحابہ میں سے تھے۔ یہ جاہلیت میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے ارشادات لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ تمام غزوات وحروب میں شامل ہوتے اور دو تلواروں سے لڑتے تھے۔ یرموک کے دن اپنے والد کا جھنڈا بلند کیا۔ صفین کی لڑائی میں حضرت امیر معاویہ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ تھوڑی مدت کے لئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا امیر بنایا۔ ان کی وفات ۶۵ ھ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں سات صد (۷۰۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ: یہ مزینہ قبیلہ سے تھے۔ یہ بیعت رضوان والے صحابہ میں سے ہیں۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی پھر یہ ان دس میں سے ایک تھے۔ جن کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں دین کے احکام سکھانے بھیجا۔ یہ بصرہ میں منتقل ہو گئے اور وہیں ۵۷ ھ میں وفات پائی۔ رسول ﷺ سے انہوں نے ۴۳ روایات بیان کی ہیں۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما: بن عوام قرشی اسدی' ان کی کنیت ابوخبیب ہے۔ اپنے زمانہ میں قریش کے شہسوار تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں یہ پیدا ہوئے۔ افریقہ کی فتح میں شامل تھے۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ کی خلافت میں ہوئی۔ ۶۴ ھ میں ان سے بیعت خلافت لی گئی نو سال تک خلافت رہی۔ پھر ان کے اور حجاج بن یوسف کے درمیان کئی معرکے پیش آئے۔ جن میں بالآخر ۷۳ ھ میں عبداللہ مکہ میں شہید ہو گئے۔ احادیث کی کتابوں میں ان سے ۳۳ روایات مروی ہیں۔

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ: بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی الاسدی' یہ اشراف قریش میں سے تھے۔ یہ پیغمبر علیہ السلام سے اجازت لے کر حاضر ہوئے۔ عبداللہ عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کے دوران شہید ہو گئے۔ انہوں نے دو حدیثیں روایت کی ہیں۔

عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن قرشی عدوی ہے۔ یہ عمر بن خطاب کے مولیٰ ہیں۔ انہوں نے عبداللہ بن عمر اور انس اور ایک کثیر جماعت صحابہ سے حدیث سنی خود ان کے بیٹے عبدالرحمان اور یحیٰ انصاری اور سہیل اور ربیعہ رای اور موسیٰ بن عقبہ وغیرہم نے سنا۔ ان کے ثقہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ ان کی وفات ۱۲۷ ھ میں ہوئی۔

عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ: بن عوف بن کعب عامری شعمی جرشی بصری ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ۱۶ احادیث روایات کی ہیں۔ مسلم ایک روایت میں بخاری سے منفرد ہیں۔

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ: بن عاصم انصاری مدنی' یہ صحابی ہیں۔ احد میں اور اس کے بعد والے تمام معرکوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے انہوں نے مسیلمہ کذاب کو یمامہ کے دن قتل کیا۔ بعض نے کہا یہ اور وحشی اس کے قتل میں شریک ہیں۔ حرہ کے دن شہید ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ: بن حارث اسرائیلی' ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ مدینہ منورہ میں آپ کی تشریف کے بعد اسلام لائے تو ان کا نام حصین تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبداللہ رکھا۔ بیت المقدس کی فتح میں یہ فاروق اعظم کے ہم رکاب تھے اور جابیہ میں بھی شریک تھے۔ جب علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کا اختلاف ہوا تو انہوں نے علیحدگی اختیار کی۔ ۴۳ ھ میں

مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے پچیس (۲۵) احادیث روایات کی ہیں۔

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب القرشی الہاشمی: ان کی والدہ اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہیں۔ یہ اپنے والد کے ساتھ حدیبیہ سے مدینہ میں آئے۔ یہ اور محمد بن ابی بکر اور یحییٰ بن علی ماں کی طرف سے حقیقی بھائی ہیں۔ ان کی وفات ۸۰ھ میں ہوئی۔ پچیس (۲۵) روایات ان سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ: مزنی' ان کی نسبت مزینہ کی طرف کی جاتی ہے۔ یہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ ان کی احادیث کو صحاح ستہ والوں نے تخریج کیا۔ سترہ (۱۷) احادیث ان سے مروی ہیں اور ان سے عثمان بن حکیم اور عاصم الاحول اور قتادہ نے روایت لی ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ رحمۃ اللہ: مازنی انصاری' جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اور محمد نے بیان کیا۔ یہ ثقہ ہیں۔ ان سے بخاری' ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے روایات لی ہیں۔

عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن مخزومی ہے۔ یہ اہل مکہ کے قاری ہیں۔ ذہبی کہتے ہیں کہ ان کو صحبت حاصل ہے۔ انہوں نے ابی بن کعب سے پڑھا ان سے مجاہد' عطاء نے روایت لی ان کی وفات قتال عبداللہ بن الزبیر کے دوران ہوئی۔ سات (۷) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہما: جہنی' یہ انصار کے حلیف ہیں۔ یہ اور ان کے والد صحابی ہیں۔ ان کو اہل مدینہ میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تیرہ (۱۳) احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹوں معاذ اور عبداللہ نے روایت بیان کی ہے۔

عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ: ابن الصمہ انصاری ان کی کنیت ابوالجہیم ہے۔ یہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے دو روایتیں بیان کیں جو کہ دونوں بخاری و مسلم میں ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوحمید ہے۔ اس سے یہ معروف ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے منذر بن سعد بتلایا۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے۔ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخر میں وفات پائی۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ: بن عوف بن الحارث' ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ القرشی الزہری ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ سابقین فی الاسلام میں سے ہیں۔ یہ ان چھ افراد میں سے ہیں جن کے درمیان عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کو دائر فرمایا تھا۔ بدر' احد اور تمام لڑائیوں میں حاضر رہے۔ احد کے دن ۲۱ زخم آئے۔ یہ تجارت کرتے تھے۔ ان کے پاس بہت سال مال تھا۔ یہ بہت سخی تھے۔ انہوں نے ایک ہی دن میں ۳۰ غلام آزاد کئے اور ایک دن وہ قافلہ جو ستر اونٹوں پر مشتمل تھا گندم' آٹا' غلہ اٹھائے ہوئے تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو وصیت فرمائی کہ ایک ہزار گھوڑے' پچاس ہزار دینار اللہ تعالیٰ کی راستہ میں صرف کئے جائیں۔ ۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ انہوں نے ۱۶۵ احادیث روایت کی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن صخر الدوسی رضی اللہ عنہ: یہ اپنی کنیت ابوہریرہ کے ساتھ معروف ہیں۔ یہ محبوب صحابی ہیں۔ خیبر والے سال اسلام قبول کیا اور اس میں شرکت کی۔ پھر حضور ﷺ کی خدمت کو لازم کر لیا۔ حضور علیہ السلام کی دعا کی برکت سے یہ صحابہ کرام

میں بڑے حافظہ والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو علم اور حدیث کی طرف بہت راغب پایا اور اس کی اپنی زبان مبارک سے گواہی دی۔ ۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ۵۳۷۴ روایات مروی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ: بن حبیب بن عبدشمس القرشی' کنیت ابوسعید ہے۔ قائدین امراء صحابہ میں سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ غزوہ موتہ میں حاضر تھے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ سجستان اور کابل وغیرہ کے علاقے فتح کئے اور سجستان کے گورنر رہے۔ خراسان کی لڑائیوں میں شرکت کی۔ ۵۰ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ ان سے ۱۴ روایات منقول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن زید بن جشم بن مجدہ انصاری' ان کی کنیت ابوعبس ہے۔ جلیل القدر صحابی ہیں بدر میں موجود تھے۔ پانچ روایات ان سے مروی ہیں۔ ایک روایت میں بخاری مسلم سے منفرد ہیں۔ ان سے عبایہ بن رفاع نے روایت لی ہے۔ ۳۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

عبدالرحمٰن بن شماسہ رحمۃ اللہ: مہری' ان کی کنیت ابوعمرو المصری ہے۔ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے زید بن ثابت اور ابوذر سے روایت لی ہے۔ ان کو علامہ بجلی اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا۔ ابن بکیر کہتے ہیں کہ سو سال کی عمر کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

عبیداللہ بن زیاد: بن ابیہ' یہ فاتح والی ہیں اور عرب کے بہادروں میں سے ہیں۔ بصرہ میں پیدا ہوئے۔ یہ اپنے والد کے ساتھ ہی تھے جب کہ وہ عراق میں فوت ہوئے۔ انہوں نے شام جانے کا ارادہ کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ۵۳ھ میں خراسان کا گورنر بنا دیا۔ یہ خراسان میں دو سال تک رہے۔ پھر ۶۰ھ میں ان کو بصرہ کا حاکم بنا دیا۔ ان کو موصل کے علاقہ خازر میں ۶۷ھ میں ابن اشتر نے قتل کیا۔

عبیداللہ بن محصن انصاری خطمی رضی اللہ عنہ: انہوں نے پیغمبر ﷺ سے صرف ایک روایت نقل کی ہے اور ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے روایت لی ہے۔

عتبان بن مالک بن عمر بن عجلان انصاری کزرجی سالمی رضی اللہ عنہ: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے بدر میں شرکت کی۔ ابن اسیر کہتے ہیں کہ ابن اسحاق کے علاوہ باقی تمام نے ان کو بدری شمار کیا۔ بخاری و مسلم نے ان کی روایت لی۔ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔ یہ اپنی قوم کی دیتوں کے معاملے کے وفات تک ذمہ دار تھے۔

عتبہ بن غزوان بن جابر وہیب حارثی مازنی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ بصرہ کے بانیوں میں سے ہیں۔ یہ سابقین بالاسلام میں سے ہیں۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ پھر بدر میں شرکت کی۔ پھر قادسیہ میں شرکت کی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا والی بنا دیا۔ ۱۷ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ سے چار (۴) احادیث انہوں نے نقل کی ہیں۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: اموی قرشی' خلفاء راشدین میں سے تیسرے خلیفہ ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یہ ان بڑی شخصیتوں میں سے ہیں جن کی وجہ سے اسلام کو ظہور کے بعد عزت ملی۔ یہ مکہ میں پیدا ہوئے۔ بعثت کے بعد جلد اسلام لائے۔ جاہلیت میں شریف اور مالدار تھے۔ ان کا عظیم الشان عمل اپنے خاص مال سے جیش عسرہ کی تیاری ہے۔ ان کے زمانہ خلافت میں بہت سارے علاقے فتح ہوئے۔ مدینہ منورہ میں ان کا باغیوں نے محاصرہ کیا اور قرآن پڑھنے کی حالت میں ۳۵ھ

میں ان کو شہید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے ایک سو چھیالیس (۱۴۶) احادیث روایت کی ہیں۔

عثمان بن ابی العاص ثقفی الطائفی رضی اللہ عنہ: یہ مشہور صحابی ہیں۔ وفد ثقیف کے ساتھ اسلام لائے۔ پیغمبر ﷺ نے ان کو طائف کا عامل بنایا۔ حضرت امیر معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں بصرہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے نو (۹) احادیث نقل کی ہیں۔

عدی بن ابی حاتم طائی رضی اللہ عنہ: یہ رسول اللہ ﷺ کی خلافت میں ۹ ھ شعبان میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا رہا۔ جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی۔ تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ارتداد کے زمانہ میں اپنی قوم کے صدقات لے کر حاضر ہوئے۔ یہ اپنی قوم میں شریف سخی اور قابل احترام تھے اور دوسرے بھی ان کا احترام کرتے تھے۔ یہ انہی سے ہی روایت ہے: مادخل علی وقت صلوٰۃ الا نا مشتاق علیھا۔ کہ مجھ پر جب بھی نماز کا وقت آتا ہے تو میں پہلے سے اس کا مشتاق ہوتا ہوں ان کا انتقال ۶۷ ھ میں ہوا۔ احادیث کی کتابوں میں چھیاسٹھ (۶۶) روایتیں ان سے مروی ہیں۔

عدی بن عمیرہ بن فروہ کندی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوزرارہ ہے۔ یہ کوفہ میں مقیم ہوگئے پھر وہاں سے حران میں منتقل ہوگئے۔ پھر ۴۰ ھ میں کوفہ مین وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ۱۰ روایتیں ان سے آئی ہیں۔

العرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابونجیم ہے۔ ان سے عبداللہ بن عمرو اور جبیر بن نفیل اور خالد بن معدان نے ان سے روایت لی ہیں۔ شام میں انہوں نے رہائش اختیار کی ان کی وفات ۷۵ ھ میں ہوئی۔

عروہ بن زبیر رحمتہ اللہ علیہ: بن عوام اسدی' ان کی کنیت ابوعبداللہ مدنی ہے۔ مدینہ کے سات فقہاء میں سے ہیں اور تابعین علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے والد' والدہ سے روایت لی ہے اور اپنی خالہ عائشہ ام المومنین اور علی اور محمد بن مسلمہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہم ابن سعد نے کہا یہ ثقہ عالم ہیں۔ بہت زیادہ احادیث جاننے والے' فقیہ اور قابل اعتماد ہیں۔ ہر رات قرآن کا چوتھا حصہ پڑھتے۔ ۹۲ ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

عروہ بارقی رضی اللہ عنہ: بن ابی جعد اسدی' یہ صحابی کوفہ میں مقیم ہوگئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے قاضی رہے۔ یہ کوفہ کے اولین قاضی تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تیاری کے طور پر گھوڑے پالنے والے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تیرہ (۱۳) روایات نقل کی ہیں۔

عروہ بن عامر رحمتہ اللہ: یہ مکی ہیں۔ ان کے صحابی ہونے کے متعلق اختلاف ہے۔ ان کی (طیرہ) شگون کے متعلق روایات ہیں۔ ابن حبان نے ان کا تذکرہ ثقہ تابعین میں کیا ہے۔ تمام اصحاب سنن نے ان سے روایت لی ہے۔

عطاء بن ابی رباح رحمتہ اللہ: یہ ابومحمد قرشی ہیں۔ یہ قریش کے مولیٰ ہیں' مکی ہیں۔ بڑے علماء میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ خود ان سے امام اوزاعی' ابن جریج' ابوحنیفہ اور لیث بن سعد نے روایت لی ہے۔ اصحابہ ستہ نے ان سے حدیث نکالی ہے۔ ان کی عمر اسّی (۸۰) برس ہوئی۔ وفات ۱۱۴ ھ میں ہوئی۔

عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ: یہ شام میں اقامت اختیار کرنے والے صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور ربیعہ بن یزید نے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے تین روایات لی ہیں۔

عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ خزرجی بدری: یہ عقبہ ثانیہ میں ستر افراد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ یہ عمر میں ان سب سے چھوٹے تھے۔ بدر میں رہائش اختیار کی اور بدر میں شرکت کی۔ اُحد اور اس کے بعد والے معرکوں میں شرکت کی۔ پھر کوفہ میں اقامت اختیار کر کے وہیں مکان بنایا۔ ۴۱ھ میں وفات پائی۔ ان کی کنیت ابو مسعود مشہور ہے۔ ان سے احادیث کی کتابوں میں ایک سو دو (۱۰۲) احادیث مروی ہیں۔

عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ: بن عامر قرشی نوفلی' ان کی کنیت ابو سروعہ ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور یہی وہ شخص ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دیں کیونکہ انہوں نے اس کے ساتھ دودھ پیا ہے۔

عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ: بن عباس القضاعی یہ عظیم الشان صحابی ہیں۔ شریف امراء میں سے تھے۔ بڑے قاری فرائض کے ماہر اور شاعر تھے۔ غزوہ بحر کی ذمہ داری ان پر ڈالی گئی۔ براہِ راست فتح شام میں شریک ہوئے۔ فتح دمشق کی خوش خبری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہی لے کر گئے۔ دمشق میں رہائش اختیار کی۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے والی بن کر مصر منتقل ہو گئے۔ ۵۸ھ میں وہیں وفات پائی۔ پچپن (۵۵) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عامر بن یاسر رضی اللہ عنہ: بن عامر کنانی مذجعی عنسی قحطانی' ان کی کنیت ابو الیقظان ہے۔ یہ صاحب رائے بہادر حکام میں سے تھے۔ یہ سابقین فی اسلام میں ہیں۔ انہوں نے اسلام کو اپنے والد یاسر اور والدہ سمیعہ کے ساتھ ظاہر کیا۔ پھر بدر' اُحد' خندق' بیعت رضوان میں شرکت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم بنایا۔ جمل اور صفین میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ۳۷ھ صفین میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سے باسٹھ (۶۲) روایتیں نقل کی ہیں۔

عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ ثقفی: یہ بن خشم بن ثقیف سے ہیں۔ ان کے بیٹے ابو بکر و ابو اسحاق السبیعی وغیرہ سے روایت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے نو (۹) احادیث روایت کی ہیں۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ: جزاعی کعبی' ان کی کنیت ابو نجید ہے۔ خیبر والے سال اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ میں تعلیم دینے کے لئے روانہ فرمایا۔ یہ مستجاب الدعوات لوگوں میں سے تھے۔ فتنہ میں یکسو رہے۔ بصرہ میں ۵۲ھ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو اسّی (۱۸۰) روایات ان سے مروی ہیں۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زاح بن عدی بن کعب بن غالب قرشی عدوی' ان کی کنیت ابو حفص ہے۔ یہ خلیفہ ثانی ہیں' امیر المؤمنین ان کا لقب ہوا۔ ان کا اسلام لانا کفار پر بڑی کامیابی تھی۔ مسلمانوں کو بڑی تنگیوں سے کشادگی دی۔ یہ بعثت کے چھٹے سال اسلام لائے۔ انہوں نے سرعام ہجرت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۱۳ھ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد کے مطابق ان کی بیعت خلافت ہوئی۔ ان کے زمانہ میں عظیم الشان فتوحات ہوئیں۔ ۲۳ھ میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ ابو لؤلوء مجوسی نے ان کو نیزہ مارا جب کہ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ: بن عبداللہ بن عبدالاسعد قرشی مخزومی' ان کی کنیت ابو حفص ہے۔ ان کی والدہ ام سلمہ ام المؤمنین

ہیں۔ یہ سرزمین حبشہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے زیر پرورش رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بحرین وفارس کا حاکم بنایا۔ ۸۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں بارہ (۱۲) احادیث ان سے مروی ہیں۔

عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ: بن جعفر بن کلاب الجشمی الکلابی۔ ابن اثیر فرماتے ہیں کہ بقول ابوعمر یہ جشمی کلابی ہیں۔ میں ان کو نہیں پہچانتا۔ ان کی نسبت کلاب جشم کی طرف نہیں اور نہ ہی کلاب کے بعد ثابت ہے۔ احوص بن جعفر بن کلاب نسب مشہور ہے۔ شاید کہ یہ جشم کے حلیف ہونے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہوئے۔ ان سے ان کے بیٹے سلیمان سے روایت لی ہے۔ احادیث کی کتابوں میں ان کی دو روایات ملتی ہیں۔ یہ صحابی ہیں۔

عمرو بن شعیب رحمتہ اللہ علیہ بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص وائل سہمی: ان کی کنیت ابوابراہیم مدنی ہے۔ یہ طائف میں مقیم ہوئے۔ یہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں۔ طاؤس اور ربیع بنت معوذ سے روایت بھی لیتے ہیں۔ ان سے عمرو بن دینار اور قتادہ اور زہری اور ایوب وغیرہ نے روایت لی ہے۔ نسائی نے ان کو ثقہ کہا ان کی وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی۔

عمرو بن عبسی سلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابونجیح ہے۔ یہ صالح صحابی ہیں۔ چوتھے نمبر پر اسلام لائے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ خندق کے بعد آئے اور پھر وہیں سکونت اختیار کی۔ پھر شام میں منتقل ہو گئے۔ حمص میں رہائش پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے اڑتیس (۳۸) روایات آپ ؐ سے نقل کی ہیں۔

عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ: یہ بنی عامر بن توی کے معاہد ہیں۔ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ ان سے ایک روایت مروی ہے ان سے مسور بن مخرمہ نے روایت نقل کی ہے۔

عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ: بن ابی ضرار خزاعی مصطلقی' یہ ام المؤمنین جویریۃ بنت حارث کے بھائی ہیں۔ یہ بہت کم بات کرنے والے تھے۔ ۵۰ھ تک باقی رہے۔ بخاری نے ان کی حدیث نکالی اور ایک میں مسلم منفرد ہیں۔

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ: نمری' ان کی نسبت نمر بن قاسط کی طرف ہے۔ العبدی بعض نے کہا گویا عبدالقیس کی طرف نسبت ہے۔ یہ مشہور صحابی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی کئی احادیث انہوں نے روایت کی جن کو بخاری نے نکالا۔ ان کی صفات اس سے خود ظاہر ہوتی ہیں کہ زبان نبوت نے ان کی تعریف فرمائی۔ ان میں کامل ایمان' پختہ یقین' غناء نفس خیر کی خواہش کثرت سے پائی جاتی تھی جبکہ ان کے بارے میں کہا گیا **واکل اقواما الی ما جعل اللہ فی قلوبھم من الغنی الخیر فیھم عمرو بن تغلب۔**

عمرو بن سعد الانصاری رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوکبشہ ہے۔ یہ شامیین میں شمار ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے چالیس روایات نقل کی ہیں۔ جن کی علامہ مزی نے ''الاطراف'' میں ذکر کیا ہے۔ البتہ بخاری ومسلم میں ان کی کوئی روایت نہیں ہے۔

عمرو بن حدیث رضی اللہ عنہ: عمرو بن عثمان بن عبیداللہ بن عمر بن مخزوم کوفی' ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے ۱۸ روایات نقل کی ہیں۔ دو احادیث میں مسلم منفرد ہیں۔ بخاری نے کہا ان کی وفات ۸۵ھ میں ہوئی۔

عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ: یہ اپنی کنیت ابن ام مکتوم سے معروف ہیں۔ بعض نے ان کا نام عبداللہ بتایا۔ نووی کہتے ہیں کہ ان کا

اصل نام عمرو ہے۔ یہ مؤذن رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ مدینہ کی طرف رسول اللہ ﷺ سے پہلے ہجرت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو مختلف غزوات کے موقع پر تیرہ مرتبہ مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ قادسیہ میں شریک ہوکر شہادت پائی۔ یہی وہ نابینا ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی﴾ ان سے تین روایات مروی ہیں۔

عمرو بن عطاء رحمۃ اللہ: بن ابی جوار' یہ تابعی ہیں۔ صدوق ہیں۔ مسلم وابوداؤد نے ان کی روایت لی ہے۔

عمرو بن اخطب الانصاری رضی اللہ عنہ: جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان کی کنیت ابو اخطب ہے۔ تیرہ غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ ان سے چار احادیث مروی ہیں۔ ان کی عمر ۱۲۰ سال ہوئی۔ ان کے سر میں چند سفید بال تھے۔ یہ آپ کی دعا کی برکت تھی۔ ''اللهم جمله'' مسلم اور اصحاب سنن اربعہ نے ان سے روایت لی ہیں۔

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ: بن وائل سہمی قرشی' یہ عبداللہ کے والد ہیں۔ صحابی اور مصر کے فاتح ہیں۔ صلح حدیبیہ کے دوران مسلمان ہوئے۔ آپ ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل میں ان کو امیر بنایا۔ پھر عمان کا ان کو والی بنایا۔ پھر یہ ان امراء میں سے تھے جنہوں نے شام میں حصہ لیا۔ حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے فتنہ میں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ۳۸ھ میں مصر کا والی بنایا۔ وہیں ۴۲ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ کتب احادیث میں ۳۹ روایات ان سے مروی ہیں۔

عمرو بن مرہ بن عبس جہنی رضی اللہ عنہ: ان کو اسدی بھی کہا جاتا ہے۔ بعض ازدی کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اکثر معرکوں میں آپؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ سے ایک روایت مروی ہے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: بن عبدالمطلب ہاشمی قرشی' کنیت ابوالحسن ہے۔ خلیفہ رابع ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور داماد ہیں۔ بڑے بہادر' عظیم الشان خطیب' قضاء کے ماہر۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ۳۵ھ میں خلیفہ ہوئے۔ کوفہ میں اقامت اختیار کی اور اس کو دارالخلافت بنایا۔ ۴۰ھ تک دارالخلافہ رہا۔ عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی نے ان پر تلوار کا وار کیا جبکہ یہ صبح کی نماز کے لئے نکلے۔ وہ وار آپؓ کی پیشانی پر کاری ضرب سے لگا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔

علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ: بن نضلہ ابوالبی' ان کی کنیت ابومغیرہ کوفی ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ بڑے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے علی وسلمان رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ ان سے حاکم اور ابواسحاق نے روایت کی ہے۔ بخاری ومسلم میں ان کی روایت سے ایک حدیث ہے۔

عوف بن مالک طفیل رحمۃ اللہ: بن سنجر زروی' یہ وسط درجے کے تابعین میں سے ہیں۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضیع ہیں۔

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ: غطفانی' ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ صحابی ہیں' فتح مکہ میں شرکت کی۔ یہ اپنی قوم کا

جھنڈا اٹھاتے تھے۔ دمشق میں رہائش اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سڑسٹھ (۶۷) احادیث روایت کی ہیں۔

عویمر بن عامر رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابودرداء ہے۔ انصاری خزرجی ہیں۔ تھوڑے سے بعد میں اسلام لائے جبکہ گھر والے پہلے اسلام لاچکے تھے۔ اسلام پر ثابت قدم رہے۔ یہ فقیہہ عامل اور عقل مند تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا عویمر میری امت کا حکیم ہے۔ احد کے بعد والے تمام معرکوں میں شرکت کی۔ خلافت عثمانی میں دمشق کے قاضی رہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔ کتب احادیث میں ایک سو نواسی (۱۷۹) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ تمیمی مجاشعی: یہ بصرہ میں مقیم ہونے والے صحابی ہیں۔ یہ بصرہ والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے ۳۰ روایات انہوں نے روایت کی ہیں۔

(الفاء)

فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا: قرشی ہاشمیہ، یہ صحابیہ ہیں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں۔ ان کی روایت کو جماعت نے کیا ہے۔ بخاری و مسلم میں دو روایتیں ہیں۔ ان کے بیٹے جعد اور پوتے جعدہ اور عودہ نے روایت لی اور ایک جماعت نے ان سے روایت لی ہے۔ ان کی وفات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وفات ہوئی۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ: بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ فہری قرشی، یہ ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ یہ اول مہاجرات صحابیات میں سے ہیں۔ یہ وافر عقل اور کمال والی ہیں۔ ان سے چونتیس (۳۴) احادیث مروی ہیں۔ ان سے کبار تابعین نے روایات نقل کی ہیں۔

فضالہ بن عبید انصاری: الاوسی، ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ یہ اُحد اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ دمشق کے والی بنے۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ۵۳ھ میں وفات پائی۔

(القاف)

قاسم بن محمد رحمتہ اللہ: بن ابوبکر صدیق قرشی تیمی، حافظ ابن حجر نے فرمایا وہ ثقہ ہیں۔ مدینہ کے فقہاء میں سے ایک ہیں۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔ اصحاب ستہ نے ان سے روایت لی ہے۔

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ: بن عبداللہ بن شداد عامری، یہ صحابی ہیں۔ وفد کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی خلافت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ ان سے چھ (۶) احادیث مروی ہیں۔ بصری میں رہائش اختیار کی اور مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے ان سے روایت لی ہے۔

قتادہ بن ملحسان رضی اللہ عنہ: قیسی، بصرہ میں مقیم ہوئے ان کے بیٹے عبدالملک نے ان سے روایت لی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے دو روایتیں کی ہیں۔

قتادہ بن عامہ دوسی رحمتہ اللہ: کنیت ابوالخطاب ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ نابینا تھے۔ اسلام کے عظیم ائمہ میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور سعید بن مسیّب اور ابن سیرین وغیرہ سے روایت لی ہے۔ ابن مسیّب کہتے ہیں کہ ہمارے پاس قتادہ میں سے زیادہ حافظہ والا کوئی عراقی نہیں آیا۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔

قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ ثعلبی' یہ صحابی ہیں۔کوفہ میں رہائش اختیار کی۔رسول اللہ ﷺ سے دو روایتیں نقل کی ہیں۔ان سے ان کے بھتیجے زیادہ بن علاقہ نے فقط روایت لی ہے۔

قیس بن بشیر تغلبی رحمتہ اللہ: یہ شامی ہیں۔ابن حجر تقریب میں فرماتے ہیں کہ یہ مقبول ہیں۔یہ صغار تابعین کے ہم عصر تھے۔ ان سے ابوداؤد نے ان سے روایت لی ہے۔ابو حاتم نے کہا کہ یہ اس کی روایت لینے میں حرج محسوس نہیں کرتا۔

قیس بن حازم رحمتہ اللہ: بجلی' احمسی ہیں۔ان کی کنیت ابوعبداللہ کوفی ہے۔کبار تابعین میں سے ہیں۔انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ ؐ کی وفات ہو چکی تھی۔انہوں نے حضرت ابوبکر' عمر' عثمان و علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ابن معین اور یعقوب بن شیبہ نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ان کی وفات ۹۸ ھ میں ہوئی۔

قیسلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا: عنبریہ' یہ صحابیہ ہیں۔مہاجرات سے ہیں۔ان کی بھی روایت ہے کہ جس میں مذکور ہے کہ یہ حبیب بن ازہر کی بیوی تھیں۔اس کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئیں۔خاوند فوت ہو گیا تو ان کی بیٹیوں کو عمر بن ایوب بن ازہر نے چھین لیا۔یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کی شکایت لے کر حاضر ہوئیں۔

(الکاف)

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ: بن کعب انصاری سلمی' بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے۔دیگر معرکوں میں بھی شامل ہوئے۔مگر بدر و تبوک میں حاضر نہ تھے۔احد میں گیارہ زخم کھائے۔یہ پیغمبر ﷺ کے شعراء میں سے ایک تھے۔زبان و ہاتھ سے جہاد کرنے والے مجاہد تین ہیں۔حسان بن ثابت' کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ رسول اللہ ﷺ سے ایک سو اسّی (۱۸۰) روایات نقل کی ہیں۔بصرہ میں ۵۲ ھ میں وفات پائی۔

کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ: شامیین میں شمار ہوتے ہیں۔ان سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی بعض نے کہا ان سے ام درداء رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔ان سے ترمذی اور نسائی نے روایت لی ہے۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ: بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث قضاعی بسلوی' یہ قواقل کے حلیف ہیں۔ابو محمد مدنی ان کی کنیت ہے۔رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے سینتالیس (۴۷) احادیث نقل کی ہیں۔ان کے بیٹے محمد' اسحاق' عبدالملک نے ان سے روایت لی ہے۔کوفہ میں رہائش اختیار کی۔۵۱ ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا: یہ ام ثابت ہیں۔حسان بن ثابت کی بہن ہیں۔نبی اکرم ﷺ کے شعراء میں سے یہ بھی ایک ہیں۔نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے ایک روایت لی ہے۔ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے روایت لی ہے۔

کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ: یا ابن عبداللہ بن حنبل یمانی' یہ صفوان بن امیہ کے بھائی ہیں۔ان کے بھتیجے نے ان سے روایت لی ہے اور عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے۔

کناز بن حصین رضی اللہ عنہ: ابومرثد ان کی کنیت ہے۔یہ ابن یربوع غنوی ہیں۔بنو عبدالمطلب کے حلیف ہیں۔یہ بدری ہیں اپنی کنیت سے معروف ہیں۔۱۲ھ میں وفات ہوئی۔دو حدیثیں ان سے مروی ہیں۔ان سے مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی نے روایت لی ہے۔

(اللام)

لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ: بن صبرہ بن عبداللہ بن منتفق ابورزین عقیلی ان کی کنیت ہے۔ بنومنتفق کے وفد کے ساتھ آئے اور اسلام لائے۔ ان سے ان کے بیٹے عاصم اور بھتیجے وکیع بن عدس عمرو بن اوس وغیرہ سے روایت لی۔ ان کو لقیط بن صبرہ کہا جاتا ہے۔ یہ نسبت دادا کی طرف ہے۔

(المیم)

مالک بن ربیعہ ساعدی: ان کی کنیت ابواسید ہے۔ ان کا نام عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب خزرجی ساعدی ہے۔ یہ بدری صحابی ہیں۔ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ ان کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی۔ احادیث کی کتابوں میں اٹھائیس (۲۸) روایات ان سے منقول ہیں۔

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ: ان کو ابن حارث کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابوسلیمان لیثی ہے۔ یہ اہل بصرہ میں سے تھے۔ یہ اپنی قوم کے نوجوانوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپؐ نے ان کو نماز کی تعلیم دی۔ ۹۴ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ پندرہ (۱۵) احادیث آپؐ سے روایت کی ہیں۔

مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ: بن خالد بن مسلم کوفی کندی یہ صحابی ہیں۔ مصر میں اقامت اختیار کی۔ حمص کے حاکم بنے۔ مروان بن حکم کے زمانہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے چار (۴) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

مالک بن عامر رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابوعطیہ ہے یا ابن ابی عامر وداعی ہمدانی یہ تابعی ہیں۔ یہ عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابواسحاق اعمش نے روایت نقل کی ہے۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں اور ثقہ ہیں۔ ۷۰ھ میں وفات پائی۔ بخاری و مسلم اور ابوداؤد و ترمذی نے ان سے روایت لی ہے۔

مجیبۃ باہلیہ رحمۃ اللہ: اس نے اپنے والد سے روایت کی یا اپنے چچا سے۔ اس کا نام مذکور نہیں۔ مجیبہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ نام مذکر ہے یا مونث کا۔

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ: انصاری ان کے مولیٰ ہیں ان کی کنیت ابوبکر بصری ہے۔ یہ تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے مولیٰ انس بن مالک زید بن ثابت عمران بن حصین ابوہریرہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ یہ کبار تابعین سے ہیں۔ ان کے متعلق ابن سعد نے کہا یہ ثقہ مامون و محفوظ بلند و عالی امام فقیہہ بہت علم والے ہیں۔ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار فرماتے وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی۔

محمد بن زید رحمۃ اللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم: یہ تابعی ثقہ حافظ اور اوساط تابعین میں سے ہیں۔

محمد بن عباد رحمۃ اللہ: بن جعفر مخزومی مکی یہ ثقہ ہیں اوساط تابعین ان سے صحاح ستہ کے مصنفین نے روایات لی ہیں۔

مجرمہ عبدی رحمۃ اللہ: عبدالقیس کی طرف ان کی نسبت ہے۔ بن ربیعہ بن نزار حالات والی کتب میں ان کا تذکرہ نہیں ان کے بارے میں وضاحت نہیں کہ صحابی ہیں یا تابعی ہیں۔

مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ: یہ صحابی ہیں۔ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ یہ بہت کم روایات بیان

کرنے والے ہیں۔ بخاری میں ان کی ایک روایت ہے۔ ان سے صرف قیس بن حازم نے روایت لی ہے۔

مرثد بن عبداللہ یزنی رحمتہ اللہ: ان کی کنیت ابوالخیر مصری ثقہ فقیہ ہیں۔ کبار تابعین سے ہیں وفات ۹۰ھ میں ہوئی۔ اصحاب ستہ نے ان سے روایت لی ہے۔

مسروق بن اجدع رحمتہ اللہ: بن مالک ہمدانی وداعی' ابوعائشہ کوفی ان کی کنیت ہے۔ ثقہ تابعی ہیں۔ یہ مخضرمی فقیہ عابد ہیں۔ اصحاب سنن نے ان سے روایت لی ہے۔

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن حنبل بن الاحب قرشی فہری' ان کی والدہ وعد بنت جابر بن حنبل بن الاحب ہیں جو کہ کرز بن جابر کی بہن ہیں۔ بقول واقدی وفات نبوی کے وقت یہ بچے تھے۔ ان کے علاوہ نے کہا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اس کو محفوظ کیا۔ پہلے کوفہ اور پھر مصر میں اقامت اختیار کی۔ سات روایات ان سے مروی ہیں۔ ایک روایت میں بخاری کی بجائے مسلم منفرد ہے۔

مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ: زہری' ان کی کنیت ابوزرارہ لمدنی ہے۔ تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد' حضرت علی اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت لی۔ ان سے ان کے بھتیجے اسماعیل بن محمد اور طلحہ بن مصرف اور ایک جماعت نے روایت لی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ یہ ثقہ اور بہت روایات والے ہیں۔ وفات ۱۰۳ھ میں ہوئی۔

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ: جہنی' یہ صحابی ہیں مصر میں رہائش اختیار کی۔ ان سے ان کے بیٹے سہل نے روایت کی ہے۔ اس کا بہت بڑا نسخہ ہے۔ اس سے احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایات لی ہیں۔ اسی طرح ابوداؤد' نسائی' ترمذی' ابن ماجہ اور دیگر ائمہ نے اپنی کتابوں میں روایات لی ہیں۔ انہوں نے ۳۰ روایات رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: انصاری خزرجی' کنیت ابوعبدالرحمٰن' امام مقدم ہیں حرام وحلال کے ماہر ہیں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعلم امتی بالحلال و الحرام معاذ بن جبل'' یہ خوبصورت نوجوان تھے۔ حوصلہ' سخاوت' حیاء میں انصار کے افضل ترین نوجوانوں سے تھے۔ ۱۸ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ عقبہ' بدر اور تمام معرکوں میں شرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن کا والی مقرر فرمایا۔ ۱۸ھ میں عین جوانی میں طاعون عمواس میں شہادت پائی۔ ان کی عمر ۳۴ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک سوستاون (۱۵۷) روایات مروی ہیں۔

معاذہ بن عدویہ رحمہما اللہ: بنت عبداللہ' یہ صلہ بن الیثم کی بیوی ہیں۔ یہ اہل بصرہ سے تھیں ان کی کنیت ام الصہباء تھی۔ اوساط تابعین سے تھیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے پاس آمد ورفت تھی اور ان سے روایات بھی نقل کی ہیں۔ اصحاب ستہ نے ان کی روایات لی ہے۔

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما: صخر بن حرب بن امیہ قرشی اموی' شام میں دولت امویہ کے بانی ہیں۔ مکہ میں پیدا ہوئے۔ ۸ھ مکہ کی فتح کے دن اسلام لائے۔ کتابت اور حساب کا علم سیکھا تو آپ ؐ نے اپنا کاتب ولی بنادیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علاقہ اردن پھر دمشق کو جمع کر دیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام کا علاقہ بھی سپرد کر دیا۔ ۴۱ھ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبرداری اختیار کی۔ پھر خلافت ۱۹ سال تک ان کے پاس رہی۔

دمشق میں ۶۰ھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو بیس (۱۲۰) روایات ان سے مروی ہیں۔

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ: ان کی نسبت بنو سلیم کی طرف ہے۔ جو عرب کا معروف قبیلہ ہے۔ مدینہ میں اقامت اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ سے تیرہ (۱۳) روایات مروی کی ہیں۔ ایک روایت میں مسلم منفرد ہیں۔ نووی کہتے ہیں ابوداؤد اور نسائی نے ان سے روایات لی ہیں۔

معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ: بن معاویہ بن قشیر بن کعب القشیری بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ خراسان کی لڑائیوں میں شرکت کی اور وہیں وفات پائی۔ یہ صحابی ہیں' جن سے کئی روایات مروی ہیں۔ بہز بن حکیم کے یہ دادا ہیں۔ ان سے ابن حکیم نے روایت لی۔ ابوداؤد نے کہا بہز بن حکیم بن معاویہ کی احادیث صحیح ہیں۔

معرور بن سوید رحمۃ اللہ: اسدی ابوامیہ کوفی' ان کی کنیت ہے۔ ثقہ اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عمرؓ' ابن مسعود اور صحابہ کی جماعت رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے۔ ان سے واصل احدب' اعمش نے روایت لی اور ابوحاتم نے ان کو ثقہ قرار دیا۔ انہوں نے ۱۲۰ سال عمر پائی۔

معن بن یزید بن اخنس سلمی رضی اللہ عنہم: ان کی کنیت ابویزید ہے۔ یہ خود اور ان کے والد اور دادا تمام صحابی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کا مقام تھا' فتح دمشق میں موجود تھے۔ کوفہ میں اقامت اختیار کی پھر مصر میں داخل ہوئے۔ پھر شام میں سکونت اختیار کی۔ صفین میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں حاضر ہوئے اور واقعہ راہط میں ضحاک بن قیس کے ساتھ شریک ہوئے اور وہاں شہید ہوئے۔ اس وقت ۵۴ھ تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پندرہ (۱۵) احادیث روایت کی ہیں۔

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بن عبداللہ مزنی: ابویعلی کنیت ہے۔ حدیبیہ سے قبل اسلام لائے۔ یہ صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کندہ سے حاضر ہوئے جو شام میں ہے۔ ان کی وفات ۸۷ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے چونتیس (۳۴) روایات انہوں نے نقل کی ہیں۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ: بن ابی عامر ثقفی' ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ خندق کے زمانہ میں اسلام لائے۔ یمامہ' یرموک اور قادسیہ کے معرکوں میں شریک ہوئے۔ بڑے عقل مند' ذہین وفطین' ادیب سمجھدار گہری سوچ والے تھے۔ ۵۰ھ میں وفات پائی۔ ان سے ایک سو چھتیس (۱۳۶) احادیث مروی ہیں۔

مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوکریمہ ہے۔ یہ کندہ قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شام کے مقام کندہ سے آئے تھے (کندہ درحقیقت قبیلے کا نام ہے) ان کی وفات ۸۷ھ میں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے چار سو سینتالیس (۴۴۷) احادیث روایت کی ہیں۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ: بن عمرو بن ثعلبہ بہرانی کندی' ان کی کنیت ابومعبد ہے۔ یہ صحابی ہیں۔ یہ مقداد بن عمرو ہیں۔ نووی نے کہا یہ مقداد بن اسود ہیں کیونکہ وہ اسود بن عبدیغوث زہری کی گود میں زیر پرورش تھے۔ اس نے ان کو متبنیٰ بنا لیا۔ وہ سابقین فی الاسلام میں سے تھے انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور تمام لڑائیوں میں نبی

اکرم ﷺ کے ساتھ رہے۔ وفات ۴۳ھ میں ہوئی۔ بیالیس (۴۲) احادیث رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

میمون بن ابی حارث رحمۃ اللہ: ربعی ان کی کنیت ابونصر کوفی ہے۔ حافظ ابنِ حجر سے تقریب میں ان کو صدوق کہا اور کہا یہ بہت ارسال کرنے والے تھے۔ طبقہ ثالثہ کے تابعی ہیں۔ ۸۳ھ میں واقعہ جماجم میں وفات پائی۔

میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا: بن حزن بن بجیر بن ہرام بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال عامریہ ہلالیہ یہ ام المؤمنین ہیں۔ ان سے ابنِ عباس یزید بن الاصم اور جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی۔ زہری نے کہا کہ انہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہبہ پیش کیا۔ ۵۱ھ میں وفات پائی۔ چھیالیس (۴۶) احادیث ان سے مروی ہیں۔

(النون)

نافع غدوی رحمۃ اللہ علیہ: ابوعبداللہ عدوی عظیم الشان تابعین سے ہیں۔ اپنے مولیٰ عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما ابی لبابہ ابوہریرہ عائشہ رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ بھی بہت سے اصحاب سے روایت کی ہے۔ بخاری نے کہا ان کی سند سب سے زیادہ صحیح ہے۔ مالک عن نافع عن ابن عمر ان سے ان کے بیٹے ابوبکر اور عمر اور ایوب اور ابن جریج و مالک وغیرہم نے روایت لی ہے۔ وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی۔

نافع بن جبیر رحمۃ اللہ: بن مطعم یہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ شریف اور فتویٰ دینے والے ہیں۔ اصحاب کتب ستہ نے ان سے روایت لی ہے۔ ان کی وفات ۹۹ھ میں ہوئی۔

نزال بن سبرہ رحمۃ اللہ عامری: ہلالی یہ جلیل القدر تابعین سے ہیں۔ بعض نے کہا یہ صحابی ہیں انہوں نے حضرت ابوبکر عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے اور ان سے شعبی اور ضحاک نے روایت لی ہے۔ عجلی نے کہا کہ یہ ثقہ ہیں۔

نسیبہ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا: ان کا نام نسیبہ تصغیر کے ساتھ ہے۔ بعض نے فعلیہ کا وزن مانا ہے۔ یہ مدینہ کی رہنے والی ہیں پھر بصرہ میں اقامت اختیار کی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (میتات) میت عورتوں کو غسل دیتی تھیں۔ ام عمارہ اور ان کا نسب ایک ہے۔ ام عطیہ لقب معروف ہے۔ چالیس (۴۰) احادیث ان سے مروی ہیں۔

نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوبرزہ ہے۔ یہ اپنی کنیت میں منفرد ہیں۔ صحابہ میں اور کسی کی یہ کنیت نہیں تھی۔ شروع میں اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فتح مکہ میں شرکت کی۔ بصرہ میں اقامت اختیار کی ان کے بیٹے وہیں تھے۔ پھر غزوہ خراساں میں شمولیت اختیار کی۔ بعض نے کہا یہ بصرہ واپس لوٹ آئے۔ ۶۰ھ میں وہیں وفات پائی۔ چھیالیس (۴۶) روایات رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ: انصاری خزرجی ہیں۔ ان کے والد اور والدہ بھی صحابہ ہیں۔ شام کے مقام نعمان میں رہائش اختیار کی۔ کوفہ کی امارت پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر ہوئے۔ پھر حضرت معاویہ نے ان کو حمص میں منتقل کر دیا۔ ۶۴ھ میں وہیں شہید ہوئے۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو چودہ (۱۱۴) روایات ان سے مروی ہیں۔

نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ: بن عائذ مزنی ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ بعض نے کہا ابوحکیم ہے۔ یہ معروف صحابی ہیں۔ ۲۱ھ میں نہاوند کے مقام پر شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ سے چھ (۶) احادیث روایت کی ہیں۔

نفیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ: یہ اہل طائف میں سے ہیں اور صحابی رسول ہیں۔ ان کو ابو بکرہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے طائف کے قلعہ سے ایک جوان اونٹ نبی اکرم ﷺ کی طرف لٹکایا۔ یہ یوم جمل وصفین میں الگ تھلگ رہے۔ ۵۲ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کتابوں میں ایک سو بتیس (۱۳۲) روایات ان سے منقول ہیں۔

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ: بن خالد بن عمرو عامری کسلابی' یہ صحابی ہیں۔ شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ نواس رضی اللہ عنہ نے سترہ (۱۷) روایات رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔

(الہاء)

ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ: بن خویلد قرشی اسدی' یہ صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں معروف تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسی بات پہنچتی جو حکیم کو ناپسند ہوتی تو وہ فرماتے جب تک میں اور حکیم باقی ہیں یہ کام نہ ہوگا۔ ۱۵ھ کے بعد وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایات کی ہیں۔ مسلم ایک روایت میں منفرد ہے۔

ہند بن امیہ رضی اللہ عنہا: قرشیہ مخزومیہ' ان کی کنیت ام سلمہ ہے۔ یہ امہات المومنین میں سے ہیں۔ ۴ھ میں ان سے شادی ہوئی۔ یہ عورتوں میں اخلاق وعقل کے اعتبار سے کامل تھیں۔ ۶۲ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ احادیث کی کئی کتابوں میں تین سو اٹھتر (۳۷۸) روایات ان سے مروی ہیں۔

ہمام بن حارث رحمۃ اللہ: بن قیس بن عمرو نخعی کوفی' یہ عابد اور ثقہ عالم ہیں۔ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ۶۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت لی ہے۔

(الواؤ)

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو ہنیدہ ہے یہ حضرمی ہیں۔ حضرموت کے سرداروں میں سے ہیں۔ ان کے والد وہاں کے بادشاہوں میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کو مرحبا کہی اور اپنی چادر مبارک ان کے لئے بچھادی اور اپنے ساتھ بٹھایا اور دعا فرمائی: اللھم بارك فی وائل ولدہ ''اے اللہ وائل اور اس کی اولاد میں برکت عنایت فرما'' حضرموت کے سرداروں پر آپؐ نے ان کو نگران مقرر فرمایا اور ان کو قطعہ زمین عنایت فرمایا۔ یہ فتوحات میں حاضر ہوتے۔ کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ ۵۰ھ میں وہاں وفات پائی۔ اکہتر (۷۱) احادیث ان سے مروی ہیں۔

وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ: بن مالک بن عبید اسدی' یہ صحابی ہیں۔ ۹ھ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ بہت زیادہ رونے والے تھے ان کے آنسو رکتے نہ تھے۔ رقہ میں رہائش اختیار کی اور وہاں وفات پائی۔ گیارہ (۱۱) احادیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہیں۔

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو اسقع ہے۔ یہ کنانی لیثی ہیں۔ یہ اس وقت اسلام لائے جب آپؐ تبوک کے لئے پابہ رکاب تھے۔ یہ آپؐ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شامل ہوئے۔ پھر فتح دمشق وحمص میں شامل تھے۔ یہ مدینہ کے اصحاب صفہ میں

شامل تھے۔ ۸۶ھ میں دمشق کے مقام پر وفات ہوئی۔ ان سے ایک سو چھپن (۱۵۶) احادیث مروی ہیں۔

وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ: یہ حبشی ہیں' کنیت ابو دسمہ ہے۔ بنی نوفل کے مولیٰ ہیں۔ یہ مکہ کے سیاہ فام لوگوں میں سے تھے۔ یہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں۔ اہل طائف کے وفد کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قتل مسیلمہ کذاب میں بھی شریک تھے۔ یرموک میں موجود رہے۔ پھر حمص میں سکونت اختیار کی۔ ۲۵ھ میں وہاں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ سے پینتالیس (۴۵) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو جحیفہ ہے۔ یہ صغار صحابہ میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت بلوغت کی عمر کو نہ پہنچے تھے۔ علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ان کو بیت المال کا نگران بنایا یہ علی رضی اللہ عنہ کے بڑے ساتھیوں میں سے تھے۔ ۷۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ سے پینتالیس (۴۵) احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔

وارد کاتب مغیرہ رحمۃ اللہ: مغیرہ بن شعبہ کے مولیٰ اور کاتب ہیں انہوں نے اپنے آقا حضرت مغیرہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے قاسم بن مغیرہ اور رجاء بن حیٰوۃ سے روایت لی ہے۔ ان کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا۔

(الیاء)

یزید بن شریک بن طارق رحمۃ اللہ: تیمی کوفی ہیں۔ یہ ثقہ تابعی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا۔ یہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ یہ عبدالملک کی خلافت میں فوت ہوئے۔ تمام نے ان سے روایات لی ہیں۔

یزید بن حیان رحمۃ اللہ: تیمی کوفی' حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے فرمایا یہ ثقہ ہیں۔ چوتھے طبقہ کے تابعین سے ہیں۔ تابعین میں ان کا درجہ درمیانہ ہے۔ ان سے مسلم' ابوداؤد اور نسائی نے روایت لی ہے۔

یعیش بن طخفہ رحمۃ اللہ علیہ: غفاری' ان کی نسبت بنو غفار کی طرف ہے۔ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا قبیلہ ہے۔ تابعی ہیں۔ اپنے والد طخفہ سے انہوں نے پیٹ کے بل سونے کی ممانعت والی روایت نقل کی ہے۔

کنیت کے لحاظ سے جو تراجم ذکر کئے گئے وہ مندرجہ بالا ناموں کے تحت درج ہو چکے ہیں۔

فیمن عرف بابن فلان

ابن شماسہ: ان کا نام عبدالرحمٰن بن شماسہ ہے۔ ترجمہ حرف ع میں دیکھیں۔

ابن الحنظلیہ: ان کا نام سہل بن عمرو ہے۔ ان کے حالات س میں دیکھیں۔

ابن عمر: ان کا نام عبداللہ ہے۔ یہ عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں۔ حالات حرف ع میں ملاحظہ ہوں۔

ابن مسعود: نام عبداللہ ہے' حالات حرف عین میں ملاحظہ ہوں۔

تراجم المخرجین

احمد بن حسین بن علی رحمۃ اللہ: ان کی کنیت ابو بکر بیہقی ہے۔ یہ ائمہ حدیث میں سے ہیں۔ یہ خرد وجرد میں پیدا ہوئے۔ نیشاپور کے شہر بیہق کی ایک بستی ہے۔ سن ولادت ۴۵۸ھ ہے۔ پھر خسمانہ جوان کا شہر تھا وہاں منتقل ہوئے۔ ان کی تصانیف میں السنن الکبریٰ اور دلائل النبوۃ اور الجامع المصنف فی شعب الایمان۔

احمد بن محمد بن احمد بن طالب ابوبکر المعروف بالبرقانی: یہ وائلی عالم ہیں۔ یہ مسلک حنبلی کے عالم تھے۔ یہ مرو کے رہنے والے ہیں۔ بغداد میں پیدا ہوئے اور طلب علم میں پرورش پائی۔ علم کے لئے بڑے سفر کئے۔ ۲۸ ماہ تک معتصم نے ان کو اپنے ساتھ رکھا کیونکہ یہ خلق قرآن کے قائل نہ تھے۔ انہوں نے حدیث میں مسند تصنیف کی جو تیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔

احمد بن محمد بن احمد بن غالب ابوبکر المعروف بالبرقانی: یہ خوارزمی عالم حدیث ہیں۔ بغداد کو وطن بنایا اور وہاں ۴۲۵ھ میں وفات پائی۔ ان کی بھی ایک مسند ہے۔ اس میں وہ احادیث بھی ہیں جو بخاری و مسلم میں ہیں۔ نیز انہوں نے سفیان ثوری اور شعبہ اور ایوب اور دیگر ائمہ احادیث کی روایات جمع کی ہیں۔ وفات تک تصنیف میں مشغول رہے۔

احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزاز ابوبکر: اہل بصرہ میں سے حافظ الحدیث ہیں۔ رملہ میں ۲۹۲ھ میں وفات پائی۔ ان کی دو مسندیں ہیں۔ ایک کا نام البرالزاکر اور دوسرے کا نام البحر الصغیر ہے۔

حمد بن محمد بن ابراہیم بن الخطاب البستی ابوسلیمان الخطابی: یہ بڑے فقیہہ محدث ہیں۔ یہ اہل بست سے ہیں جو کابل کے علاقہ میں ہے۔ یہ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔ ان کی کتاب معالم السنن ہے جو سنن ابی داؤد کی شرح ہے۔ وفات ۳۸۸ھ میں ہوئی۔

سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر ازدی بجستانی ابوداؤد: اپنے زمانہ کے امام المحدثین ہیں۔ یہ بجستان کے رہنے والے ہیں۔ وفات ۲۷۵ھ میں بصرہ میں ہوئی۔ ان کی کتاب ابوداؤد صحاح ستہ میں سے ہے۔ اس میں ۴۸۰۰ احادیث ذکر کی ہیں۔

عبداللہ بن زبیر حمیدی اسدی ابوبکر المعروف حمیدی: حدیث کے ائمہ میں سے ایک ہیں۔ یہ اہل مکہ میں سے ہیں۔ وہاں سے امام شافعی کے ساتھ مصر کی طرف سفر کیا اور وفات تک ان کے ساتھ رہے۔ پھر مکہ میں واپس آئے اور فتویٰ دینے لگے۔ یہ امام بخاری کے شیخ ہیں۔ بخاری نے ان سے پچھتر (۷۵) روایات لی ہیں۔ مسلم نے ان کا تذکرہ اپنے مقدمہ میں کیا ہے۔ ۲۱۹ھ مکہ میں وفات ہوئی۔ ان کی مسند الحمیدی کے نام سے معروف ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن فضل بن بہرام تمیمی دارمی: یہ سمرقندی ہیں اور ابومحمد کنیت ہے۔ یہ حفاظ حدیث میں سے ہیں۔ یہ عاقل فاضل مفسر اور فقیہہ ہیں۔ انہوں نے سمرقند میں علم حدیث و آثار کو نمایاں کیا۔ ان کی تصانیف میں السنن الدارمی ہے۔

علی بن عمر بن احمد بن مہدی ابوالحسن دارقطنی شافعی: یہ اپنے وقت کے امام حدیث ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے قراءت پر تصنیف کی اور اس کے ابواب بنائے۔ بغداد کے محلہ دارقطن میں ان کی پیدائش ہوئی۔ وفات ۳۸۵ھ میں پائی تصانیف میں سنن دارقطنی ہے۔

مالک بن انس بن مالک اصبحی حمید امام مالک: ابو عبداللہ کنیت' امام دار الہجرت ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں۔ مالکیہ کی نسبت ان کی طرف ہے۔ ولادت و وفات مدینہ میں ہوئی۔ دین میں مضبوط اور امراء سے دور رہنے والے تھے۔ منصور نے ان سے سوال کیا کہ وہ ایک کتاب لکھ دیں جو لوگوں کو عمل پر آمادہ کرے۔ انہوں نے الموطا تصنیف فرمائی۔

محمد بن اسماعیل بن ابراہیم مغیرہ بخاری: ابو عبداللہ کنیت ہے۔ یہ اسلام کے عالم ہیں۔ حافظ حدیث ہیں۔ بخارا میں پیدا ہوئے۔ طلب حدیث میں طول طویل اسفار کئے۔ خراسان' عراق' مصر' شام گئے۔ ایک ہزار مشائخ سے چھ لاکھ احادیث سنی اور ان سے صحیح بخاری کا انتخاب کیا اور جس روایت کو پختہ پایا۔ ان کی کتاب حدیث کی سب سے زیادہ قابل اعتماد کتاب ہے۔ بخاری نے خرتنگ جو سمرقند کی بستی ہے' ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔

محمد بن عیسیٰ بن سورہ اسلمی بوعی ترمذی: ابو عیسیٰ کنیت' حدیث میں جامع کتاب کے مصنف ہیں۔ علماء و حفاظ حدیث میں سے ہیں۔ یہ ترمذ کے رہنے والے ہیں جو نہر جیحوں پر واقع ہے۔ بخاری کے شاگرد ہیں۔ حفظ میں ضرب المثل تھے۔ ترمذ میں ۲۷۹ھ میں وفات پائی۔

محمد بن یزید ربعی قزوینی ابو عبداللہ ابن ماجہ: علم حدیث کے ایک امام ہیں۔ اہل قزوین میں سے ہیں۔ انہوں نے بصرہ' بغداد' شام' مصر اور حجاز اور رَے کا سفر کیا تاکہ حدیث حاصل کریں۔ اپنی کتاب سنن ابن ماجہ تصنیف کی۔ یہ صحاح ستہ میں سے ہے۔

مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری ابو حسین امام مسلم: ابو حسنین کنیت ہے یہ حافظ الحدیث ہیں۔ ائمہ محدثین سے ہیں۔ نیشاپور میں پیدا ہوئے اور حجاز' مصر' شام' عراق کے سفر کئے۔ نیشاپور کے مضافات میں ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ ان کی مشہور کتاب صحیح مسلم ہے۔ اس میں بارہ ہزار احادیث کو جمع کیا۔ حدیث میں جن کتابوں پر دارومدار ہے یہ ان میں سے ایک ہے۔ امام نووی اور دیگر بہت سے علماء نے اس کی شروح لکھی ہیں۔

یحییٰ بن بکیر بن عبدالرحمٰن تمیمی حنظلی ابو زکریا حاکم نیشاپوری: حدیث کے امام ہیں۔ پرہیزگار ثقہ ہیں۔ اپنے زمانہ کے عظیم علماء میں سے تھے۔ بڑے عبادت گزار' پختہ یقین والے تھے۔ وفات ۲۲۶ھ میں ہوئی۔

الحمد للہ اولاً و آخراً

تمت التراجم لاصحاب النبی صلی الله علیه وسلم و تابعیهم رحمهم الله علیهم

اللّٰهم احشرنا فی زمرتهم یوم القیامة لیلة الجمعه ۲۷ من شهر ذی الحجة ۱۴۲۱ھ آمین